طبع اول

پانصد جلد

# آصف اللغات

جامع الفاظ مفرده و مرکبه اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقولهای عجم ملتزم باسناد
متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای هر یک لفظ ترجمه با محاوره
زبان اردو و مع اسناد کلام زباندانان هند

## جلد هفتم

مؤلفه خان بهادر شمس العلما ابو احمد مولوی محمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بهادر) وظیفه یاب حسن خدمت
سرکار آصفیه



سنه ۱۳۳۲ هجری مطابق سنه ۱۳۲۳ فصلی

عزیز المطابع حیدر آباد دکن

تتمہ



# اعزاز وشکرانۂ اعزاز

اعزاز (۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہون۔ اور یہہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے **آقائے ولی نعمت حضور پرنور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی** کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوئے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے براہِ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کرون۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان (۴۴۵۸) ۲۴۔ جون ۱۹۰۸ء مجھکو اطلاع دیتے ہین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے اون کو ایسی عالمانہ تالیف مین اون کی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا

نت (۳) مین ہز اکسلنسی ویسرائے نے موصوف کا دل سے شکرگزار ہون
۔ آپ نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر
جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے پان پانسو روپیہ کا انعام (صلۂ تالیف) عطا کیا جائے
(۴) مین اپنے آقائے ولی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت دکن حضور
پرنور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہم کا شکریہ بزبان ودل ادا کرتا ہون کہ
سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب
کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے سات سو اسی روپیہ کی امداد عطا
کی جائے۔
(۵) حیدرآباد کے امرائے عظام سے جناب نواب فخرالملک بہادر معین المہام
صیغۂ تعلیمات وعدالت وکوتوالی وامور عامّہ کی علم دوستی کا بھی شکرگزار ہون کہ
آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو ۱۰۰ روپیہ کا اعزازی
انعام مقرر فرمایا ہے۔
شکریۂ عام (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخون کی طبع کا حقیقی [illegible]
بقدر الف ۱۰۰۰ سکۂ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب
ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہونچے مین نے جملہ نسخہائے مطبوعہ کو بلا
لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز کے لئے
وقف کر دیا ہے۔ معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے

اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر مین ایک جلد شائع ہوتی ہے اور بظاہر محض کو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر مین کرسکون ۔ وہو علی کل شیٔ قدیر ۔

پبلک کا فدائی
احمد عبد العزیز ۔ نائطی
(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

# تقریظ۔ ریختۂ کلک بلاغت رقم جناب میرزا مہدی خان کوکب تخلص۔ اے۔ آر۔ ایس۔ ایم یم۔ آر۔ اے ایس ئی پنشنر ناظم مردم شماری سرکار عالی

جلد ہفتم آصف اللغات کہ الآن زیر مطالعہ است بوجوہ عدیدہ مؤلف را مستوجب مبارکباد می سازد۔ اول ازاین جہتہ کہ مایوسی کہ از علالت شدیدۂ ایشان عائد شدہ بود مبدل بامیدواری گردید واین جلد اولین است کہ پس از صحت یابی ایشان شائع شدہ ثانیاً اینکہ باب الف درہمین جلد باختتام رسیدہ آغاز بباب با می شود از انگارۂ کہ بدست آمدہ است گویا بدین جلد ہفتم ربع ثانی این لغت مبسوط آغاز می شود وچنین گمان می کنیم کہ پس از اختتام حروف ب و پ نصف کتاب بانجام خواہد رسید وحروف باقیہ درمجلدات نصف آخر بیان خواہد شد۔

۲ از زبان پارسی سبب زیاد بودن الفاظیکہ با الف وبا آ شروع میشوند اینست کہ اکثر لغات تعلق بحروف مختلفہ دارند بسبب الف وصل تحت الف می آیند واین کار مؤلف قابل تحسین است کہ بیان کامل آنہا را درین مقام جاے دادہ است پس درآیندہ ہرگاہ بیان الفاظ ولغات بدون الف وصل تحت ابواب متعلقہ خود بیاید بیانشان

بالفاظ مختصر کرده خاطر خوانندگان را راجع بردیف الف نمودن کافی خواهد بود.
همچنین است حالت اکثر لغات ردیف آلف و آ که بسبب بودن صلهٔ از و صلهٔ ب تعداد شان نسبت به ردیفهاے دیگر خیلی بیشتر است۔

**ق ۳** ملخص کلام اینکه چیزیکه مایهٔ پسندیدگی ما شده است بیان ماخذ ها و اشتقاقات الفاظ است که مؤلف جهد بلیغ در آن بکار برده است و حتی الوسع والطاقة درین کار از میل خاطریکه باین طرف دارد سعی زیاد نموده است اگرچه تحقیقاتش بیشتر مبنی بر قیاس شخصی می باشد ولی مجبور باین بوده است زیراکه از کتب لغات موجوده کمکی و مددی که متمنّی آن بود بایشان نرسیده ـ سبب اصلی آن اینست که مؤلفین کتب موجودهٔ لغت بسیار کم باینطرف باین طرف رفته اند و بطور ندرت و شذوذ گاهی توجه بماخذ بعض لغات کرده اند که اوسطش از صدی دو نیز کمتر است بخلاف این مؤلف ممدوح کمتر لفظی را عاری از بیان اشتقاقش گذاشته است و حقیقت واقع اینست که درین امر قیاس را مدخلت کلّی است خصوصاً در وقتیکه موادے بدست نباشد که بناے تحقیق اشتقاقات را به او مبنی توان نمود۔

متعلق این امر ما را موقع اعتراضی حاصل است و آن اینست که مؤلف نسبت باکثر الفاظ می نگارد که فارسیان فلان لفظ را از زبان سنسکرت یا عربی یا ترکی یا زبان دیگر گرفته اند ما میگوئیم که چون زبان پارسی باسنسکرت هم عصر بود بلکه پارسی باستانی و سنسکرت دو خواهر بوده اند که از یک مادر متولد شده اند

ونسبت بعربی وترکی نیز قدیمہ است پس چرا دیگران الفاظ پارسی را بزبان خود
در تیار ورزہ باشند و درین شکی نیست کہ بجہتہ تصفیۂ این امر رجوع بتاریخ
السنہ باید کرد و کار مشکل تر این است کہ متعلق ہر لفظی باید تحقیق نمود کہ در چہ سنہ
وسالی استعمال کردہ شد ولے قطع نظر ازین زحمت شدید نمودہ اگر نظر بر قدامت
زبان کنیم بطور سرسری این کار را انجام توان داد ۔

ف۴ این کتاب مبسوط دارائے محسنات بسیار است کہ اگر بخواہیم آن را
بتفصیل برنگاریم تقریظ ما بطول خواہد کشید وچون ہرکس این را مطالعہ کند
خود از آن واقف خواہد شد لہذا این بیان را بدین جملۂ مختصر ختم می کنیم و از
خدا خواستگاریم کہ عمر وصحت شمس العلماء خان بہادر نواب عزیز جنگ را
برقرار دارد تا تالیف این کتاب را بنوعیکہ آغاز کردہ اند باختتام رسانند
چون مؤلف ممدوح این ذخیرۂ بے بہا را وقف کتابخانہ ہائے عمومی فرمودہ است
از ینرو در خور تحسین وآفرین است واین فی الحقیقت تشکر بزرگیست در جلدوی
امدادی کہ از دولت بہیۂ انگلیس و دولت ابد آیت آصفجاہی برائے اشاعت
ہر جلدی برائے ایشان مقرر شدہ است ۔ عموم مردم را باید کہ شکرگزار این
ہر دو دولت باشند کہ نصب العین شان ترویج علوم وتعلیم عموم است ۔

میرزا مہدی خان
۲۹ ذیحجہ سنہ ۱۳۳۲ ہجری

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ الحمد کہ نوبت بہ ہفتمین جلد این کتاب رسید وقطرۂ اشک شادی از دیدۂ ما چکید۔ پس ازانکہ از اشاعت ششمی جلد فارغ شدیم مبتلاے مرض النخاع گردیدیم کہ ہر دو پاے ما بےکار و ہمچون مفلوجے معذور از رفتار شد۔ سالے صاحب فراش بودیم بحالتے کہ دماغ ما خیلے چاق و از براے این کار سراپا مشتاق بود۔ می خواستیم کہ سلسلۂ تالیف را جاری داریم ولیکن اتفاق اطباے فرنگ بترک شغل مجبور و قوت دل و دماغ را تا بآئین حفظ ما تقدم معذور داشت۔ عارضۂ ما کہ (بزبان لاطینی لوکوموتوا تا کسیا نام داشت) بقول شان ناقابل علاج بود و ادویۂ مجوزۂ شان مضعف دل و دماغ۔ ناچار رفتیم بمدراس تا از اطباے آنجا استمداد کردیم و تشخیص شان را خلاف اطباے مقامی نیافتیم رجوع کردیم بہ اطباے امریکائی وخیال شان ہم بہ لاعلاجی مرض مستحکم بود

پس بکمال یاس و حرمان مراجعت کردیم بحیدرآباد۔ در نقل و حرکت سفر رنجہا برداشتیم تا مساعدت بخت۔ مارا بہ (حکیم نابینا) رسانید و معالجۂ مرض خود را بدست حکمتش بگذاشتیم تا خوف لاعلاجیش باقی نماند۔ نام نامیش مولوی۔ حافظ۔ حکیم عبدالوہاب صاحب انصاری است و بکنایۂ لطیف لقب گرامیش مظہر قدرت باری۔ بسیاری از بے بصران روزگار کہ از مراتب فضیلتش بے خبر بودند سدّ راہِ ما شدند و بمحبت و خلوص کہ با ما داشتند خواستند کہ از معالجہ اش باز دارند۔ منت مرحمتی را کہ از حقائق احوال آن مسیحاے زمان و از بیخردی آن بے تحقیقان آگاہ فرمود۔ آنکہ در تخصوص خضر طریقت باشد۔ سید علی بہار نام دارد و خدایش بکام دارد کہ بوسیلۂ اطمینانِ بیانش بخدمت مسیحاے زمان رسیدیم و در ہشتمی ماہ از آغاز معالجہ۔ آثارِ صحت خود دیدیم۔ اکنون پاے مابدستگیریش قوتِ رفتار دارد و دست مابپا مردیش یاراے این کار۔

## نظم

شنیدم آنچہ ز اوصافِ بوعلی سینا
بنانِ او زنگاہِ کسے بود دہ چند
چہ این بروبت قارورہ می کند نازے
گذشت اگر ہمہ مکتوبِ حکمتش ز نظر
بچشمِ اہلِ نظر لاعلاجیم جاداشت

بدیدہ چشم من آن در حکیم نابینا
بصیرتش ز بصارت ہزار گونہ بلند
کہ آن بہ نبض شناسی نماید اعجازے
مطالب ہمہ این را بسینہ مستحضر
زہے علاج کہ شافی بدستِ اعمی داشت

خطا بچشم طبیبی که برنگارد چشم　　شفا بدست حکیمی که او ندارد چشم

عطای شافیِ مطلق بدستِ او جا کرد　　خفای دیدهٔ ظاهر درِ دلش وا کرد

به نعمتی که خدایش به دل عطا کرداست　　نشانهٔ نظرِ عالمی خطا کرداست

عدیلِ او نبود در زمانه نبّاضی　　مثیلِ او نبود بهرِ خلق فیّاضی

ز فیضِ عامِ علاجش کسی خبر دارد　　که تیره پردهٔ غفلت ز چشم بردارد

نگاهِ غیرِ بصیرت بچشمِ کور تر است　　بصیرِ کورِ بچشمِ زمانه دیده‌ور است

نظر کشای ارسطو حکیم نابیناست　　طبیب ماهرِ طب آموزِ بوعلی سیناست

طبعزاد عزیز جنگ ولا مؤلف کتاب

یکم بهمن ماه الٰهی سنه ۱۳۲۴ فصلی

**انگشت برک** | اصطلاح - بقول برہان
برک بضم بای ابجد وفتح رای قرشت وسکون
کاف جانوریست که او را موش کور می گویند
وپیوسته در زیر زمین باشد و بیخ درخت ونباتات
رامی خورد گویند پیاز وگندنا بسیار دوست
دارد. چون بر در سوراخ او نهند- بیرون آید
واو را بگیرند و گوشت او زہر قاتل است
صاحب بحر و سراج فرماید که نام موش کور را
وصاحب محیط بر موش کور فرماید که اسم فارسی
است وبشیرازی انگشت برک و باصفهانی
وازه سیانگ وبعربی فارة المسک وبدیلمی
کابیش وبہندی چھچھوندر وگویند که چشم آن نیست
و در زمین نمناک می باشد و ریشهای اشجار
رامی خورد و در آن حرارت قوی با رطوبت
وسمیت قاتله ولہذا از داخل غیر مستعمل مولف
گوید که انگشت برک بمعنی جانوری خورد تر
جسم انگشت دارند ویعنی سیاه جسم بچون انگشت که
بمعنی بدن وجسم آمده- فارسیان موش کور را بدین
اسم کنایة موسوم کرده اند وہمین باشد وجہ
تسمیه این- (اردو) چھچھوندر- بقول آصفیه
(ہندی) اسم مونث- موش کور ایک قسم کا چوہا
جو رات کو نکلتا ہے اور اسکے جسم سے مشک سو
نتی ہوئی بدبو آتی ہے -

**انگشت برکسی خائیدن** | مصدر اصطلاحی
بقول بحر وبہار و انند نوعی از تہدید که اقویا بر ضعفا
کنند (خاقانی ے) لعلت اندر سخن شکر خاید ؛ ز نوت
انگشت بر قمر خاید ؛ مؤلف گوید که خائیدن بمعنی
چاویدن و بدندان نرم کردن وشگافتن آمده کذا
فی الموارد- پس معنی لفظی این چاویدن انگشت
بدندان برکسی است وکنایه از عتاب کردن بران
و این خلاف عمل است که بحالت غصه انگشت
نمی خایند و معنی (انگشت بر ماه خائیدن) کنایه
ورکنایه یعنی ماه را دو نیم کردن که خوفناک کردن ماه
است واشاره لطیف بسوی معجزه شق القمر

پیغمبرما علیہ الصلوٰۃ والسلام چنانکہ از سند بالا ظاہر است کہ بار ہم اینجا بہ شق القمر کند و مجرد انگشت خائیدن (بجای ایشان) می آید (اردو) کسی کو انگلی سے ڈرانا۔ جیسا کہ ہندوستان مین عادت ہے کہ کوئی بزرگ اپنے خرد پر خفا ہوتا ہی تو انگشت شہادت کو بلند کرکے حرکت دیتا ہے اور کہتا ہی کہ خبردار تو اگر یہ کام کریگا تو مین تجھکو سزا دونگا۔ وانت دیگا۔ بقول آصفیہ نہایت غصہ مین ہونا اور بلحاظ معنی آخر خوفناک کرنا شق القمر کرنا۔

**انگشت برکشیدن** | مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب شمس بہ معنی محو کردن۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و سند استعمال ہم پیش نشد مؤلف گوید کہ اگر سندی بدست آید قیاس توان کرد کہ اشارہ کردن بانگشت باشد و مخاطب را بسوی خود رجوع کردن و مقابل را محو کردن و این بعید نیست اگر فاعل این محبوب باشد (اردو) محو کرنا۔

**انگشت برلب بردن** | مصدر اصطلاحی۔ بقول ناصری و رشیدی و شمس کنایہ از بحرف آوردن ساکت را مؤلف گوید کہ حیف است کہ سندی پیش نشد و بخیال ما (انگشت برلب کسی بردن) البتہ موافق قیاس است کہ چون کسی سکوت اختیار کند عادت است کہ مخاطب او بخیال محبت انگشت خود را برلب ساکت مس کند و گوید کہ خاموش چرا بودہ باید کہ چیزی بگوئی (اردو) انگلی کسی مخاطب خاموش ساکت کے ہونٹ پر چھوکر بات کرنے کو کہنا۔ خاموش شخص سے بات کرانا۔

**انگشت برلب زدن** | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و وارستہ و جامع کسی را بر سر حرف آوردن و استدعای سخن کردن مؤلف گوید کہ می بایست کہ (انگشت برلب کسی زدن) قائم کنند و بہار عجمیز کردہ است کہ می آید قدسی سـ۵ ؎ از انہ غشک زبان را اثری ہست از ان: ندہی انگشت زند برلب پیمانۂ خویش: صاحب جہانگیری در کتاب ذکر این کردہ (ظہوری سـ۵) ... بحشمت ہنر محتشمت: ارقم زدہ ... سود ... قیمت

در وصف خط اینها که شنیده ی زده است؛ گر بر لبش
انگشت تمیز دقلمت؛ (صائب ؎) اگر چون کاسه
خالی نیستند از عزای سر یا چرا انگشت بر هر لب
زنی فریاد می خیزد؛ (اردو) دیکھو انگشت بر لب زدن

انگشت بر لبش نه و نغمه بشنو | مقوله - بهار ذکر
این کرده و فرماید که یعنی او را حرف آور که ذو محنتی را
ظاهر کند - دیگر کسی از محققین ذکر این کرده
بخیال ما این مقوله متعلق است بمصدر مرکب
(انگشت بر لب کسی نهادن) که مرادف انگشت
بر لب زدن باشد که گذشت و مقوله بالا سند این
استعمال است (اردو) مضارع کو چھیڑو اور نغمه
سنو - دیکھو انگشت بر لب زدن -

(الف) انگشت بر لب کسی بردن | مصادر
(ب) انگشت بر لب کسی زدن | اصطلاحی
(ج) انگشت بر لب کسی نهادن | تعریفی

این بر (انگشت بر لب بردن و زدن) کرده ام
بهار ذکر (ب) کرده فرماید که (۱) بر سر حرف آوردن
(عبد السلام پیامی ؎) هزار صاعقه پنهان
بزیر لب دارم؛ بپرور بروزن انگشت بر لبم زنها
(میرزا عرب ناصح ؎) باز م خروش دل
بزبان جوش می زند؛ انگشت ناله بر لب خاموش
می زند؛ مؤلف عرض کند که در معنی اول تخصیص
بحرف و سخن نباشد بلکه بخنده هم آوردن هم (ظهوری
؎) وصل تو گر بر لبش انگشت زده است ز ذوق
شوق نیاید دهن خنده هم؛ و به شیون و بکا آوردن
هم متعلق بمعنی اول است (ابو طالب کلیم ؎)
صبا ز لعل لبت جام مالی دارد؛ زدم چو بر لب کش
انگشت گرم شیون شد؛ حاصل این است که (۱)
معنی مطلق اشاره بر لب کردن است که از ان
مخاطب به سخن در آید یا بخنده یا به ناله و فریاد و (۲)
بقول بهار منع کردن از سخن هم (عبد اللطیف خان
تنها ؎) حرفی بگوش داغ ز خونناب می زنم؛
انگشت زخم بر لب سیلاب می زنم؛ یعنی سیلاب را
که آواز می کند اشاره خموشی می کنم - حاصل اینست

کہ اگر بحالت خاموشی کسی انگشت برلبش زند اشارہ
بحرف زدن یا خندیدن یا نالہ و بکا کردن است
واگر برلب کسی انگشت زنند کہ گرم تقریر است
یا خندہ و بکا اشارہ ساکت کردن آن (اردو)
(الف۔ب۔ج) خاموش شخص کو بات کرنے
یا ہنسنے یا رونے کے لئے چھیڑنا۔ انگلی سے اسکے
ہونٹ پر اشارہ کرنا (۲) بات کرتے ہوے یا
یا ہنستے ہوے یا روتے ہوے شخص کے ہونٹ
پر انگلی رکھکر روکنا۔

**انگشت برلب گرفتن** | مصدر اصطلاحی

بقول بحر (۱) متعجب و متحیر و (۲) متاسف ماندن
بہار بر معنی اول قانع (شیخ شیراز سے) بخندید و
انگشت برلب گرفت ٭ کہ سعدی مدار آنچہ دیدی
شگفت ٭ (اردو) (۱) انگشت بدندان ہونا
دیکھو انگشت بدندان گرفتن۔ (۲) متاسف ہونا
افسوس کرنا۔

**انگشت برلب نہادن** | مصدر اصطلاحی

بقول بہار مرادف انگشت برلب گرفتن کہ بقولش
متعجب و متحیر شدن است۔ سندی کہ پیش شد بر
(انگشت بلب نہادن می آید (اردو) دیکھو
انگشت برلب گرفتن کے پہلے معنی۔

**انگشت بر نمک سودن** | مصدر اصطلاحی

بقول صاحب ناصری کنایہ از سوگند خوردن
و عہد کردن باشد دیگر کسی از محققین ذکر این
نکرد ولیکن صاحب ناصری از اہل زبانست قولش
اعتبار را شاید (اردو) قسم کہانا۔ عہد کرنا۔

**انگشت بر دیدہ را نمک نمی کنند** | مثل۔ بقول

بہار کنایہ از شخص نافرمان و خود رای دیگر کسی
از محققین امثال ذکر این نکردہ و سندی ہم پیش
نشد مؤلف گوید کہ معنی حقیقی این تقاضا
این می کند کہ استعمال این بجائی کنیم چون کسی
مرتکب کاری خلاف عقل بینیم۔ شخص نافرمان
ازین تعلق نیست و شخص خود رای اگر کار خلاف
عقل کند استعمال این بحق عملش مناسب

انہ بات اد - اگر استعمال این مثل در اثبات کتند
نہا دارد کہ برای شخص خود رای استمالش کنیم -
معاملہ بینا عجم با ما اتفاق دارند (اردو) کن
بین کہتے ہیں زخموں پر لون نمک نہیں لگاتا
یعنی زخم پر نمک لگانا یا چھڑکنا خلاف عقل ہو
جس سے زخم تازہ ہوتا ہے اور سند مل نہیں ہوتا
اس اردو کہاوت کا مقصد وہی ہے جو
فارسی مثل کا مطلب ہے -

**انگشت بگوش نہادن** | مصدر اصطلاحی
بقول آنند و بحر و بہار بند کردن سوراخ
گوش تا شنیدہ نہ شود (ابو طالب کلیم ؎)
نشہ اسخت دلی می نہد انگشت بگوش ؛
نتوند کہ بد ، و دل فرباد رسد ؛ (اردو) کانوں
میں انگلیاں رکھنا یا دینا - بقول آصفیہ
کسی کی آواز نہ سننے کی غرض سے کانوں کو
بند کرنا -

(الف) **انگشت بلب** | اصطلاح - بقول
خان آرزو در سراج بہ معنی ندامت و پشیمانی
(ب) **انگشت ناب زدن** | بحرف آن وارد
و دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد - مؤلف
عرض کند کہ (الف) اسم فاعل ترکیبی باشد
بہ معنی نادم و پشیمان و خاموش - و بہ تحقیق ما
بہ معنی ندامت و پشیمانی نیست و (ب) ہمان
کہ ذکرش بر انگشت برلب کسی زدن گذشت
(اردو) (الف) نادم پشیمان - (ب) دیکھو
انگشت برلب کسی زدن کے پہلے معنی -

**انگشت بلب نہادن** | مصدر اصطلاحی
معنی اول انگشت برلب گرفتن است بہار
این را بصلہ برآوردہ کہ گذشت (علی خراسانی
؎) تا فروزان شدہ در اوج صفا مہر رخت ؛
ماہ انگشت بلب می نہد و حیران است ؛ (اردو)
دیکھو انگشت برلب گرفتن کے پہلے معنی -

**انگشت پشیمانی** | اصطلاح - مرکب اضافی
بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت - مؤلف گوید

که سبابه باشد که بحالت پشیمانی بدندان گیرند
(ابو طالب کلیم ه) در دهن روزه حرمان
من نیست جز انگشت پشیمانیم (اردو)
ندامت کی انگلی (مونث) یعنی وه انگشت شهادت
جو بحالت پشیمانی اور ندامت دانتون مین
دابی گئی ہو۔

**انگشت پیچ** | اصطلاح۔ بقول صاحب
بحر و وارسته (۱) بمعنی عهد و پیمان و (۲) دستاویز
و بقول بهار (۳) بمعنی مدخول و اعتراض کرده
شده نیز و بتحقیق ما (۴) بمعنی گره هم (کمال
خجند ه) سر رشته قرار شد از دست و پیمان شکن
انگشت پیچ ما سخن زلف دلرباست (ظهوری
در صفت قلم ه) نکته چون مو شود انگشت
پیچ و قتش حرف گیر و خرده دانش گشته شاه
نکته دان (ظهوری ه) بجنبش زبان آن
جمله پیچ همه حرف ها کرده انگشت پیچ (خسرو
ه) چو خواهی که کم گردی انگشت پیچ با بند لشکر

گوی و میندیش هیچ (نثر از ملا طغرا در ثمره طبعی)
(۴) ناف مرکز را چون دایه قضا به تیغ مشیت
برید از نهایت کوچکی جای انگشت پیچ در ان
ندید" مولف عرض کند که وجه تسمیه (۱) جز این
نباشد که فارسیان چون با کسی عهد و پیمان کنند
سبابه خود را با سبابه مقابل می پیچند و این
علامت عهد و پیمان است و بدین معنی اسم
مفعول ترکیبی باشد و نسبت (۲) عرض می شود
که عادت است که دستاویز را بعد ترتیبش به
انگشت می پیچند تا نوردیده شود و محفوظ ماند و
بدین معنی اسم مفعول ترکیبی است و جا دارد که
که وجه تسمیه (۱) مجازاً برای (۲) هم مستعمل شود که
دستاویز هم نتیجه عهد و پیمان است (۳) مورد
اعتراض را بدینوجه انگشت پیچ گفتند که انگشت
اعتراض بر و بلند شده است و بدین معنی
اسم مفعول ترکیبی باشد بمعنی پیچیده انگشت
یعنی در حیز انگشت اعتراض آمده کنایه از

گرو شده و (۴) خیه می دو از عمل که چون خواهند
رشته را گره زنند سرش را در انگشت پیچ داده
می کشند تا گره می افتد و این معمول خیاطان است
و جا دارد که پیشینیان ناف نومولود را هم بشکل رشته
گره می زدند. ولیکن احتیاط حکمای معاصر بوسیله
رشتهٔ ابریشم برو گره زنند پس به معنی چهارم هم اسم مفعول
ترکیبی باشد (اردو) (۱) عهد و پیمان - قول قرار
مذکر - (۲) دستاویز - بقول آصفیه (فارسی) اسم
مونث - تمسک - قباله - وثیقه - سند - نوشته - اقرارنامه
(۳) اعتراض کیا ہوا - (۴) گره - بقول آصفیه
فارسی، اسم مونث - گانٹھ - عقده -

**(۱) انگشت پیچ کردن** (مصادر اصطلاحی)

**(۲) انگشت پیچ گردیدن** (۱) آوردن
در معرض اعتراض متعلق به معنی سوم انگشت پیچ
که گذشت و سند این از کلام ظهوری همدر انجا که
و (۲) در معرض اعتراض آمدن متعلق بمعنی سوم
انگشت پیچ و سند این از کلام میر خسرو همدر انجا
گذشت (اردو) (۱) قابل اعتراض قرار دینا
معرض اعتراض میں لانا - لائق اعتراض ٹھہرانا
(۲) اعتراض کیا جانا - معرض اعتراض میں آنا

**(۱) انگشت تحیر بدندان داشتن** (مصدر اصطلاحی)
بهار ذکر این کرده که به معنی حیرت ناک بودن است
و عادت است که بات تحیر انگشت خود را بدندان گیرد
بهار سند این از محمد صالح بیگ بن میرزا مومن تبریزی آورده
(ص) تقصیری گنه فراوان دارم ٭ ای منبع جود چشم احسان
دارم ٭ از کرده گذشت خویش تا روز جزا ٭ انگشت تحیر
بدندان دارم ٭ و از همین قبیل است ------

**(۲) انگشت تحیر بدهن داشتن** (خواجه آصفی ص)
دارند بدور شکرستان تو خوبان ٭ چون نیشکر انگشت
تحیر بدهن ها ٭ و هم برین قیاس است ----

**(۳) انگشت تعجب بدندان گرفتن** (شیخ عراقی ص)

**(۴) انگشت تعجب گزیدن** (گرفت بدندان فلک
انگشت تعجب ٭ چون من بدو انگشت لب یار گرفتم (طالب آملی
ص) گردیده ز نرگس مثل نور پذیره دو ٭ انگشت

تعجب انگیزی اختر یارا ؛ (اردو) (ا تا ہم) انگشت
بدندان ہونا - دیکھو انگشت بدندان گرفتن -

(۱) انگشت حسرت برلب بودن | مصادر اصطلاحی
(۲) انگشت حسرت درکام شدن | بہار
(۳) انگشت حسرت گزیدن | برانگشت

حسرت قانع و از ہنا پیش کردہ امش این ہر سہ اصطلاح
بدست آمدہ مؤلف عرض کند (۱) حسرت زدہ بودن باشد
(۲) و (۳) کنایہ باشد از حسرت و افسوس
ردن کہ در ہمچو حالت عادت است کہ سبابہ را
بدندان گزند (میرزا معز فطرت سلہ) دلم را برق
از کف جلوۂ خورشید سیمائی ؛ کہ باہ و بود انگشت
حسرت برلب بامش ؛ (ملا قاسم مشہدی سلہ)
شود انگشت حسرت سرو در کام چمن پیرا ؛ چو
در گلشن نمائی جلوہ گر آن قد رعنا را ؛ (عرفی سلہ)
حرامم باد ذوق عشق اگر تا جان و دل باشد ؛
بلب دندان فشارم می گزم انگشت حسرت را ؛
(اردو) دانت تلے انگلی دبانا - بقول آصفیہ
انگشت بدندان گرفتن کا ترجمہ - افسوس کرنا
تاسف کرنا - حیرت مین ہونا تعجب مین ہونا
دیکھو انگشت بدندان گرفتن -

انگشت حلقہ | اصطلاح - مرکب اضافی -

بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بنصر است و
بنصر انگشتی را نامند کہ میان وسطی و خنصر باشد -
دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و سندی پیش نکند
بعضی از معاصرین تصدیق این کنند و گویند کہ
در بعض وطائف نر انگشت یعنی ابہام را با بنصر
جمع کردہ حلقہ کنند و بہمین سبب فارسیان بنصر را
انگشت حلقہ گفتہ اند (اردو) چھنگلی یا چھنگلیا کے
بازو کی انگلی - مؤنث

انگشت حیران | اصطلاح - بقول انند و بہار

یعنی انگشت حیرت است یعنی ہمان سبابہ کہ در
عالم تحیر بدندان گزند (زلالی سلہ) دہا ہنا دریا
تا لیش چشم قربان ؛ زبا نہاد در دہان انگشت حیران ؛
(اردو) انگشت تعجب کہ سکتے ہین یعنی انگشت شہادت

و تعجب و حیرت کے وقت دہن مین پکڑتے ہین

(۱) **انگشت حیرت** | اصطلاح مرکب اضافی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ۔ ہمان انگشت حیران کہ گذشت و از ہمین است ۔ ۔ ۔

(۲) **انگشت حیرت در دہان گرفتن** | کنایہ از حیران و متعجب شدن بہار ذکر این کردہ (خسرو ـــ٥) عروس باقلی اینک سر انگشتان سیہ کردہ ٭ بجا نظارگی کانگشت حیرت در دہان گیرد ٭ (اردو) (۱) دیکھو انگشت حیران ۔ (۲) دیکھو انگشت تعجب بدندان گرفتن ۔

**انگشت حیف** | اصطلاح ۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مرادف انگشت حسرت باشد یعنی ہمان ست بہ کہ بجالت افسوس وحسرت بدندان گیرند (نور الدین ظہوری ـــ٥) بر مرگ رشک غیرتیان را صلا مزن ٭ انگشت حیف در تہ دندان ندیدہ ٭ (اردو) انگشت حسرت کہ سکتے ہین یعنی وہ انگشت شہادت جو افسوس اور حسرت کے مقام مین دانتون مین دبائی جاتی ہے ۔

**انگشت خائیدن** | (مصدر اصطلاحی) بقول بہار انگشت خوردن در ندامت باشد ۔ صاحب برہان گوید کہ کنایہ از حسرت و افسوس و ندامت و پشیمانی باشد ۔ خان آرزو در سراج متفق با برہان مؤلف گوید کہ عادت است کہ شخص پشیمان انگشت خود می خاید پس انگشت خائیدن بہ معنی نادم و پشیمان شدن باشد ۔ (میرزا صائب ـــ٥) از گداز شمع روشن شد کہ در بزم وجود ٭ روزی روشن دلان انگشت خود خائیدن است ٭ (اردو) دیکھو انگشت حسرت گزیدن ۔

**انگشت خروس** | اصطلاح ۔ بقول صاحب شمس لغت فارسی است نام طعامی ۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و معاصرین عجم ہم ساکت و سند استعمال ہم پیش نشد ۔ بخیال ما مرکب

اضافی است وکنایہ باشد کہ فارسیان قدیم طعامی
می ساختہ باشند کہ بانگشت خروس مشابہت
داشتہ باشد دیگر ہیچ (اردو) انگشت خروس
فارسی میں ایک خاص قسم کی غذا کا نام ہے۔

**انگشت خم بہ پیشانی زدن** | مصدر اصطلاحی

بقول صاحب تحقیق عرق از پیشانی بانگشت
دور کردن چہ دران وقت انگشت را خم می زنند
(شاعری در صفت اسپ گوید ۵) زنعل توسنش
گز فتح دم زد۔ بہ پیشانی ہلال انگشت خم زد۔
مؤلف گوید کہ صراحت نکرد کہ این شعر مال کدام
است باتی حال مضمون لطیف دارد۔ دیگر کسی
از محققین فرس ذکر این نکرد و معاصرین عجم حالا بر زبان
ندارند (اردو) پیشانی کا پسینہ انگلی سے صاف کرنا

**(۱) انگشت خوارہ** | اصطلاح و مصدر

**(۲) انگشت خوردن** | اصطلاحی (۱) بقول
بہار کہ بذیل (۲) آوردہ بمعنی انگشت گزیدہ صاحب
آصفی ذکر (۲) کردہ و بہار این را مرادف انگشت
خائیدن گفتہ (حکیم زلالی سلہ ۵) بشو پروانہ آتش
از نظارہ۔ مشو مانند شمع انگشت خوارہ (و لہ
سلہ ۵) سازم شدہ از تو پردۂ سوز۔ انگشت
خورم چو شمع تا روز۔ مؤلف عرض کند کہ خوارہ
مزید علیہ خور باشد بزیادت الف وخوارہ مزید علیہ
خوار بزیادت ہای ہوز در آخر و (۱) اسم فاعل
ترکیبی است (اردو) (۱) نادم۔ پشیمان دانت
تلے انگلی دبایا ہوا (۲) دیکھو انگشت حسرت
گزیدن۔

**انگشت داشتن بہ سخن** | مصدر اصطلاحی

صاحب آصفی بذیل انگشت داشتن سند این
آوردہ وبخیال ما این ہمانست کہ بر (انگشت
اعتراض نہادن بر حرف و گفتار) گذشت۔
(فانی ۵) سیاہ رو شود آنکس کہ عیب بین
گردد۔ چو خامہ بر سخن ہیچکس مدار انگشت۔
مخفی مباد کہ صاحب آصفی (انگشت داشتن
بر چیزی) را بمعنی اعتراض کردن وعیب گرفتن

مصدری قرار دادہ و بخیال ما این تعمیم درست نباشد زیرا کہ اگر با استعمال (انگشت بر لب داشتن) تنیم داخل ہمین تعمیم می شود و معنی این خاموش بودن باشد فتامل (اردو) دیکھو انگشت بر لب داشتن بر حرف و گفتار۔

**انگشت دراز** | اصطلاح۔ بقول صاحب آنند بحوالۂ بہار بدال و رای مہملہ بالف کشیدہ و زای ہوز در آخر بمعنی انگشت میانہ باشد کہ بعربی وسطی خوانند و ہمین را انگشت مہین ہم گویند مؤلف گوید کہ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این اصطلاح نکرد و بہار ہم ساکت و سند ہم پیش نشد ولیکن موافق قیاس است۔ و معاصرین عجم تصدیق کنند (اردو) بیچ کی انگلی مؤنث۔

**انگشت در چشم کردن** | (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و وارستہ مزاحمت و تعرض کردن (نصیر ہمدانی ؎) ہرگز نگہی نکرد تو بر چشم ؛ جز گریہ نکرد کار دیگر چشم ؛؛ شد کیسہ تہی دیدہ ام از اشک تو طعن تو ہر دم مژہ انگشت کند در چشم ؛؛ مؤلف گوید کہ انگشت در چشم کردن حائل شدن است در نظر و معنی مزاحمت و تعرض کنایہ باشد (اردو) تعرض کرنا۔ روکنا۔ دکن میں کہتے ہیں آنکھ پر ہاتھ رکھنا یعنی مشاہدے میں مزاحم ہونا۔

**انگشت در چشم کشیدن** | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر مرادف انگشت در چشم کردن کہ گذشت۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و سند استعمال ہم پیش نشد ولیکن موافق قیاس است (اردو) دیکھو انگشت در چشم کردن۔

**انگشت در دندان** | (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از نادم و پشیمان۔ اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ؎) آشنا را سر بزانو ہست ناچارہ گر انگشت در دندان چہ است ؛؛ (اردو) نادم۔ پشیمان۔ دانت تلے انگلی دبایا ہوا۔

(الف) **انگشت در دہان داشتن** | مصادر

(ب) **انگشت در دہان گرفتن** اصطلاحی

(ج) **انگشت در دہان ماندن** صاحب

(د) **انگشت در دہن گرفتن** بحر عجم

(ہ) **انگشت در دہن ماندن** ذکر

(الف و ب و ج) کردہ کہ بہ معنی (۱) تحیر و تعجب
و (۲) متاسف ماندن است۔ بہار ذکر (د)
و (ہ) کردہ بہ معنی اول قانع (صائب ج ۵)
مصوریکہ شبیہ ترا کند تصویر؛ ز خامہ اش بسر انگشت
در دہان ماند؛ (امیر خسرو ج ۵) در تماشای
آن زبر تا زیر؛ ماند انگشت در دہان تا دیر
(اردو) دانت تلے انگلی دابنا۔ انگشت
بدندان ہونا۔

(۱) **انگشت در سوراخ کژدم کردن** مصدر

(۲) **انگشت در سوراخ مار کردن** اصطلاحی
بقول بہار کنایہ از دیدہ و دانستہ خویشتن را بہ
معرض ہلاک افگندن (شیخ شیراز ج ۵) گر
رہ گذاری طاقت نیش؛ نکن انگشت
در سوراخ کژدم؛ (میرزا طاہر وحید ج ۵)
زال جہان را شدہ خواستگار؛ کردہ انگشت
بسوراخ مار؛ (اردو) جان بوجھ کر ہلاکت میں
پڑنا۔ اپنے ہاتھوں مصیبت اور ہلاکت میں پڑنا
دکن میں کہتے ہیں سانپ کے بل میں انگلی کرنا۔

**انگشت در کون کردن** مصدر اصطلاحی
بہار و آنند ذکر این کردہ بہ معروف قانع مؤلف
گوید کہ کنایہ باشد از تحریک کردن و بر سر شورش
آوردن حیف است کہ سندی پیش نشد و لیکن
در روزمرہ سوقیان عجم مستعمل (اردو) گانڈ میں
انگلی کرنا۔ بقول آصفیہ چھیڑ خانی کرنا۔
دق کرنا۔ ستانا۔

**انگشت در بغل کشیدن** مصدر اصطلاحی
بقول صاحب بحر (۱) رسوائی کشیدن (۲) تشا...
و (۳) ترک دادن کاری۔ دیگر کسی
ذکر این نکرد و سند استعمال...
بغل کشیدن بہمت معنی...

قائل این کنیم (اردو) دیکھو انگشت نیل کشیدن۔

**انگشت و تیغ** | اصطلاح۔ مرکب اضافی بقول بہار معروف و سندی پیش نشد مؤلف عرض کند که مرادف انگشت حیف باشد که گذشت و سوا فوق قیاس است (اردو) دیکھو انگشت حیف۔

**انگشت دشنام** | اصطلاح۔ بقول بہار مرادف انگشت رد (که می آید) و فرماید که این مجاز است چرا که عوض آن دشنام خواہد شنید۔ صاحب بحر فرماید که (۱) کنایه از انگشت نهادن باشد و (۲) به معنی انگشت شهادت خان آرزو نسبت معنی اول فرماید که انگشت اعتراض را گویند که نتیجهٔ اعتراض دشنام باشد صاحب جامع که از اہل زبان است نسبت معنی اول فرماید که کنایه از انگشت بکون کردن که بترکی ساؤ گویند چه در عوض آن دشنام است مؤلف عرض کند لطیف است که سند استعمال پیش نشد و معاصرین صاحب جامع اتفاق دارند یعنی (۱) انگشتی را گویند که در مقعد دیگری کرده شود که مفعولش معاذ دشنام می دهد بر خلاف آن اگر انگشت اعتراض بلند کنند عوض آن دادن دشنام نیست و نسبت معنی دوم اگر سند استعمالش بدست آید توانیم قیاس کرد که انگشتی که دشنام می آرد همان انگشت شهادت است بنا علیه آن را بمجاز انگشت دشنام گفته باشند ولیکن این معنی قابل نظر است و معاصرین عجم تسلیم نمی کنند۔ (اردو) (۱) فارسیون نے اس انگلی کو جو کسی کے مقعد میں کی جائے انگشت دشنام کہا ہے اس لیے کہ اس فعل کے عوض مخاطب سے دشنام کا معاوضہ ملتا ہے (۲) دیکھو انگشت شہادت۔

**انگشتر** | بقول بہار ترجمهٔ خاتم و مرادف مهر و مرکب است از انگشت و یکی از کلمات نسبت و فرماید که بالفظ در انگشت کردن مستعمل۔ مؤلف عرض کند که شک نیست که رای مهمله برای نسبت آید همچون لب و لهر و جا دارد که این را

مخفف انگشتری گیرم که می آید - اندرین صورت رای مهمله زائد باشد همچون شنا و شنار (طالب آملی ؎) بی داغ چو نام دل کنم ثبت ؛ انگشتر بی نگین نویسم ؛ (ابو طالب کلیم ؎) میدهد مانگ سلیمان از کف شهوت پرست ؛ طفل را در دست حلوا بهتر از انگشتر است (صائب ؎) مرکز از دائره انگشتر فرمان دارد ؛ مور در خانهٔ خود حکم سلیمان دارد ؛ (اردو) انگشتر - بقول مہر (بذیل انگشتری) اسم مونث انگوٹھی (بحر ؎) خوبرو طرفہ نگینے ہیں کہ ارباب نظر ؛ مثل انگشتر انہیں آنکھوں میں گھر دیتے ہیں ؛ (ناسخ ؎) جو دہن ہے نقش ہے اس میں تمہارا نام پاک ؛ کوئی انگشتر جہاں میں بے نگیں ملتی نہیں ؛

**انگشتر افشاندن** | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی ریختن و ظاهر کردن است (طالب آملی ؎) عشق چون مهر تبسم زندم بر لب ؛ غمزه انگشتر الماس نگین افشاند ؛ (اردو) انگوٹھی ظاہر کرنا -

**انگشتر پا** | اصطلاح - مرکب اضافی - بقول بحر و بهار و وارسته (۱) انگشتری که زنان در انگشت پا کنند و (۲) چیزی بی اعتبار - خان آرزو در چراغ بر معنی دوم قانع مولف گوید که معنی دوم بر سبیل مجاز است که انگشتر پا به نسبت انگشتر دست بیشتر کم بهای سازند و نگینه های کم بها بر و می نشانند از ینکه در رفتار اکثر ضائع می شود و اکثر انگشتر پا مرصع نمی باشد بلکه ساده کار از محض نقره یا طلا (صائب ؎) شدی هر حلقهٔ انگشتر پای نگارش نمی زد بر کمر آن شوخ گر زلف بلندش را ؛ (اسمعیل ایما ؎) قد چو خم می شود انگشتر پا می گردد ؛ قدر و قیمت بجوانیست کهن سالان را ؛ (مخلص کاشی ؎) خطا چو از طرف بناگوش تو پیدا شود ؛ حلقهٔ زلف بتان انگشتر پا می شود ؛ بهار گوید که (۳) از اسناد ذیل بمعنی مانع و حجاب مستفاد می شود (میرزا صائب ؎) حجاب آسمان کی مانع ما

شیوا نہ شد ؛ فلک ما را کجا انگشتر پا می تواند شد
مؤلف گوید کہ از فلک دور فلک مراد است
(ولہ ـــہ) حسن زندانی بود در حلقۂ فرمان عشق
طوق قمری سرو را انگشتر پا می شود ؛ بخیال ما
ازین ہر دو شعر انگشتر اصلا بمعنی حجاب و مانع
نیست اگرچہ انگشتر دست و پا حاجب یک حصہ
انگشت دست و انگشت پا ست بلکہ در شعار
آخر الذکر معنی حقیقی است کہ بر (۱) گذشت و بہ
تامل توان دریافت کہ معنی ہر دو شعر خیلی نازک
است فتامل (اردو) (۱) پاؤنکا چھلا - مذکر
یعنی وہ چھلا جو پاؤن کی انگلی مین پہنتے ہین (۲)
بحقیقت چیز - مونث (۳) مانع - حاجب چھپانیوالا

**انگشت رد** | اصطلاح - وارستہ فرماید کہ
مرادف دست رد و آن معروف است -
(قدسی ـــہ) بود حسن آزاد ز انگشت رد ؛ مگر
دست در دامن عشق زد ؛ صاحبان بحر و بہار
ہم زبانش (ملا قاسم مشہدی ـــہ) بی غرض
یا بی چو حرف انگشت رو بروی منہ ؛ حاجت
مسواک کی باشد دہان پاک را ؛ مؤلف
گوید کہ دست رد بمعنی دست اعتراض است
پس انگشت رد بمعنی انگشت اعتراض باشد کہ عیب گیری
برخلاف کسی بر دارند (اردو) دیکھو انگشت
اعتراض -

**انگشت رد نہادن** | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی اعتراض کردن
است - سند این بر انگشت رد گذشت
(اردو) انگلی رکھنا - بقول امیر نکتہ چینی
کرنا - عیب نکالنا - انگشت رکھنا بھی مستعمل
ہے (تسلیم ـــہ) دست جانان مین سوا
حسن کے کچھ عیب نہین ؛ ہاتھ ہون قطع جو
انپر کوئی انگلی رکھے ؛

**انگشتر زنہار** | اصطلاح - مرکب اضافی
بقول بہار و بحر عبارت از انست کہ پادشاہان
جبار چون خواہند کہ کسی را امان بخشند مردم

مزاحم احوال او مگردند برای تصدیق وی انگشتر
یا تیری بوی میدہند (میرزا صائب ؎)
زان دہن انگشتر زنہار می باید گرفت * لعل ازین
مہر از لب اظہار می باید گرفت * (ظہوری ؎)
باد را در دستیاری پنجہ بارید بہم * حلقۂ پای
طرۂ گل انگشتر زنہار نیست * (غنیمت ؎) تا
نریزد خون او در لعل آن شیرین دہن * داد
اندر لب عقیق انگشتر زنہار را * (شفیع اثر ؎)
ہر کہ لب بست از سخن با او کسی را کار نیست *
مہر خاموشی کم از انگشتر زنہار نیست * (اردو)
وہ انگوٹھی جو بادشاہان بطور علامت پناہ دہی
عطا کرتے ہیں۔ مؤنث۔

**انگشتری** | بقول بہار مرادف انگشتر کہ
گذشت مؤلف گوید کہ دریںجا تحتانی آخر را
زائد گیریم یا رای مہملہ را ہمچون تشنا و تشنار
بصورت آخر تحتانی آخر برای نسبت باشد
(شیخ شیراز ؎) کہ بودش نگینی در انگشتری *
فرو ماندہ در قیمتش جوہری * (اردو) انگشتری
بقول امیر۔ فارسی۔ اسم مونث۔ انگوٹھی۔
(گلزار نسیم ؎) انگشتری ایسی اس سے بدلی *
مہر خط عاشقی سند لی *

(۱) **انگشتری باختن** | مصدر اصطلاحی
بہار از معنی این ساکت مؤلف گوید کہ از سند
پیش کردہ اش ---------

(۲) **انگشتری باختن سپہر** | پیدا است کہ
از دست دادن آفتاب مراد باشد ---

(۳) **انگشتری سپہر** | کنایہ است از آفتاب
جہانتاب (نظامی در شیرین خسرو ؎)
بدست آن بتان مجلس افروز * سپہر انگشتری
می باخت تا روز * ببرد انگشتری چون صبح
برخاست * کہ بر بانگ خروس انگشتری خواست *
(اردو) (۱) انگوٹھی ہار دینا۔ (۲) آفتاب کو
کھو دینا۔ ہار دینا (۳) دیکھو آفتاب کے
دوسرے معنی۔

**انگشتری کردن** | مصدر اصطلاحی
...ب آصفی ذکر این کردہ و از تذکیر...
...ل ---------

**...انگشتری کردن بانگشت** | پیدا است
...معنی حقیقی است و کنایہ از صاحب نگین کردن
...ری نیشاپوری (ع) المنۃ للہ کہ انگشتری
...کردند دگر بارہ بانگشت سلیمان ؛ (اردو)
...معنی پہنانا - حکومت اور بادشاہی عطا کرنا

**...شتری گردیدن** | استعمال - صاحب آصفی
...ین کردہ کہ بہ معنی انگشتری شدن و قرار یافتن
...ت (اشرف مازندرانی ع) نقرہ چون
...شتری گردد می پیچد بہ لعل ؛ می شود در وقت
...ری حرص دنیا بشتر ؛ (اردو) انگوٹھی ہونا
...ر یانا -

**...شترین** | بقول بہار (۱) مرادف مہر و انگشتری
...جمہ خاتم و مرکب از انگشت و یکی از کلمات
...ت (میر خسرو ع) اگرچہ سلیمان شود انگشترین
خنصر او را رسد در نگین ؛ و فرماید کہ چنانچہ
اطلاق انگشتری بر مجموع اشیای سہ گانہ کہ
نگینہ و خانۂ نگین و حلقہ باشد می آید - گاہی
بر خانۂ نگین مع حلقہ اش نیز آید و ہمین مراد است
در بیت میر خسرو ؛ مؤلف عرض کند کہ اگرچہ
انگشترین موافق قیاس - مرادف انگشتری نیست
ولیکن در کلام میر خسرو (۲) بمعنی صاحب انگشتر
مستعمل شدہ کہ کنایہ باشد از صاحب ملک و
دولت - فتامل (اردو) (۱) انگوٹھی چھوا انگشتری
(۲) صاحب ملک و دولت - صاحب مہر -

**انگشت زائد** | اصطلاح - بقول بہار و انند
مرادف (انگشت زیاد) کہ می آید و مراد از انگشت
ششم و آنرا از عیوب شمردہ اند - صاحب
بحر ہم ذکر این کردہ (اردو) چھٹی انگلی موث
انگشت زائد کہ سکتے ہین -

**انگشت زدن** | مصدر اصطلاحی - بقول
برہان و جامع و بحر آنست کہ از خوشحالی انگشتہا را

برہم بندد - صاحب ناصری و بہار گوید کہ مراد از
انگشتک زدن و در اصطلاح آنرا گویند کہ از
خوشحالی انگشت را بر انگشت دیگر چنان زنند
کہ صدائی از ان ظاہر گردد (حکیم انوری ؎)
یاران ہمہ انگشت زنان گرد زنان ؛ من در غم
تو بماندہ انگشت گزان ؛ (نظامی ؎) سیب
وام و دہم مشت زدہ ؛ فندق از غمی انگشت
زدہ ؛ (خاقانی ؎) من پیش مقربان درگاہ
انگشت زنان کہ الله الله ؛ مؤلف گوید کہ
عادت است کہ در عالم سرور نر انگشت را با
وسطی وصل کردہ آوازی پیدا کنند و ہمین است
انگشت زدن (اردو) چٹکی بجانا - بقول آصفیہ
انگوٹھی کو بیچ کی انگلی سے ملا کر آواز نکالنا - انگشتک
زدن کا ترجمہ -

**انگشت زدن بر چیزی** | مصدر اصطلاحی
بقول بہار انگشت آلودن بآن چیز چون نمک
و می - مؤلف گوید مقصودش جز این نباشد کہ
ترکردن انگشت است در لمعات یا آلودہ
کردن انگشت در غیر آن ولیکن ما این تعمیم را
نمی پسندیم کہ (انگشت زدن بر در) و (انگشت
برلب زدن) و غیر ذالک بمعنی خاص گذشت و
می آید و سند ہم متقاضی اینست کہ این را در
(انگشت زدن بمی) جا دہیم و صلۂ برہم درین
سند مستعمل نیست (علی خراسانی ؎) تا فرود
زلف سینہ ما ہمچو چراغ ؛ بمی کہنہ سودائیم و انگشت
زدیم ؛ (اردو) انگلی ڈبونا - انگلی ترکرنا - انگلی لگانا

**انگشت زدن بر در** | مصدر اصطلاحی بقول
صاحب آصفی رخصت باز کردن خواستن (اردو)
دیکھو انگشت بر در زدن -

**انگشت زدن بر نمک** | استعمال - گرفتن
نمک با انگشت باشد - بہار سند این بذیل (انگشت
زدن برچیزی) نوشتہ (صائب ؎) نکردہ
است کسی جمع شور و شیرین را ؛ منم کہ بر نمک
انگشت نیشکر زدہ ایم ؛ (اردو) انگلی نمک میں ڈالنا

انگلی سے نمک اٹھانا ۔

**انگشت زدن بمی** استعمال - بمعنی ترکردن انگشت در شراب باشد - سند این بر (انگشت زدن بچیزی) گذشت (اردو) انگلی شراب میں ڈبونا - ترانا ۔

**(۱) انگشت زنهار** اصطلاح - بقول بهار معروف مؤلف عرض کند که همان انگشت امان است که گذشت - صاحب بحر هم ذکر این کرده (صائب ؎) آب می گردد دل سنگین خصم از عجز من ٭ می تراود آتش از انگشت زنهارم چو شمع ٭ و از همین قبیل است ------

**(۲) انگشت زنهاری** به زیادت یای نسبت در آخر (صائب ؎) بسکه می سوزد دلش از بیقراری های من ٭ شمع بالین می شود انگشت زنهاری مرا ٭ (اردو) دیکھو انگشت امان ۔

**انگشت زیاد** اصطلاح - بقول بحر و بهار مرادف انگشت زائد که گذشت (میرزا رضی دانش ؎) گره نتواند از کارم کشودن قلم در دستم انگشت زیاد است ٭ (محسن تاثیر ؎) می شود افزون طلب بی دخل در کار جهان ٭ در شمار دست کوتاه هست انگشت زیاد ٭ (اردو) دیکھو انگشت زائد ۔

**(۱) انگشت زینهار** اصطلاح - مرکب اضافی - همان انگشت امان باشد که گذشت (میر صیدی طهرانی ؎) انگشت زینهار برآورد نیشکر ٭ تا تلخ کامیم به نی بوریا رسید ٭ (طالب آملی ؎) بعجز دل مرو از ره که مرد این میدان ٭ غذای تیغ بانگشت زینهار کند ٭ مخفی مباد که استعمال ------

**(۲) انگشت زینهار برآوردن** بمعنی امان خواستن و بلند کردن انگشت امان از کلام صیدی طهرانی پیداست که بالا گذشت (اردو) (۱) دیکھو انگشت امان (۲) امان چاہنا ۔

**انگشت سترگ** اصطلاح - مرکب توصیفی

بقول اند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی انگشت نرکه آنرا بعربی ابهام گویند- دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مؤلف گوید که سترگ بمعنی بزرگ وکلان آمده نه بمعنی سطبر- پس نرانگشت را انگشت سترگ گفتن محل نظر است طالب سند استعمال باشیم- معاصرین عجم برزبان ندارند- (اردو) انگوٹھا- مذکر-

**انگشت سمین** | اصطلاح- بقول صاحب بحر ابهام را گویند که انگشت نرباشد- صاحبان هفت وانند هم ذکر این کرده اند مخفی مباد که سمین بفتح اول وکسر میم بمعنی فربه باشد و این مرکب توصیفی است بمعنی انگشت فربه وکنایه از نرانگشت (اردو) انگوٹھا- مذکر-

**(۱) انگشت شک** | اصطلاح- مرکب اضافی بقول بحر وبهار وجامع وبرهان بفتح شین معجمه انگشت شهادت را گویند ومرادف اینست

**(۲) انگشت شُکر** | بضم شین معجمه- صاحبان بحر وبهار بری و رشیدی ذکر این کرده اند مؤلف گوید که انگشتی که بجایت شک بر حرفی نهند سبابه است وهمچنین بشکر نعمت انگشتی که بردارند همان سبابه باشد ازینجاست که فارسیان سبابه را باین دو نام موسوم کرده اند (اردو) دیکهو انگشت شهادت-

**انگشت شکم** | اصطلاح- مرکب اضافی- بقول بحر وبهار وضمیمه برهان باصطلاح لوطیان آله تناسل را گویند مؤلف گوید که این کنایه باشد همچون دیده پشت که مقعد را گفته اند (ملافوقی یزدی ع) در دیده پشتیت کنم انگشت شکم را :(اردو) آله تناسل- دیکهو الحیة

**(۱) انگشت شهادت** | اصطلاح- مرکب اضافی بقول صاحب بحر خان آرزو در چراغ انگشت دوم از طرف انگشت نرکه بعربی سبابه گویند فرماید که بمعنی اقرار وقبول مستعمل می شود زیرا که در تشهد آنرا بردارند- بهار گوید که این کنایه باشد

(سید حسین خالص ؎) شب کہ در بزم سخن از رخ خوب تو گذشت ✲ شمع پیش از ہمہ انگشت شہادت برداشت ✲ (محمد قلی سلیم ؎) ہوای کشتہ گردیدن بہ تیغ آفتاب خود ✲ سراپای مرا چون شمع انگشت شہادت کرد ✲ مخفی مباد کہ از ہر دو سند بالا استعمال

(۲) **انگشت شہادت برداشتن** بمعنی قبول کردن و ------------

(۳) **انگشت شہادت کردن** بمعنی انگشت شہادت قرار دادن ظاہر است (اردو) (۱) انگشت شہادت - مؤنث - بقول امیر - سبابہ کلمے کی انگلی جو ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس ہوتی ہے (سحر ؎) کوئی بسمل کو نہ پہچان گیا محفل سے ✲ تیری انگشت شہادت کے اشارے دیکھے ✲ (۲) انگشت شہادت اٹھانا - بلند کرنا - (۳) انگشت شہادت قرار دینا -

**انگشت شہد** اصطلاح - بقول بہار (۱) انگشت بشہد آلودہ و بقول سحر انگشتی کہ بدان شہد لیسند و ہم برین قیاس است انگشت نمک کہ بدان نمک چشند مؤلف گوید - مرکب اضافی است و (۲) کنایہ باشد از مقدار قلیل شہد کہ انگشت بدان آلودہ شود (ظہوری ؎) ادا انگشت شہدی کی دہد ✲ تلخکام شکرستانیم ما ✲ (مفید بلخی ؎) تا بکامی می کشد انگشت شہدی روزگار ✲ می نہد چون نی بہر بند از دو جانب نیشتر ✲ (اردو) (۱) شہد کی انگلی - یعنی شہد بھری ہوئی انگلی - مونث (۲) شہد کا بوٹ - دکن میں کہتے ہیں "ایک بوٹ شہد چٹا دو" یعنی شہد میں انگلی ڈالکر جسقدر اسپر آئے چٹا دو انگلی بھر شہد - کہ سکتے ہیں - مذکر -

**انگشت شہین** اصطلاح - بقول سحر انگشت ابہام را گویند - صاحب ضمیمۂ برہان صراحت کند کہ معنی لفظی این انگشت زیبا باشد مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است - یعنی منسوب بہ شاہ و شاہ انگشت کنایہ از نر انگشت و ابہام

در هر پنج انگشتان همچو شاه است باعتبار فرمانروائی وحکمرانی بر همه انگشتان که با هر یک انگشت کار گیرد (اردو) انگوٹھا۔ مذکر۔

**(الف) انگشت عروس** | اصطلاح

**(ب) انگشت عروسان** | (الف)

بقول بحر و بهار و برهان و سراج (۱) قسمی از حلوا که آن را انگشت عروسان و انگشتک عروس هم گویند و (۲) نوعی از انگور هم۔ صاحب ناصری بر معنی اول قانع و صراحت کند که بقدر انمله و آگین از مغز پسته کوفته باشد و ترکی کلمین تریاق و بعربی اصابع الحور نامند و صاحب سروری و رشیدی و جهانگیری هم ذکر مجرد معنی اول (الف) کرده و صاحب جامع بر (ب) هر دو معنی نوشته مؤلف عرض کند که ما نسبت معنی اول از معاصرین عجم دریافت کرده ایم که قلمهای این حلوا دراز و نازک باشد و بعض آنرا بشهد پر کنند و بعض در آن پسته کوفته داخل کنند نظر بر شباهت۔ انگشت عروس و عروسان گفته اند که رنگ این حلوا هم سرخ باشد همچون انگشتان حنا زده عروس و نسبت معنی دوم عرض شود که قسمی است از انگور سرخ که دانه هایش دراز و نازک باشد (اردو) (الف و ب) (۱) فارسیون نے ایک خاص قسم کے حلوے کا نام جو انگلی سے مشابہ بنایا جاتا ہے اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے انگشت عروس اور انگشت عروسان رکھا ہے (۲) سرخ انگور کی ایک خاص قسم کا بھی یہی نام ہے جس کے دانے نازک اور دراز ہوتے ہین۔

**انگشت عسل** | اصطلاح - بقول بهار و بحر و خان آرزو و چراغ (۱) بمعنی انگشت شهد مؤلف گوید که مرادف معنی اولش و (۲) بمعنی ذوق بخش و مرغوب باشد و این کنایه ایست ظهوری ؎ مشو زان خانهٔ زنبور حسرت تمنا را جز انگشت عسل نیست ؛ ز میرزا طاهر وحید

ه) شمع را چشم مگس شیرینی نمی بیند ولی ؛ هست
نگشت عسل در دیده پرده بهانه ؛ (اردو) (۱)
نهد مین ڈوبی ہوئی انگلی ۔ مونث ۔ (۲) مرغوب

**الف) انگشت عسل بدیوار کشیدن**

**ب) انگشت عسل بدیواری کشد**

صطلاحی) بقول بحر هنگامه برپا کردن یعنی حرب
س ها بر عسل فراهم آیند و ازان معرکه مردم گ
ید. وارسته گوید که این کنایه باشد (باقر کاشی)
ه) فتنه سازند بشیرینی سخنی وچه عجب نگرند
ت شیطان انگشت عسل ؛ (ب) مثلی است
صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده اند
ارسیان برای کسی این را زنند که فتنه و فساد
برپا می کند (اردو) (الف) دکن مین کہتے ہین
ٹ لگاکر تماشا دیکھنا" بوٹ کے معنی محاورۂ
کن مین انگلی ۔ پس اس مصدر مین بوٹ
گانے سے انگلی بھر شہد دیوار پر لگانا مقصود ہے
س کا استعمال ایسے موقع پر کرتے ہین جب کہ
کوئی شخص خاموشی اور لینت کے ساتھ فساد
برپا کرے ۔ صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے "
شہد لگا کے الگ ہو جانا" فساد کی بنیاد ڈالنا
علیحدہ ہو جانا (ب) شہد لگا کر علیحدہ ہوتا ہے

**انگشت فروش** | استعمال ۔ بہار ذکر این
کردہ بر معروف قانع ۔ دیگر کسی از محققین فرس
ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی
است از انگشت فروختن یعنی کسی کہ تجارت
انگشت کند و انگشت را می فروشد (سیفی
ه) من سوختهٔ دلبر انگشت فروشم ؛ این آتش
پنهان دگر از خلق چه پوشم ؛ (اردو) کوئلے
بیچنے والا ۔

**انگشت فشردن** | مصدر اصطلاحی ۔
بقول وارسته و بحر آگاه کردن مؤلف گوید
کہ مخفف ہمان انگشت افشردن است کہ
گذشت (اردو) دیکھو انگشت افشردن ۔

**انگشتک** | بقول برہان بکسر ثالث و فتح

فوقانی وسکون کاف صمغ درخت انگدان را
گویند کہ بعربی حلتیت خوانند و وجہ تسمیہ این جزو
نباشد کہ کاف نسبت یا تشبیہ بہ انگشت زیادہ
کردہ اند ہمچون سنگک و تیرک یعنی صمغی کہ بر تنہ
درخت انگدان پیدا شود سیاہ ہمچون سوختہ باشد
منسوب و مثل انگشت دیگر ہیچ۔ صاحب محیط
بر حلتیت گوید کہ صمغ المحروث است و بیونانی
سلیقون و بسریانی حلتیتا و بفارسی عامہ انگوزہ
و انقوزہ و بہ اصفہانی انگشت گندہ و بانگریزی
و لاطینی اسافیٹڈا و بہندی ہینگ و بانستا
و آن صمغ انجدان است گرم در اول چہارم
و خشک در آخر دوم با قوت تریاقیہ و سمیہ
و محلل قوی۔ قاتل جنین۔ مدر بول و حیض و
جاذب خون و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو)
ہینگ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث
ایک درخت کا گوند جسے اکثر اڑد کی دال میں
خوشبو کے واسطے ڈالتے ہیں حلتیت۔ انگوزہ

انگشت کاسب کلید روزیست
و دست ناہنر کنجیہ گدائی

مثل — صاحب — مخزن

خزنیہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از
استعمال ساکت۔ مؤلف گوید کہ فارسیان در
اختیار کسب و بی ہنری این مثل را زنند مقصود
آنست کہ کسی کہ کسب کند انگشت او کلید
است کہ روزی را گشاید و وسعت دہد و بدست
آرد و بی ہنری برعکس آن کہ بہ گدائی رساند
(اردو) دکن میں کہتے ہیں ”رزق کی کنجی ہاتھ“
یعنی ہاتھ ہی سے رزق حاصل ہوتا ہے یعنی انسان
ہاتھوں ہی سے کسب و ہنر میں مشغول ہوتا
اور روٹی پیدا کرتا ہے۔ نیز کہتے ہیں ”ہاتھ
نہیں تو بہات نہیں“ صاحب امثال ہند
نے لکھا ہے ”ہاتھ نہ مٹھی بلبلاتی اٹھی“ ”دو
نہ ہلے اور پیٹ چلے یہ محال ہے“ ”دو ہاتھ ہلا
پیٹ بھر کھاؤ“ ”دن بھر انگلی نہ ہلائی رات
مٹی کھائی“ یہ کہاوتیں دکن میں مستعمل ہیں۔

مقصد قریب قریب ایک ہے۔

(۱) انگشت کردن در چیزی | استعمال
صاحب آصفی ذکر انگشت کردن کرده - و
بہار ہم مؤلف عرض کند کہ انگشت در چشم
زدن و انگشت در سوراخ کژدم و مار کردن
و انگشت در کون کردن کہ بمعانی خاص گذشت
متعلق باشد ازہمین مصدر عام - ہم او ذیل
این گوید کہ ------

(۲) انگشت کردن در کار | بمعنی دخل
و تصرف و اعتراض کردن از اہل زبان
بتحقیق پیوستہ مؤلف گوید کہ سوقیان و لشکریان
عجم استعمال این کرده باشند کہ در روزمرہ
ممیزان عجم نشنیدیم (اردو) (۱) انگلی کرنا۔
(۲) کسی کام میں دخل دینا - اعتراض کرنا -

انگشتک زدن | مصدر اصطلاحی - بقول
برہان و بحر و (خان آرزو در سراج) و جامع
و جہانگیری و انند مرادف انگشت زدن
گذشت (مولوی معنوی ہ) شیر گیری خوش
شد انگشتک بزد ۝ سوی میسرہ رفت تا تیزک
کند ۝ (اردو) دیکھو انگشت زدن -

انگشت کش | اصطلاح - بقول بحر بضم
کاف دوم (۱) بمعنی کشتہ شدہ انگشت چنانکہ
پامال بمعنی مالیده پاست مؤلف عرض
کند کہ اسم مفعول ترکیبی باشد از مصدر (کشتن)
دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و حیف
است کہ سند استعمال پیش نشد (۲) بقول
بہار بمعنی انگشت نماست بخیال ما مقصودش
بفتح کاف عربی باشد - اسم مفعول ترکیبی از
مصدر (کشیدن) و او سندی کہ پیش کرده از ان
مصدر اصطلاحی (انگشت کش شدن) بمعنی رسوا
شدن پیداست (حکیم نزاری ہ) ہیروم
لی خو: باخود زحیا می گویم ۝ تا کہ از دست دل
انگشت کش عام شدم ۝ ولا انگشت کش بودن
ہم بہمین معنی آمده (نظامی ہ) لیلی کہ بخوبی

آیتی بود و انگشت کش ؛ لایق بود ؛ و (۳) معنی انگشت کشیده شده و کنایه از دغیم و محو کرده شده و اینهم اسم مفعول ترکیبی است ؛ نقیامی گنجوی انگشت ؎) سخن شد خرد مند از نیستی و ناز و مسیح کش شد ز انگشت او و تیاز رو گردن وجه این را متعلق به معنی دوم هم کنیم (اردو) (۱) انگلی سے اٹھا ہوا ؛ مقتول (۲) انگشت نما ؛ بچوا امیر مطعون رسوا - (۳) دو نیم کیا ہوا - محو کیا ہوا - مٹایا ہوا -

**انگشت کش بودن** | مصدر اصطلاحی

ذکر این بر معنی دوم انگشت کش گذشت (اردو) انگشت نما ہونا -

**انگشت کش خوبان جهان** | اصطلاح - بقول

اسند بحواله مظهر العجائب از اسمای معشوق است مؤلف عرض کند که متعلق است از انگشت کش که گذشت و مضاف بسوی خوبان جهان و اسم مفعول ترکیبی کنایه باشد از عاشق نه که معشوق تامل - حیف است که سند استعمال پیش نکرد (اردو) عاشق -

**انگشت کش عام شدن** | مصدر اصطلاحی

بمعنی رسوا بودن است و بحث این با سند استعمال بر معنی دوم انگشت کش گذشت (اردو) انگشت نما ہونا -

**(الف) انگشت کشیدن** | مصادر اصطلاحی

**(ب) انگشت کشیدن بچیزی و در چیزی**

(الف) بقول برهان و بحر و جامع و جهانگیری (۱) کنایه از نابود انگاشتن و محو کردن و (۲) بقول ناصری و سروری از دور بانگشت نمودن نشان دادن ؛ مولانا شرف الدین علی ؎) گر ز عکس رخ چون مهر تو جو بیند نشان ؛ عقل در حال کشد بر مه تابان انگشت ؛ صاحب ناصری این را متعلق به معنی اول کرده و صاحب سروری متعلق به معنی دوم و مؤلف را با سروری اتفاق است - بهار بذکر (ب) فرماید که انگشت

انگشت نما ساختن است و سندش هم از همان شعر
مولانا شد فاکه بالا گذشت - بخیال ما غور نکردند
دیگرش نسبته موافق ادعای او وست ر میه تگل
سه) ترسم چو ز محاق تو رسدی بدن شوم چو درمن
نشد مرد و زن انگشت چون هلال ؛ (اردو)
(الف) (۱) نابود کرنا - نچوڑنا - مٹانا (ج) انگلی سے کسی
اشارے سے بتانا (ب) انگشت نما کرنا - بقول
امیر رسوا کرنا - جھنڈے پر چڑھانا - (امیر سه)
ماہ نو ابرو پر خم کے چڑھا منھ تو چڑھا ؛ نہ کرو اب
اسے انگشت نما جانے دو ؛

(۱) انگشت کشیده داشتن از چیزی | مصدر
اصطلاحی - بقول بہار کنایہ از اعتراض نکردن
و عیب نگرفتن (میرزا صائب سه) از حرف
مردم عالم کشیده دار انگشت ؛ که زود عمر تو کوتاه
چون قلم نشود ؛ بخیال ما ازین سند - مصدر - -

(۲) انگشت کشیده داشتن از حرف کسی | پیدا
می شود فتامل (اردو) اعتراض نہ کرنا - عیب
پکڑنا - عیب جوئی سے محفوظ رہنا -

(الف) انگشتک عروس | اصطلاح - بقول
برہان جہانگیری و رشیدی مرادف معنی اول
انگشت عروس که گذشت - صاحب جامع بر

(ب) انگشتک عروسان | ذکر ہر دو معنی
کرده که برای انگشت عروس گذشت مؤلف گوید
که در (الف) استعمال واحد است و در (ب)
استعمال جمع آن - ہر دو بالمعنی یکیست کنایه از
(۱) حلوا و (۲) انگور و صراحت کافی بر انگشت
عروس و عروسان کرده ایم - کاف تصغیر درین
زائد است و بس و عجب آنست که محققین اول الذکر
این را مخصوص کرده اند به معنی اول یعنی حلوا -
معلوم میشود که اجزای آن حلوا در درازی گوبه حکم
از انگور دراز باشد و این خیال نازکی است
و بلحاظ تعریف صاحب جامع که از اهل زبانست
باید که (الف) هم بر هر دو معنی شامل باشد (اسمی)
دیکھو انگشت عروس -

انگشت کنیزکان | اصطلاح - مرکب اضافی
بقول ضمیمهٔ برهان و بحر نوعی از انگور کوهی مؤلف
گوید که این مرادف انگشتان کنیزکان است
که گذشت و ما تعریف کامل این همه را انجا کرده ایم
(اردو) دیکھو انگشتان کنیزکان -

انگشت کوچک | اصطلاح - مرکب توصیفی
بقول صاحب اند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ خنصر
را گویند مؤلف گوید که موافق قیاس است
(اردو) چھنگلیا - مؤنث -

(۱) انگشت کهن | اصطلاح - مرکب
(۲) انگشت کهین | توصیفی - (۱) بقول
صاحب شمس بمعنی انگشت خورد و (۲) بقول
بحر و ضمیمهٔ برهان و هفت و اند بمعنی انگشت
کوچک که خنصر باشد مؤلف گوید که صاحب
شمس یا کاتبش در (۱) تسامح کرده که کهین
را کهن نوشته دیگر هیچ محققین دیگر ذکر (۱)
نکرده اند و معنی حقیقی آن هم متقاضی نیست
که برای خنصر گفته شود و (۲) کنایه باشد که خنصر
در جمیع انگشتان خورد تر است (اردو) چھنگلیا - مؤنث

(الف) انگشت گذاشتن بر چیزی | مصادر
(ب) انگشت گذاشتن بر دهان | اصطلاحی
(ج) انگشت گذاشتن بر دیده | بهار ذکر
(الف) کرده و صاحب آصفی ذکر (ب و ج)
این همانست که بر انگشت بر چیزی گذاشتن
و انگشت بر دهان و دیده گذاشتن مذکور شد
و اعتراض ما بر (الف) هم همه را انجا مذکور (اردو)
دیکھو انگشت بر چیزی و بر دهان و بر دیده گذاشتن

انگشت گر | اصطلاح - بقول بهار معروف
مؤلف گوید که بکسر کاف فارسی اول کسی
که زغال را درست کند از قبیل در و دگر و کوزه گر
(فردوسی ۵) گر تو شوی نزد انگشت گر
از و جز سیاهی نیابی دگر (اردو) کوئلہ

(الف) انگشت گرفتن | مصدر
(ب) انگشت گرفتن اندر دهن

ع ۱) انگشت گرفتن بر لب | (الف) بقول

(ب) انگشت گرفتن در دهن | بهار و بحر و

و ایستاده (۱) بمعنی آگاه باشیدن (سنجر در معراج گوید

ع) چو پهلو تهی شد بآرامش ؛ گرفت انگشت

حیرت الامیش ؛ صاحب ناصری فرماید که (۲)

کنایه از شمردن وحساب کردن (کمال اسمعیل ع)

چون گل تازه خطا هاش بانگشت مگیر ؛ مجمر آساش

دل گستر دامان بر سر ؛ مؤلف عرض کند که (الف)

بمعنی اول مرادف انگشت افشردنست که

اندیشت و (ب) مرادف (د) (میرخسرو ع) خاتم

در دهن انگشت مگیر وز دهانت ؛ از دهانش ار کشد

انگشت دهان بزنهاند ؛ و (ج و د) بر انگشت

لب و در دهن گرفتن گذشت (اردو) (الف) (۱)

دیکھو انگشت افشردن - (۲) گننا حساب کرنا

(ب) (ج) و (د) دیکھو انگشت برلب و در

دهن گرفتن -

انگشت گزیدن | مصدر اصطلاحی - بقول

برهان بفتح کاف فارسی کنایه از (۱) تاسف و

(۲) پشیمانی و (۳) حیرت باشد و بقول بحر تاسف

و پشیمانی خوردن و ندامت و حیرت بردن

بهار گوید که در ندامت باشد و شیخ العارفین

درحالت خیالت بسته و این محل تامل مؤلف

عرض کند که ما معاصرین عجم را دیده ایم که بحالت

خجالت هم انگشت به دهان می باشند پس محل

تامل نیست و در ندامت و خجالت و پشیمانی باعتبار

نتیجه فرقی نباشد (سنجر کاشی ع) تشنه چشمان

همه از لعل تو سیراب شدند ؛ من همان میگزم

انگشت که قسمت این است ؛ (خان آرزو

ع) بزیر تیغ تو از شرم ناشکیبائی ؛ چو شمع

میگزم انگشت زینهار خجل ؛ (عرفی ع) آید

انگشت گزان روز جزا در محشر ؛ آنکه ابله بجهان

آید و عاقل برود ؛ (میرخسرو ع) ناخن همین

زنم که زیادت کنند جنگ ؛ انگشت اگرچه

می بگزیدم از آن عجاب ؛ (اردو) (۱) تاسف

اکرنا - (۲) پشیمان ہونا - نادم ہونا - خجل ہونا - (۳) حیرت زدہ ہونا - انگشت بدندان ہونا دیکھو انگشت بدندان گرفتن -

**انگشت گندہ** | اصطلاح - مرکب توصیفی بقول برہان و بحر بفتح کاف فارسی و سکون نون و فتح دال ابجد صمغ درخت انگدان است کہ بعربی حلتیت و صمغ المحروث خوانند - خان آرزو در سراج فرماید کہ بضم ہر دو کاف فارسی است - صاحب محیط ہم ذکر این کردہ و ما صراحت کامل این بر انگشتک کردہ ایم و تحقیق ما این است کہ کاف فارسی اول مکسور باشد و دوم مفتوح کہ فارسیان حلتیت را باز غال بدبو کنایہ کردہ اند (اردو) دیکھو انگشتک -

**انگشت لیسیدن** | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی حقیقی است - یعنی چیزی کہ بہ انگشت گرفتہ باشند آنرا لیسیدن (غزالی مشہدی ؎) غزالی شہد نظم گر خورد عقل ؏ نماید تا ابد انگشت لیسی ؏ مخفی مباد کہ

**انگشت لیسی نمودن** | مصدر ... ( انگلی چاٹنا - چوسنا -

**انگشت ماندن در دہان** | مر... این ہمان است کہ بر انگشت در گذشت (اردو) دیکھو انگشت در

**انگشت مکیدن** | استعمال - بہ م... از قبیل انگشت لیسیدن کہ گذشت ؎) روزی طمع ز کلک تہی مغز دا... خود بوقت ضرورت مکیدن است انگلی چوسنا -

**انگشت ہمین** | اصطلاح - مرکـ... بقول بحر و ضمیمہ برہان و ہفت انگشـ... کہ بعربی وسطی گویند مؤلف گوید کہ است و این کنایہ باشد - (اردو) بیچ...

**انگشت ندامت** | اصطلاح - بقو... معروف - صاحب انند این را مراد...

پشیمانی گوید که گذشت مؤلف گوید که مرکب اضافی و موافق قیاس است و بزبان معاصرین عجم مستعمل (اردو) دیکھو انگشت پشیمانی ۔

**انگشت نر** اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مرادف انگشتہ که می آید یعنی ابہام مؤلف عرض کند که بزبان اردو ہم استعمال جاے انگشتان از سبابہ تا خنصر مونث است و ابہام را مذکر استعمال کنند و از ینکه به نسبت دیگر انگشتان ابہام کلفت است و حکومت می کند بر ہر چہار انگشتان و واصل شود با آنہا ۔ فارسیان این را انگشت نر و نر انگشت نام نہاده اند و نر بمعنی درشت ہم آمده است و آلت رجولیت را نیز نر گفته اند و این کنایہ باشد (اردو) انگوٹھا ۔

**انگشت نما** اصطلاح ۔ بقول برہان و جامع کنایہ از شہرت کردن و نمودن چیزی را بانگشت و فرماید که استعمال این در بدنامی بیشتر است بہار گوید که آنچه بانگشت بنمایند و این ترجمہ مشار الیہ بالبنان است و از ینجا معنی متعارف و مشہور استعمال یافته و فرماید که بمعنی رسوا نیز مستعمل پس اطلاق این بر نیکنامی و بدنامی که عبارت از رسوائی است ہر دو صحیح باشد مثل شہرت بہر دو معنی ۔ صاحب سروری فرماید که کنایہ از چیزی مشہور که بکدیگر نمایند و گوید که اشاره کردن بانگشت را نیز گویند ۔ صاحب بحر فرماید که کامل الشہرت و رسوا و استعمال این در بدنامی بیشتر ۔ و خان آرزو در سراج گوید که کنایہ از مشہور و از استعمال مطلق معنی بدنامی حاصل می شود و اگر گویند که فلان در خوشخرامی انگشت نماست معنی نیکنامی دارد مؤلف عرض کند که ہر دو محققین ہندنژاد که ذکر قول شان در آخر ہمه کرده ایم درست گویند و طرز بیان محققین اول الذکر متعلق به انگشت نمائی باشد که خامه فرسائی کرده اند و حقیقت ہمین قدر است که اسم مفعول ترکیبی است یعنی کسی که او را بانگشت

نماید مطلقاً یعنی نمودہ شدہ بہ انگشت بمعنی رسوا
یا نیک نام اگرچہ خان آرزو فرقی در استعمال مطلق و مقید
بیان کردہ است در تحقیقات این باقی نمی ماند
(حافظ شیرازی ے) ای کہ انگشت نمائی
بکرم در ہمہ شہر ٭ وہ کہ در کار غریبان عجبت
اہمالی است ٭ (اردو) انگشت نما۔ بقول امیر
وہ شخص جس پر انگلیاں اٹھیں۔ بدنام رسوا
اور مطعون خلائق مؤلف عرض کرتا ہے کہ بدنامی
اور نیک نامی دونوں کے لئے مشار الیہ مستعمل
ہے۔ یعنی وہ شخص جسکی نسبت اشارہ کیا گیا ہو۔
اور نیکنام نیکی سے مخصوص جیسا کہ انگشت نما
بدنامی سے مخصوص ہے۔

**انگشت نما شدن** | مصدر اصطلاحی

بقول جہانگیری کنایہ از شہرت مؤلف
عرض کند کہ مشہور شدن بہ نیکی یا بدی و معنی
حقیقی این نمودہ شدن بہ انگشت کہ فلان شخص
نیک است یا بد (از ناصری و جہانگیری ے)
آرزو زکہ مہ شدی نمیدانستی ٭ انگشت نمای
عالمی خواہی شد ز (کمال اسمعیل ے) بر عارض
لالہ رنگ آن سرو روان ٭ آن نیست نشان
آبلہ گشتہ عیان ٭ در شہر بخوبی شدہ انگشت نما
ز آسیب اشارہ بر رخش ماندہ نشان ٭ (صائب
ے) در ہمہ روی زمین می شود انگشت نما ٭
ہر کہ چون مہ بتمامی شود از خود شکنان ٭ (اردو)
مشار الیہ ہونا۔ نیکی یا بدی کے ساتھہ اشارہ کیا
جانا۔ انگشت نما ہونا۔ بقول امیر رسوا اور مطعون
ہونا (بحر ے) آبرو جاتی اگر بی اثر آنسو بہتے ٭
شکر انگشت نما پنجہ مژگان نہوا ٭ (وزیر ے)
ہاتھہ وزیر اسکو لگا یا نہیں ٭ مفت میں
انگشت نما ہو گیا ٭

**انگشت نما گردیدن** | مصدر اصطلاحی۔

مرادف انگشت نما شدن است (صائب
ے) بی ریاضت نتوان شہرۂ آفاق شدن
مہ چو لاغر شود انگشت نمای گردد ٭ (اردو)

دیکھو انگشت نما شدن۔

**انگشت نما گشتن** | مصدر اصطلاحی۔ مرادف انگشت نما شدن (سالک یزدی سے) بگذر از نام کہ تا کی باشد رسوائی ٭ خاتم انگشت نما گشتے کہ نامے ... (اردو) دیکھو انگشت نما شدن۔ و انگشت نما گردیدن۔

**انگشت نمای** | اصطلاح۔ اگرچہ بظاہر از یای تحتانی بر انگشت نما۔ مرادف آنست لیکن ماریان معنی انگشت نمائی ہم استعمال این کردہ اند۔ یعنی حاصل بالمصدر نمودہ شدن با انگشت و انگشت نما شدن و این معنی موافق قیاس نباشد تا آنکہ این یای تخفیف تحتانی دوم مخفف انگشت نمائی تسلیم نکنیم (خلاق المعانی سے) از انگشت نمای عاشقان در کویت ٭ ترسم کہ نشان نماند از رویت ٭ ہمین یک شعر است کہ بعض محققین را بغلط انداخت یعنی آنچہ صاحبان برہان و سروری از انگشت نما۔ معنی مصدری پیدا کردہ اند بوثیقہ ہمین شعر باشد کہ از غور کار نگرفتہ اند (اردو) انگشت نمائی۔ کہہ سکتے ہیں جیسے "انگشت نمائی میں بہادون سے کم نہیں ہیں" یعنی رسوائی میں۔ یہ دکن کا استعمال ہے۔ انگشت نما ہونا بمعنی حاصل بالمصدر یعنی اسکا حاصل بالمصدر بھی مصدر ہی کے وزن پر آیا ہے۔ دوسرا عام معنوں میں اسکا ترجمہ شہرت ہے

**انگشت نمائی** | اصطلاح۔ بقول بحر (۱) شہرت کردن (۲) نمودن چیزی را با انگشت فرماید کہ استعمال این در ریختہ ہا بیشتر۔ مؤلف عرض کند کہ معنی دوم را طالب سند استعمال باشیم و نسبت معنی اول عرض کنیم کہ حاصل بالمصدر نمودہ شدن با انگشت است بمعنی شہرت و رسوائی ہر دو۔ ما اشارۂ این بر انگشت نمای کردہ ایم (اردو) (۱) دیکھو انگشت نما ہے (۲) انگلیون سے بتانا۔ بمعنی حاصل بالمصدر۔

**انگشت نمک** | اصطلاح۔ بقول بہار نند بہ معنی انگشت آلودہ بہ نمک۔ صاحب بحر ذکر این

بذیل انگشت شہد کردہ (ملا نظیری ؎) رہ نداد
انفعال رم بر سر کوی تو فلاک ۰ز کز نمک دان تو بر لب
زدم انگشت نمک ۰ (میرزا طاہر وحید ؎) انگشتری
از نمک برمن بسی دشوار می باشد ۰ یک انگشت
نمک باشد بچشم بحر پر شوری ۰ مؤلف گوید کہ از
ہر دو سند بالا ظاہر است کہ کنایہ باشد از مقدار
قلیل نمک کہ از یک انگشت برداشتن تواند
از قبیل انگشت شہد کہ ہمین قسم صراحت انگشت شہد
کردہ ایم (اردو) انگلی بھر نمک - یعنی اسقدر
نمک جو انگشت شہادت کے ذریعہ اٹھائین
یعنی نمک کی بہت تھوڑی مقدار -

**انگشتنہ** | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بفتح تای مثناة و نون بمعنی انگشتوانہ کہ می آید
حیف است کہ سندی پیش نشد و مقصودش
جز این نباشد کہ این خودی است کہ خیاطان
بر سر انگشت می پوشند تا انگشت از رشتۂ سوزن
زیان نہ بردارد - اگر سند استعمال پیش شود توانیم
عرض کرد کہ اصل این انگشتانہ بود مرکب از انگشتان
وہای لیاقت ہمچو شاہانہ و معنی حقیقی این لائق انگشتان
پس الف و نون حذف شدہ انگشتنہ شد (اردو)
انگشتانہ - بقول امیر (فارسی) مذکر - شام سے کے مثل
لوہے یا پیتل کا خول جسے کپڑا سینے کے وقت
چھنگلیا کے پاس کی انگلی مین پہن لیتے ہین تاکہ
سوئی نہ چبھے -

**انگشت نہادن** | مصدر اصطلاحی بقول
برہان و جامع (۱) انگشت دشنام است و
(۲) کنایہ از اعتراض کردن و عیب گرفتن
صاحب بحر بر اعتراض کردن و عیب گرفتن
قانع و صاحب رشیدی بر اعتراض کردن اکتفا
کردہ و بقول جہانگیری (۳) نابود انگاشتن
ہم - خان آرزو در سراج ذکر معنی سوم کردہ (انوری
؎) زہی تربیت دین نہادہ صد انگشت
تا اثر ید بیضاست دست موسی را ۰ مؤلف
عرض کند کہ این مصدر عام است کہ معانی خاص

این به تبدیل صله و مفعول در ملحقات می آید
ولیکن با معنی اول بیان کرده صاحب برهان
و جامع اصلا اتفاق نداریم حیف است که از
سند استعمال پیش نکرد (اردو) (۱) دیکهو انگشت
بدندان (۲) انگلی رکهنا - دیکهو انگشت بر دهان نهادن
(۳) نابود کرنا -

**انگشت نهادن از سر تا پا** | استعمال اصطلاحی
کردن هر حصهٔ جسم را از سر تا پا (ظهوری ص)
از سر تا پای هر جای نهم انگشت می نالم ز تاب
درد پیکرش ارغنون باشد (اردو) سر سے
پاؤن تک انگلی سے دابکر دیکهنا یا انگلی رکهنا -
جیسے " سر سے پاؤن تک جهان مین انگلی رکهتا
هون درد هوتا هے "

**انگشت نهادن بچشم** | مصدر اصطلاحی
مرادف انگشت بر دیده نهادن بهر دو معنی (ظهوری
ص) ظهور وعده بچشم وفا نهاد انگشت ز اگرچه
بهر ادب بر لب تقاضا بود (اردو) دیکهو انگشت
بر دیده نهادن -

**انگشت نهادن بدهان** | مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کرده که کنایه باشد از
متعجب و متحیر ماندن مؤلف گوید که عادت
است چون سوال یا گفتگوی کسی ناگوار یا خلاف
طبیعت شود مخاطب انگشت خود بر لب نهد مقصود
این باشد که چنین مگو و خاموش باش و مخاطب
انگشت بدندان هم می شود برای اظهار تعجب
خود که چرا این طور گفتگو و سوال کردی که شایان
ما نبود (حسن ص) بوسه خواستم انگشت نهادی
بدهان ز بر من این کار بیکبار چنین تنگ مگیر ز
(اردو) انگشت بدندان هونا - (دیکهو انگشت
بدندان گرفتن) دکن مین کهتے هین (اپنے منه پر
انگلی رکهنا) یعنی مخاطب کو خاموش رهنے کا اشاره
کرنا - یه اس حالت مین کرتے هین جبکه قائل کا
سوال یا اسکی گفتگو ناگوار خاطر هو -

**انگشت نهادن بر جبین** | مصدر اصطلاحی

صاحب آصفی ذکر این کرده - به بنیید انگشت
بر جبین نهادن که گذشت -

**انگشت نهادن بر چشم** | مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کرده - به بنیید انگشت
بر چشم نهادن که گذشت -

**انگشت نهادن بر چیزی** | مصدر اصطلاحی
صاحب آنند ذکر این کرده به بنیید انگشت بر
چیزی نهادن که گذشت -

**انگشت نهادن بر لب** | مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کرده به بنیید انگشت
بر لب نهادن که گذشت -

**انگشت نهادن بگوش** | مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کرده - به بنیید انگشت
بگوش نهادن که گذشت -

**انگشت نیشکر** | اصطلاح - بقول بحر و وارسته
با منافات بیانی نیشکر باشد صائب سـ ذکر کرده
است کسی جمع شور و شیرین را ؛ منم که برنگ
انگشت نیشکر زده ام ؛ (اردو) نیشکر - بقول
آصفیه فارسی - اسم مذکر - گنا پونڈا - ادکھ -

**(الف) انگشت نیل** | اصطلاح (الف)
**(ب) انگشت نیل کشیدن** | بقول بحر بمعنی
نشان فقر و صاحب سروری بحواله فرهنگ گوید
که کنایه از ترک دادن و (ب) بقول برهان
و جامع و بحر (۱) کنایه از رسوائی و (۲) نشان
فقر و (۳) ترک دادن کاری - صاحب ناصری
و جهانگیری به معنی سوم قانع - خان آرزو در سراج
بذکر معنی سوم نسبت معنی دوم فرماید که سند میخواهد
و بقول بهار رسوا گشتن و پریشان شدن از فقر
و فاقه (محتشم کاشی سـ) آب رود نیل را از
دست نا ید دفع آن ؛ عشق یوسف به زلیخا چون
کشد انگشت نیل ؛ و صاحبان بحر و بهار - - -

**(ج) انگشت نیل کشیدن بر خانمان** | را
ذکر کرده گویند که کنایه باشد از خانمان بر باد دادن
چنانکه شیخ شیراز گفته (سـ) یا مرو با یار ازرق

چیزی را یا گذاشتن بر خانمان انگشت نیل به مؤلف
معروض کند که محققین با نام ونشان غور نکرده است
نکرده اند و باهم اختلافی در معنی پیدا کرده (الف)
اصل است و (ب) و (ج) هر دو یکی است که
استعمال (الف) با مصدر کشیدن به صیغه برآمده
و دیگر هیچ و معنی حقیقی (الف) انگشت آلوده به
نیل است که انگشتان فقرا دائما به نیل آلوده باشد
زیرا که لباس نیلگون می پوشند که قلت در لباس
دارند و نمی خواهند که نشان چرک زود نمایان
شود و نوبت به شست و شو بیاید که پارچه
به شستن زود کهنه و پاره پاره می شود پس
آنانکه لباس خود را بعوض صاف و پاک کردن
و شستن در خم نیل کنند رنگ نیل بر انگشتان و
ناخنش قائم شود ازینجاست که انگشت نیل
کنایه شد از نشان فقر و انگشت نیل کشیدن بر
چیزی که خانمان هم داخل این تعمیم است
به معنی نشان فقر قائم کردن بران چیز است

یعنی ترک دادن آنرا و تحمل آن نداشتن بوجه فقر
و ازهمین مصدر عام است زانگشت نیل کشیدن
بر خانمان) بمعنی ترک کردن خانمان و خانمان
بر باد دادن و همچنین زانگشت نیل کشیدن بر
زلیخا) به معنی و بفقر و فاقه مبتلا کردنش و مجازاً
رسوا کردنش - پس آنچه صاحب سروری بر
(الف) معنی ترک دادن نوشته و آنچه صاحبان
برهان و جامع و بحر (ب) را به معنی رسوائی
و نشان فقر و ترک دادن کاری آورده و آنچه
بهار (ب) را بمعنی رسوا گشتن و پریشان شدن
از فقر و فاقه نوشته قابل نظر است (اردو)
(الف) نشان فقر - فقیری کی علامت (ب)
و (ج) کسی چیز کو ترک کرنا - چهوڑ دینا یا کسی کو
فقر اور رسوائی مین مبتلا کرنا -

**انگشتو** | بقول برهان و جامع و جهانگیری
و رشیدی بضم فوقانی و سکون واو خنگالی و مالیده
را گویند و آن نانی باشد گرم که با روغن و شیرینی

ورہم بمالند- صاحب سروری صراحت کردہ کہ
بکاف فارسی است- صاحب ناصری فرماید
کہ وجہ تسمیہ این است کہ نان گرم را بار وغن
وشیرینی بانگشت وچنگال بہم مالند وآن در نگارستان
معروفست- خان آرزو در سراج فرماید کہ بضم
کاف بمعنی منسوب بہ انگشت باشد وبکسر کاف
منسوب بہ زغال کہ بر زغال پزند (اردو) مالیدہ
ملیدہ (فارسی) مذکر- دیکھو اردہ کے دوسرے معنی

**انگشتوا** | بقول برہان وبحر وسروری وجامع
وجہانگیری بکسر ثالث وواو بالف کشیدہ نانی باشد
آنرا بر روی آتش زغال وغیرہ پزند وخان
آرزو در سراج ونیز صاحب رشیدی گوید کہ بعضی
گویند کہ بعد از پختن نشان انگشت بران ماندہ
باشد وآنرا پنجہ کش ہم نام است ومرکب است
از انگشت ووا کہ لغتی است در با بمعنی ترکیبی
آن با انگشت- وبذیل انگشتو ذکر این ہم بیان
آوردہ گوید کہ بہ مذہب رشیدی الف در آخر
برای تعظیم است یا عوض تنوین تمکن کہ در عرب
بود بموجب قول سامانی (الخ) مؤلف گوید کہ
نسبت وا بمقصودش جز این نباشد کہ مبدل با
باشد کہ موحدہ بہ وا و بدل شود ہمچون آب و
آو اندرین صورت بضم ثالث بود- صاحب
ناصری بذکر وجہ تسمیہ بالا فرماید کہ انگشتوا مخفف
این است ونیز گوید کہ اگر بکسر کاف گیریم نانی
باشد کہ بر زغال پزند بخیال مؤلف وجہ تسمیہ
بیان کردۂ ہر پنج محققین اول الذکر کہ ذکرش محققین
مابعد ہم کردہ اند غیر موجہ زیرا کہ وا کہ مبدل با است
برای معیت است ونانی را کہ بر آتش زغال
پزند (با انگشت) نام نہادن بعید است برخلاف
آن وجہ تسمیہ ثانی خیلی موجہ باشد کہ نان پزان
بر بعض اقسام نان کہ دراز وبادامی باشد نشان
پنجہ کشند- اندرین صورت معنی معیت درست
می شود وازینکہ ہمین قسم نان را پنجہ کش ہم
نامند قیاس تائید وجہ تسمیہ ثانی کند (اردو)

ان جو بادامی یعنی دراز ہوتی ہے جس پر
ان پران پانچوں انگلیوں سے نشان قائم کرتے
ہیں (مونث) صاحب آصفیہ نے پنجہ کش پر
اس کا ذکر فرمایا ہے -

انگشتوانہ | بقول بحر بکسر ثالث (۱) زغالدان (۲) بضم ثالث افزاریکہ خیاطان در انگشت کنند و بحوالۂ بہار گوید کہ (۳) مطلق زہگیر - صاحب سروری بر معنی دوم قانع و از خلاق المعانی سند استعمال آورده (سے) فتاده خود چو انگشتوانہ تیغ طپنہ شکستہ تارک و بروی زنجیره مانده نشان صاحب رشیدی بذکر معنی دوم فرماید کہ زہگیر چرمین باشد کہ خیاط در انگشت کند تا از سوزن انگشت ریش نہ شود - خان آرزو در سراج فرماید کہ زہگیر خیاطان اعم از آنکہ از آہن بود یا مس یا چرم و فرماید کہ تخصیص رشیدی با چرم خطا ست مؤلف عرض کند کہ انچہ بہار بہ معنی مطلق زہگیر نوشتہ خطا کرده کہ زہ گیر بقول ش شست تیر اندازان است کہ زه کمان بوسیلۂ آن کشند پس معنی سوم غلط صریح است و سند استعمال ش هم پیش نشد و مقصودش از زہ گیر خیاطان باشد کہ بر معنی دوم مذکور شد - صاحبان سراج و بہار عجم ہر دو ہم از شعر بالا سند گرفته اند و این را منسوب بہ کمال اسمعیل کرده اند والله اعلم - بخیال ما اصل این انگشتبان بود بمعنی محافظ و نگہبان انگشت کہ بان بحالت ترکیب بمعنی محافظ می آید - ہمچون نگہبان و گلہ بان فارسیان بای موحده را بواو بدل کردند چنانکہ آب و آو - و ہای زائد در آخرش آورده انگشتوانہ کردند و حالا بر زبان معاصرین عجم انگشتانہ مستعمل است کہ اشاره آن بر انگشتنہ کرده ایم و ہمین باشد وجہ تسمیہ معنی اول بکسر کاف عجمی (اردو) (۱) کوئلادان مذکر - دیکھو اشنوا کے دوسرے معنی (۲) انگشتانہ - مذکر - دیکھو انگشتنہ -

انگشتہ | ماذکر این ہر دو معنی بذیل انگشتیہ

کرده ایم وصراحت مانند هم همه را اینجا گذشت وسند این هم همانجا مذکور- صاحبان برهان وناصری وسروری وجامع ورشیدی وسراج ذکر این کرده اند (اردو) (۱) دیکھو انگشتہ (۲) اُس آلہ کو فارسیون نے انگشتہ کہا ہے جو پنجہ کی شکل مین بنایا جاتا ہے اور جس سے غلۂ تیار شدہ کو بلندی پر سے نیچے گراتے ہین تاکہ ہوا سے اس کا کچرا صاف ہوجائے اور دکن مین یہ کام صرف سوپ سے لیا جاتا ہے کوئی خاص آلہ اس کام کے لئے مقرر نہین ہے ۔

**انگل** | بقول برهان وجامع ورشیدی بفتح ثالث بر وزن جنگل (۱) کسی را گویند که صحبت او مکروه طبیعت باشد و (۲) حلقهٔ را نیز گویند که گوی گریبان را دران اندازند و (۳) به معنی تکمهٔ گریبان هم آمده - صاحب ناصری نسبت معنی اوّل فرماید که کسی که صحبت او مکروه طبیعت باشد و او در اختلاط ومصاحبت ابرام واصرار کند و بمعنی سوّم انگولَ وانگوله وانگیل وانگیله نیز آمده و ذکر معنی دوم وسوم هم کرده - صاحب سروری بر معنی اول ودوم قانع (ملا محیی ۵) دل بغم گفتا که انگل واشود * غم دلم را دوستداری می کند * (خلاق المعانی ۵۲) در انگل های زلف مشکینت * انگنده زمانه گوی دلها * (کمال اسمعیل ۵۲) ای کریمی که کند چرخ ز خورشید وهلال * جامه قدر ترا هر سر سه گوی انگل * خان آرزو در سراج بذکر هر سه معنی بالا فرماید که سند ملا محیی که برای معنی اوّل پیش شد حلقهٔ گوی گریبان را درست می شود - هرچند آن نیز چنانکه باید نیست - مؤلف عرض کند که انگل بفتح اوّل وسوّم لغت ترکی است به معنی خصم ورقیب - پس عجبی نیست که فارسیان این را بمعنی اوّل استعمال کرده باشند ومعنی دوّم وسوّم بر سبیل مجاز باشد که گوی وتکمه هر دو رقیب یکدیگر است

انگلہ کہ بہ ہای نسبت در آخر بہمین معنی می آید اصل این ومفرس باشد وانگل مخفف آن در حقیقت
آن ذاتش بجایش بیان کنیم (اردو) (۱) وہ شخص جسکی صحبت ناگوار ہو۔ مذکر (۲) تکمہ بقول آصفیہ فارسی
اسم مذکر لغوی معنی گھنڈی مگر اردو میں حلقہ گریبان وغیرہ کو کہتے ہیں (۳) گھنڈی۔ بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ دیکھو انگلہ

انگلگون | بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول وثالث وسکون لام وفتح کاف
ثانی لغت فارسی است بمعنی اخلاق پسندیدہ۔ صاحب ضمیمہ برہان ہم ذکر این بہر دو کاف فارسی
کردہ صراحت مزید در معنی کند یعنی صفتہای خوب دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نہ کرد وسند استعمال
ہم پیش نشد وموافق قیاس ہم نیست وبخیال ما جز این نباشد کہ فارسیان بر لفظ گلگون کہ بمعنی
سرخ رنگ است کلمہ آن آوردہ اشارہ کردہ باشند بسوی موصوف وعوام این را اسم جامد
خیال کردند وغلطی اعراب بیان کردۂ صاحب انند بنا واقفیت ماخذ باشد کہ در حقیقت بضم اول وثانی
وپنجم باید بود ومعنی این آنکس کہ بصفات حسنہ موصوف باشد (اردو) وہ شخص جو صفات حسنہ سے
موصوف ہو۔

انگلندو | بقول برہان بفتح اول وثالث ولام وسکون ثانی ونون ودال ابجد مضموم بہ واو زدہ
چوبی باشد مدور ومجوف ودستہ دار کہ سنگ ریزہا در جوف آن ریختہ باشند وچون بجنبانند صدا
کند وطفلان را بدان مشغول سازند۔ خان آرزو در سراج ذکر این فرماید کہ بدین معنی انگلندہ
بہ ہای گذشتہ وقوسی انکلند وبہ سین گفتہ۔ پس انگلند وبہ نون تصحیف است مؤلف عرض
کند کہ انگلندو بہ ہر دو کاف سوم وچہارم و (۲) انگلند وبحذف کاف چہارم بجای خود گذشتہ
است وما صراحت ماخذ این ہمہ آنجا کردہ ایم و (۳) انگلند وبہ لام سوم و (۴) انگلندہ

به یای هوز و آخر عوض واو هم به همین معنی گذشت و بر هر یکی خیال خود ظاهر کرده ایم بخیال
ما (ا) اصل است و گنده و جزو اعظم آن و جائیکه کاف عربی مقدم و لام موخر آمده قلب بعض
است همچون اشخر و اشطرخ و افزار و افراز و جائیکه کاف عربی را بفارسی بدل کرده اند تبدیل
موافق قیاس است چنانکه کنده و گنده و تبدیل خا به نون اول خلاف قیاس است یا تصحیف
چنانکه خان آرزو خیال کرده - صاحب هفت این را بکاف نوشته و صاحب برهان بسلسلهٔ
ردیف لغت بعد انگشت آورده که مقصودش با کاف عجمی باشد و صاحب سراج هم که
پابند سلسلهٔ ردیف است ذکر این بعد لفظ انگل کرده و صاحب انند کاف فارسی را بصراحت
نوشته و سلسلهٔ ردیفش هم متقاضی کاف فارسی است و معاصرین عجم که از اهل شیراز اند
این را جنجلک گویند (اردو) جهجها - دیکهو انگلکند -

**انگله** | بقول جهانگیری مرادف انگل به معنی اول و دومش که گذشت و ما اشارهٔ این
در بیان ماخذش کرده ایم که همین اصل است و انگل مخفف این (شرف شفرده - از جهانگیری
۵۱) ای هجر گران انگله وقت سفر تست ؛ وی صبر هزیمت زده وقت ظفر آمد ؛ (سپهری از جهانگیری
۵۲) افلاک چیست خاستهٔ گرد سپاه اوست ؛ خورشید گوی انگلهٔ برکلاه اوست ؛ (خداشه
ادمانی ۵۳) دستیکه در شود بگریبان دولتی ؛ کورا هلال زه بود و مهر انگله ؛ (ظهیر فاریابی
از جهانگیری ۵۴) چون قدح گیری در ایوان آسمان خواندترا ؛ مشتری بربسته زلف
برگشاده انگله ؛ (مسعود سعد سلمان - از جهانگیری ۵۴) من دریده جیب و اندر گردن
آن سیمتن ؛ دستها افگنده در هم چو گوی انگله ؛ صاحب جامع و سروری و سراج به معنی د

دسوش آوردہ (اردو) دیکھو انگل۔

انگلیز | بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل وثالث ولام وسکون تحتانی وزای منقوطہ لغت فارسی است کہ (۱) فرنگستان و (۲) فرنگی را نیز گویند دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ بمعنی اوّل مبدّل انگلینڈ باشد کہ لغت انگلیسی است بدل ہندی یعنی انگلستان۔ نون حذف شد ودال ہندی بدل شد بہ دال مہملہ وپس ازان بدل شد بہ زای ہوز ہمچون شرخ مرد وشرخ مرز وبمعنی دوم مبدّل انگریز باشد کہ بہمین معنی گذشت۔ رای مہملہ بدل شد بہ لام ہمچون چنار وچنال پس بہرد ومعنی مفرّس باشد ومعاصرین عجم فرنگستان را در روزمرّہ خود انگلستان ہم گویند (اردو) (۱) انگلینڈ۔ بقول امیر انگریزی انگلستان۔ مذکر (۲) دیکھو انگریز۔

انگلینہ | بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است نوعی از رستنی۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد وصاحب محیط ہم ازین ساکت وسند استعمالہم پیش نشد واجمال بیان صاحب انند ظاہر نکرد کہ اسم این در نسخۂ غیرچیست وصراحت نکرد کہ چہ قسم رستنی است بالجملہ ترک این بر ہمچو ابہام بیان تفوق داشت ما از تحقیق مزید قاصریم (اردو) انگلینہ۔ بقول انند ایک پودے کا نام ہے۔

انگلیون | بقول برہان وہفت ومؤیّد بایای حطّی بہ وزن عنبرگون (۱) نام کتاب نصاری است کہ انجیل عیسی باشد و (۲) نام کتاب مانی نقاش و (۳) دیبای نیز بودہ است ہفت رنگ کہ ہر ہفت رنگ دران ظاہر شدہ وگویند این لغت ہرجا کہ با عیسی وصلیب وچلیپا

مذکور می شود مراد انسه انجیل است و هرجا که با نقش و نگار و گل و لاله گفته شود غرض ازان کتاب مانی نقاش باشد و (۴) بوقلمون را نیز گفته اند و آن نوعی از چلیپاسه است. صاحب ناصری صراحت کند که این لغت یونانی است و ایشان برای هر چیز بسیار خوب و عجیب استعمال این کنند و از معنی چهارم ساکت (حکیم سنائی سلمه) تا دم عیسیٰ چلیپاگر شد اکنون بلبلان ؛ بهر انگلیون سرائیدن بسریانی شدند (مولوی معنوی سلمه) او بیان می کرد با ایشان براز ؛ سر انگلیون و زنار و نماز (میر معزی سلمه) بطغرا برکند صورت بسان نقش چینستان ؛ بدفتر برکشد جدول بسان صحف انگلیون ؛ (رشید الدین وطواط سلمه) ز نقشهای بدیع و زشکلهای عجیب ؛ صحیفهای فلک شد چو صحف انگلیون ؛ (ذوالفقار شروانی سلمه) خسروا من که بمدح تو بکار سخنم ؛ رشک ارتنگ شد و کارگه انگلیون ؛ (شمس فخری سلمه) کشد بساط چمن از برای مجلس شاه ؛ بهر بهاری فراش باغ انگلیون ؛ و فرماید که در یونانی زبان انگلیون سازی را نام است و خطا هر ارغنون باشد۔ صاحب سروری گوید که کتاب ترسایان و انجیل عیسیٰ پیغمبر و ذکر معنی دوم و سوم هم کند و از معنی چهارم سکوت فرماید و صاحب جامع و رشیدی و جهانگیری هم بر معنی اول قانع ۔ خان آرزو در سراج فرماید که این لفظ فارسی نیست و عجب که صاحب فرهنگات ازین غافل اند و بذکر هر سه معنی اول انداز کرد فرماید که بجای کتب مذهب ترسائی شهرت گرفته و چون فرنگیان تصاویر مریم و عیسیٰ علیهما السلام و مقتدایان در کتب خویش درج می کردند و بدائع و صنائع بسیار بکار می بردند بعضی را گمان شد که به معنی کارنامهٔ مانی است و آن خطاست مؤلف گوید که متحقق است که لغت یونانی است و اکثر محققین ذکر این کرده اند

ن فارسیان این لغت را بزبان خود گرفتند و استعمال این مجازاً بمعانی خاص کردند چه خطا شد که
ن فرہنگہا این را در تالیفات خود جا دادند که مفرس است و تصدیق معنی دوم از کلام میر معزی
رشید الدین وطواط بخوبی می شود پس ملبد انیم که خان آرزو چرا ازین معنی انکار می کند و تحقیق
محققین را خطا گوید۔ آنچه بعض محققین انگلیون را ارغنون دانسته اند تسامح شان است فارسیان
استعمال انگلیون بمعنی ساز نکرده اند و حقیقت ماخذ ارغنون بجایش نوشته ایم تا آنکه اتحاد حلیه و نغمه های ارغنون
ہر دو ثابت نشود ما نتوانیم عرض کرد که ہر دو یکی است و بقاعدهٔ تبدیل حروف ہم انگلیون۔ ارغنون
نمی شود پس خلاف قیاس رفتن ضرورت ندارد و حقیقت ہمین قدر است که یونانیان این را به معنی
صحیفهٔ بسیار خوب و عجیب و مجازاً بمعنی کتاب آسمانی استعمال کردند و فارسیان مجاز مجاز کردند که
مانی را ہم تفریباً بدین نام موسوم ساختند و ہم برین قیاس است معنی سوم و چہارم ہم دیگر ہیچ۔
(اردو) (۱) انجیل بقول امیر (مونث) وہ آسمانی کتاب جو حضرت عیسی علیہ السلام پر اتری تھی
(۲) مانی نقاش کی کتاب۔ دیکھو ارتنگ کے تیسرے معنی۔ امیر نے بھی ارتنگ کا ذکر فرمایا ہے
(۳) دیبا کی ایک خاص قسم جس میں سات رنگ ظاہر ہوتے ہیں۔ ایک خاص قسم کا ریشمی کپڑا
جو سات رنگ کے تار سے بنا جاتا ہے اور ساتوں رنگ اس میں نظر آتے ہیں۔ بوقلمون کی ایک
قسم (۴) گرگٹ۔ مذکر۔ دیکھو آفتاب پرست۔

(۱) **انگندن** | بقول اننند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ ہر دو بالفتح بمعنی آگندن یعنی پر کردن است
(۲) **انگنیدن** | صاحب شمس ہم ذکر (۱) کرده دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد
و سند استعمال ہم پیش نشد و حالا بزبان معاصرین عجم متروک مؤلف عرض کند که اگر استعمال

این در زمان پیشین ثبوت رسد توانیم قیاس کرد که این مزید علیه آگندن و آگنیدن باشد که
در ممدوده گذشت فارسیان ممدوده را بمقصوره بدل کردند که متعلق به لب و لهجه مقامی است
و نون زائد بعد الف آورده چنانکه گذارشتن و آگندن و آگنیدن که اصل این است مرکب
است از آگن که مخفف آگین به معنی پر آمده فارسیان علامت مصدر آن بر (۱) و یای
زائد معروف هم برای (۲) زیاده کرده مصدرها ساختند و به معنی پر کردن استعمال کردند پس خبری
نیست که (۱) و (۲) مزید علیه آگندن و آگنیدن است (اردو) دیکھو آگندن۔

**انگوان** | بقول برهان و هفت و رشیدی با واو بر وزن و معنی انگدان است که درخت حلتیت
باشد۔ صاحب جامع بذیل انگدان ذکر این کرده خان آرزو در سراج فرماید که صحیح همان
انگدان است که بدال باشد و میتوان گفت که انگوان هم صحیح باشد چراکه وان کلمه نسبت است۔
**مؤلف** عرض کند که وان در فارسی مبدل بان و بان به معنی صاحب و نگاهدارنده که بای
موحده به واو بدل شود همچون آب و آو چنانکه کشتی بان و کاروان و فیلبان و فیلوان پس
جز این نیست که انگوان مبدل انگبان باشد که گذشت معنی لفظی این صاحب حلتیت و نگاهدارنده
حلتیت و کنایه از درخت حلتیت باشد (اردو) دیکھو انگبان۔

**انگویا** | بقول برهان و ناصری بر وزن محمود بلغت ژند و پاژند کاسنی را گویند و آن گیاهی
است معروف و بعربی هندبا خوانند۔ صاحب جهانگیری صراحت فرماید که بکاف فارسی است
**مؤلف** گوید که اسم جامد فارسی قدیم است و ما تعریف کامل این بر انطونیا کرده ایم
دیکھو انطونیا۔

**انگوتین** | بقول برهان و ناصری و هفت بکسر فوقانی و سکون تحتانی و نون بلغت ژند و پاژند دشت و کوهی را گویند - صاحب جهانگیری صراحت فرماید که بکاف فارسی است **مؤلف** ع عرض کند که اگرچه این لغت بشکل اسم جامد فارسی قدیم است ولیکن شک نیست که درین کلمه گو را دخل است که به سنسکرت گاؤ را و دیه را گویند و تینا به لغت ژند و پاژند خاک را گویند و جا را نیز گویند یعنی دشت و بیابان باشد ولیکن فرهنگهای موجوده لفظ تین را نه نوشته اند کلمه آن جز این نیست که اسم اشاره آن است که در اکثر الفاظ فارسی همچون الف و لام در عربی آید پس معنی لفظی آن گاه دشتی است و کنایه از گاه و کوهی والله اعلم (اردو) پهاڑی گائی موش

**انگور** | بفتح اول و سکون نون و ضم کاف فارسی - لغت فارسی است - بهار گوید که بتازی عنب گویند - و صاحبی و فخری و حسینی و ملاحی و سرانگشت از انواع اوست - و بگفته صاحب مرأت جهان نما فرماید که در خبر است که آدم و حوا اول چیزی که در بهشت تناول کردند انگور بود لاجرم در عیش و نشاط افتادند و آخر آنچه خوردند گندم است ناچار در بلای غم و غصه بر روی کار خود گشادند از ینجاست که گفته اند که انگور سبب شادی و راحت است و گندم مایه اندوه و محنت **مؤلف** عرض کند که بعربی عنب و بترکی اوزم و بهندی داکهه و بیونانی اشبالس - اقسام این بسیار است و نام هر یک قسم باعتبار خاص مشهور و مخصا بهار بر پنج اقسامش هشت نمونه باشد از خرواری - تا در تالیف خود که کاشت انگور نام دارد پنجاه و هشت اقسامش را ذکر کرده ایم و ورای آن هم یافته ایم بالجمله این میوه ایست معروف و بقول صاحب محیط تری و جبلی و بستانی و هر یک از ان تابستانی و زمستانی مستدیر و مستطیل -

و بزرگ و کوچک - سپید و سیاہ و سرخ و بتحقیق ما سبز نیز و بقولش بهترین آن تابستانی و مطلق رسیدۂ آن گرم و تر در آخر اوّل و بهترین میوہ ہا در غذائیت و تولید خون صالح و معدّل امزجۂ غلیظہ و مصفّی خون و دافع مواد سوداوی و احتراقی و منافع بیشمار دارد - اگرچہ اہل تحقیق این را اسم جامد فارسی زبان گفتہ اند ولیکن بہ تحقیق ما معلوم می شود کہ مرکب است از ان کہ لغت ژند و پاژند بمعنی ما در گذشت و گور بقول محققین بمعنی شراب و عیش و عشرت - پس فارسیان بترکیب این ہر دو لفظ انگور کنایۃً میوۂ معروف را نام کردند کہ فی الحقیقت مادر شراب و عیش و سرور است کہ شراب از ہمین میوہ ساختہ می شود و عیش و سرور از ہمین میوہ پیدا می شود (انوری ۵) ہر کہ ہمچون دانۂ انگور با او شد دو دل ٭ ریختہ خونش چو خون خوشۂ انگور باد ٭

(اردو) انگور - مذکر - دیکھو ازم -

انگور آبی | استعمال - مرکب توصیفی قسمی است از انگور کہ ذکرش بر (آبی) گذشت و بہ تحقیق ما کہ در تالیف خود (کاشت انگور) نوشتہ ایم انگور سفید است کہ شیرہ رقیق و شفاف ہمچو آب دارد و پوست او بسیار باریک - ہرگاہ پوست جدا کنند مغزش مثل آب می ریزد - حالا این قسم انگور از نواح کابل می آید و اکثرش دراز باشد -

(اردو) دیکھو آبی کے پانچویں معنی -

۱۷۱۴۱ انگور جبلی | استعمال - مرکب توصیفی - بہ معنی عام ترجمۂ انگور کوہی کہ در کوہہا خود روست و بہ تحقیق ما در تالیف (کاشت انگور) قسم زمستانی کہ سرخ رنگ باشد و امنعان این اسم اہل بغداد اند و در اکثر کوہہا یافتہ می شود و پوست این کلفت و در شیرینی ترشی دارد - تقویت معدہ کند و بہتر این قسم سفید رنگ است کہ بہ نسبت جانب سرخ لطیف می باشد سوائے این مدوّر و بیشتر گول

شیرۂ این بسیار گرم و قابض۔ شراب این زود اثر
و سرکۂ این بسیار ترش و مضر اعصاب و دماغ
(اردو) پہاڑی انگور کی ایک قسم جس کو انگور جبلی
کہتے ہیں۔ مذکر ہے۔

**انگور حسینی** | استعمال۔ مرکب توصیفی۔ بہار ذکر
این بذیل لفظ انگور کردہ و از تعریفش ساکت ما در
تالیف خود (کاشت انگور) تحقیقش کردہ ایم کہ این
قسمی است از اقسام انگور کابل کہ رنگ دانۂ این
سبز باشد و بعض محققین ہند نوشتہ اند کہ دانہ این دراز
و سپید رنگ و لطیف و شیرین و بعض معاصرین عجم گویند
کہ این قسم حالا در اصفہان ہم یافتہ می شود و سپید پیش
ما مائل بہ سبزی بخیال ما عجبی نیست کہ رنگش را در وجہ
تسمیۂ این دخلی باشد کہ عجمیان سبز را رنگ سیادت
گویند و مقصود ازین سیّد العنب باشد (محسن تاثیر
سه) ہر کس ز حسینی آب خوردہ ٭ از ساغر گل گلاب
خوردہ ٭ بہار این شعر را بر حسینی آوردہ گوید کہ مقصود
شاعر از چشمہ ایست کہ در حوالی تفت یزد است بخیال ما
ذوق شاعری تصفیۂ این کند کہ از حسینی مقصود محسن
تاثیر چہ باشد (اردو) حسینی۔ ایک قسم ہے سبز انگور کی۔ مذکر

**انگور در خم کردن** | مصدر اصطلاحی۔ بہار
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ کنایہ
از درست کردن و ساختن شراب باشد (میرزا
بیدل سه) اشک باشد عقدہ ہای خوشۂ دل را
گلاب ٭ می بجام تست اگر انگور در خم کردہ ٭ (اردو)
شراب بنانا۔

**انگور دشتی** | اصطلاح۔ مرکب توصیفی۔ بقول
صاحب ضمیمۂ برہان (۱) دوائی است کہ آن را سپستان
و سگ پستان گویند۔ صاحب مؤید فرماید کہ ساکنان
ہند این را لہسوڑہ و پہاڑی ہوار گویند و صاحب
برہان بذیل سگ پستان ذکر این کردہ **مؤلف**
گوید کہ (۲) بمعنی حقیقی قسمی است از انگور کہ مقابل
انگور بستانی است و آن را انگور بری ہم گویند کہ خودرو
باشد ما ذکر این در تالیف خود (کاشت انگور کردہ ایم)
و آنچہ محققین فرس ذکر معنی اول کردہ اند کنایہ باشد

ازینکه سپستان مشابه انگور دشتی است صاحب
محیط برسپستان فرماید که اسم فارسی است و معرب
آن سفستان و سپستان مخفف سرپستان یا سگ پستان
جهت مشابهت و بهند لسوڑه - معتدل در گرمی
و سردی و تر - اول تسکین حدت صفرا و
تشنگی و تحلیل و تصفیه آواز و تلیین حلق و سینه
کند و منافع بسیار دارد (الخ) محققین مفردات
طب این را باسم انگور دشتی موسوم نکرده اند
(اردو) سپستان - بقول آصفیہ (فارسی)
اسم مذکر - لسوڑا - لسلسا - ایک دوا کا نام ہے
**انگور ز انگور همی گیرد رنگ** | مثل - صاحبان
خزینه و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این
کرده از محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که
این مرادف "آلوچه با لوچه نگرد رنگ بر آرد" یا شد
که گذشت و ما تعریف این همه را انجا کرده ایم آلو نیز
ـــه) مراز فسخ ایشان فسخ شد عزم نه چو انگوری
که گیرد رنگ از انگور انوری درین شعر همین
مثل را باختصار آورده (اردو) دیکھو مثل مابعد الذکر

(۱۹۱۹۱) **انگور زمستانی** | استعمال - ذکر این بذیل لفظ
انگور گذشت و تحقیق ما در تالیف خود (کاشت
انگور) اینست که این انگوری است که در موسم
سرما پخته میشود سرخ و سپید باشد و قسم سرخش
همان انگور جبلی که ذکرش گذشت (اردو) انگور
کی ایک خاص قسم ہے جس کے سرخ رنگ کو انگور
جبلی کہتے ہیں - مذکر -

**انگور زیتونی** | استعمال - بقول بحر نوعی از
انگور سیاه شبیه به زیتون - صاحب برہان و ہفت
فرماید که بعربی این را اصابع العذاری گویند و ذکر
این در تالیف ما (کاشت انگور) هم موجود است
(اردو) انگور زیتونی - ایک سیاه انگور کا نام
ہے - مذکر -

**(۱) انگور شغال** | اصطلاح - مرکب اضافی
**(۲) انگور شغا** | صاحب محیط ذکر (۲)
کرده بذیلش (۱) را نوشته فرماید که عنب الثعلب است

و بہ عنب الثعلب گویند کہ اسم عربی است و بیونانی
طرنیدون و سطر و خنیت و بترکی توش اوذی و
بسریانی نہ برق و ربق و ر دیا و بلاطینی سلاطم
و بہ بربری مرابلہ و باصفہانی تاج ریزی - و
بفارسی روباہ تربک و روباہ تورک و انگور
روباہ و شکر انگور روباہ و سگ انگور و انگور
شغال و انگور شغال و بہندی مکو نامند - بستانی
و صحرائی و کوہی می باشد و ہر یک ازان نر و مادہ
بالجملہ بستانی آن سرد و خشک در دوم باحرارت
فاعلہ - ملطف و مسکن حرارت و تشنگی و یاقوت
قابضہ و رادعہ و محلل اورام حارّہ و نافع بسیاری
و ارو (الخ) مؤلف عرض کند کہ شکل این
ہمچون انگور کوچک تر مدور و بسیار پسند شغال است
و انگور شغال ازان گفتہ اند کہ از بہترین داروہا
بہ بیماری را استعمالش از اورام شفا بخشد (اردو)
مکو - بقول آصفیہ - اسم مؤنث - ایک بوٹی -
اور اسکے پہل کا نام جو اکثر حالت ورم مین کام
دیتی ہے - عنب الثعلب - انگرہ -

**انگور صاحبی** | استعمال - مرکب توصیفی -
بہار ذکر این بذیل انگور کردہ و بہ تحقیق ما کہ در
تالیف (کاشت انگور) گذشت قسمی است از
انگور و بعض معاصرین عجم گویند انگور سفید است
کہ شیرہ کم دارد و دانہ اش دیرپاست و بحالت
سفر این را با خود دارند و خراب نشود و صاحب
کتاب الاثمار آوردہ کہ وطن این ایران و کابل
است (اردو) انگور صاحبی ایک خاص قسم
ہے سپید انگور کی جس کا شیرہ گرم ہوتا ہے اسکا
پہل عرصۂ دراز تک نہین بگڑتا - زمانۂ سفر مین
اکثر اس قسم سے کام لیتے ہین - مذکر -

(۱۴۲) **انگور عسکری** | اصطلاح - مرکب توصیفی
- قسمی است از انگور کہ تحقیق این در تالیف
خود (کاشت انگور) کردہ ایم و وطن این عراق
است - دانہ و خوشۂ این بسیار زبردست و
کلان می شود و بیارۂ این بسیار کلفت و دراز

یعنی مجوان اہل نوع قوی تر است - از یک دانہ ایشان
شیرۂ کثیر حاصل می شود و بہ تجربہ ما فلاح راز رای
این قسم انگور ضرورت نگہداشت فرزیدمی باشد -
(اردو) انگور عسکری - انگور کی ایک خاص
قسم ہے جس کی بیل اور خوشے اور دانے بہت
زبردست ہوتے ہین - مذکر -

**انگور فخری** اصطلاح - مرکب توصیفی
بہار ذکر این بذیل انگور کردہ و بقول صاحب
شمس نوعی از انگور مؤلف عرض کند کہ ما در
تالیف خود کاشت انگور این را ترک کردہ ایم
و ہیچ متحقق نشد کہ وطن این ہند است یا عجم
وعرب و این نام از برای قسم خاص انگور بزبان
معاصرین عجم ہم نیست ولیکن از کلام قدما معلوم
می شود کہ (فخری) انگوری را نام بود کہ از بہترین
اقسام است - بہار بلفظ فخری ہم اشارۂ این
کردہ (محسن تاثیر سے) فخری بعسل صد افتخار شکر
قند از سر فخر جان نثارش ٭ ازین شعر معلوم می شود
کہ تحتانی آخرہ برای نسبت است یعنی منسوب بفخر
و فخر کنندہ از خوبی ہا و صفات خودش یا منسوب
باشد بکسی کہ جز و نامش فخر بود کہ این قسم را ایجاد کرد
و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) فخری - مذکر
انگور کی ایک خاص قسم کا نام ہے جو مجموعی صفات
مین بہترین اقسام سے ہے - دکن مین ہم نے
اسکو دیکھا ہے اور استعمال بھی کیا ہے سپید
شربتی رنگ - شیرہ دار دانے ہوتے ہین اور
بہت شیرین اور اسکی درآمد کرسمس کے زمانہ مین
انگلنڈ سے زیادہ ہوتی ہے -

**انگورک** اصطلاح - بقول بحر و وارستہ (۱)
مردم چشم و (۲) بثورکیہ از مواد عفنہ در بدن پیدا
می شود (شمس تبریزی سے) انگورک چشم ماست
خالت گوئی ٭ کز عین سواد مردم دیدہ فتاد
(اشرف سے) پیش آنکس کہ بر ونشہ ز لعل نمکی است
دختر رز بود انگورکی آتشکی ٭ صاحب سروری بذکر
معنی اول فرماید کہ (۳) نوعی از عنکبوت انیز گف

سب ناصری ذکر معنی اوّل و سوم کرده - خانِ آرزو
ئج و صاحب رشیدی بر معنی اوّل و سوّم قانع
ذکر معنی اوّل و دوم فرماید که سند اوّل مال مولوی
بیست شمس تبریزی مؤلف عرض کند که
ی معنی اوّل کاف تصغیر بر لفظ انگور زیاده کرده
بنیم کنایه کرده اند که مشابه انگور سیاه مدور است
ی دوم به تحقیق ما مجرد آبلهٔ بدن که از عوارض جلد
ست نه تیوری درین هم کاف آخر برای تحقیر است
تصغیر و این هم کنایه باشد و به معنی سوم هم کنایه است
بهم بعض عنکبوت کلان و تنیده اش دانهٔ انگور
انکه در میان نشاید که انگور یعنی تاک باشد (اردو)
روبلکٹ - بقول صاحب آصفیه (فارسی) اسم
نث - آنکھ کی تیلی (۲) وہ آبلہ جو جلدی امراض
سے جسم پر پیدا ہو جیسے آتشک کا آبلہ (مذکر) (۳)
ڑی کی ایک خاص قسم کو فارسیوں نے انگورک
ہا ہے جس کا جسم مثل انگور سیاہ کے گول ہوتا ہے

**انگورکوب** | اصطلاح - بہار ذکر این کرده
معنی سالک مؤلف گوید که اسم فاعل ترکیبی است
به معنی کسی که انگور را می کوبد و شیره بر می آرد و بیشتر
این عمل به لگد کوبی کنند (ملاحظه ۵) نهادی اگر
شیرهٔ انگور کوب باشد یعنی ریشهٔ تاک در زیر چوب
(اردو) انگور کا شیرہ نکالنے والا - مذکر۔

**انگورم** | بقول صاحب محیط اعظم - اسم برگ نورسته
رز و جتنان - دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرده میم
تخصیص دلالت می کند که لغت فارسی است
و این کنایه باشد که انگورم به معنی خاص مستعمل شد برای
برگ نورسته که قبل ازانکه وا شود وکشاده گردد دانهٔ
انگوری را ماند (اردو) کونپل بقول آصفیه (فارسی)
اسم مذکر و بقول صاحب تذکیر و تانیث مؤنث شگوفه
کن - انگر یا سوئی - پھوٹے ہوئے ملائم پتے - آپ فرماتے ہیں
کہ اردو والوں نے اسی کو کونپل کر لیا ہے مؤلف کہتا ہے
کہ کونپل کو دکن میں انگوری بھی کہتے ہیں۔

**انگور مثقالی** | اصطلاح - مرکب توصیفی - بقول
بہار نوعی از انگور که دانه اش بقدر مثقال بود - صاحبان

شمس و اشند و مؤیّد هم ذکر این کرده اند (رهی ــه) خوشم
اکنون خوش علف نبود که خورده‌ای چون تفنگ ۰ و انه
انگور مثقالی که در نداق بود ۰ (سیق الطمه ــه) گر بسنجی
وصف خوشهٔ انگور مثقالی ۰ که به نظم تو افشاند فلک عقد ثریا
را ۰ (اردو) انگور مثقالی۔ انگور کی ایک خاص قسم کا نام
ہے جس کے ہر دانہ کا وزن بقدر مثقال ہوتا ہے۔ مذکر۔

**انگور ملاحی** | اصطلاح۔ بہار بذیل انگور نوشته
قسمی است از انگور ۰ هیچ تعریف مزید نکرد و بر ملاحی
فرماید که انگور سفید خوب باشد چنانچه در فرهنگ
تو سی محسن تاثیر در صفت اقسام انگور آورده۔
(ــه) نقل و شکروی و صراحی ۰ مفتون ملاحت
ملاحی ۰ مؤلّف گوید که وجه تسمیه این جز این نباشد
که عوام فارسیان بر لفظ ملاح یای نسبت زیاده
کرده نام نهاده و نظر بر صفات و خوبی های این قسم
انگور ملاحی گفته باشند و اعتنا نکردند بر غلطی لفظ
معاصرین عجم ازین لفظ ساکت اند (اردو) انگور
ملاحی۔ انگور کی ایک خاص قسم کا نام ہے
(مذکر)

**انگوزه** | بقول محیط حلتیت منتن را نامند و ما تعریف کامل این بر انگشتک کرده ایم بخیال ما مبدل انگ
باشد که می آید و انگوزه بزیادت واو مزید علیه انگژه که گذشت و انگژه مبدّل انگژد۔ ما ذکر این بر انگژ
کرده ایم و صراحت ماخذ بر انگژد مذکور شد فارسیان زای عجمی را به زای هوّز بدل کنند همچون
و آزیر۔ دیگر هیچ (اردو) دیکھو انگشتک۔

**انگوزه در قند خوردن** | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و بهار بمعنی بازی و فریب خوردن مؤلّف گوید
که این کنایه باشد (میر خسرو ــه) ز شیرین کاری
شیرین دلی بند ۰ فراوان خورده بود انگوزه در قند ۰
(اردو) فریب کھانا۔

**انگوشه** | مرادف همان انگوزه که برای هوز گذشت
حقیقتاً این را همانجا ذکر کرده ایم۔ صاحبان ناصری
و آنند هم ذکر این کرده اند (اردو) دیکھو انگوزه

**انگوشیدن** | بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی در آغوش کشیدن و معانقه کردن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف گوید که این مبدل آغوشیدن است که در مدود گذشت غین معجمه بکاف فارسی بدل شد همچون غلوله و گلوله و نون زیاده شد همچون گذارش و گنارش حیف است که سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو آغوشیدن)

(الف) **انگول** | بقول برهان و جامع هر دو بمعنی دوم و سوم انگل که گذشت و صاحب

(ب) **انگوله** | رشیدی ذکر (ب) کرده و صاحب جهانگیری هر دو را آورده **مؤلف** عرض کند که هر دو مزید علیه انگل و انگله باشد که گذشت واو را برای اظهار ضمه زیاده کرد و این قاعدهٔ ترکیان است - فارسیان هم در بعض لغات فارسی این عمل کنند (اردو دیکھو انگل اور انگله -

**انگیان** | بقول برهان و جامع و هفت بر وزن و معنی انگدان که گذشت - خان آرزو در سراج گوید که صحیح همان انگدان است که بدال باشد **مؤلف** عرض کند که جا دارد که این را مبدل انگدان گیریم که دال مهمله به تحتانی بدل شود همچون لاد و لای (اردو) دیکھو انگدان

**انگیختن** | بقول صاحب موارد مرادف انگیزیدن که می آید (۱) بمعنی بلند کردن و فرماید که انگیز و انگیزش حاصل بالمصدر این باشد - صاحبان بحر و بهار و سروری و سراج ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که این مرکب است از انگیز و علامت مصدر تن فارسیان در افعال زای هوز را به خای معجمه بدل کنند چنانکه سوختن و سوزانیدن یعنی سوخ مبدل سوز است و همچنین انگیخ مبدل انگیز باشد که بمعنی نعوظ و حرکت قوت شهوتیه می آید (یوسفی

طبیب ۵) گر با انگیز تورہ یا بد فتوری چندروزت بہ کہ از لحم کبوتر دنخود سازی غذا؛ و انگیز معانی دیگر ہم دارد کہ بجای خودش مذکور شود بالجملہ انگیز اسم مصدر است فارسیان ازہمین لفظ بہ تبدیل مصدری ساختہ بمعنی بلند کردن استعمال کردہ اند و بقول صاحب بحر کامل التصریف و مضارع این انگیزد **مولف** عرض کند کہ انگیزد مضارع انگیزیدن باشد نہ انگیختن و بقاعدۂ فارسیان مضارع این باید کہ انگیخذ بود ولیکن استعمال این در کلام فرس یافتہ نشد بلکہ بجایش مضارع انگیزیدن مستعمل است و حاصل بالمصدر این انگیختگی است نہ انگیزش و انگیزش - حاصل بالمصدر انگیزیدن باشد۔ ولیکن فارسیان استعمال انگیختگی نمی کنند و بجایش از انگیزش کار گیرند حیف است کہ محققین بالا سند استعمال این پیش نکردند و بخیال ما سند متذکرۂ معنی ہفتم متعلق باین باشد بہار این رالمعنی لازم ہم نوشتہ - یعنی بلند شدن طالب سند باشیم عجبی نیست کہ او از کلام نظامی این معنی پیدا کردہ است کہ بر لفظ انگیختہ می آید و ما صراحتش ہمدر انجا کنیم (اردو) بلند کرنا

(۲) انگیختن - بقول موارد بہ معنی ایجاد کردن و آفریدن و پیدا کردن و این مجاز معنی اول است - صاحبان برہان و بہار و بحر و سروری و جہانگیری و سراج ہم ذکر این معنی کردہ اند و ازہمین معنی متعلق است (انگیختن گل) بہ معنی پیدا کردنش و (انگیختن طراز) بہ معنی ایجاد کردن طراز و (انگیختن نقش) بمعنی ایجاد کردن نقش و (انگیختن سوسن) بہ معنی پیدا کردن سوسن سند استعمال این بجای خودش آید (اردو) ایجاد کرنا - پیدا کرنا۔

(۳) انگیختن - بقول صاحب موارد بہ معنی فراہم آوردن و این مجاز معنی اول است چون (انگیختن لشکر) بہ معنی فراہم آوردن لشکر - سند این بجایش می آید (اردو) جمع کرنا

فراہم کرنا ۔ جیسے لشکر فراہم کرنا ۔ جمع کرنا ۔

(۴) انگیختن ۔ بقول صاحب موارد بمعنی کردن و این مجاز معنی اول است ہمچون (انگیختن پوزش) بہ معنی عذر خواہی کردن و (انگیختن عذر) بہ معنی عذر کردن و (انگیختن حملہ) بہ معنی حملہ کردن سند این مصادر مرکبہ بجای خودش می آید (اردو) کرنا ۔

(۵) انگیختن ۔ بقول صاحب موارد بہ معنی کشیدن و این مجاز معنی اول است ہمچون (انگیختن جدول) کہ بہ معنی کشیدن جدول می آید و سند این بجایش مذکور (اردو) کھینچنا ۔ جیسے جدول کھینچنا

(۶) انگیختن ۔ بقول موارد بہ معنی برپا کردن بخیال ما قائم کردن ہم و این مجاز معنی اول باشد بالجملہ (انگیختن حشر) بہ معنی برپا و قائم کردن حشر و (انگیختن ذوق) بہ معنی قائم کردن ذوق متعلق است از ہمین معنی و سند ہر یکی بجایش مذکور شود و سند (انگیختن قیامت) بر لفظ انگیختہ ہم می آید (اردو) برپا کرنا ۔ قائم کرنا جیسے حشر برپا کرنا ۔ ذوق قائم کرنا ۔

(۷) انگیختن ۔ بقول صاحب موارد بمعنی نصب کردن ۔ چنانکہ انگیختن رایت (نظامی ۵) دران ذرّہ کہ او رایت انگیختہ ۔ بسر کوتوال از ذرّہ آویختہ ۔ مؤلف عرض کند کہ سند متقاضی است کہ اینرا بمعنی اول متعلق کنیم کہ بلند کردن رایت بہتر از نصب کردن آنست و نیز من وجہٍ تعلق دارد بمعنی ششم کہ مقصد نصب کردن و قائم کردن حاصل می شود باتی حال ما ازبرای ہمین معنی طالب سند دیگر باشیم (اردو) نصب کرنا ۔ بلند کرنا ۔ قائم کرنا

(۸) انگیختن ۔ بقول موارد بہ معنی سرودن ہمچون انگیختن نغمہ ۔ مؤلف عرض کند کہ سند این بر انگیختن نغمہ می آید و این مجاز معنی اول و من وجہٍ متعلق بہ معنی ششم است کہ سرودن نغمہ ہم بلند کردن یا قائم کردن نغمہ باشد ۔ بخیال ما مجرد انگیختن معنی سرودن ندارد تا آنکہ با نغمہ مرکب

نشود پس ضرورت نداشت که این را بمعنی سردن قائم کنیم (اردو) گانا۔

(۹) انگیختن۔ بقول موارد بمعنی بنا کردن و ساختن همچون (انگیختن شهر) بخیال ما من وجہ متعلق است بمعنی ششم هم که قائم کردن شهر بمعنی بنا کردن آنست (نظامی سہ) ز سند وستان تا باقصای روم۔ برانگیخت شهری بهر مرز و بوم۔ بخیال ما این سند برانگیختن است نه انگیختن و اگر کلمه بر را زائد گیریم در ان حال البته این سند با منحوررد (اردو) بنا کرنا۔ بنانا۔

(۱۰) انگیختن۔ بقول موارد بمعنی جهانیدن همچون (برانگیختن آب را) (نظامی سہ) روان کرد رخش عنان تاب را۔ برانگیخت چون آتش آن آب را۔ مؤلف عرض کند که ازین سند مصدر (برانگیختن آب را) بمعنی جست دادن اسپ را برای عبور آب یعنی عبور دریا کردن بجهانیدن اسپ پیدا است وخیال ما اینست که این معنی از برانگیختن پیدا می شود نه انگیختن۔ فتامل با می حال طالب سند دیگر باشیم بهار گوید که بمعنی لازم یعنی برجستن هم آمده مؤلف گوید که از همان سند که بالا گذشت هر دو معنی پیدا می شود (اردو) کدانا۔ کودنا۔

(۱۱) انگیختن۔ بقول موارد و برهان و ناصری و بحر بمعنی جنبانیدن از جای مؤلف گوید که بمعنی تحریک دادن و بحرکت آوردن است همچون (انگیختن شهوت) سند این بجائش می آید و این هم مجاز معنی اول است (اردو) جگہ سے ہلانا۔ تحریک کرنا۔ حرکت میں لانا۔

(۱۲) انگیختن۔ بقول موارد بمعنی برخیزانیدن حیف است که سندی پیش نکرد و بخیال ما معنی یازدهم است دیگر هیچ (اردو) دیکھو انگیختن کے گیارہویں معنی۔

(۱۳) انگیختن۔ بقول موارد و بحر بمعنی برشورانیدن مؤلف گوید که مقصود ازینهم

کردن باشد۔ حیف است که سندی پیش نکرد۔ صاحبان برهان و ناصری ذکر این کرده‌اند و صاحب سروری (انگیختن شهوت) را متعلق باین معنی کرده و از کلام استادی سند آورده و ما (انگیختن شهوت) را متعلق به معنی پانزدهم کرده‌ایم و سندش هم همدرانجا مذکور۔ بخیال ما معنی برشورانیدن از برانگیختن پیدا می‌شود نه از مجرد انگیختن۔ فتأمل۔ باقی حال طالب سند استعمال باشیم (اردو) برهم اور پریشان کرنا۔ برانگیخته کرنا۔

(۱۴) انگیختن۔ بقول موارد و بحر و برهان و سراج و سروری و جامع به معنی برکشیدن صاحب موارد سندی که پیش کرده است ازان (برانگیختن اندازه) پیدا است (نظامی ؎) آن چارگوشه خط اطلسی ؛ برانگیخت اندازهٔ هندسی ؛ و برکشیدن۔ بقول صاحب بحر به معنی سنجیدن و وزن کردن و برآوردن چیزی از چیزی چون تیغ از غلاف و دست از بغل و جیب و دراز کردن و کسی را ترقی دادن و قدر او را افزودن آمده و درین شعر مجازاً به معنی ظاهر کردن مستعمل و متعلق باشد به معنی هفدهم که می‌آید و همین شعر سند (اندازه انگیختن) هم گذشت و درانجا هم همین معنی قرار یافته است (اردو) نکالنا۔ ظاهر کرنا۔

(۱۵) انگیختن۔ بقول موارد و برهان و سراج و جامع به معنی دور کردن حیف است که سندی پیش نشد۔ مشتاق سند باشیم و اگر بدست آید کشان کشان این را به سبیل مجاز به معنی اول بریم زیرا که از بلند کردن چیزی معنی دوری پیدا کردن قریب بقیاس نیست (اردو) دور کرنا۔

(۱۶) انگیختن۔ بقول موارد به معنی آماده کردن و فرماید که گویند فلانی را به فلان کار برانگیخته‌ام مؤلف گوید که سند استعمال متعلق به (برانگیختن) است نه انگیختن البته استعمال (فتنه انگیز) سند این

باشد و آن متعلق است بہ معنی ششم کہ گذشت۔ صاحب موارد درست نکرد کہ این را جداگانہ قائم کرد و معنی سیزدہم ہم من وجہٍ متعلق بہ ہمین است کہ گذشت (اردو) آمادہ کرنا۔

(۱۷) انگیختن۔ بقول موارد و برہان بہ معنی افشا کردن حیف است کہ سندی ہم پیش نشد مؤلف گوید کہ اندازہ (انگیختن) کہ گذشت متعلق بہ ہمین معنی باشد و این مجاز معنی اول است کہ از بلند کردن ظہور و افشای چیزی می شود (اردو) ظاہر کرنا۔

**انگیختن پوزش** | استعمال۔ بہ معنی عذرخواہی کردن و این متعلق معنی چہارم انگیختن است کہ گذشت (میر خسرو ؎) سران جہان پوزش انگیختند ٭ ہمہ در رکابش درآویختند ٭ صاحب موارد ذکر این بذیل مصدر انگیختن کردہ (اردو) عذرخواہی کرنا۔

**انگیختن جدول** | استعمال بہ معنی کشیدن جدول است متعلق بہ معنی پنجم انگیختن (نظامی ؎) چو خطش قلم راند بر آفتاب ٭ یکی جدول انگیخت از مشکناب ٭ صاحب موارد ذکر این بذیل مصدر انگیختن کردہ (اردو) جدول کھینچنا۔

**انگیختن چشمہ** | استعمال۔ بہ معنی پیدا کردن چشمہ باشد متعلق بہ معنی دوم انگیختن کہ گذشت (عرفی ؎) گر سنگ ملامت بدلم نشتیزد ٭ از ہر سر مو چشمہ آذر انگیزد ٭ (اردو) چشمہ پیدا کرنا۔

**انگیختن حشر** | استعمال۔ بہ معنی برپا کردن حشر است و این متعلق باشد بہ معنی ششم انگیختن کہ گذشت (امیر معزی ؎) چون بمیدان مدیح تو مباہات کنم ٭ طبع انگیزد بر لفظ و معانی حشری ٭ صاحب موارد ذکر این بذیل مصدر انگیختن کردہ (اردو) حشر برپا کرنا۔

**انگیختن حملہ** | استعمال۔ بہ معنی حملہ کردن و تاخت آوردن است و این متعلق است

بمعنی چہارم انگیختن گزشت (نظامی سے) بہ حملہ کا نگیخت از ہر دری ؛ ؛ وز ونخیت از روسیلان لشکری ؛ ؛ صاحب موارد ذکر این بذیل مصدر انگیختن کردہ (اردو) حملہ کرنا۔

**انگیختن ذوق** | استعمال سے بقول صاحب موارد کہ بذیل معنی ششم مصدر انگیختن آوردہ بہ معنی برپا کردن ذوق است وبخیال ما قائم کردن ذوق باشد وصراحت این بمصدر انجا کردہ ایم واین مصدر مرکب متعلق بہ ہمان است (طالب آملی سے) زبس ہوای چمن ذوق اتحاد انگیخت ؛ ؛ ہزار غنچہ بیک لب تبسم افشان شد (اردو) ذوق قائم کرنا۔

**انگیختن رایت** | استعمال۔ بہ معنی بلند کردن رایت است وبخیال ما متعلق است بہ معنی اول انگیختن۔ صاحب موارد این را متعلق بمعنی ہفتم کردہ وسند این ہم بمصدر انجا مذکور (اردو) جھنڈا کھڑا کرنا۔ باوٹا بلند کرنا۔

**انگیختن سوسن** | استعمال۔ بہ معنی پیدا کردن سوسن است ومتعلق بہ معنی دوم انگیختن کہ گذشت (میر معزی سے) از بہر ستم جوشن آویختی از سوسن ؛ ؛ وز بہر بلا سوسن انگیختی از عنبر ؛ ؛ صاحب موارد ذکر این بذیل مصدر انگیختن کردہ (اردو) سوسن پیدا کرنا۔

**انگیختن سینہ** | استعمال۔ بہ معنی بلند کردن سینہ سند این بہ لفظ انگیختہ می آید (اردو) سینہ ابھارنا۔

**انگیختن شعبدہ** | استعمال۔ بہ معنی قائم کردن شعبدہ واین متعلق است بہ معنی ششم انگیختن (عرفی سے) دردی کہ بافسانہ وافسون رود از دل ؛ ؛ صد شعبدہ انگیز کہ بیرون رود از دل (اردو) شعبدہ قائم کرنا۔ شعبدہ کرنا۔ (۱۴۲۲)

**انگیختن شہوت** | استعمال بہ معنی تحریک وانگیختن وبحرکت آوردن شہوت باشد واین متعلق است بہ معنی یازدہم انگیختن۔ صاحب سروری سندش

بر انگیختن آورده متعلق کند به معنی سیزدهم و نجیال
مادرست نیست (سـ) به بی رفتنی شهوت
انگیختن ؛ رغبت بود خون خود ریختن ؛ (اردو)
شهوت کو چھیڑنا۔ شہوت انگیزی کرنا۔ خواہشات
نفسانی کو ابھارنا۔ صاحب آصفیہ نے شہوت انگیز
کا ذکر کیا ہے۔

**انگیختن طراز** استعمال۔ معنی ایجاد و قائم
کردن طراز است و متعلق بہ معنی دوم انگیختن کہ
گذشت (نظامی سـ) طرازی نو انگیزم اندر
جہان ؛ کہ خواہد ز ہر کشوری نور ہان ؛ صاحب
موارد ذکر این بذیل مصدر انگیختن کردہ (اردو)
ڈھنگ یا طرز قائم کرنا۔ ایجاد کرنا۔ جیسے۔ واہ
تم تو نیا ڈھنگ قائم کئے ہو۔ نیا طرز ایجاد کئے ہوئے۔

**انگیختن عذر** استعمال بہ معنی عذر کردن و
معذرت خواستن متعلق است بہ معنی چہارم
انگیختن کہ گذشت (جامی در یوسف زلیخا ع)
ز عذر انگیختن خاموش گردید ؛ صاحب موارد
ذکر این بذیل مصدر انگیختن کردہ (اردو)
عذر کرنا۔ معذرت کرنا۔

**انگیختن گل** استعمال بہ معنی پیدا کردن گل
است و متعلق است بہ معنی دوم انگیختن (عرفی
سـ) چنین فصلی کہ از فیض ہوائی نو بہار ؛
در زمین شوره می روید نوک خار گل ؛ شاید ار
گاہی صفت در گلخن از فیض ہوا ؛ پردہ ہای
عنکبوت انگیزد از ہر تار گل ؛ صاحبان موارد
و بہار ذکر این بذیل مصدر انگیختن کردہ اند و
بہار گوید کہ (آنچہ بعض محققین در شرح ہمین
قطعہ نوشتہ کہ اطلاق انگیختن بر گل جای تردد است و استعمال
آن درینجا خلی نیست جای تردد است) مؤلف عرض کند
کہ آنانکہ چنین گویند معنی شعر را نفہمیدہ اند۔ مقصود
شاعر در شعر اول بیان قطرہای خون است کہ
نوک خار از پای ظاہر شود و در پردہ ہای عنکبوت
مگس ہا کہ گرفتار می آید آن ہم گلی را ماند و اشارہ
بلیغ بسوی این ہر دو گل کردہ نکتہ پیدا است

...ستعار کرد (انوری ص) انگیخته است حسن
توکل با مه تمام ؛ و انگیخته است لعل تو با شکر
عتاب ؛ مخفی مباد که در کلام انوری انگیختن
بمعنی سومش آمده (اردو) پهول پیدا کرنا۔
پهول جمع کرنا۔

**انگیختن لشکر** | استعمال۔ بمعنی فراهم آوردن
لشکر و این متعلق باشد بمعنی سوم انگیختن که
گذشت (نظامی ص) یکی لشکر انگیخت از ترک و
زنگ ؛ فروزنده برقش بر آمد بمیغ ؛ صاحب موارد
ذکر این بذیل مصدر انگیختن کرده (اردو)
لشکر جمع کرنا۔

**انگیختن نغمه** | استعمال۔ بمعنی سرودن باشد
صاحب موارد ذکر این بذیل معنی هشتم انگیختن
کرده مؤلف گوید که بخیال ما معنی هشتم که قائم
کردن است درست نیست که در مجرد انگیختن
معنی سرودن نباشد و بحالت ترکیب نغمه با
مصدر انگیختن البته کنایه از سرودن است که
معنی لفظی این بلند کردن یا قائم کردن نغمه
باشد (ظهوری ص) زبس در نغمه انگیزی
است ایام ؛ سر در قصد اگر در گور بهرام ؛
(اردو) گانا۔ نغمه سرائی کرنا۔

**انگیختن نقش** | استعمال بمعنی ایجاد کردن
و پیدا کردن نقش است و متعلق بمعنی دوم
انگیختن که گذشت (صائب ص) هر نفس
عشق و صد نقش بدیع انگیزد ؛ تا نگردد بخود
آن آینه سیما مشغول ؛ صاحب موارد ذکر
این بذیل مصدر انگیختن کرده (اردو) نقش قائم کرنا

**انگیخته** | بقول نوادر (۱) بمعنی بلند و بر آمده
(نظامی ع) میان نازک و سینه انگیخته ؛ و
بقول سروری (۲) بر شورانیده و (۳) پیدا
کرده و (۴) بلند کرده (خاقانی ۵۳) صبح خیز
این قیامت در جهان انگیخته ؛ نعرهٔ باشان نفخ
صور از سر دهان انگیخته ؛ بخیال ما این سند متعلق
بمعنی ششم انگیختن است (وله ۵۴) در بلا

مر پیچ گرز گاوا فریدون بدست ÷ و زنجیرهٔ شب
درفش کاویان انگیخته ÷ بخیال ما درین شعر انگیخته
بمعنی بلند کرده شده باشد نه بلند کرده بالجمله این
اسم مفعول بجمیع معانی انگیختن است که گذشت
ومعنی اول در اصل بلند کرده شده و مراد از بلند
وازین قیاس نباید کرد که انگیختن به معنی لازم
است معلوم می شود که بهار از همین مصرع نظامی
معنی لازم را در مصدر انگیختن پیدا کرده که اشارهٔ
آن به معنی اولش کرده ایم (اردو) (۱) بلند
بهرا ہوا۔ (۲) برانگیختہ کیا ہوا (۳) پیدا کیا ہوا
(۴) بلند کیا ہوا۔ واضح ہو کہ یہ انگیختن کا اسم
مفعول ہے تمام معنوں میں۔

**انگیدن** بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر ثانی بمعنی آگندن و پر کردن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نه کرد و سند استعمال هم پیش نشد اگر سند بدست آید توانیم عرض کرد که قلب بعض باشد از آگنیدن که نون سوم مقدم شد و کاف فارسی مؤخر ہمچون اسطرخ و اسطخر۔ و ممدوده که مقصوره بدل شد متعلق به لب و لهجهٔ مقامی است (اردو) دیکھو آگنیدن۔

**انگیر** بقول برہان و جامع بر وزن زنجیر انگور را گویند که به عربی عنب خوانند۔ صاحب ناصری فرماید که لغت دریست و در همه تبرستان معروف۔ خان آرزو در سراج فرماید که مبدل انگور باشد که واو به تحتانی بدل شود ہمچون انگول و انگیل (اردو) دیکھو انگور۔

**انگیز** بقول برہان بر وزن مهمیز (۱) برانگیخته۔ و (۲) بلند ساخته و (۳) برخیزانید صاحب ناصری بذکر هر سه معانی بالا فرماید که (۴) امر به انگیختن و (۵) حرکت قوت شهویه و بقول صاحب سروری (۶) برشورانیده و (۷) پیدا کننده۔ بذکر معنی جهد

بت پنجم گویند قیام آلت رجولیت که به عربی نعوظ گویند (یوسفی طبیب ــه) گر بانگیز توره یا
نتوری چند روزچه به که از لحم نیکوتر و زنخو و سازی غذا ؛ صاحب جامع به معنی اوّل و دوم
قانع بهار فرماید که (۶) نوعی از نان شیرینیه که شهوت را برانگیزد (حکیم زلالی ــه) زان
... شوخ خونریز چه مقشّر دل کند باد اهم انگیزد (طالب آملی ــه) لبت از بوسه بانگیزتر
است چه رخت از گل عرق آمیزتر است چه **مؤلف** عرض کند که محققین بالا ز غور کار
نگرفته اند و بر قواعد فارسی اعتنا نکرده معنی پنجم حقیقی است که نعوظ باشد و معنی هشتم که پیدا
کرده بهار است محض خیالش که از هر دو سندش هم معنی پنجم پیدا است و همین اسم مصدر
انگیزیدن است که به معنی بلند کردن می آید و ما ذکر این به معنی اوّل انگیختن کرده ایم و انگیز
امر از مصدر انگیزیدن بهمه معانیش و باقی همه معانی بیان کرده محققین نازک خیال غلط
باشد و سند استعمال هم پیش نشد و ما از اصلیت تسامح شان خبر داده ایم یعنی معنی اوّل و
دوم و سوم و ششم بصورت مفعول و معنی هفتم بصورت فاعل آمده جز این نیست که
محققین انیرا از اسم فاعل و مفعول ترکیبی پیدا کرده اند و خیال نمی کنند که از مجرد امر بدون
ترکیب با اسمی این معنی حاصل نمی شود چنانکه رایت انگیز و فتنه انگیز و خشم انگیز۔ اگرچه معنی فاعلی
دارد ولیکن این معنی در مجرد لفظ انگیز نیست و حاصل نمیشود تا آنکه انگیز را که امر است با
رایت و فتنه و خشم مرکب نه کنیم بالجمله نتیجه این همه جگر کاوی اینست که انگیز (۱) بمعنی نعوظ
است و (۲) امر از مصدر انگیزیدن دیگر هیچ (اردو) (۱) نعوظ۔ بقول آصفیه عربی
اسم مذکر۔ استادگی ذکر۔ عضو تناسل کا کھڑا ہونا۔ خواہش جماع (۲) مصدر انگیختن و انگیزیدن

کے تمام معنون مین - اس کا امر -

**انگیزان** | بقول صاحب شمس لغت فارسی است مرادف انجدان - دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد سند استعمال هم پیش نشد و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد که مبدل انگدان است فارسیان دال مهمله را به زای هوز بدل کنند همچون سرخ مرد و سرخ مرز و یای زائد در وسط کلمه زیاده کنند چنانکه نبت و نبیت دیگر هیچ (اردو) دیکھو انجدان -

**انگیزانیدن** | بقول بحر متعدی انگیزیدن (کامل التصریف) و مضارع این انگیزاند **مؤلف** عرض کند که انگیزیدن متعدی بیک مفعول است و این متعدی بدو مفعول موافق قاعده تعدیه بزیادت الف و نون دوم - صاحب موارد گوید که به معنی انگیختن فرمودن - ما عرض کنیم که بواسطه کسی انگیزش کردن و انگیختن و شامل باشد به همه معانی انگیزیدن و انگیختن (اردو) بلند کروانا - ایجاد کروانا - پیدا کروانا - جمع کروانا - کروانا - کھچوانا - برپا کروانا - قائم کروانا - نصب کروانا - بنا کروانا - کدوانا - تحریک کروانا - حرکت دلوانا - پریشان کروانا - برانگیختہ کروانا - نکلوانا - ظاہر کروانا - دور کروانا - آمادہ کروانا - ظاہر کروانا -

**انگیزش** | بفتح اوّل و کسر کاف فارسی و زای هوز بقول موارد حاصل بالمصدر انگیختن و انگیزیدن شامل بر همه معانی هر دو مصدر -
(میر خسرو ؎) مه که در انگیزش رنگ است چیست ؛ نقشگر صورت ایوان تست ؛ (اردو) انگیختن اور انگیزیدن کے تمام معانی کا حاصل بالمصدر جیسے بلندی - ابھار - چھیڑ - ظہور وغیرہ -

**انگیز شهوت کردن** | استعمال به معنی شهوت

را بحرکت آوردن وسعی در نعوظ کردن۔ (صائب ۵) ساده لوحی کز دوا انگیز شهوت می کند ؛ می کند بیدار دشمن را بقصد جان خویش ؛ (اردو) نعوظ کی کوشش کرنا۔ شہوت کو حرکت دینا۔

**انگیزه** | بقول برهان و ناصری و بعنت بر وزن کفلیزه بمعنی سبب و باعث چیز باشد موارد هم بذیل مصدر انگیختن ذکر این کرده گوید که این مجاز است **مؤلف** عرض کند که حیف است که سند این پیش نشد و ما از معاصرین عجم دریافت کرده ایم که انگیزه بزیادت های نسبت در آخر انگیز کنایه باشد از چیزے که منسوب به انگیختن شود و مرادف این انگیزش باشد نه بمعنی سبب و باعث ۔ مثلاً گویند که "سبب انگیزه طبیعت او این بود" یعنی باعث برانگیختگی و انگیزش طبیعت این بود (اردو) دیکھو انگیزش۔

**انگیزیدن** | بقول موارد و بحر و بهار و بعنت و نوادر به همه معانی مرادف انگیختن است که گذشت۔ مرکب از انگیز و یای معروف و علامت مصدر دن ما اشاره این برانگیختن هم کرده ایم۔ بقول محققین فارسی مصدر جعلی است و باصول ما مصدر اصلی که از اسم جامد فارسی زبان وضع شد۔ کامل التصریف۔ مضارع این انگیزد و حاصل بالمصدر این انگیزش (اردو) دیکھو انگیختن۔

**(۱) انگیل** | بقول برهان و جامع و جهانگیری با کاف فارسی بر وزن زنبیل حلقه را

**(۲) انگیله** | گویند که کوی گریبان و تکمه کلاه را از آن بگذرانند و تکمه گریبان را نیز گفته اند **مؤلف** گوید که مبدل انگول و انگوله که گذشت که واو به تحتانی بدل شد همچون انگور و انگیر و ما صراحت ماخذ این بر انگل کرده ایم و حقیقت انگول و انگوله هم بجایش مذکور

(اثیرالدین اخسیکتی ۵۲) ہر آن انگیلۂ زرین کہ چرخ از اختران سازد بہ لباس عمر او را بر گریبان زبان زیبد (اردو) دیکھو انگول - انگولہ۔

**انمن** بقول جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند با ول مفتوح ثانی زدہ و ہر دو میم مکسور انگور بود و آنرا انگیہ نیز گویند دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و جز این نیست کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) دیکھو انگور۔

**انوازادہ** بقول صاحب شمس بالفتح بہ معنی شہزادۂ بزرگ نسب - دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و سندی ہم پیش نہ شد اگر سند استعمال پیش شود تو انیم عرض کرد کہ اصل این نوازادہ باشد کہ الف وصلی در اولش آوردہ انوازادہ کردند و نوازادہ بقول برہان معنی پسرزادہ و دخترزادہ می آید چہ نو بمعنی فرزند آمدہ و نیز نوا بہ معنی نیکوئی حال و بزرگترین و بہترین ہر چیز کذا فی البرہان پس عجبی نیست کہ نوازادہ بلحاظ معنی آخر الذکر شہزادہ بزرگ نسب را گفتہ باشند حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است (اردو) شہزادۂ عالی خاندان مذکر

**انوالید** بقول صاحب بول چال مفرس (اِن ویلیڈ) لغت انگلیسی است بہ معنی قیامگاہ افواج ضعیف و بیکارہ - دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو) بیکار اور ضعیف افواج کا قیام گاہ - مذکر۔

**انوپا** بقول برہان و سروری و جامع و سراج و جہانگیری بفتح اوّل و ضم ثانی و سکون واو و بای فارسی بالف کشیدہ (۱) گاو زبان تلخ را گویند و آن گیاہیست کہ در دارو ہا بکار برند و (۲) کاسنی را نیز گویند کہ بعربی ہندبا خوانند - صاحب ناصری گوید کہ ہمان انگوبا کہ گذشت

صاحب محیط برگاوزبان فرماید که بسبب مشابهت با زبان گاو این نام نهاده اند و نباتی
است دراز برگ که آنرا بعربی لسان الثور و بیونانی نوغلص د برومی بوقلیس و بلاطینی بکلوم
وبهندی کاٹھ مانڈہ وسنگا ہولی گویند- تازہ آن گرم وتر در اول وخشک آن را رطوبت
معتدل و مائل بیبوست- خاصیت آن در تفریح قلب وتقویت آن بغایت عظیم- مفرح
ومقوی ارواح وحرارت غریزی و اعضای رئیسہ وحواس وملین طبع ونافع خفقان
وتوحش امراض سوداوی ومنافع بسیار دارد (الخ) بخیال ما بہ معنی اول اسم جامد زند
و پازند است وبہ معنی دوم مخفف انگوباکہ گذشت (اردو) (۱) گاوزبان- بقول آصفیہ مونث
ایک قسم کی بوٹی جس کا پتّا زبان گاو سے مشابہ ہوتا ہے- لسان الثور (۲) دیکھو انطوبا

**انورسما** بقول برہان وہفت بروزن ابو در دا بلغت یونانی سیلان خون را گویند
(اردو) خون کا سیلان مذکر-

**انوشا** بقول برہان وجامع با ثالث مجہول وشین نقطہ دار بالف کشیدہ (۱) مذہب وکیش
گبران و (۲) بمعنی شادی وخرمی و (۳) عدالت ہم آمدہ- صاحب ناصری بر معنی اول
و دوم قانع ونسبت معنی دوم صراحت کند کہ بہ معنی خوشا دشادی وخرمی نیز- صاحبان
سروری وجہانگیری وسراج از معنی دوم وسوم ساکت مؤلف عرض کند کہ اصل این
نوش است کہ بمعنی گوارا وتریاک وعسل وکنایہ از آب حیات ہم آمدہ والف در اول این
وصلی است ودر آخر این زائد کہ افادۂ معنی فاعلی کند از قبیل خوش وخوشا وزیب وزیبا
بدین وجہ کہ گبران را مذہب شان بسیار گوارا وعزیز بود مجازاً آنرا انوشا گفتند ومعنی دوم

وسوم ہم مجازاً است از آنکہ مسرت و عدالت گوارای خاطر و مرغوب رعایاست بہ تحقیق ما معنی اول مرادف خوش و خوشا باشد نہ نوشی و شادی زیراکہ بقاعدہ فارسی بعد زیادت الف در آخر افادۂ معنی فاعلی شود نہ مصدری پس نوشا بمعنی خوشی گفتن صحیح نباشد و اشارہ این برانوشہ ہم می آید (اردو) (۱) زرتشتون اور آتش پرستون کا مذہب مذکر (۲) خوش۔ اچھا (۳) عدالت۔ سوتش۔ انصاف۔ مذکر۔

**انوشیروان** بفتح اول مزید علیہ و مخفف ہمان نوشیروان است کہ بجایش می آید بحذف تحتانی۔ الف وصلی زیادہ کردہ اند۔ نام بادشاہی کہ بعدل مشہور است بہار ذکر این کردہ (سنجر کاشی ست) کہ با وداد خدا وند ازل تا باید بہ ہمت حاتمی و عدل انوشیروانی بہ مؤلف عرض کند کہ بعضی از محققین نوشیروان را بمعنی رب النوع انسان گفتہ اند کہ جبرئیل باشد و بمجاز نام بادشاہی و خان آرزو و سراج درست خیال کند کہ اصل این نوشین روان باشد بمعنی شیرین جان اندرین صورت نون دوم بکثرت استعمال بحذف شدہ نوشیروان شد و فرماید کہ بمجاز معنی مطلق عدل ہم مستعمل ہمچون حاتم کہ بمعنی مطلق سخی مستعمل مؤلف عرض کند کہ این مجاز مجاز باشد و استعمال انوشروان بمعنی آخرہ از نظر ما نگذشت و صاحب ناصری بذیل انوشہ گوید کہ انوشیروان مرکب از انوشہ و روان اندرین صورت ہای ہوز بہ تحتانی بدل شد انوشیروان شد چنانکہ شاہگان و شایگان و انوشروان مخففش (اردو) نوشیروان مذکر۔ بقول آصفیہ مشہور بادشاہ جس کے عہد بادشاہت میں ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے۔

ا بقول برهان و جامع و جهانگیری بفتح اول و رابع (۱) بمعنی خوش و خوشا و خرم
ی و (۲) شراب انگوری را نیز گفته اند و (۳) نام عمهٔ شاپور و (۴) بادشاه نوجوان
بد و (۵) بمعنی آفرین و بارک الله هم و بضم اول نیز گفته اند- صاحب ناصری بترک
م نسبت معنی اول فرماید که بمعنی خوشی و خرمی است بخیال ما غلط کرده است که معنی
ی پیدا کرده (فردوسی ۵۱) بدو گفت شاها انوشه بزی ٭ همیشه ز تو دور دست بدی
۵) فروغست جسم و روان را خرد ٭ انوشه کسی کو خرد پرورد ٭ (منوچهری ۵۲) انوشه
ب کن جاودان زی ٭ درم ده دوست جو دشمن زبر کن ٭ (نظامی ۵۴) انوشه منش
ی و بهره ز نوش جهان باد بسیار بهره ٭ (فردوسی ۵۵) انوشه که گردید گوهر پدید ٭ درو
بد منیان سنزید ٭ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول و دوم و پنجم فرماید که انوشا-
ه هردو ماخوذ است از انوش که نوش مخفف آن است و الف در اول افادهٔ
علیت کند چنانکه گوشا و نیوشا و هاء دوم برای نسبت و هردو بیک معنی است
ی شاد و خرم مجاز بود به معنی خوشا و آفرین و شراب نیز مجاز بدینوجه که شراب و رند
ملال است و میتواند که های هوز بدل الف باشد از عالم خارا و خاره مؤلف
رکه ما صراحت ماخذ انوشا بجایش کرده ایم- الف اول وصلی است نه اصلی- پس
عنت که نوش مخفف انوش است بلکه انوش مزید علیه نوش باشد و معنی لفظی انوشه
بیت منسوب به نوش است- یعنی گوارائی دارنده و کنایه از شراب و برای معنی
نجم های هوز را مبدل الف گیریم همچون یاسا و یاسه و حقیقت معنی اول خوشی دارنده

کہ از الف آخر پیدا شود بقاعدۂ فارسی ہمچون زیب و زیبا و خوش و خوشا و معنی سوم وچہارم بر سبیل مجاز است کہ کسی را باین نام موسوم کنند یا بادشاہ نوجوان را انوشہ نامند و آنچہ انوشہ بہ تای عربی بعوض نون دوم بمعنی سوم بجایش گذشت۔ غیر از تصحیف نباشد کہ بہ غلطی کاتبین یک نقطہ زیادہ کردند۔ دیگر ہیچ۔ صاحب سخندان برای اظہار تعلق فارسی بازبان سنسکرت فرماید کہ در سنسکرت انوکہا بمعنی عمدہ وخوب آمدہ و در فارسی انوشہ بہ معنی خوش وخرم۔ مؤلف عرض کند کہ پی بحقیقت نبردہ است انوشہ را با انوکہا ہیچ تعلق نیست (اردو) (۱) دیکھو انوشا (۲) شراب۔ مونث (۳) شاپور کی پھوپھی کا نام انوشہ تھا (۴) نوجوان بادشاہ (مذکر) (۵) آفرینا۔ دیکھو آفرین۔

| | |
|---|---|
| (الف) انومیدن | صاحب شمس تبت (الف) گوید کہ بزاری پاک کردن ونسبت (ب) |
| (ب) انونیدن | فرماید کہ نالہ وزاری کردن و (ج) بقول برہان وجامع بمعنی نالہ |
| (ج) انوئیدن | وزاری ونوحہ کردن۔ صاحب ناصری بذیل (ج) گوید کہ نوان نیز |

ہمین معنی دارد۔ صاحب بحر فرماید کہ کامل التصریف است ومضارع این انوید۔ صاحبان سراج وجہانگیری وموارد ونوادر ہم ذکر این کردہ اند وصاحب سروری صراحت فرماید کہ (ج) بفتح اول وضم نون است مؤلف عرض کند کہ نوان بمعنی انوئیدن نیست چنانکہ صاحب ناصری نوشتہ بلکہ بقول محققین بمعنی زاری کنان وفریاد زنان باشد کذا فی البرہان ونوا بمعنی نالہ آمدہ واز طرز بیان محققین می کشاید کہ نوان ہم بمعنی نالہ وفریاد ونوانیدن مصدرش بمعنی نالہ کردن ونو ہم بمعنی نالہ وزاری است۔ صاحب برہان ذکر این کردہ پس متحقق شد

کہ (الف) نتیجہ تسامح صاحب شمس است کہ در لفظ و معنی غوری نکرد و دیگر کسی از محققین با او نیست و سند استعمال ہم پیش نشد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و (ب) راجا دا کہ مخفف و مزید علیہ نو آنیدن گیریم کہ می آید۔ بزیادت الف وصلی در اوّل و حذف الف سوّم و (ج) وضع شد از اسم جامد نوکہ ذکرش گذشت۔ فارسیان الف وصلی در اوّل و یای نون۔ اند در آخرش آوردہ انوی کردند و پس ازان بقاعدہ مصادر جعلی بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر (دن) انوئیدن شد و بر اصول ما مصدر جعلی است کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شدہ (اردو) رونا۔ نوحہ کرنا۔

**انہ** بفتح اوّل و دوّم کلمہ ایست کہ برای اظہار لیاقت آید و ذکر این در ممدودہ بر آنہ گذشت ہمچون ماہانہ و سالانہ و روزانہ و جرمانہ و بیعانہ انچہ محققین این را در ممدودہ آوردہ اند قابل غور است و آنچہ صاحب انند ہمدر انجا بہ معنی شایستگی نوشتہ از شاہانہ سند گرفتہ است قابل نظر زیرا کہ در شاہانہ ہای لیاقت بر لفظ شاہان است و بس چنانکہ در مردانہ و زنانہ و بزرگانہ (اردو) آنہ کا استعمال بقاعدہ فارسی اردو مین بھی ہے اور مخصوص ہے انہین الفاظ فارسی اور عربی سے جنکو فارسیون نے کلمہ انہ کے ساتھہ استعمال کیا ہے۔ جیسے جرمانہ۔ بیعانہ۔ ماہانہ۔ وغیرہ۔

**انہ ناس** بفتح اوّل و دوم بقول صاحب رہنما نام میوہ ایست ناصر الدین شاہ قاچار در سفرنامہ خود ذکر این کردہ و معاصرین عجم بر زبان دارند۔ صاحب محیط فرماید کہ اسم ہندی است۔ در ہنگام خامی سبز و خانہ خانہ و اطراف خانہا اندک پوست نازک

برآمده وبعد رسیدن آن زرد مائل بسرخی ودر هر خانه قریب پوست تخمهای ریزه زرد وتیره. مزاج آن نزد اهل هند سرد وتر ونزد بعضی معتدل در حرارت وبرودت. مفرح ومقوی دل وجگر. دافع خفقان ومقوی دماغ ومنافع بسیار دارد الخ) بعض محققین هند این را عین الناس نامند که هر خانهٔ او مشابه خانهٔ چشم انسان باشد وامیر مینائی مغفور در امیراللغات بقول فالن فرماید که اناناس اسم پرتگالی است وبقول فارسی لفظ هندی. وصاحب دلیل ساطع گوید که لغت هندی است واز محققین عربی مفردات طب کسی ذکر عین الناس نکرده اند. پس معلوم می شود که نام عین الناس نهادهٔ علمای هند است وبس ومعاصرین عجم اناناس بر زبان دارند (اردو) اناناس. بقول امیر (مذکر) ایک مشہور پہل ہے جو لیموں سے بڑا اور خربوزے سے چھوٹا. مائل بطول اور بعض چھوٹا اور گول بھی ہوتا ہے. گورکھپور اور بنگالہ میں اسکی کثرت ہے

**انہوبا** | بقول برہان وناصری وہفت واند با ہای ہوز وبای ابجد بر وزن محمود لغت زند وپاژند ستاره مشتری را گویند. اسم جامد فارسی قدیم است حالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو) دیکھو ارمز کے تیسرے معنی.

**(۱) انیبا** | (۱) بقول برہان با بای ابجد بر وزن چلیپا بلغت زند وپاژند درخت مورد را

**(۲) انیتا** | گویند وبرگ آنرا در دواها بکار برند وبجای بای ابجد تای قرشت هم بنظر آمده صاحب ناصری وهفت هم ذکر این کرده واین همان است که بر نمبر هفتم آس مذکور شد صاحب محیط بر آس فرماید که بمد الف اسم فارسی است مشهور به مورد وتمیمی گوید که آن ریحان است بلغت عرب ونازبو بلغت فارس وبسریانی آسا وکولنفسا وبیونانی قیطوش سرد وخشک

در دوم و بدان جوہر ارضی ست قبض می کند و تقویت می دہد و مجفف بسیار است و منافع
بیشمار دارد (الخ) بالجملہ انیبا اسم جامد فارسی قدیم است و حالا بزبان معاصرین عجم متروک
و صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب ذکر (۲) ہم کردہ (اردو) ریحان - مذکر - دیکھو ایار -

**انیر** | بقول برہان و ناصری و جامع بروزن امیر خوی زشت و طبیعت بد را گویند مؤلف
عرض کند کہ از معنی ہر چیز زشت و بجایش گذشت و ما ہمدرانجا از ماخذش ہم ذکری کردہ ایم
حقیقت این جز این نباشد کہ یای تحتانی زائد بعد نون زیادہ کردہ مخصوص کردہ اند بہ خوی و
طبیعت بد ہمچون لبت و لبیت - باقی حال اینہم اسم جامد فارسی قدیم است و حالا بزبان
معاصرین عجم متروک (اردو) بری خصلت - مؤنث -

**انیران** | بقول برہان و ناصری و جہانگیری بروزن امیران (۱) نام فرشتہ ایست موکل
بہ عقد و نکاح و (۲) نام روز سی ام از ہر ماہ شمسی و باین معنی بازای نقطہ دار ہم آمدہ (زرتشت
بہرام سے) سفندارمذ ماہ رفتہ تمام ؛ بروزی کہ خوانی انیرانش نام ؛ درین روز زردشت
پاکیزہ دین ؛ درآمد سوی حد ایران زمین ؛ صاحب سروری بمعنی دوم قانع (شرف الدین
شیرازی سے) سال بر ہفصد دہ بود ز ہجرت کاین شعر ؛ گفتہ شد روز انیران زمہ فروردین ؛
خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی نسبت معنی اول صراحت فرید کند کہ آن فرشتہ موکل این روز
ہم است و بازای نقطہ دار اصلی ندارد و صاحب جامع نسبت صراحت بمعنی اول ہمزبانش
**مؤلف** عرض کند کہ نیرا بقول برہان بلغت ژند و پاژند بمعنی آتش است کہ می آید -
فارسیان نون نسبت در آخرش ہمچون جوش و جوشن و الف وصلی در اولش زیادہ کردہ اینجا

کردند کہ بمعنی منسوب بہ آتش شد و فرشتہ را نام نہادند و نیز مجازاً روزی را کہ آن فرشتہ موکل این روز است (اردو) (۱) انیران - ایک فرشتہ کا نام ہے جو موکل ہے عقد و نکاح اور ہر مہینہ کی تیس تاریخ کا (۲) مجازاً اُس تاریخ کو بھی فارسیون نے انیران کہا ہے۔

**انیزران** | بفتح اول وکسر دوم و زای چہارم ہمان انیران بمعنی دومش کہ براے مہملہ چہارم گذشت و اشارہ این ہم ہمدرانجا مذکور - تبدیل رای مہملہ بہ زای ہوز خلاف قیاس است وجز این نیست کہ تصحیف کاتبین باشد چنانکہ خیال خان آرزو در سراج بہ انیران گذشت صاحب شمس ذکر این کردہ گوید کہ روز ماہ باشد وبس (اردو) دیکھو انیران -

**انیژ** | بقول برہان وناصری وجامع وسراج بازای فارسی بر وزن کنیز - گیاہی کہ آنرا بوی مادران گویند و عقرب از ان بگریزد مؤلف عرض کند کہ مرادف معنی اول اثیژ کہ بہ ثای مثلثہ دوم و زای فارسی در آخر گذشت وبراطیا ہم تعریف این مذکور شد - بخیال ما اسم جامد فارسی قدیم است وانچہ بہ ثای مثلثہ بعوض نون دوم گذشت تحریف باشد و غلطی کتابت واللہ اعلم (اردو) دیکھو اطریا -

**انیس اعضا** | بقول برہان وبحر وجامع وناصری (۱) کنایہ از چشم است و (۲) اشارت بہ محبوب و مطلوب ہم - صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بمعنی اول قانع مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و بر زبان معاصرین عجم متروک حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) (۱) آنکھ - مؤنث (۲) محبوب - مذکر -

**انیسان** | بقول برہان وناصری وجامع وسروری وجہانگیری وسراج بر وزن خسیسان

بمعنی بیہودہ وخلاف وکذب ودروغ ومخالفت باشد (شمس فخری ؎) نہ درجودش بود ہرگز
تحقیق ٭ نہ درقولش بود ہرگز انیسان ٭ مولف عرض کند کہ نیسان بالکسر بقول برہان ہم بمعنی
خلاف ومخالفت می آید پس ظاہراً الف وصلی در اول این زیادہ کردہ اند (اُردو) خلاف مذکر
مخالفت۔ مونث۔ جھوٹ مذکر۔

(الف) **انیسون** با اول مفتوح وثانی مکسور بقول جہانگیری وسروری وبرہان مرادف انیسان گذشت (جامی ؎) دردتو کہ پیوستہ انیس دل ماست ٭ اے یار انیس ازتو انیسون سود ٭ ہم او فرماید کہ بزبان یونانی (۲) رازیانہ رومی را نامند۔ خان آرزو نسبت معنی اول درسراج گوید کہ مبدل انیسان باشد مقصودش جز این نباشد کہ الف بہ بواو بدل شود ہمچون تاغ و توغ ونسبت معنی دوم صراحت کامل بر الانیسون گذشت وہمان است انیسون کہ بقول صاحب محیط محقق شد مخفی مبادکہ از سند بالا

(ب) **انیسون رفتن** بمعنی دور شدن مخالفت است (اُردو) الف دیکھو انیسان (۲) دیکھو الانیسون (ب) مخالفت دور ہونا۔

(الف) **انیسہ** (ب) **انیشہ** (الف) بقول برہان وجامع بروزن ہریسہ ہر چیز بستہ را گویند کہ بدشواری از ہم جدا شود وحل گردد (ب) (۱) بمعنی (الف) و (۲) بمعنی جاسوس و (۳) چاپلوس۔ صاحب ناصری ذکر معنی دوم (ب) کردہ وصاحب سروری نسبت (ب) فرماید کہ در شرفنامہ آبستہ وابستہ ودر فرہنگ آئشتہ وآئستہ وآئیشہ بمعنی جاسوس وچاپلوس گذشت (شہیدی (ب) ؎) در کوے تو انیشہ ہمیگردم اے نگار ٭ وزدیدہ تا نگرت بہ بینیم بہ بام ودر ٭ خان آرزو در سراج نسبت (الف) گوید کہ در جہانگیری انبستہ بہ موحدہ

سوم و فوقانی پنجم آمدہ پس قول برہان تصحیف باشد و نسبت (ب) فرماید کہ در شرفنامہ آلستہ بمدّہ بروزن وابستہ و آئینہ بوزن عالیشہ آمدہ لیکن از اشعار بعض استادان بے مدّہ معلوم میشود و آن نیز درست است **مولف** عرض کند کہ ما بر انبستہ کہ بہ نون دوم و فوقانی پنجم گذشت اشارۂ (الف) کردہ ایم و با خان آرزو اتفاق داریم کہ در (الف) تحریف راہ یافتہ ضعیف است کہ سند استعمال این پیش نشد و اگر بدست آید توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد کہ حالا بزبان معاصرین عجم متروک است و نسبت (ب) عرض میشود کہ آئیشہ بمدودہ و تحتانی دوم بمعنی جاسوس و جاپلوس گذشت ماخذش ہم بدر انجا نذکور پس جا دارد کہ (ب) را مبدل آئیشہ گیریم کہ الف دوم بدل شد بہ نون ہمچون اغل و نغل و انچہ در (ب) معنی الف ہم بیان شدہ قابل نظر است طالب سند استعمال باشیم (اردو) (الف) دیکھو انبستہ (ب) دیکھو انبستہ اور آئیشتہ ۔

**انین** بقول برہان بروزن زمین ظرفی باشد از سفال مانند سبو و خمچہ بزرگے کہ دوغ را دران کنند و بجنبانند تا روغن از ماست جدا شود ۔ صاحب ناصری فرماید کہ ہمین لغت در ممدودہ ہم گذشت صاحب جامع گوید کہ این را بترکی نہرہ بکسر اول نام است **مولف** عرض کند کہ ما در ممدودہ صراحت کامل کردہ ایم و آن بر دو معنی شامل است و درینجا اہل تحقیق بر معنی دومش قناعت کردہ اند ۔ و این ظرفی است خاص ہمچو دیگر ظروف حصہ زیرینش پہنا و عریض باشد تا بر زمین قرار گیرد چون دوغ درین ظرف ریزند و شیر زنہ را در حرکت دہند آوازے می برآید از دوغ و شیرے کہ داخل آنست و بدینوجہہ کہ انین لغت عرب است

بمعنی نالہ و نالہ کردن۔ جا دارد کہ این را بمعنی خاص مقرر کردہ باشند۔ و آنچہ شیر زنہ را ہم بالف ممدودہ آئین گفتہ اند بہ ہمین سبب باشد (اُردو) دہ برتن جس مین دہی یا دودھ ڈالکر ہلاتے ہین اور مسکہ نکالتے ہین۔ مذکر دیکھو آئین۔

## الف مقصورہ با واو

او | بقول برہان و جامع و ناصری بضم اوّل و سکون ثانی ضمیر غائب است نسبت بہ ذوی العقول چہ غیر ذوی العقول را آن گویند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ محل نظر است چرا کہ آن اسم اشارت است و او ضمیر غائب و ہم او بر آن فرماید کہ آن با مشار الیہ جمع شود چنانکہ آن گروہ و کلمۂ او با مرجع جمع نگردد۔ مولف عرض کند کہ تخصیص او با ذوی العقول در محاورۂ عجم باقی نماند حیف است کہ محققین زباندان ذکرش نکردہ اند (مولانا غزالی سے) چرخ فانوس خیال و عالمی حیران در او * مردمان چون صورت فانوس سرگردان در او * (اُردو) وہ بقول آصفیہ ہندی ضمیر غائب۔ اسم اشارہ بعید۔ وہ حرف جو غائب یا بعید کے اشارہ کے واسطے بولا جاتا ہے۔

او | بقول برہان و ناصری و جامع بر وزن ہوا (۱) بمعنی آواز باشد و (۲) بمعنی با ہم کہ بمعنی شوربا و آش گذشت (مولوی معنوی سے) اے شمس تبریزی بگو سر شہان شاہ خو * بی رنگ و بوے و گفت و گو از شمس بشنو این او * صاحبان جہانگیری و سراج بر معنی اوّل قانع و خان آرزو در سراج صراحت مزید کند کہ مخفف آوا بمدودہ باشد و آن مخفف آواز است۔ مولف گوید کہ بمعنی دوم این را مبدّل آبا خیال کنیم کہ باے موحدہ بہ واو بدل شود ہمچون آب و آو۔ (اُردو) (۱) دیکھو آواز (۲) دیکھو آبا کے دوسرے معنی۔

**اواجیس** بقول صاحب شمس بالفتح لغت فارسی است (۱) بمعنی روزگار و زمانه و (۲) همیشه (۳) قسمی از طعام. حیف است که سندے پیش نشد و دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرده و معاصرین عجم بر زبان ندارند. مجرد بیانش اعتبار را نشاید. و ماخذ این هم هیچ بفهم نمی آید (اُردو) (۱) روزگار. زمانه. مذکر (۲) ہمیشہ (۳) غذا کی ایک قسم۔

**اواخ** بقول صاحب شمس با واو مفتوح لغت فارسی است بمعنی آه. حیف است که سندے پیش نشد و دیگر محققین ازین ساکت و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند. البته این لغت به همین معنی در ممدوده گذشت (اُردو) دیکھو آواخ۔

**اوار** بقول برہان بفتح اول بروزن شرار بمعنی (۱) دفتر (۲) حساب دیوانی و (۳) بضم اول گرما و هوائے گرم۔ صاحب ناصری فرماید که همان که در ممدوده گذشت۔ صاحب جامع بذکر معنی اول گوید که (۴) دیوانخانه ملوک هم و (۵) ریزهٔ آهن که در هنگام نعل کردن اسپ بیفتد و ذکر معنی سوم هم کرده۔ صاحب جهانگیری از معنی دوم ساکت و در معنی چهارم تخصیص ملوک ندارد و نسبت معنی پنجم فرماید که بقول بعض فرهنگها با ممدوده صحیح است خان آرزو در سراج بذکر معنی اول و دوم فرماید که اوار بمعنی سوم یعنی گرما و آفتاب لغت عرب است۔ **مولف** عرض کند که ماتحقیق کامل معنی اول و دوم این در ممدوده کرده ایم ممدوده و مقصوره چیزے نیست که نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی است۔ و معنی چارم مجاز معنی اول باشد و ماخذ معنی پنجم هیچ متحقق نمی شود که صلاحیت مجاز هم ندارد و متحقق است که این مبدّل آبار باشد بمعنی دوم و اوارہ که می آید مبدّل ابارہ بزیادت هائے نسبت

بمعنی منسوب بحساب وکنایہ از دفتر حساب و دیوان ملوک ۔ اندرینصورت باید کہ معنی اول
[ایـ]ن را مخفف اوارہ دانیم وخان آرزو درست گوید کہ معنی سوم لغت عرب است ۔ صاحب
منتخب اللغات ہم ذکر این کردہ (اردو) (۱) حساب کا دفتر ۔ مذکر (۲) حساب ۔ مذکر ۔
(۳) گرما ۔ گرم ہوا ۔ تابستان ۔ مذکر (۴) دیوانخانہ ۔ پادشاہی دیوان ۔ مذکر ۔
(۵) لوہے کا بُرادہ اور لوہے کے ریزے جو نعل بندی کے وقت ریتنے اور صاف کرنے سے
[گـ]رتے ہیں ۔ مذکر ۔

**اوارہ** | بقول برہان بروزن شرارہ
(۱) دفتر حسابی کہ حساب ہای پراگندہ را
[د]ران نویسند و درین زمان آن دفتر را
اوارجہ گویند و (۲) بمعنی دار الامارہ ہم کہ
بارگاہ ملوک وسلاطین باشد و (۳) ریزہ آہنی
نیز کہ در وقت سوراخ کردن نعل اسپ فرو ریزد
و (۴) بضم اول گرما و ہوای گرم ۔ وبقول
ناصری وجامع وجہانگیری وسراج مرادف
اوار کہ بدون ہای ہوز در آخر گذشت
صاحب سروری گوید کہ بروزن ستارہ و
از معنی چارم ساکت (حکیم فردوسی ۵۱)
دو صد درج پر طوق و یارہ ہمہ * کہ بُد نام
شان در اوارہ ہمہ * (شہید ۵۲) ہمے
فزونی جوید اوارہ ہمہ افلاک * کہ تو بہ طالع
میمون دران نہادی پای * مولف
گوید کہ مبدل ابارہ باشد و در ممدودہ ہم گذشت
وتحقیق ما ہمین است کہ آبار بمعنی حساب
اصل است و آوار بواو دوم مبدلش ہمچون
آب و آو وچون ہای نسبت در آخر زیادہ
کردند آبارہ و آوارہ بمعنی فرد حساب شد
کہ بوسیلۂ آن حسابات پراگندہ را جمع کنند
وفی زماننا اوارجہ نام دارد و معنی دوم

| | |
|---|---|
| مجاز آن و غرابت معنی سوم را برآوار نوشته ایم وحقیقت معنی چہارم ہم ہمدرانجا مذکور که بمعنی لغت عربی زبان است اگر استعمال این | بدین معنی در کلام فرس بنظر آید توانیم عرض کرد که ہاے زائد است که برآوار زیاده کرده اند دیگر ہیچ (اردو) دیکھو آوار۔ |

**اواریدن** بقول صاحب ضمیمهٔ برہان (۱) بمعنی گواریدن (۲) خوردن۔ دیگر کسی از محققین مصادر فارسی ذکر این نکرد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مبدل گواریدن است که بہمین معنی می آید کاف فارسی بالف بدل شده ہمچون گرگنج و آرگنج و اگر این را مصدر آوار قرار دہیم ہم بجا دارد ولیکن استعمال این در کلام فرس یافته نشد (اردو) دیکھو آواریدن کے پہلے اور دوسرے معنے۔

**اوارین** بقول برہان و ناصری و جامع و سراج بروزن شیاطین۔ زشت و بدرا گویند چنانکه برآرین خوب و نیکو را۔ **مولف** عرض کند که ہمین لغت به دال مہمله دوم بعوض واو بجایش گذشت و ماخذش ہمدرانجا مذکور۔ باشد که واو بعوض دال مہمله بوجہه عدم علم ماخذ تحریف است یا این را در فارسی قدیم اسم جامد گیریم بمعنی زشت و بد وجا دارد که مرکب باشد از لغت سنسکرت آوار و وار که ہردو بمعنی تعویق و درنگ آمده کذا فی الساطع۔ فارسیان تحتانی و نون نسبت برو زیاده کردند که بمعنی منسوب به درنگ و تعویق شد و مجازاً بمعنی بد و زشت استعمال کردند که درنگ و تعویق ہم مکروه است و عجبی نیست که این مفرّس باشد از لغت عربی آوار که بقول برہان بمعنی گرمی آتش و گرمی آفتاب است فارسیان بزیادت حروف نسبت در آخرش بمعنی زشت و بد استعمال کردند و این اقوی است (اردو) برا۔ بد۔

**اوام** بقول برہان وجامع وسراج بروزن عوام (۱) قرض ووام را گویند (۲) بمعنی رنگ ولون صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید کہ آن را پام وفام ہم گویند صاحب سروری بر معنی اوّل قانع (کمال اسمعیل ۵۰) تا درین شہر آمدم از بس اوام چمن بے بفروختم کاشانہ را۔ **مولف** عرض کند کہ وآم بقول برہان بمعنی قرض و دین و رنگ ولون می آید پس چیزی نیست کہ این بزیادت الف وصلی مزید علیہ وام باشد (اردو) (۱) قرض۔ وام۔ مذکر (۲) رنگ۔ مذکر۔

**اوبار** بقول برہان بفتح اوّل بروزن اقسار چیزے اگلو فرو برندہ وبلع کنندہ و ہر چیز کہ فرو رود یعنی بلع شود و ہر جانورے کہ جانور زندہ را فروبرد گویند اوبارید بمعنی آتش غالب وزہر مہلک و بمعنی خانہ وسرا و امر بفرو بردن و بیرون افگندن بضم اوّل نالہ وزاری۔ صاحب سروری ہم ذکر بعض معانی بالا کردہ۔ خان آرزو در سراج بحوالہ قوسی گوید کہ لفظ اوبار اکثر اژدہا ونہنگ اطلاق می کنند یا بچیزے کہ باینہا نسبت داشتہ باشد وبحوالہ برہان ذکر دیگر معانی ہم کند **مولف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما اوبار (۱) بمعنی ہر چیز کہ فرو رود یعنی بلع شود اسم جامد فارسی زبان است و (۲) بمعنی آتش غالب و (۳) بمعنی زہر مہلک ہم اسم جامد باشد وجا دارد کہ لغت عربی آبارۃ را در وضع این دخلی باشد کہ بقول منتہی الارب بمعنی ہلاک گردانیدن آمدہ و (۴) بمعنی خانہ وسرا و (۵) بمعنی نالہ وزاری ہم اسم جامد است وہمین است اسم مصدر اوباردن و اوباریدن کہ می آید و (۶) امر ہر دو مصادر مذکور ہم و معنی مفعولی بیان کردہ محققین نتیجہ ترکیب امر با اسمی است

که افادهٔ آن کند پس نباید که انیمعنی فاعلی را بر مجرد لفظ اوبار قائم کنیم (میر معزی ص) بیجهد
همچو کبوتر دل شاهان جهان ٭ که خدنگ جگر اوبار تو چون شاهین است ٭ (خاقانی ع)
بحر نهنگ اوبار بین آهنگ اعدا داشته (اُردو) (۱) نگلی ہوئی چیز (۲) تیز آگ۔ مونث
دیکھو آتش (۳) مہلک زہر۔ مذکر (۴) گھمر۔ مذکر (۵) گریہ۔ مذکر۔ رونا بمعنی حاصل بالمصدر
بکا (۶) اوبارون۔ اوباریدن کے تمام معنون مین امر۔

(الف) **اوباردن** (الف) بقول موارد بمعنی چیزے تمام ناچاویده در گلو فرو بردن
(ب) **اوباریدن** و نسبت (ب) فرماید که (۱) مرادف (الف) و (۲) بمعنی افگندن
و (۳) ناله و زاری کردن۔ صاحب نوادر ذکر (الف و ب) کرده هر دو را مرادف یکدیگر
بمعنی اوّل گوید و از معنی دوم و سوم (ب) ساکت۔ صاحبان برهان و جامع و سروری
ذکر هر سه معنی (ب) کرده اند۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل (ب) فرماید که (الف)
مخفف اوست۔ صاحب بحر نسبت (ب) گوید که کامل التصریف است و مضارع
این اوبارد و اتفاق اهل تحقیق برین است که (ب) بمعنی اوّل و دوم بالفتح و بمعنی سوم
بالضم است۔ **مؤلف** عرض کند که ماخذ یعنی اسم مصدر این هر دو مصادر همان اوبار
که گذشت و معنی اوّل و سوم بلحاظ معنی اسم مصدر حقیقی است و معنی دوم مجاز معنی اوّل
و بخیال ما (الف) مخفف (ب) نباشد بلکه فارسیان مصدر را به دو آئین وضع کنند یکی
بزیادت علامت مصدر بر اسم مصدر همچون (الف) و دیگرے بزیادت یاے معروف
قبل علامت مصدر چنانکه (ب) بصورت آخر را مخصوص بمصادر جعلی کرده اند و (ب)

اسم مصدر جعلی نام نهاده اند۔ ما عرض کنیم که (الف و ب) هر دو مصدر اصلی است وضع شده است از اسم جامد فارسی زبان وبحث کامل بر لفظ اسم مصدر کرده ایم بتحقیق ما هر سه معنی بالا در هر دو مصدر باشد که مرادف یکدیگر است وهر قدر اسناد برای هر دو بدست آمد در همه آن استعمال اسم فاعل ترکیبی ومضارع است بمعنی اول وآن متعلق بهر دو مصدر باشد که امر هر دو او بار آمده ومضارع هر دو اوبارد سیر معزی سه) سبک شدند سراسیمه آن سپاه گران ✽ ز تیر شاه و زپیلان مست جان اوبار ✽ (وله سه) رای هر یک عالم آرا یدهمی چون آفتاب ✽ تیغ هر یک دشمن اوباردهمی چون اژدها ✽ (اردو) الف وب (۱) بے چبائے نگلجانا (۲) ڈالنا (۳) رونا۔

**اوباش** | بقول برهان وجامع بروزن افراش مردم عامی هیچ نفهمیده وبیسروپاو جلف ولیسه خود ومتعصب۔ وارسته فرماید که (۱) لغت عرب است بمعنی مردم مختلط جمع بوش بخلاف قیاس وفارسیان بمعنی مفرد استعمال کنند **مولف** عرض کند که در استعمال فرس بمعنی جمع هم بنظر آمده۔ صاحب منتخب که محقق عربی زبان است می فرماید که بمعنی مردم فرومایه ودرآمیخته از هر طائفه را گویند (نعمت خان عالی سه) هیچکس را در ان سواد معاش ✽ تا که هستند این چنین اوباش ✽ (واله هروی سه) گلی از جمله گلهای خراسان دیدم ✽ گفت رندم من وشلاقم واوباشم من ✽ (۲) بتحقیق ما اسم مصدر اوباشتن که می آید واین فی الحقیقت مبدل اوبار است که رای مهمله بشین معجمه

بدل شده همچون انگاردن و انگاشتن و آغاردن و آغاشتن۔ اندرین صورت معنی مرادف اوبار باشد و مجازاً بمعنی پُر و آسوده۔ (اُردو) (۱) اوباش بقول امیر (عربی) بدچلن آوارہ۔ بدکردار لوط۔ (۲) پُر۔ بھرا ہوا۔

**اوباشتن** بروزن برداشتن بقول صاحب مواردِ (۱) بمعنی پُر کردن و آگندن چنانکہ صاحب فرہنگ منظومہ گوید ؎ ہست اوباشتن چہ انگلندن بمعنی دیگرش چہ آگندن پُر و صاحب بحر این را سالم التصریف گفتہ کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و صاحبان سروری و برہان و جہانگیری ہم ذکر این کردہ اند۔ مولف گوید کہ اسم مصدر این ہمان اوباش است کہ گذشت۔ فارسیان علامت مصدر (تن) را بر لفظ اوباش زیادہ کردہ مصدرے ساختند قیاسی و محققین مصادر این را مصدر اصلی نام نہادہ اند و ما بر لفظ اوباش ذکر ماخذش کردہ ایم۔ و صراحت اصول مصادر بر (اسم مصدر) گذشت (اُردو) بھرنا۔

(۲) اوباشتن بقول صاحب موارد بمعنی انگلندن و صاحبان بحر و برہان و سروری و جہانگیری ہم ذکر این معنی کردہ اند۔ مولف گوید کہ مبدل اوباردن است کہ رائے مہملہ بشین معجمہ بدل شود چنانکہ انگاردن و انگاشتن و آغاردن و آغاشتن و باین معنی مجاز معنی اوّل باشد چہ پُر کردن چیزے از دست افگندن آن چیز است و بس (اُردو) دیکھو اوباردن کے دوسرے معنی۔

(۳) اوباشتن بقول صاحب موارد چیزے تمام ناچاویدہ در گلو فرو بردن۔ صاحب نوادر ہم ذکر این معنی کردہ و صاحب سروری فرو بردن نوشتہ و از حکیم اسدی سند آوردہ

نہنگی تو کاندر نگو داشتن ٭ ندانی مکافا
جزا و باشتن ٭ مولف گوید کہ ہمان مرادف
اوباردن و مجاز معنی اول کہ ناچاویدہ بہ گلو
فرو بردن ہم مماثل پر کردن چیزے باشد
(اُردو) دیکھو اوباردن کے پہلے معنی۔

**اوباشہ** بقول برہان کہ برلفظ آباشہ
ذکر کردہ (۱) مرادف آباشہ کہ گذشت
واز آن معلوم میشود کہ بضم اول است
با حقیقت ماخذش ہم در انجا ذکر کردہ ایم
(۲) بقول نوادر بمعنی چیزے تمام ناچاویدہ
در گلو فرو بردن ٭ مولف گوید کہ اوباشہ
بالفتح حاصل بالمصدر اوباشتن باشد

بہمہ معانیش و تخصیص بہار بیک معنی جز این
نباشد کہ استعمال این بہ دیگر معانی از نظرش
نگذشت (اُردو) (۱) دیکھو آباشہ (۲)
اوباشتن کا حاصل مصدر تمام معنون مین

**اوباشی** بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرہنگ بالفتح و کسر شین معجمہ بتقیدی آوارگی
و مشغول بودن بلہو و لعب و مانند آن۔
دیگر کسی ذکر این نکرد۔ مولف گوید کہ یاے
مصدری بالفظ اوباش لاحق کردہ اند
چنانکہ تونگری و درویشی (اُردو) اوباشی
بقول صاحب آصفیہ۔ اسم مونث۔ عربی۔
بمعنی بدچلنی۔ عیاشی۔

**اوبردن** بقول صاحب بحر بروزن افشردن۔ ناچاویدہ فرو بردن۔ سالم
التصاریف است کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید۔ صاحب انند ہم ذکر این کردہ
مولف عرض کند کہ مخفف اوباردن است بحذف الف دوم بہمہ معانیش و
تخصیص صاحبان لغت بریک معنی جز این نباشد کہ استعمال دیگر معانی از نظر شان
نگذشت محققین مصادر این۔ امصدر اصلی میگویند و باصول ما کہ صراحتش بر اسم مصدر

از رسم و آئین ملک فارس که حاضرین بارگاه شاهی بر زمین بوسه دهند و حاضرین بارگاه حکام به دست حاکم بوسه می زنند یا دست خود را بوسه داده بر سینه کنند و پشت را خم دهند - پس ازین دو قسم تعظیم مخاطب - اوّل الذکر را مرتبهٔ اعلیٰ است و آخر الذکر را مرتبهٔ ادنیٰ - اعلیٰ مخصوص است با سلاطین و ادنیٰ مخصوص به افسران دار الحکومت که نائب پادشاه باشند - فارسیان افسر دار الحکومت را اوپچه گفتند و این مجاز باشد که علامت تعظیم را برائے صاحب تعظیم استعمال کردند - و جا دارد که فارسیان اوپچی را که بقول صاحب ساطع در هندی زبان بمعنی سلاح پوش است به تبدیل هائے هوز به تحتانی اوپچه کردند همچون شائگان و شایگان و خوے و خوه افسر دار الحکومت را که سلاح پوش می باشد اوپچه نام نهادند و این اقوی است (اردو) دار الحکومت کا افسر - صاحب آصفیہ نے افسر کا ذکر کیا ہے - عربی اسم مذکر - سردار - عہدہ دار -

**اوپچه خانه** استعمال بقول انند بحواله فرهنگ فرهنگ لغت فارسی است (۱) بمعنی حراست گاه و پاسبان خانه و (۲) بمعنی طلایه - مولّف عرض کند که این لغت مرکب است از اوپچه و لفظ خانه و ما صراحت ماخذ اوپچه بجایش کرده ایم معنی اوّل موافق قیاس است و معنی دوم دور از قیاس زیرا که طلایه بالفتح فوجی را گویند که بشب حفاظت شهر و لشکر کند و جز این نیست که استعمال این به مجاز باشد حیف است که دیگر محققین فرس ازین لغت ساکت اند (اردو) محبس بقول صاحب آصفیه (عربی)

| | |
|---|---|
| فوجی گروہ جو رات کو شہر یا اپنے لشکر کی چوکسی کرے۔ روند۔ قراول گشت۔ | اسم مذکر۔ جیل جیلخانہ۔ بندی خانہ۔ قیدخانہ (الخ) پہرہ کا مقام۔ (۲) طلایہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر (اصل طلائع) وہ |

**اوپرا** بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی تماشاگاہ کہ بزبان انگریزی ڈرا ما گویند و صاحب بول چال این را بمعنی نغمہ و سرود و رقص نوشتہ گوید کہ این مفرس اوپیرا است کہ لغت زبان انگلیسی باشد۔ **مولف** گوید کہ قول صاحب بول چال نسبت تفریس درست می نماید کہ تحتانی را حذف کردند و بس معنی بیان کردۂ او درست نیست مارا اتفاق است با صاحب روزنامہ کہ معاصرین عجم تصدیقش کنند و ترجمۂ لغت انگلیسی ہم ہمین است۔ (اردو) ناٹک سال بقول صاحب آصفیہ سنسکرت۔ اسم مذکر۔ ناچ گھر۔ تماشاگاہ۔ تھیٹر۔

**اوپرا وبالہ** اصطلاح بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی تماشاگاہ و صاحب بول چال بمعنی رقص و سرود نوشتہ **مولف** گوید کہ قول صاحب رہنما اقرب بصحت زیراکہ تحقیق ماخذ اوپرا بجایش کردہ ایم کہ بمعنی تماشہ گاہ گذشت و بال بزبان انگلیسی ترجمۂ رقص است۔ معاصرین عجم ہائے نسبت در آخرش زیادہ کردہ با اوپرا مرکب کردند و معنی لفظی این تماشہ گاہ منسوب برقص باشد (اردو) دیکھو اوپرا۔

**اوت** بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و تاے مثناۃ فوقانی مخفف او و تو۔ صاحب برہان ہم در ضمیمہ ذکر این کردہ۔ **مولف** عرض کند کہ ما در کلام

قدما استعمال این دیدہ ایم کہ بمعنی او ترا باشد چنانکہ ''اوت دشنام داد'' یعنی او بتو دشنام داد و محققین سلف برادعاے خود سندے یافتہ باشند حیف است کہ ذکرش نکردند و خبر این نیست کہ آ او ضمیر منفصل غائب است و تَ ضمیر متّصل حاضر۔ معاصرین عجم ازین استعمال ساکت (اُردو) وہ اور تو۔ وہ تجھکو۔

**اوتانگ** بقول صاحب بول چال در استعمال معاصرین عجم مرادف اورانگ کہ می آید و ما حقیقت ماخذ این ہمدر انجا عرض کنیم (اُردو) دیکھو اورانگ۔

**اوتانیدن** بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی بخواب رفتن و (۲) غنودن و دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مولّف گوید کہ اسم مصدر این اتان بالضم اوّل است کہ بزبان سنسکرت برپشت خوابیدہ را گویند۔ صاحب ساطع ذکر این کردہ فارسیان بقاعدۂ ترکی واو باظہار ضمہ آوردند یا واو بعد الف زیادہ کردند ہچون افتاد و اوفتاد و بزیادت تحتانی و علامت مصدر ردن مصدرے ساختند کہ باصول ما جعلی است و قیاسی و از تعریفے کہ بر اسم مصدر کردہ ایم تصدیق این میشود کہ اصول ما اقوی است از اصول محققین فرس۔ انچہ صاحب انند بالفتح نوشتہ خلاف ماخذ است۔ معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجاز آن (اُردو) (۱) سونا (۲) اونگھنا۔

**اوتل** بقول صاحب موید کہ بذیل لغات فارسی آوردہ میوۂ آویختہ را گویند صاحب شمس ہم ذکر این کردہ حیف است کہ ہر دو محققین از حلیۂ لفظ ساکت اند

**مولف** گوید که این لغت ماخوذ است از تازی که بقول انند بمعنی پر شکم آمده و چون در پری شکم آویخته میگردد لهذا میوهٔ آویخته را نام نهاده اند (اردو) لٹکا ہوا میوہ۔ مذکر۔

**اوتنگ** بقول ہفت بفتح اول وفتح مثناة فوقانی وکاف فارسی بمعنی ریسمانی که قبا ولنگ وامثال آن بران اندازند وگاہی خوشه ہاے انگور ہم بدان آویزند **مولف** گوید که این لغت ماخوذ باشد از اتنگ که بقول صاحب ساطع لغت سنسکرت است بضم ہمزه وتشدید تای فوقانی بمعنی بلند وعالی وچون ریسمان مذکور بر بلندی می باشد لہذا فارسیان بتصرف لفظی نامش نہادند یعنی فوقانی مشدد را مخفف کرده بعد الف واو زیاد کردند (چنانکه افتاد واوفتاد) وبرین تقدیر باید که بالضم باشد زیرا که واو زائد (بقاعدهٔ ترکی که اکثر در فارسی زبان مروج است) علامت ضمهٔ فوقانی باشد که در لغت سنسکرت بود وانچه محقق فاضل بفتح اول آورده تحقیق او باشد حیف است که از محققین فرس دیگرے ذکر این نکرد وترجمهٔ این در عربی معلاق است وآونگ وآوند که در ممدوده گذشت مرادف این باشد ومعاصرین عجم ہمین مقصود را از رسن جامه ومجرد رسن ہم گیرند بقرینهٔ بیان وچیزے که براے ہمین مقصد از چوب سازند که درین روز ہا زیر استعمال است آنرا معاصرین عجم چوب رخت گویند که تفصیلش بجاے خودش می آید۔ (اردو) الگنی بقول صاحب آصفیه۔ہندی اسم مونث۔ وه رسی جو کپڑے لٹکانے کے واسطے مکان کے اندر باندھ لیتے ہین۔

**اوتو** بقول معاصرین عجم آله ایست آہنی که تعریفش بر اوتی می آید که گازران وخیاطان آن را بر آتش گرم کنند وبوسیلهٔ آن شکن جامه وبلندی نشانهٔ دوخت را دور کنند وبقول صاحب

کنز این لغت ترکی است و مرادف اوتی و ہر دو در ترکی زبان ترجمۂ مکوٰۃ است در عربی آلہ
را نامند کہ بدان داغ نہند۔ فارسیان اگرچہ استعمال این در فارسی زبان کردہ اند و
معاصرین عجم ہم حالا بر زبان دارند ولیکن مخصوص است براے معنی اوّل الذکر۔ و ما بلغت
اوتی ذکر مانندش کردہ ایم کہ از اوت مرکب است و واو آخر درینجا براے نسبت باشد
بمعنی منسوب بہ آتش (اُردو) دیکھو اوتی۔

**اوتی** بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اوّل و کسر فوقانی لغت فارسی است
آہن گرم کہ بدان داغہاے جامہ دور نحو کنند۔ **مولف** عرض کند کہ مفرس است از لغت
ترکی کہ اوت بقول صاحب لغات ترکی بمعنی آتش است۔ فارسیان یاے نسبت در آخرش
زیادہ کردہ آلہ را نام کردند کہ خیاطان و گازران آتش داخل آن می گذارند یا بالای آتش
گرمش کنند و بوسیلۂ آن شکن ہاے جامہ و داغہاے آبی دور کنند۔ معنی لفظی این منسوب
بہ آتش است۔ اگرچہ اوتی در ترکی زبان بقول صاحب کنز آلۂ داغ را گویند ولیکن این
وراے آنست و معاصرین عجم این را اوتو نامند کہ ذکر آن بجایش گذشت (اُردو) استری
بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مونث۔ وہ لوہے یا پیتل کا بطخ کی شکل کا اوزار جسے گرم کرکے
کپڑون کی سلوٹین مٹاتے یا سیون بٹھاتے ہین۔

**اوج** بقول صاحب برہان بفتح اوّل بروزن موج معرب اوگ است کہ بکاف فارسی
می آید (۱) مقابل حضیض باشد۔ صاحب مؤید بمعنی بلندی گفتہ و صاحب بہار طرف بالاے
چیزے می گوید و فرماید کہ صحیح آنست کہ معرب اُچ بضم ہمزہ و تشدید جیم فارسی کہ کلمۂ ہندی است

صاحب سخندان و سوار السبیل ہم ہمزبان بہار - مولف عرض کند کہ اُچ بالضم و جیم فارسی
بہ تخفیفش لغت سنسکرت باشد بمعنی بلند - فارسیان بقاعدہ خود واو بعد الف زیادہ کردند
و جیم فارسی بدل شد بہ جیم عربی ہمچون کاچ و کاج ولیس ازان جیم عربی بدل شد بہ کاف
فارسی چنانکہ آخشیج و آخشیک و لجام و لگام و تصرف در اعراب ہم کہ متعلق بہ لب و لہجہ شاست
یعنی ضمہ الف بدل شد بہ فتحہ پس اوگ مفرس باشد کہ بمعنی بلندی مستعمل شد و تصرف خفیف
در معنی ہم راہ یافت کہ بلند را بلندی کردند و اوج معرب این است بقاعدہ عربی کہ کاف
فارسی بہ جیم عربی بدل شد و این معرب ہم در فارسی مستعمل شد آنچہ صاحبان سوار السبیل و
سخندان و بہار عجم اُچّ را بہ جیم مشدد و فارسی - لغت ہندی گرفتہ اند تسامح کردہ اند بلکہ بہ تخفیف
جیم فارسی لغت سنسکرت است چنانکہ بالا گذشت و آنچہ صاحب منتخب بر لغت اوج اوگ را
ہندی گفتہ سکندری خوردہ و آنچہ اوج را معرب اوچہ خیال میکند و این را النسب و اشہر
داند درست نیست زیرا کہ بسند اند کہ اوچہ بمعنی بلند بہ لغت فارسی زبان است و نہ ترکی
و غیر ذلک و جا دارد کہ اوج را لغت ترکی گیریم کہ بقول صاحب لغات ترکی بفتح الف و
ضمہ واو و سکون جیم بمعنی کف دست است کہ طرف بالاے پنجہ باشد و صاحب کنز کہ ہم
محقق لغات ترکی است بمعنی طرف و آخر نوشتہ و صاحب منتخب ہم بصراحت معنی طرف
بالاے چیزے گفتہ - پس معنی بلندی کہ مروج شد مجاز آن باشد اندرینصورت استعمال
اوج بمعنی بلندی تصرف فارسیان است بر سبیل مجاز و اوگ کہ بہمین معنی بکاف فارسی می آید
مبدل آن بقاعدہ فارسی چنانکہ ذکرش بالا گذشت و این مفرس باشد و اہل عرب از

ہمین اوگ بقاعدہ تعریب اوج کردند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ (قاآنی ۵) اوج وحضیض موج زیادہ است در بحور ÷ جوش وخروش سیل زایر است در بہار ÷ از ہمین است (۱) اوج استغنا (۲) اوج اعتبار (۳) اوج ثریا (۴) اوج خورشید (۵) اوج دولت (۶) اوج زحل (۷) اوج فلک (۸) اوج قدر (۹) اوج کیوان (۱۰) اوج گردون (۱۱) اوج مدعا (۱۲) اوج میزان (صائب ۵۱) چو مرغ خانگی برگرد آب و گل نمیگردد ÷ ہمای خوش نشین اوج استغناست تنہائی ÷ (صائب ۵۲) برلب بام خطر شتوان بخواب امن رفت ÷ در بہشتم تا ز اوج اعتبار افتادہ ام ÷ درینجا اوج بمعنی رتبہ مستعمل اینجا بلندی است (صائب ۵۳) رہ نوردانی کہ چون خورشید تنہا می روند ÷ از زمین پست بر اوج ثریا میروند ÷ (انوری ۵۴) وتد قاف ترا میخ طناب ÷ اوج خورشید ترا سقف خیام ÷ (صائب ۵۵) اوج دولت حباب بازی نشاط و پوچ نیست ÷ از بصیرت نیست گردون برکنار بام رقص ÷ درین شعر ہم استعمال اوج بمعنی مرتبہ باشد بر سبیل مجاز ÷ (انوری ۵۶) ہر نماز دگرے بر اثر قوس قزح ÷ درگہی ملتی افراشتہ بر اوج زحل ÷ (انوری ۵۷) فلک کوکب است عز الدین ÷ آن نہ کوکب ورای اوج فلک ÷ (انوری ۵۸) نہ اوج قدر او را ہیچ پستی ÷ نہ بحر طبع او را ہیچ معبر ÷ (انوری ۵۹) ہر کہ سر بر خاک ایوانت نہد از روی قدر ÷ پایش از تحت الثری بر اوج کیوان آمدہ است ÷ (انوری ۶۰) از بلندی اوج گردون زیبدت سقف خیام ÷ وز بزرگی جرم کیوان شایدت میخ طناب ÷ (ظہوری ۶۱) تنگ است صحرای ربا پست است اوج مدعا ÷ نگشود ہمت عقدہا از رشتہ

پرواز ما ؎ (انوری ۱۲۵) بزرگوار اگفتم چو مشتری برجوع ؎ ز اوج اوّل میزان شود بجانۂ
تیر ؎ وجا داد۔ وکہ اسناد ۴ و ۶ و ۹ را متعلق بہ معنی دوم لفظ اوج کنیم کہ می آید۔ (اُردو)
اوج بقول امیر۔ عربی۔ مذکر۔ بلندی (صبا ۵) پستی سے اوج خاک مین ملکر بدل گیا ؎
ذرہ سے لو نصیب کا اختر بدل گیا ؎ ا۔ دو مین اوج مرتبہ۔ عروج اور ترقی کے معنون مین بھی
مستعمل ہے (ناسخ ۵) ایک ساعت ہی زمانے مین ہوا ہمکو نہ اوج ؎ آسمان پر کیا ہمارے
بخت کا اختر نہین ؎ صاحب آصفیہ نے لکھا ہے "اوج۔ عربی۔ اسم مذکر۔ بلندی۔ اونچائی
چوٹی۔ عالی مرتبہ۔ بڑائی۔ عظمت۔ آسودگی۔ بہبودی۔ ترجیح۔ فوق۔

(۲) اوج بقول برہان بلند ترین درجۂ کواکب بود وآن نقطۂ ملاقات سطح محدب فلک
باشد از افلاک جزئیہ سبعہ سیارہ با حوامل ایشان وبہار نسبت این فرماید کہ در اصطلاح
نقطہ ایست از فلک خارج مرکز کہ دور ترین نقاط است از مرکز عالم وہر یک از سیارات
اوجی دارد مولف گوید کہ در اصطلاح اہل تنجیم نام درجہ ایست مر آفتاب را وہر یکی را از
سبعہ سیارہ اوجی باشد وگاہی حضیض واین معنی مجاز معنی اوّل است وبس۔ وسند این بذیل
معنی اوّل بر نشان ۵ و ۷ و ۱۰ گذشت۔ دیگر محققین لغت فرس ازین معنی ساکت اند۔
(اُردو) اوج۔ مذکر۔ کواکب کا سب سے بلند درجہ اور اہل نجوم کی اصطلاح مین ایک
درجہ کا نام ہے جو مخصوص ہے سبعہ سیّارہ کے لئے۔

(۳) اوج بقول برہان نام نغمہ ایست از موسیقی۔ صاحب ناصری ہم ذکر این معنی کردہ
مولف گوید کہ در علم موسیقی آہنگ ونغمہ را اوج وحضیض است کہ ہندیان آن را چڑھاو

واتار گویند یعنی مطربان موافق اصول خود در بعض جا صدائے خود را بلند کنند و بعض جا پست پس ہمان بلندی صدا را۔ فارسیان اوج خوانند و این معنی از مجرد لفظ اوج پیدا نمیشود مگر بقرینہ بیان و بدون قرینہ این را اوج موسیقی یا اوج نغمہ و آہنگ نام است حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و ہر دو محققین بالا از نزاکت بیان ساکت ما از معاصرین عجم تصدیق خیال خود کردہ ایم (اردو) آلاپ بقول صاحب آصفیہ (ہندی) اسم مونث آواز کا اتار چڑھاو۔ گانے مین سرون کا اونچا کرنا۔ گیت کی اٹھان۔ آلاپ کی دو قسمین ہین ایک روہی یعنی سُرون کا چڑھاو دوسری اروہی یعنی سُرون کا اتار آپ ہی نے دُوون پر فرمایا ہے کہ گانے کی آواز کا دوچند کرنا۔ الاپ اونچے سر کی آواز اس کی اصل دونا ہے جناب امیر مینائی نے امیر اللغات مین آلاپ کو الف مقصورہ سے لکھا ہے اور فرماتے ہین کہ اس کی اصل آلاپ ہے (سنسکرت کا لفظ) اس کے چار لفظ ہین آ۔ نا۔ لنے۔ توم انہین چار رنگ کے اتار چڑھاو سے راگ کی شکل بنانے کو آلاپ کہتے ہین (الخ) پس متحقق ہوا کہ اوج کا خالص ترجمہ دُوون ہے جسکو ہندی مین آروہی کہتے ہین۔

**اوج برگرفتن** استعمال بمعنی بلندی حاصل کردن و بلند شدن است (ظہوری ؎)
آسمان برگرفتہ اوج وحضیض ٭ از فراز و نشیب احوالم ٭ (اردو) بلندی حاصل کرنا۔

(الف) **اوج پروازی** استعمال۔ بمعنی بلند پروازی باشد۔ فارسیان استعمال این نکنند و از سندے کہ بدست آمدہ است استعمال

(ب) **اوج پروازی کردن** پیدا است کہ مصدر اصطلاحی است بمعنی بلند پروازی کردن (عرفی ؎) باز شاہین امیدم اوج پروازی

(۱۵۲۸)

کنند ؎ لیک شوقم برہواے وصل شہبازی کند ؎ (اُردو) (الف) اردو مین بلند پروازی کہہ سکتے ہین صاحب آصفیہ نے بلند پرواز کا ذکر کیا ہے (فارسی) اونچا اُڑنے والا (ب) بلند پروازی کرنا۔

**اوج چیزے بچیزے سودن** | مصدر اصطلاحی بمعنی رساندن بلندی چیزے بہ چیزے باشد کنایہ از بلند کردن مرتبۂ آنچیز۔ صاحب آصفی ذکر اوج سودن کردہ و از تمثیل پیش کردہ اش استعمال اوج چیزے بہ چیزے سودن پیداست (ابوالفرج رونی سہ) خسروا اندر مقام فیروزی ؎ سود اوج ہوا بہ تر کلاہ ؎ (اُردو) کسی کا مرتبہ بڑہانا۔

**اوج خرام** | استعمال۔ بقول بہار و آنند معروف **مولف** گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بلندی خرام دارندہ و بر بلندی روندہ چنانکہ طالب املی گفتہ (سہ) چون بہمدوشی ہمت شدہ ام اوج خرام ؎ چرخ را زیر قدم آبلہ پیدا شتہ ام ؎ (اُردو) اوج خرام کہہ سکتے ہین بمعنی بلندی پر جانے والا۔ صاحب آصفیہ نے بلند پرواز پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ صفت۔ عالی دماغ۔ عالی خیال۔ عالی فکر۔ ہماری رائے مین اوج خرام اِس کا مرادف ہے۔

**اوج خواستن** | استعمال بمعنی خواہش بلندی کردن و بلندی جستن باشد۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت (ابوالفرج سہ) گر ستارہ بر براق ہمتش ؎ اوج خواہد اوج او را کاہ باد ؎ (اُردو) بلندی کی خواہش کرنا۔ بلندی چاہنا۔

**اوج دادن** | استعمال۔ صاحب آصفی ذکرش کردہ از معنی ساکت **مولف** گوید کہ بمعنی بلند کردن و بلندی دادن باشد (علوی سہ) گرانی را عطایش داد تا اوج ؎ شدہ در آب گوہر تہ نشین موج ؎ (اُردو) بلند کرنا۔ بلندی عطا کرنا۔

**اوجدی** | وارستہ بحوالۂ نصاب ترکی گوید کہ لغت ترکی است بمعنی نیمہ آستین۔ **مولف**

عرض کنند که در فارسی مستعمل است۔ وصاحبان انند و بہار عجم این را بجاے بے نقطہ آوردہ اند و شاید از غلطی کتابت باشد۔ حیف است کہ ہمہ محققین بالا از صراحت جیم و حاے مہملہ ساکت اند۔ وصاحبان لغات ترکی و کنز و مؤید ازین ساکت۔ وسند ہمہ محققین ازہمین یک شعر است (شانی تکلو ســـ) اوجدی پوشیم و پیر خرقۂ ما آفتاب ؛ دلق ما را نیست عیبی جز کرپانی درست ؛ (اُردو) نیمہ آستین۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ آدہی آدہی آستینون کی مرزئی۔

**اوج ساے** اصطلاح۔ صاحبان بہار عجم و انند ذکر این کردہ اند اما از بیان معنی ساکت۔ **مولف** گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است از مصدر سائیدن کہ بمعنی لمس کردن آمدہ پس اوج ساے بمعنی بلندی دارندہ و بلند و مرتفع باشد (نظامی ســـ) دران سنگ بستہ دژ اوج ساے ؛ عمارت گری کرد بسیار جاے ؛ (اُردو) بلند بقول آصفیہ۔ فارسی ؛ اونچا۔ رفیع۔ برتر۔

**اوج سرو** اِصطلاح بفتح سین مہملہ بقول صاحب بحر نام نغمہ ایست از موسیقی۔ صاحبان انندہم بحوالۂ غیاث این را آوردہ **مولف** گوید کہ باشد کہ این نغمہ مستقیم و طویل الصوت باشد وجا دارد کہ ہمان نغمہ را اوج سرو گفتہ باشند کہ ذکرش بر معنی سوم لفظ اوج گذشت۔ (اُردو) اوج سرو۔ فارسی مین ایک خاص نغمے کا نام ہے۔ اور ممکن ہے کہ دونون کو فارسیون نے اوج سرو کہا ہو۔ دیکھو لفظ اوج کی تیسری معنی۔

**اوج کشیدن** استعمال۔ صاحب آصفی این را ذکر کردہ از معنی ساکت۔ **مولف** گوید کہ بلند شدن و مرتبت یافتن است و سبح

فیضی ؎) یکتا گہرے کہ چون گشند اوج ٭
ریاشده ازوے آسمان موج ٭ (اُردو)
بلندی پانا۔

**وج گاه** | اصطلاح۔ بکاف فارسی بقول
بہار معروف۔ **مولّف** گوید کہ قلب اضافت
بمعنی محلّ بلند ہے کنایہ از فلک (ملا طغرا ؎)
وار فتاده برین اوج گاه ٭ زبینده پنهان
بوتار نگاه ٭ (اُردو) دیکھو آسمان۔

**وج گرائیدن** | استعمال۔ صاحب آصفی
کراین کرده از معنی ساکت۔ **مولّف** گوید کہ
قصد و میل بلندی کردن و بلند پرواز شدن
باشد (آرزو ؎) آنانکہ اوج عرش گرایند
رزو ٭ بے قاتش ز عالم بالا چه دیده اند ٭
(اُردو) بلند پرواز ہونا۔ بلندی اختیار کرنا
بلندی پر جانا۔

**اوج گرفتن** | استعمال۔ صاحب آصفی
کراین کرده از بیان معنی سکوت ورزیده
**مولّف** گوید کہ بمعنی بلند شدن است مرادف
اوج کشیدن کہ گذشت (واصف بخاری ؎)
رفت گرصیبی وادریں ازین ویران دشت ٭
ہر یکی اوج گرفت و دو سہ افلاک نوشت ٭
(ظہوری ؎) بر آستان تو خوش بخت پست
اوج گرفت ٭ برائے اختر پیشانی آسمان
این است ٭ و از ہمین است (۱) اوج
گرفتن شہرت و (۲) اوج گرفتن غبار و
(۳) اوج گرفتن نغمہ۔ (ظہوری ؎۱) از
ہمایونی پروانہ چہ داغ است ہمائے ٭ شہرتش
اوج گرفت است ببال و پر شمع ٭ (صائب
؎۲) از زمین اوج گرفتست غباریکہ مراست ٭
این از سیلی موج است کناریکہ مراست ٭
(طالب آملی ؎) دیگر سماع صومعہ داران
عرش گشت ٭ ہر نغمہ کہ اوج گرفت از زبان
ما ٭ (اُردو) دیکھو اوج کشیدن۔

**اوج مریخ** | اصطلاح۔ بقول صاحب بحر

برج اسد۔ و صاحب انند بحوالۂ غیاث نوشتہ
کہ کنایہ از برج اسد کہ محل اوج مریخ است
**مولف** گوید کہ مرکب اضافی است و مریخ
لغت تازی است در فارسی مستعمل۔ بقول صاحب
منتہی الارب بروزن سکین نام ستارۂ از جملہ سبعہ
سیارہ کہ بر فلک پنجم می باشد و در فارسی آنرا
بہرام میگویند منحوس و دال بر جنگ و خصومت
و خونریزی و ظلم است۔ بخیال ما ہیچ تخصیص باین اصطلاح
نیست بلکہ اوج خورشید کہ شرف آفتاب باشد
کنایہ از برج حمل و اوج مشتری کنایہ از برج
سرطان نیز می توان گرفت و وجہ تخصیص محققین
بالا بذکر این اصطلاح جز این نیست کہ اینہا
در اشعار قدما واقع شدہ است چنانکہ خا
گفتہ ؎ در مرکز مثلث بگرفت ربع مسکا
فریاد اوج مریخ از تیغ مہ صفاتش ؎
محققین ہندی نژاد مشکل تخصیص این ر
کردند (اردو) اسد۔ بقول آصفیہ۔ عربی
مذکر۔ ایک آسمانی برج کا نام۔

**اوج نوردن** استعمال۔ صاحب آ
ذکرش نمود و از بیان معنی ساکت۔ **مولف**
گوید کہ بلند پرواز شدن و سیر بلندی کر
(فیضی ؎) دل اوج نورد و من بدنبا
کامد ز فلک سروش اقبال ؎ (اردو)
پرواز ہونا۔ بلندی کی سیر کرنا۔

**اوجنیر** بقول ناصری بروزن مورید حقیقت و ماہیت چیزے را اوچنیر بہ جیم فارسی
بہمین معنی است و صاحب انند ہم بحوالۂ ناصری این را آوردہ **مولف** گوید کہ اگر
صاحبان ناصری و انند تصریحے نکردہ اند کہ جیم فارسی است یا عربی اما از طرز بیا
ناصری جیم عربی مفہوم میشود پس این مبدل اوچنیر باشد کہ جیم فارسی بعربی مبدل
ہمچون کاچ و کاج و تحقیق ماخذش بر لغت اوچنیرے می آید و آنچہ صاحب ناصر

لغت حوالہ برہان دادہ ما در برہان نیافتیم۔ (اردو) دیکھو اوچیز۔

**اوچیت پمن** بقول برہان با جیم فارسی و فوقانی و یاے فارسی و میم بروزن تغرل گلمن بلغت ژند و پاژند بمعنی انگشت باشد مطلقاً خواہ انگشت پا و خواہ انگشت دست۔ صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند گفتہ کہ باول مضموم و واو معروف و جیم فارسی مکسور و تاے فوقانی زدہ و باے فارسی مفتوح و میم مکسور بنون زدہ انگشتان را گویند و صاحب ہفت بفتح اول گفتہ۔ **مولف** عرض کند کہ اگرچہ این لغت فارسی قدیم و مرکب معلوم می شود اما از ماخذ این خبرے نیافتیم و حالا بزبان معاصرین عجم متروک است و ہمان انگشت مستعمل (اردو) دیکھو انگشت۔

**اوچراغ سحری است** مقولہ۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت۔ **مولف** گوید کہ فارسیان این مقولہ را بحق کسی استعمال کنند کہ از غایت پیری یا شدت مرض قریب بموت شدہ باشد چنانکہ چراغ در وقت سحر بے رونق و بے کار می شود کہ خود بخود بوجہ ختم روغن آثار خاموشی پیدا می شود و فروغ باقی نماند و اگر باقی باشد در روشنی سحر بے فروغ می نماید و متقاضی آن کہ او را بکشند (اردو) وہ تو چراغ سحری ہین۔" صاحب فرہنگ آصفیہ نے (چراغ سحری ہونا) پر فرمایا ہے کہ کوئی دم کا مہمان ہونا۔ مرنے کے قریب ہونا۔ قریب الزوال ہونا۔ اخیر وقت ہونا۔

**اوچہ** بقول برہان بفتح اول و فتح جیم فارسی مشدد نام شہری و مدینہ ایست۔ صاحب سراج فرماید کہ آن قصبہ ایست از ملتان کہ حضرت مخدوم جہانیان و سید جلال بخاری

وجدی است کہ بہ جیم منقوطہ بجایش گذشت - ہر دو محققین بالا از صحت لفظ کار
رفتہ اند و سندش ہم بدر انجا مذکور (اُردو) دیکھو اوجدی -
**اوخکسمہ** بقول بہار بالضم واشمام واو وخائے معجمہ زدہ وفتح کاف تازی وسین مہملہ
زدہ وفتح میم وہاے غیر ملفوظہ (۱) بعضی از فضلا نام نائے نوشتہ اند لیکن از اشعار استادان
(۲) بمعنی کج ومحرّف مستفاد میشود (سندش از طاہر وحید و باقر کاشی بر اخکسمہ گذشت)
باز گوید کہ بتحقیق آن است کہ (اوخکسمہ نگاہ) بمعنی برگشتہ نگاہ است واز زباندانان
شنیدہ شد انتہی کلامہ - وخان آرزو در چراغ فرماید کہ ظاہر الفظ ترکی است ودر
ترکی اوخ تیر را گویند در ینصورت (۳) بمعنی قیقاج اندازی کہ تیر باز گشتہ زدن ا
باشد - صاحب بحر عجم ہم زبان بہار - **مولف** عرض کند کہ ما حقیقت ماخذ این بر اخکسمہ
بیان کردہ ایم کہ بدون واو گذشت و (اخکسمہ نگاہ) ہم بجایش مذکور شد - ہر سہ محققین
بالا این ہر سہ معنی را از ہر دو سند طاہر وحید و باقر کاشی پیدا کردہ اند وما صراحت
آن بر اخکسمہ کردہ ایم - حاصل اینست کہ از کلام طاہر وحید معنی اوّل اصلا پیدا نیست
ومعنی دوم وسوم از کلام باقر کاشی یافتہ نمی شود بلکہ (اخکسمہ نگاہ) اصطلاح خاص است
کہ ذکرش گذشت - پس دعوی ہر دو محققین بالا نسبت ہر سہ معنی بے دلیل وحقیقت
این اصطلاح ہمان است کہ بدون واو دوم گذشت - فتاَمّل (اُردو) دیکھو اخکسمہ
**اودا** بقول برہان بفتح اوّل بر وزن سودا بیونانی کوہ را گویند وبعربی جبل خوانند
حالا معاصرین عجم استعمال کوہ کنند (اُردو) دیکھو اغریا -

**اودا سالیون** بقول برہان باسین بے نقطہ بالف کشیدہ وکسر لام وتحتانی بواو رسیدہ وبنون زدہ بیونانی کرفس کوہی باشد چہ اودا بمعنی کوہ گذشت وسالیون کرفس را گویند وتخم آن را فطرا سالیون خوانند چہ فطرا بیونانی مطلق تخم را گویند۔ صاحبان انند وہفت ہم ذکر این کردہ اند وکرفس بقول برہان رستنی باشد کہ ازان ترشی سازند یعنی درمیان سرکہ اندازند وخورند گویند کہ تخم آن شہوت مردان وزنان را برانگیزاند وازین جہت است کہ زنانی را کہ بہ بچہ شیر دہند از کرفس خوردن منع کنند۔ صاحب محیط بر ذکر کرفس جبلی گوید کہ بیونانی این را (اوراسالیون) نام است بخیال ما غلطی کتابت است کہ دال مہملہ (اودا) را بہ رای مہملہ (اورا) نوشت زیرا کہ بیونانی زبان کوہ را (اودا) نامند چنانکہ تحقیقش گذشت وبر کرفس فرماید کہ معرب از کرفش فارسی است وبعضی گویند کہ معرب از کرسب فارسی و بیونانی کرفسا وسالیون وبسریانی کرفشا وبرومی باطرا آخیون وبفرنگی سلری وبہندی اجمود نامند وآن نباتی است واقسام این بسیار است وبحسب مواضع مختلف واز مطلق آن مراد بستانی است وبرگ آن مائل بتدویر وشاخہای آن باریک و بلندی نبات تا بیکذرع وگل آن زرد وتخم آن تیرہ رنگ وتند طعم وباخوشبو مدور وغیر املس وبیخ بزرگ وسیاہ رنگ باریشہای باریک وقوی تر از سائر اجزای آن تخم آن گرم وخشک در اول دوم۔ مفتح ومحلل ومطیب ومسکن اوجاع ضماد آن تنہا یا با عسل محلل اورام وبا روغن گل وسرکہ تا یک ہفتہ جہت جرب وکذا مالش برگ آن در حمام مزیل حکہ وبا نوشادر

| | |
|---|---|
| جهت ثالیل و منافع بیشمار دارد مؤلف گوید که بقاعدهٔ فارسی اودا سالیون قلب مضافت سالیون اودا باشد و بس۔ | فارسیان هر دو لغت یونانی را به ترکیب خود استعمال کرده اند دیگر هیچ (اردو) دیکهو اسمودا و اکرفس۔ |

**او داند و کار او داند** | مقوله۔ صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده اند و از محل استعمال ساکت۔ **مؤلف** گوید که فارسیان این مقوله را بجائی استعمال کنند که کار کسی موافق طبیعت دیگرے نباشد و از استعمال این مقوله مقصود قائل جز این نباشد که کار کننده ذمه دار کار خود است معاصرین عجم استعمال این بزیادت موحّده کنند که موزون نشود یعنی (او داند و کار او بداند) (اردو) وه جانے اس کا کام جانے ۔ دکن میں مستعمل ہے۔ بعض محققین اردو کی زبان سے ہم نے سنا ہے " تو جانے تیرا کام جانے " یه اس موقع پر کہتے ہیں جب که کسی کا کام اپنے دل کو نه بهاے ۔ اس سے مقصد یه ہوتا ہے که کام کرنیوالا اپنے کام کا آپ ذمه دار ہے ۔

**اودر** | بقول ناصری و جامع و سراج و جهانگیری بروزن صفدر (۱) برادر پدر باشد که بعربی عم گویند و صاحب رشیدی گوید که (۲) بروزن و معنی افدر و برافدر نوشته که بالفتح برادر پدر و بمعنی برادر زاده و خواهر زاده گفته اند و اوّل اصح است۔ و صاحب مؤید گفته که بفتح اوّل و سکون ثانی و کسر دال مهمله برادر پدر و نیز (۳) سلاح و بارها که بر پشت دارند دیگر کسی ذکر معنی سوم نکرد۔ صاحبان برهان و سروری در بیان اعراب با مؤید اتفاق دارند۔ **مؤلف** عرض کند که با لغت آفدر و افدره

تحقیق ماخذ کردہ ایم کہ آفد بمعنی پدر و مجازاً بمعنی عم باشد و آفدرہ بزیادت ہای نسبت
در آخر بمعنی برادرزادہ و خواہرزادہ پس جزاین بنا شد کہ آودر مبدل آفدر باشد کہ
فارسیان فا را بہ واو بدل کنند چنانکہ فرخج و ورخج و فام و وام وجا دارد کہ اصل این
پدر باشد کہ بای فارسی بہ واو ہم بدل شود چنانکہ پام و وام والف اوّل وصلی است اند بصورت
معنی اوّل بیان کردہ محققین بالا مجاز باشد و معنی دوم از آودرہ توان گرفت کہ مبدّل
آفدرہ باشد ولیکن کسی از محققین فرس ذکر آودرہ نکرد پس معنی دوم در لغت آودر اصلا
بنا شد و برای معنی سوم بیان کردۂ صاحب موید طالب سند باشیم حیف است کہ
پیش نشد (اُردو) (۱) دیکھو افدر کے دوسرے معنی (۲) دیکھو افدرہ (۳) بوجھ
بقول صاحب آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بار۔ وزن۔ حمل۔ بوجھا۔

**اودردن** بقول برہان و ناصری و موارد و اانند بضم اوّل و ثالث بروزن بوبردن
بلغت ژند و پاژند بمعنی مُردن و از عالم رفتن باشد صاحب جہانگیری ہم در خاتمہ کتاب
ذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ مولف عرض کند کہ اگرچہ اکثر مصادر ژند و پاژند
حالا متروک الاستعمال است ولیکن بہ تحقیق ما ہمہ مصادر موضوع است از اسماے
جامد و علامات مصدر برخلاف تحقیق محققین مصادر فرس و ما صراحت این بر اسم
مصدر کردہ ایم۔ پس شک نیست کہ دین مصدر ہم دآن علامت مصدر باشد و ہیئت
آودر اسم جامد فارسی قدیم بمعنی مرگ و جا دارد کہ ماخذ این آتر باشد کہ لغت سنسکرت
کہ بقول صاحب ساطع بضم اوّل و تشدید فوقانی بمعنی بلند و اعلیٰ پس فارسیان تای

فوقانی را بدال مہملہ بدل کردند چنانکہ زرتشت و زردشت و واو علامت ضمہ بعد الف آوردہ او در کردند و ضرورت تشدید باقی نماند۔ پس معنی حقیقی آدرون بلند و اعلی شدن و مجازاً بمعنی مُردن استعمال کردند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔ (اردو) مرنا۔ بقول آصفیہ فوت ہونا۔ دنیا سے گزرنا۔ دم نکلنا۔ وفات پانا۔ جان دینا۔ (میر مجروح ۵) وہی درد فرقت وہی انتظار ؛ یہلا مرکے کیا چین پائیں گے ہم ؛

**او درغ** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اول و ثالث و غین معجمہ لغت فارسی است بمعنی (۱) شبنم و (۲) ژالہ۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکردہ ۔ مولف عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان ندارند و دیگر محققین فرس ہم این را ترک کردہ اند حیف است کہ سند استعمال ہم پیش نشد بخیال ما۔ شان لغت متقاضی آنست کہ این را لغت ترکی گیریم ولیکن عجب است کہ محققین ترکی زبان ہم ذکر این نکردہ اند۔ باقی حال اگر این را فارسی قدیم گیریم مرکب باشد از (آو) و (درغ) آو مبدل آب است کہ گذشت و ممدودہ را بکثرت استعمال مقصورہ خواندن متعلق بہ لب ولہجۂ فارسیان است و درغ بقول برہان بالفتح لغت رومی است و در فارسی مستعمل کہ بمعنی بند است کہ پیش آب بندند۔ پس معنی او درغ آب بند باشد قلب اضافت بند آب یعنی مانع آب و ظاہر است کہ یخ بستن مانع مجرائے آب باشد و گویند کہ چون ژالہ ببارد باران نبارد و این علامت کمی باران و گویند کہ چون شبنم بسیار ریزد علامت ختم باران و قلت باران است پس عجب نیست کہ فارسیان قدیم این مرکب را بمعنی شبنم و ژالہ استعمال کردہ باشند واللہ اعلم۔

(اردو) (۱) دیکھو اپشنک۔ (۲) ژالہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ تگرگ۔ اولہ۔

**اودرہ** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اوّل وفتح رائے مہملہ وسکون ہالغت فارسی زبان است بمعنی کوہستان مگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ بخیال ما اصل این (اودا) باشد او دا بمعنی کوہ بجایش گذشت و راہ بمعنی خود است کہ رہگذر باشد۔ الف آخر (اودا) والف (راہ) ہردو حذف شد و این قسم تخفیف الف در فارسی زبان بسیار است چنانکہ افتاد و فتاد و چاہ و چہ پس معنی لفظی این راہ کوہ باشد یعنی (راہ اودا) بر سبیل قلب اضافت وتخفیف ہردو الف (اودرہ) شد۔ واللہ اعلم۔ در محاورۂ معاصرین عجم بمعنی کوہستان مستعمل۔ (اردو) کوہستان بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ پہاڑی ملک۔ پہاڑوں کا سلسلہ۔ پہاڑ۔

**اودس** بقول برہان وناصری وجامع وجہانگیری بفتح اوّل وثالث بروزن نورس وجب وبدست را گویند وبعربی شبر خوانند وآن مقداریست از سر انگشت کوچک تا سر انگشت بزرگ دست آدمی مولف گوید کہ این مخفف (اودست) باشد کہ بہمین معنی می آید تائے فوقانی آخرہ حذف شد چنانکہ راست وراس۔ صاحب قانون دستگیری ذکر این قسم حذف کردہ۔ ما حقیقت ماخذ این بر (اودست) بیان کنیم۔ (اردو) بالشت بقول آصفیہ اردو۔ اسم مونث۔ شبر۔ وجب۔ بلاند انگوٹھے کی نوک سے چھنگلیا کی نوک تک کا فاصلہ بارہ انگل کا پیمانہ۔

**اودست** بقول برہان وجامع وانند | بروزن بدمست بمعنی اودس است کہ وجب

و بدست و شبر باشد صاحب سراج فرماید
کہ ظاہراً ادبدست مبدل ابدست است
کہ بدست مخفف آنست بہمین معنی واودس مخفف
اودست۔ مولف عرض کند کہ فارسیان
وجب و شبر را بدست گویند۔ صاحب برہان
ذکر بدست کردہ و معنی لفظی این از دست
باشد یعنی چیزے کہ از دست ماخوذ و متعلق است
کہ وجب نصف دست را گویند و جزو دست است
و درازیش ماخوذ است از یکدست۔ اندرین
صورت جا دارد کہ الف وصلی و واو اول بدست
زیادہ کردہ (ابدست) گیریم و (اودست)
مبدل آن باشد کہ بائے موحدہ بہ واو
بدل شود چنانکہ آب و آو۔ انچہ خان آرزو
(بدست) را مخفف (ابدست) گرفتہ قابل غور است

خیال ما برخلاف اوست (ابدست) را مزید علیہ (بدست)
توان گرفت و اگر تائید خیال خان آرزو کنیم
و خواہیم کہ (ابدست) را اصل و (بدست)
را مخففش گیریم باید کہ (آبدست) را بہ مدہ
خوانیم کہ آب بقول صاحب انند کہ بجایش
گذشت کلمۂ نسبت است چنانکہ سرداب
بمعنی مقام سرد و گوراب بمعنی گنبدی
کہ بر سر مقابر کنند۔ پس (آبدست)
را بمعنی منسوب بہ دست گیریم و مراد
از وجب۔ و (ابدست) را المقصورہ
مبدل (آبدست) خیال کنیم و (بدست)
را مخفف (ابدست) و این طول عمل
باشد و ماخذ اول الذکر اقوی است
فتامل (اردو) دیکھو اودس

**اودسلس** | بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار سوداواتر
مولف گوید کہ سودا بالضم و دال ہندی در انگلیسی زبان قسمی است از نمک معدنی
و واتر بتائے ہندی بمعنی آب پس (سوداواتر) قسمی است از آب مرکب کہ بشکستن

کاربانک اسد گیاس) درشیشہ بند کنند وچون شیشہ را باز کنند آوازے برآید وآب جوش زدہ برمی آید۔ مخفی مباد کہ (کاربانک اسڈ) در انگلیسی زبان تیزاب گشت را نامند وگیاس ہمان انگلیسی زبان چیزے است رقیق کہ اجزاے آن بآسانی در ہوا سیر کنند۔ صاحب بول چال میفرماید کہ ہمین (سوڈا واٹر) را (واٹر وی سائس) نام است فارسیان ترجمہ واٹر راکہ آب است بقاعدۂ تبدیل آو کردند کہ در ممدودہ گذشت وبکثرت استعمال ممدودہ بمقصورہ بدل شدہ او شدہ ودال مہملہ مکسور بعوض ہمان کلمۂ دی باشد وسلس مخفف ہمان سائنس پس آو وسلس در محاورۂ معاصرین عجم سوڈا واٹر را گویند۔ وتحقیق ما این است کہ آو بمعنی آب چنانکہ بالا مذکور شد (دسلس) مبدل وقلب بعض (ٹسلس) کہ لغت انگلیسی است بمعنی نمکین۔ فارسیان تاے ہندی را تاے فوقانی خوانند وپس ازان تاے فوقانی بکثرت استعمال مبدل شد بہ دال مہملہ چنانکہ زرتشت وزردشت وبعد ازان در تلفظ عوام دال مقدم شد وسین مہملہ موخر وہمین است قلب بعض چنانکہ اسطرخ واسطخر واغلدہ والغدہ پس معنی لفظی او دسلس آب دسلس باشد یعنی آب نمکین۔ بعض معاصرین عجم این را آب جوش نامند وما بر آبجوش ذکر این معنی نکردیم زیرا کہ بعضی برانند کہ عجمیان متوطن ہند استعمال این کنند وشاہ قاجار در روزنامۂ خود استعمال او دسلس کردہ (اردو) سوڈا واٹر۔ بقول آصفیہ۔ انگلش۔ اسم مذکر۔ وہ کل کا پانی جو سوڈے کی لاگ سے بنایا جاتا ہے۔ ولایتی پانی۔

**اودسلس سازی** بقول صاحب روزنامہ کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار نوشتہ جاے ساختن سوداواتر۔ مولف عرض کند کہ تحقیق (اودسلس) بجایش گذشت و سازی بایاے مصدری۔ پس مقامی راکہ درانجا این قسم آب راترکیب دہند (اودسلس سازی) توان گفت و درین لفظ مرکب کلمۂ جاے محذوف باشد (اردو) سوڈا واٹر بنانے کی جگہہ۔ مونث۔

(الف) **اودچی** بہارگویدکہ نصیرآبادی در احوال علیجان بیگ المتخلص بہ موجی نوشتہ کہ سیفی قلی بیگ اودچی باشی این مطلع راگفتہ بود۔ مولف عرض کند کہ می بایست کہ محاورہ

(ب) **اودچی باشی** قائم کنیم واین مرکب است از ہردولغت ترکی یعنی اودچی بقول صاحب لغات ترکی بالضم بمعنی گذرانندہ واودہ چی بقول صاحب کنز بالضم بمعنی خادم الاوطۂ فراش المنزل وباش بقولش رئیس وراس واعلی۔ پس فارسیان بزیادت یاے نسبت درآخر (اودہ چی باشی) افسر فراش خانہ راگفتند ونون عوض ہاے ہوز یاانیکہ غلطی کتابت باشد یاہاے ہوز بقاعدۂ فارسی درترکیب حذف شد ونون زائد بجایش قائم شد ہچون صوبہ دار وصوبدار وگذارش وگذارشن (اردو) مہتمم فراش خانہ۔ داروغۂ فراش خانہ۔ (مذکر)

**اودہ** بقول برہان بروزن روضہ (۱) نام شہر و مدینۃ البیت۔ صاحب ہفت گوید کہ ہمان آوچہ کہ گذشت۔ وصاحب سراج نسبت این فرماید کہ بروزن رودہ دربرہان

نام شہرے نوشتہ ظاہرا خطاست صحیح بفتحتین و دال ساکن مشترک التلفظ بہاکہ ہندیست و شہر مذکور از شہرہاے قدیم ہند و با مضافات خود صوبہ ایست از بست وچہار صوبۂ ہندوستان ودکن کہ در سلطنت بادشاہ جنت آرامگاہ محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر غازی بود (انتہی) مولف را با خان آرزو اتفاق است (اُردو) اَوَدھ - بقول امیر - ہندی - مذکر - اجودھیا - اب اَوَدھ ایک صوبہ قرار پایا ہے جس کا صدر مقام لکھنؤ ہے اور انگریزی تقسیم کے موافق اس صوبے مین بارا ضلع شامل ہین -

(۲) اودہ بقول صاحب بول چال بمعنی اطاق کہ گذشت - وصاحب سواء السبیل بنسبت این میگوید کہ بہ ترکی اودا - خانہ کلان رامیگویند کہ براے نشستن یا دیگر امور خاص کردہ باشند چنانچہ دیوانخانہ - صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است ذکر این کردہ گوید کہ بالضم مرادف اُودا باشد بالف آخر بمعنی اوصہ ومکتب وبہ تحقیق ما لغت ترکی است و معاصرین فرس استعمال این کردہ اند بمعنی اطاق - (اُردو) دیکھو اطاق -

**اوذر** بقول برہان بضم اوّل وسکون ثانی وفتح ذال نقطہ دار وسکون راے بے نقطہ بہ لغت یونانی آب را گویند وبعربی ماء خوانند وصاحب انند بحوالہ برہان وہفت قلزم این را آوردہ اما در ہفت قلزم ازین لغت اثرے نیست - فارسیان قدیم استعمال این میکردند حالا در روزمرۂ معاصرین عجم متروک وہمان آب و آو بر زبان است - (اُردو) دیکھو آب کے پہلے معنے -

اور بقول برہان بضم اوّل بر وزن مور (۱) بمعنی مشت باشد عموماً و مشتی را گویند کہ بر دہن شخصی زنند خصوصاً صاحبان جامع و سروری و رشیدی و سراج ہم ذکر این کنند و صاحب موید گوید کہ مشت کہ بدان کسی را بزنند و از استادی سند آرد سه آن کس کہ کند خدمت آن میر معظم ؛ جز اور بغر ناش دگر ہیچ نیاید ؛ مولف عرض کند کہ شک نیست کہ این مفرس باشد از لغت ترکی اورش کہ بقول کنز بمعنی ضربتہ و مقاتلہ آمدہ یا از اورمق کہ بہ ترکی زبان بقولش بمعنی ضرب است فارسیان قدیم بہ تخفیف لبعض حروف اور را بمعنی مشت استعمال کردند کہ وسیلۂ ضرب است و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک۔ (اُردو) گھونسا۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ مشت۔ مکا۔

(۲) اور۔ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج و رشیدی۔ بادام و پستہ و گردگان و امثال آنہا کہ مغز شان ضائع و تیز شدہ باشد۔ صاحب سروری بحوالۂ فرہنگ گوید کہ مغزہا کہ تیز و ضائع شدہ باشد۔ بخیال مولف این لغت ترکی است کہ صاحب کنز اور بمعنی دار یعنی بیماری نوشتہ جا دارد کہ فارسیان مغزیات ضائع شدہ را بہ مجاز اور گفتہ باشند۔ یا اسم جامد فارسی قدیم باشد و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است (اُردو) بادام پستہ وغیرہ کا مغز جو خراب ہوگیا ہو جسکو فارسی مین آور کہتے ہین۔

(۳) آرر۔ بقول رشیدی پیاز ہم وگو ید کہ این معنی در کاشان متعارف است۔ دیگر کسی ذکر این معنی نکرد۔ محرر د بیان رشیدی اعتبار را نشاید کہ او صاحب زبان نیست

حیف است کہ سندے پیش نشد اگر بدست آید توانیم قیاس کرد کہ بوجہ تیزی و تندی بوئے پیاز ازمعنی دوم مجاز باشد واللہ اعلم۔ صاحب محیط بر پیاز نوشتہ کہ بکسر بائے پارسی اسم فارسی زبان است و بعربی بصل و بترکی سوغان و بیونانی قروامینان و بروے قنروجا اموان و بہندی پلانڈ و گانڈہ۔ گرم در آخر سوم و خشک در اوّل سوم۔ مقوی باہ و منافع بسیار دارد۔ قسم دشتی این را اسقیل ذکر کردہ ایم (اُردو) پیاز۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مونث۔ بصل۔ پیاز سیر گٹھا۔

(۴) اور۔ بقول بہار کلمۂ نسبت است و وَر بفتح واو ظاہر امخفف آور باشد واز شیخ اوحدی سند آوردہ ؎ مرد باش اے حمیت قانع * خاک خور ای طبیعت آزور * دیگر کسے ذکر این معنی نکرد۔ مولف عرض کند کہ سندش برائے کلمۂ وَر باشد کہ بجایش می آید و ما استعمال این بزیادت الف اوّل ندیدیم و از معاصرین عجم نہ شنیدیم۔ معلوم میشود کہ بہار بہ تحقیق این طبع آزمائی کردہ وَر را مخفف آور گرفتہ ہمچون نام آور و نامور ولیکن نشنیدہ اند کہ آور امر است از آوردن و چون ملحق شود بہ اسمی افادۂ معنی فاعل کند و مجرد آور بمعنی آورندہ نیست و نباشد و آور بمقصورہ را آور خیال کردن غلط است و بسیارے از محققین برانند کہ کلمۂ وَر مخفف آور ہم نیست و نمیشود کہ آور را اصل وَر خیال کنیم۔ (اُردو) دیکھو وَر جس کا بیان آیندہ آوے گا۔ اس لفظ کے ترجمہ کی ضرورت ہی نہین ہے۔

(۵) اور۔ بقول انند بفتحتین بفارسی کلام زشت و فحش۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر

این معنی نکرد و سند استعمال پیش نشد۔ صاحب برہان بر معنی ششم آور در ممدوده ہم ذکر
ہمین معنی کرده۔ معلوم میشود که صاحب انند سکندری خورده که در مقصوره ہم ذکرش
کرد تا آنکه سند استعمال این از کلام قدما پیش نشود اعتبار را نشاید۔ معاصرین عجم بر
زبان ندارند (اُردو) دیکھو آور کے چھٹے معنے۔

اورا | بقول برہان وجامع وجہانگیری وناصری وسروری ورشیدی وسراج بفتح
اوّل وسکون ثانی وثالث بالف کشیده بروزن صحرا (۱) حصار وقلعه را گویند۔ مولف
گوید که به ترکی زبان بقول صاحب کنز بمعنی آن مقام است واستعمال فارسیان که از اسناد
ذیل ظاہر میشود بمعنی طبقه و پناه گاه باشد۔ معلوم میشود که محققین بالا معنی حصار و قلعه از
ہمین استعمال پیدا کرده اند۔ عجب آنست که سند شان ہم ہمین دو شعر ابن یمین و اثیر الدین
اومانی است۔ پس جز این نیست که فارسیان لغت ترکی را بمجاز استعمال کرده اند۔ (ابن یمین
ﷺ) ز وعد و گر خورد دور حصن ہفت اورا ے چرخ ؎ آن کشد کز دست حیدر
مالک خیبر کشید ؎ (اثیر الدین اومانی فرماید ﷺ) خود ار چه سدِّ سکندر بدے بخواست
شکست ؎ اگر نه دولت خسرو بدے ورا اورا ؎ (اُردو) حصار۔ قلعه۔ مذکر۔
دیکھو انباخون۔ اور ہمارے خیال کے لحاظ سے پناه گاه۔ جاے پناه۔ مونّث
دیکھو اندخسواده۔

(۱۵۲۸) (۲) اورا۔ بضم اوّل ضمیر منفصل مفعولی نیز مرادف آنرا چنانکه انوری گوید ﷺ کامیاب
از خون خصمان شد زبان تیغ تو ؎ کز ازل آن لذت اورا زیر دندان آمده است ؎

عرفی در وصف کشمیر فرماید ؎ از بلبل خاموش دل باغ گرفته است ؛ او راچه گنه محمل گل دیرتر آید ؛ (اُردو) اُسکو۔ اُس کا۔ اُس کی۔ ضمیر مفعولی غائب ہے۔

**اوراچه می شود** مقوله۔ وارسته گوید یعنی از گره او چه میرود و او را چه نقصان عائد میگردد و از طغرا سند آرد ؎ هرکس بقدر حوصلهٔ خویش کام یافت ؛ بخشند اگر دو کون خدا را چه می شود ؛ صاحبان بهار عجم و انند و بحر اهم ذکر این کرده اند (اُردو) اس کا کیا گیا۔ اُس کا کیا بگڑتا ہے۔ دکن مین مستعمل ہے۔ جیسے "اُس کا کیا گیا وہ تو مزے مین رہا۔

**اوراد** بقول انند بحوالهٔ غیاث جمع ورد بالکسر دعائے که بوقت معین خوانند و صاحب منتخب بر اوراد فرماید دعاهائے که دائم بوقت خود خوانند و صاحب منتهی الارب گوید که وِرد بالکسر پارهٔ خواندنی از قرآن و جز آن۔ مولف گوید که لغت عربی است و در فارسی مستعمل و با مصادر فرس هم مرکب میشود که در ملحقات آید ظهوری ؎ نشد روزے دعاے شیخ زاهد نشام خود گاہے ؛ عبث در حلقهٔ اوراد صبح و شام می پیچد (اُردو) اوراد۔ بقول امیر۔ ورد کی جمع۔ وظائف۔ (فقرهٔ امیر) انکو اپنے اوراد و اشغال سے بہت کم فرصت ہوتی ہے "

(۱۱۲۵) **اوراد کردن** استعمال۔ بمعنی تعلیم وظیفه کردن است چنانکه ظهوری گفته ؎ بپاس طاعت مستان اگر مامور می بودم ؛ همه سبّوحیان را الصّبوح اوراد میکردم ؛ جا دارد که (الصبوح اوراد) اسم فاعل ترکیبی باشد (اُردو) وظیفه پڑھنے کی تعلیم دینا۔

وراز | بقول برہان وجامع بروزن ومعنی افرازاست کہ فراز و بالا وبلندی [...]شد۔ صاحب ناصری درست فرماید کہ مبدّل افراز باشد کہ تبدیل فا بواو در فا[رسی] [...]حقق است چنانکہ در فرخج و ورخج و فام و وام (اُردو) دیکھو افراز کے پہلے معنے۔

وراشتن | بقول برہان وناصری بروزن ومعنی افراختن و برداشتن کہ بلند [...]اختن باشد۔ صاحبان موارد و رشیدی وانند ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب بحر فرماید [...]سالم التصریف است کہ غیر ماضی ومستقبل و اسم مفعول نیاید وخان آرزو در سراج [فر]ماید کہ بروزن ومعنی افراشتن بلکہ افراشتن مبدّل این است مولف عرض کند [...]اسم مصدر این اوراش باشد کہ مبدّل افراز است۔ فارسیان فا را بہ واو بدل [کن]ند ہمچون فام و وام و زراے ہوز بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ زلوک وشلوک۔ [بخ]یال محققین مصادر۔ مصدر اصلی وسماعی است وبخیال ما موضوع وقیاسی کہ علامت [م]صدر تن بر اسم جامد اوراش زیادہ کردہ مصدرے ساختہ اند۔ خان آرزو غور [ف]رمودہ کہ افراشتن را مبدل این نوشتہ بخیال ما افراشتن مبدل افراختن است [...]وراشتن مبدل افراشتن (اُردو) دیکھو افراختن۔

وراغ | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالضم وغین معجمہ لغت فارسی است [بم]عنی خرگاہ وآن را اوداغ بدال مہملہ ہم خوانند دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد [بخ]یال ما مفرس اوراق است کہ بقول صاحب کنز در ترکی زبان بمعنی حصار آمدہ۔ [فا]رسیان قاف را بہ غین معجمہ بدل کردند چنانکہ آروق وآروغ وبمعنی خرگاہ مجازاً استعمال

کردند۔ حالا بزبان معاصرین عجم غیر مستعمل (اُردو) دیکھو اتاق۔

**اوراق** بقول انند بحوالۂ منتہی الارب بالفتح لغت عرب است جمع ورق بفتحتین بمعنی کاغذ بریدہ وبرگ وسیم مضروب **مولف** گوید کہ فارسیان استعمال این بترکیب خود بسوی چیزے مضاف کنند بسبیل مجاز چنانکہ در ملحقات می آید (اُردو) اوراق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ جمع ورق۔ پتا۔ پرت۔

**اوراق آسمان** استعمال۔ فارسیان اوراق آسمان بسبیل تشبیہ۔ افلاک را گفتہ اند کہ ہر درجۂ فلک ورقے را مانند واین مرکب اضافی است۔ چنانچہ انوری گفتہ ؎ اے بجاے کہ ہر چہ گفتی تو ٭ شد براوراق آسمان مسطور ٭ (اُردو) اوراق آسمان اُردو مین افلاک کو کہہ سکتے ہین (مذکر)

**اوراق پریشان کسی** استعمال۔ فارسیان استعمال این کنند واین مرکب توصیفی بمعنی کسی کہ پریشان حال باشد صائب گفتہ ؎ از سیہ روزی نیم غمگین کہ چون موج سراب ٭ شب کند شیرازہ اوراق پریشان مرا ٭ (اُردو) کسی کی پریشانی۔ پریشان حالی۔ (مونث)

**اوراق حواس** استعمال۔ فارسیان حواس خمسہ را اوراق حواس گفتہ اند۔ مرکب اضافی است۔ باید دانست کہ حواس جمع حاسّہ باشد بقول غیاث بتشدید سین مہملہ وآن قوتی است کہ حس میکند واقسام آن دہ باشد پنج ظاہری باصرہ۔ سامعہ لامسہ۔ شامّہ۔ ذائقہ۔ وپنج باطنی حس مشترک۔ خیال۔ وہم۔ حافظہ۔ متصرفہ۔ (صائب ؎) شد بکاغذ باد اوراق حواسم ہم سفر ٭ تا درین بستان سرا چون غنچۂ گل

واشدم ۞ (اُردو) اوراق حواس اُردو مین کہہ سکتے ہین بمعنی حواس خمسہ (مذکر)

**اوراق فلک** استعمال۔ مرادف اوراق آسمان باشد کہ گذشت (انوری سـ۵) توئی (۱۶۳۲)
آنکس کہ کشیدہ است بر اوراق فلک ۞ خطوات قلمت خطّ خطا بر احکام ۞ (اُردو) اوراق فلک اُردو مین استعارۃً کہہ سکتے ہین دیکھو اوراق آسمان۔

**اورامن** بقول برہان بضم اوّل و فتح میم و سکون نون (۱) نوعی از خوانندگی باشد کہ آن خاصّۂ فارسیان است و شعر آن بزبان پہلوی باشد و (۲) نام دہی است از مضافات و توابع جوشقان مشہور باورامہ و چون این قسم خوانندگی را شخصی از خنیاگران آن دہ وضع کردہ بود بنابران باورامن شہرت یافت۔ صاحبان سروری و جہانگیری و ناصری را در اعراب با صاحب برہان اتفاق است امّا صاحب جامع فرماید کہ بہ فتح اوّل باشد بر وزن بد دامن و صاحب جہانگیری گوید کہ جمع این اورامنان۔ صاحب رشیدی بذیل اورامین ذکر این کردہ۔ (پندار رازی سلہ) لحن اورامن و بیت پہلوی ۞ زخمہ رود و سماع خسروی ۞ (فتحعلی خان صبائی ملک الشعرا سلہ) شان تہمتن در چشم شان مژگان تہمینہ ۞ غرید اہرمن در کوہ شان آہنگ اورامن ۞ و خان آرزو در سراج بہ ذکر قول برہان فرماید کہ این خطاست صحیح اورامین بمیم بیا کشیدہ و اگر بحذف یا اورامن آمدہ باشد بکسر میم خواہد بود مولّف عرض کند کہ ماخذ این اوران لغت ترکی است بالضم و نون در آخر کہ بقول صاحب کنز بمعنی طریقہ و اسلوب و قیاس آمدہ فارسیان بقاعدۂ خود میم تخصیص در آخرش زیادہ کردہ اورانم کردند

ہمچون تہم و تہجم و پس ازان از کثرت استعمال ناواقفان ماخذ قلب بعض شد و اورامن شد ہمچون اطخر و اسطرخ و اغلدہ و الغد و اندرین صورت معنی لفظی این طرز مخصوص است و ضمۂ اوّل بلحاظ ماخذ صحیح باشد و آنچہ اورامین بزیادت تحتانی بہمین معنی می آید جز این نیست کہ درآن یاے زائد است چنانکہ بست را بیست کردند۔ خان آرزو بر ماخذ غور نکردہ کہ اورامین را اصل و اورامن را مخفف دانست (اُردو) (۱) خاص قسم کے لہجہ کو جو شعراے پہلوی پڑہتے ہین۔ فارسیون نے اورامن کہا ہے (۲) ایک قریہ کا نام ہی اورامن ہے جو اس طرز کے موجد کا وطن ہے یا اسی شخص کا آباد کیا ہوا۔

**اورامہ** | بقول برہان بامیم بروزن روزانہ بہر دو معنی اورامن باشد۔ صاحبان سروری و جہانگیری و رشیدی با برہان متفق و صاحب برہان جامع فرماید کہ بروزن شہنامہ باشد مولف عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این بر اورامن کردہ ایم کہ اصل این اوران است فارسیان نون آخرا بمیم بدل کردند چنانکہ گجین را گجیم کردند (ہاے نسبت در آخرش زیادہ کردہ بمعنی خاص استعمال کردند کہ ذکرش بر اورامن گذشت (اُردو) دیکھو اورامن۔

**اورامین** | بقول رشیدی دہی است از مضافات کوشکان کہ ورامین نیز گویند و شخصی ازان دہ واضع گویندگی بود کہ خاصۂ پارسیان است و شعر آن پہلوی است و آنرا اورامن و اورامہ نیز گویند و صاحبان ناصری و وانند فرمایند کہ مرادف اورامن بہر دو معانیش مولف عرض کند کہ صراحت ماخذ و تعریف ہر دو معانی بر اورامن گذشت (اُردو) دیکھو اورامن۔

**اورخش** | بقول شمس لغت فارسی است بمعنی آتشی کہ از آسمان افتد کہ عرب آن را

صاعقه گویند وہیچ تصریح حلیهٔ لفظ نکرد و دیگر کسی از محققین فرس ذکرش نکرده - خیال ما
اینست که صاحب شمس به تسامح خود آدرخش را که به دال مهمله و هم بهمین معنی گذشته است
با واو و هم نقل کرد شد العجب چه تصرف ها بکار برده اند (اُردو) دیکهو آدرخش -

**اورد** بقول هفت بفتح اول و واو و راے مهمله و دال ابجد زده (۱) نقیض برد و (۲)
بمعنی کارزار و حمله گاه و جنگ و مبارزت و کوشش هم بنظر آمده دیگر کسی از محققین فرس
ذکر این نکرده - **مولف** گوید که هر دو معنی بیان کرده اش در ممدوده گذشت و آنچه محقق
هندی نزاد در مقصوره ذکر این کرده بدون وجود سند استعمال اعتبار را نشاید و ما از صاحب
عجم هم استعمال این نه شنیدیم البته مصدر (اوردیدن) بمعنی جنگ کردن می آید و عجبی نیست
که محقق نازک خیال این را اسم مصدر قرار داده و چرا نباشد که وجود مصدر دلیل خیال
اوست - باقی حال معنی اول اضعف باشد زیرا که (اوردیدن) بمعنی آوردن نیامده
پس آورد چگونه نقیض برد باشد فافهم (اُردو) دیکهو آورد -

**اوردک** بقول شمس بضم یکم و کسر سوم لغت فارسی است بمعنی مرغ آبی و دیگر کسی از
محققین فرس ذکر این نکرده - **مولف** گوید که لغت ترکی است و فارسیان بدون
واو استعمال کرده اند که گذشت و ما صراحت ماخذش همدرانجا کرده ایم تسامح صاحب
شمس است که این را فارسی نوشت (اُردو) دیکهو اردک -

**اوردیدن** بقول برهان بفتح اول و ثانی بر وزن نوردیدن بمعنی جنگ کردن و حمله
نمودن باشد صاحب بحر فرماید که سالم التصریف است که غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیامده

صاحبان جہانگیری وجامع وناصری ہم ذکر این کردہ اند وصاحب سراج بذکر معنی بالا فرماید کہ آورد کہ بمعنی جنگ آمدہ وازین ماخوذ باشد واین باب در اصل ممدودہ باشد کہ مخفف کردہ اند برین تقدیر مخفف آورد بمعنی جنگ کہ سابق نوشتہ آمد بنا شد زیراکہ آورد جامد و مشتق نیست **مولف** عرض کند کہ آوردیدن کہ در ممدودہ گذشت اصل است واین مبدل آن کہ لب ولہجۂ استعمال ممدودہ را مقصورہ کردہ واسم مصدر این ہمان آورد است کہ بممدودہ گذشت ولیکن استعمال آورد مقصورہ بمعنی جنگ در فارسی زبان از نظر ما نگذشت بالجملہ این مصدریست موضوع وقیاسی وباصول ما کہ بر اسم مصدر ذکرش کردہ ایم مصدر اصلی ۔ زیراکہ آورد اسم جامد فارسی زبان باشد حیف است از خان آرزو کہ اصل را فرع می گوید (اردو) دیکھو آوردیدن ۔

**اورس** بقول برہان بفتح اول وکسر ثانی وسکون را وسین بے نقطہ درخت سرو کوہی را گویند وبعربی عرعر خوانند ۔ صاحب جامع گوید کہ آنرا بعربی ابہل وعرعر نام است ۔ صاحب ناصری فرماید کہ بحذف الف نیز آمدہ وبپارسی ورس نام سرو باشد چنانکہ سرو را تور خوانند وورس وسرو مقلوب یکدیگر اند اما سرو عربی است ۔ **مولف** عرض کند کہ صاحب محیط سرو را لغت فارسی گفتہ اند بصورت الف اول ۔ جملی است وجا دارد کہ اصل این اروس باشد کہ بیونانی سرو را نام است واین ہم قلب بعض است چنانکہ اطخر واسطرخ واغلدہ والغدہ وما تحقیق کاملش بر معنی سوم ارس کردہ ایم (اردو) دیکھو ارس کے تیسرے معنے ۔

**اورش** | بقول شمس بالفتح لغت فارسی است بمعنی جنگ و بحوالهٔ ابراهیمی نوشته که بضم
یکم و سوم است و صاحب موید این را بذیل لغات ترکی آورده **مولف** گوید که اصل این
یورش است که در اصل لغت ترکی است و در فارسی مستعمل بمعنی بر دشمن دویدن چنانکه
صاحب لغات ترکی ذکرش کرده پس فارسیان بقاعدهٔ خویش یا را بالف بدل کرده
اورش کردند چنانکه یرمغان و ارمغان و همچنین توان گفت که اصل این اورش باشد
که آن هم لغت ترکی است بتشدید بضمه همزه بمعنی جنگ و چیرگی چنانکه صاحب لغات ترکی
ذکرش کرده پس فارسیان بحذف یک واو اورش کردند و اندرین صورت بضم یکم
سوم باشد چنانکه صاحب شمس بحوالهٔ ابراهیمی نوشته نه بالفتح باقی حال این مقرر است
والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) دیکھو استک کے چوتھے معنے۔

**اورشلیم** | بقول برهان بضم اول و کسر ثانی و شین قرشت و لام هردو مکسور و سکون
ثالث و تحتانی و میم نام شهریست که بیت المقدس دران شهر واقع است و او را اورسلم
باسین بے نقطه و حذف تحتانی هم میگویند و بعضی گویند این لفظ فرنگی است صاحب
جهانگیری در خاتمهٔ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند فرماید که نام شهریست که مسجد اقصی
دران جاست و آن را بتازی بیت المقدس گویند و بفارسی وژهوخت و ژهوخت و کنگ
خوانند. گویند که از ولایت شام و ارض فلسطین است و اقلیم سوم و این شهر بر بلندی
افتاده و کنعان در سه فرسنگی آنست و بعد ازان که بخت نصر بکین یحیی پیغمبر علیه السلام
بیت المقدس را ویران ساخت آخر ملکی از ملوک فرس که بنی اسرائیل او را کوشک

گویند و فارسیان گو درز اشکانی آنرا باز بحال عمارت آورد مولف عرض کند که از ترکیب این لغت ظاہر است که مرکب زبان ترکی است و اصل این اورش ایمان باشد که اورش بقول کنز در ترکی زبان بمعنی موقع و ایمان بقولش و بقول صاحب سواء السبیل در ترکی بمعنی مرسی و کنارہ دریا و جاے لنگر انداختن است - پس بکثرت استعمال الف و نون آخر را حذف کردہ و تبدیل شین معجمہ بسین و حذف تحتانی درا اورسلم ہم تصرف فارسیان است بالجملہ معنی لفظی این موقعی که بر کنارہ دریا واقع باشد و کنایہ از شہریست معروف و اینکہ این را لغت انگلیسی گفتہ اند من وجہ درست است زیرا که جروسلم لغت انگلیسی و نام شہریست که بیت المقدس ہم در انجا واقع - جیم عربی اکثر در لب و لہجہ فارسیان بہ تحتانی بدل شود چنانکہ کالجوش و کالیوس و تحتانی را بہ الف بدل کنند ہمچون یکدیش و الدش - پس جروسلم لغت انگلیسی در لب و لہجہ فارسیان اورسلم شد و بر سبیل تبدیل سین مہملہ با شین معجمہ ہمچون کستی و کشتی و بزیادت تحتانی ہمچون بست و بیست اورشلیم شد (اُردو) فارسیون نے اورشلیم اُس شہر کو کہا ہے جس مین بیت المقدس واقع ہے صاحب فرہنگ آصفیہ نے بیت المقدس پر یروشلیم کا ذکر کیا ہے -

**اورطیقی** | بقول صاحب ضمیمہ برہان باوّل مضموم بزبان یونانی بیان کیفیت قضایا است مولف گوید که حالا این لغت یونانی بر زبان معاصرین عجم متروک و در کلام متقدمین و متاخرین ہم یافتہ نمیشود (اُردو) کیفیت قضایا کا بیان -

**اورگ** | بقول برہان و جامع و ناصری و جہانگیری و سروری و رشیدی و سراج

بفتح اوّل و ثالث و سکون ثانی و کاف - ریسمانی باشد که اطفال در ایام جشن و هنگام خوشی از بام خانه یا شاخ درخت بیاویزند و بران نشسته درحرکت آرند و در هوا آیند و روند و آن را بازپیچ نیز خوانند چنانکه شمالی دهستانی گفته ؎ هرکرا عقل باشد و فرهنگ * نزد او اورک است به ز اورنگ * مولف گوید که صاحب خزانة اللغات این را اسم جامد زبان فارسی گفته و ما صراحت ماخذ این بر معنی چارم ارک کرده ایم که گذشت بخیال ما اصل اورک است و ارک بدون واو مخفف همچون هوشیار و هشیار و اگر ارک را بدون واو اصل گیریم اورک مزید علیه آن بزیادت واو چنانکه افتاد و اوفتاد (اردو) دیکھو ارک کے چوتھے معنے -

**اورگنج** بقول صاحب ضمیمهٔ برهان که از صراحت حلیه ساکت است نام ولایت دار الملک خوارزم است و آنرا معرّب ساخته جرجانیه گفتند و بفارسی گرگانج گویند دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مولف عرض کند که بقول صاحب لغات ترکی بدون واو بضم اوّل و سکون رای مهمله و فتح کاف فارسی و نون خفی و سکون جیم نام شهریست - عجب نیست که فارسیان واو علامت ضمه را زیاده کردند همچون افتاد و اوفتاد و کاف فارسی را به کاف عربی بدل کردند چنانکه گند و کند و گرگانج هم در فارسی زبان همین شهر است که مفرّس ارگنج باشد و جرجان معرب این - تسامح کاتب ضمیمهٔ برهان بیش نیست که جیم آخر را خای معجمه نوشت (اردو) ارگنج ترکی مین خوارزم کے دار السلطنت کا نام ہے جسکو فارسی مین گورگان اور عربی مین

بان کہتے ہین۔

ر کوه | بقول برہان و ناصری و جامع و انند بفتح اول و ثانی و سکون ثالث و ضم کاف
ہای زدہ شہریست از عراق عجم قریب باصفہان کہ بابرکوه شہرت دارد و ابرقوه معرب
نست و چون این شہر برکوہے واقع است بنابران بدین نام خوانده اند مولف
ید کہ ذکر ماخذ ابرکوه بجایش گذشت چنین نمیست کہ این مبدل آنست کہ باے موحده
او بدل شد چون آب و آو (اردو) دیکھو ابرکوه کے پہلے معنے۔

ر مالی | بقول برہان بامیم بر وزن کوتوالی لغت است یونانی و معنی آن بعربی دہن
سل باشد و آن روغنی است کہ از ساق درختے حاصل میشود و طعم آن شیرین است
ان و عسل داؤد نیز خوانند۔ گرم و تر است درچہارم و صاحب محیط فرماید کہ اورمالی
او مالی بضم ہمزہ و سکون واو و راے مہملہ و فتح میم و الف و کسر لام و سکون یای تحتانی
سم یونانی است و آنرا دہن العسل و عسل داؤد نیز نامند و بحوالہ گیلانی نقل کرده
این لفظ مشترک است میان دو دواے متباعد یکے ازان شراب مسکر مرتب از
ب و عسل زیراکہ آب را او و عسل را مالی گویند و ہمچنین آنرا اورومالی نیز نام است
ہر آنکہ او و رو نیز بمعنی آب است و این ہر دو لفظ یعنی او و اور چنانکہ آب را گویند شراب
انیز نامند و ساختن این شراب را طرق متعدد است و دوم کہ روغنی است
لیظ مثل عسل و باندک شیرینی کہ از ساق درختی کہ در شام میشود میگیرند و گاہے
زگل آن درخت روغن اخذ میکنند و آن را نیز اومالی گویند و بہترین آن صناتر

وہستہ تر و کہنہ تر و آن گرم و تر است و گرمی آن بیشتر از تری است ۔ نوشیدن آن
اسہال صفرا و رطوبت کند و چون بر جرب و وجع مفاصل طلا کنند نفع و بد و منافع
دیگر ہم دارد و لیکن کازرونی نوشتہ کہ احتراز از مثل این اشربہ واجب است ۔
(آرگ د و) اور مالی یونانی زبان مین ایک خاص روغن کا نام ہے اور اُردو مین اسکیلئے
کوئی لفظ موجود نہین ہے اور نہ یہ نام مشہور ہے ۔

**اورمز** بقول برہان بضم اوّل و میم و سکون ثانی مجہول و ثالث و زاے نقطہ دار
(۱) نام ستارۂ مشتری (۲) نام روز اوّل از ہر ماہ شمسی و (۳) نام فرشتۂ کہ تدبیر امور
روز مذکور باو متعلق و (۴) نام پسر زادۂ اسفندیار باشد ۔ صاحبان ناصری و جہانگیری
و سراج و جامع ہم ذکر این کردہ اند و صاحب ناصری نوشتہ کہ (۵) نامی است از
نام ہاے پارسی ایزد تعالیٰ ہم و انچہ صاحب ناصری این را نام پادشاہ مشہور گفتہ
بخیال ما مقصودش غیر از معنی چارم نباشد کہ پسر زادۂ اسفندار پادشاہی مشہور بود
ہرمز نام ۔ و ہم گوید کہ (۶) نام ادریس علیہ السلام ہم ہرمس بود کہ آن را ہرمز می گفتند
بخیال ما جا دارد کہ ہاے ہوز را بالف و سین مہملہ را بہ زاے معجمہ بدل کردہ باشند
ہمچون ہیون و ایون و سمار و غ و زمار و ع وحقیقت این بر ہرمس می آید
بالجملہ صاحب سروری براے معنی اوّل از حکیم فردوسی سند آوردہ ؎ کہین بندہ
تو بود اورمز ٭ کہ تو چون شبانی و مردم چو بز ٭ و صاحب رشیدی این شعر را تعلق
بہ معنی سوم کردہ ۔ ما تحقیق ماخذش را بر لفظ ارمز کہ بجایش گذشت بیان کردہ ایم

و معنی پنجم ہم مجاز معنی اوّل باشد و ہمچنین آدریس را ہم بسبیل مجاز آورمزگفتہ باشند و باید بسبیل وضاحت ہمہ اسماے مذکورۂ بالا را بشناسی و دیگر ادیم (اُردو) اتا ہم دیکھو آرمزد (۵) حق تعالیٰ کا ایک پارسی نام آورمز ہے (۶) ادریس پیغمبر کو بھی بعض محققین فارسی نے آورمز کہا ہے ۔

**اورمزد** بقول برہان و ناصری و جامع و جہانگیری بروزن روزروز بمعنی آورمز است کہ (۱) نام روز اوّل از ہر ماہ شمسی و (۲) نام ستارۂ مشتری و (۳) نام فرشتہ کہ موکل است بر روز اوّل ہر ماہ و (۴) نام پسرزادۂ اسفندیار باشد۔ صاحب رشیدی ذکر ہر سہ معانی اوّل الذکر کردہ فرماید کہ بجاے الف ہا نیز آمدہ یعنی ہورمزد ہم۔ صاحب سراج ہم در ذکر معانی متفق با رشیدی۔ مولّف گوید کہ ما تحقیق ماخذش بر لفظ آرمز بیان کردہ ایم و این اصل است و آورمز و آرمزد و آرمز ہمہ مخفف این حکیم فردوسی ؎ شب اورمزد آمد و ماہ دے ✱ زگفتن بر آسائے و بردار مے ✱ حکیم سنائی ؎ کہ کند اورمزد از سر نو زین جہان سپروزان جہان نما ✱ حکیم فردوسی ؎ سروگاہ و دیہیم شاہ اورمزد ✱ کہ رخشان بدی چون بماہ اورمزد ✱ صاحب ناصری سہ معانی دیگر ہم ذکر کردہ کہ بر لفظ اورمز ذکرش گذشت (اُردو) دیکھو آرمز

**اورمزد اردشیر** استعمال بقول شمس با واو پارسی و راے اوّل و دوم موقوف نام شہرے دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد خیال قرین قیاس است کہ تسامح کاتب شمس اللغات اورمزد شہر را اورمز اردشیر نوشت و این شہری است کہ اورمزد بانی اوست (اُردو) اورمزد شہر ایک شہر کا نام ہے جس کو آورمزد نے آباد کیا تھا ۔ مذکر

**رمک** بقول برہان وانند بر وزن او زیک کلاہ و طاقی پشمین را گویند و فرماید معنی این لغت را ترکی میدانند۔ باید دانست کہ طاقی بقول برہان بر وزن ساقی ... از کلاہ باشد مولف عرض کند کہ آرمک بالفتح و ضم میم بقول صاحب موید و لغات ... کی پشمینہ باشد۔ جا دارد کہ فارسیان بزیادت واو بعد الف ہمچو مغل و مغول و افتاد و اوفتاد مفرس کردہ نام کلاہ پشمین نہادہ باشند۔ (اردو) پشمینہ کی ٹوپی۔ مونث۔

**ورنج** بقول برہان و جامع و جہانگیری و ناصری بفتح اوّل و ثالث و سکون ثانی ... ون و جیم بر وزن اورنگ (۱) سنگ انگور را گویند و آنرا بعربی عنب الثعلب خوانند ... درد وا با بکار برند۔ صاحب رشیدی و شمس گفتہ کہ آورنج بمعنی سنگ انگور است کہ سگمستان ... گویند۔ و از عبارت صاحب سروری مفہوم میشود کہ بعض بمعنی سنگ انگور آوردہ اند ... برخی بمعنی سپستان چنانکہ گوید کہ آورنج بر وزن اورنگ سپستان باشد و در فرہنگ ... بمعنی سنگ انگور آوردہ (الخ) صاحب موید بذیل آورنج گفتہ کہ بر وزن سوگند میوہ ایست ... کہ اندرون وے لزج است و فارسیان آن را سنگ انگور خوانند و اہل ہند آنرا لہسوڑہ گویند۔ صاحب محیط بر عنب الثعلب صراحت کافی کند کہ سنگ انگور است و بہ ہندی مکو نام دارد و بر سپستان فرماید کہ ہندی این لہسوڑہ و از لغات ہندی متحقق است کہ مکو چیزے دیگر است و لہسوڑہ چیزے دیگر و از مزاج و خواص ہر دو ہم فرق میان ہر دو پیدا است پس جزین نباشد کہ بعض محققین فرس در بیان معنی این لغت تسامح کردہ اند کہ آورنج را سپستان گفتہ اند و فرقے در سنگ انگور و سپستان

آمدہ واند بتحقیق ما اورنج مبدل اونج باشد که می آید یا اونج مبدل اورنج که اسم جامد فارسی زبان است برای سنگ انگور و انگورشغال و بیان افعال وخواصش بر انگورشغال گذشت و تبدیل رای مهمله به لام یا بالعکس آن در قواعد فارسی مذکور چنانکه چنار وچنال والوند وارو ند (اُردو) دیکھو انگورشغال -

(۲) اورنج بقول برہان وجامع وجہانگیری وسراج بضم اوّل وسکون ثانی مجهول چوب خوشه انگور بود که انگور آن را چیده باشند مولف عرض کند که بدین معنی مبدل اورنگ باشد که بمعنی تخت پادشاهان می آید- فارسیان بقاعدهٔ خود کاف فارسی را بجیم عربی بدل کرده مجازاً برای چوب خوشهٔ انگور نام نهاده اند که آنهم گویا تخت دانه ہای انگور است وانگور پادشاه همه میوه ها وهمین قسم تبدیل در آخشیگ وآخشیج راه یافته- (اُردو) خوشه انگور کی وه لکڑی جس پر سے دانه ہائے انگور چن لئے ہوں (مونث)

(۳) اورنج بقول رشیدی وشمس وسروری بمعنی آرصنه نیز وآن کرم چوب باشد که ذکرش بجایش گذشت- مولف عرض کند که بدین معنی هم مبدل اورنگ که می آید- ذکر این قسم تبدیل بر معنی دوم گذشت (اُردو) دیکھو ارصنه کے پہلے معنے-

**اورنجن** بقول برہان وجهانگیری وجامع بفتح اول بر وزن نوبت زن حیلی باشد که از طلا ونقره ودیگر فلزات بسازند وزنان در دست وپای کنند آنچه در دست کنند آنرا دست اورنجن وآنچه در پای کنند آنرا پای اورنجن خوانند- مولف عرض کند که ما حقیقت ماخذ این بر آبرنجن ذکر کرده ایم که اصل آن ابرنجین است

داربخن مخففش واین مبدل اَبرَنجن باشد بہ تبدیل باے موحدہ با واو چنانکہ آب وآو ودیگر ہیچ وجاداردکہ اَورَنج در ماخذاین داخل باشدکہ بمعنی عنب الثعلب گذشت۔ فارسیان براورنج یاونون نسبت زیادہ کردہ اورنجین نام زیوری کردند کہ دانہ ہاے طلا یانقرہ بر وپیدا باشد وپس ازان بہ تخفیف تحتانی اورنجین را اَورَنجن کردند ولیکن ماخذاول الذکراقوی است (اردو) دیکھو ابرنجن۔

**اَورَنجین** بقول برہان وجہانگیری وجامع وناصری بروزن فہ دوین بمعنی اورنجن است کہ ذکرش گذشت۔ **مولف** گوید کہ این مبدل ابرنجین است کہ بجایش مذکور شد موحدہ بہ واو بدل شود ہمچون آب وآو وہمین است اصل اَورَنجین وبیان ماخذ برابرنجین مذکور۔ (اردو) دیکھو ابرنجن۔

**اورند** بقول جامع وبرہان وناصری وجہانگیری (۱) شان وشوکت وفرو شکوہ وعظمت وزیبائی وبہا۔ حکیم اسدی ؎ جہان خرم از فرواورنداو ؛ ہم از میرمحمود فرزنداو ؛ صاحب سروری براے این معنی از حکیم فردوسی سندآوردہ ؎ سیاوش مراہمچو فرزند بود ؛ کہ بافرّوفرہنگ واورند بود ؛ صاحب سراج بذکراین معنی فرماید کہ ظاہرادراصل بمعنی شان وشوکت است۔ صاحبان رشیدی وشمس ہم ذکراین کردہ اندوآنچہ صاحب سراج گفتہ کہ (۲) بعض بمعنی عقل ودانائی نیز گفتہ اندبعیدازقیاس نیست زیراکہ اورنگ ہم بہ ہمین معنی می آید وشک نیست کہ این مبدل اورنگ است۔ فارسیان بقاعدۂ فرس کاف فارسی را بہ دال مہملہ بدل

کنند چنانکہ پرنگ و پرند و اورنگ بکاف فارسی اسم جامد فارسی زبان باشد وصاحب کنز کہ محقق زبان ترکی است صراحت این کردہ و معنی حقیقی آن تخت پادشاہانست کہ ذکرش بمعنی سوم می آید۔ پس معنی اوّل و دوم مجاز معنی سوم باشد حیف است کہ خان آرزو سند استعمال معنی دوم پیش نہ کرد (اردو) (۱) شان وشوکت۔ قدر و قیمت۔ بزرگی۔ (مونث) (۲) عقل۔ دانائی۔ مونث۔

(۳) اورند۔ بقول برہان وجامع وناصری ورشیدی وشمس وانند بمعنی تخت پادشاہان باشد وبقول صاحب جہانگیری وسراج وسروری وبہار بمعنی مطلق تخت وسریر (فوشک خطیب ؎) شاہ پدر فرزند تو میر بلند اورند تو پستہ شکر بند تو خضر سخن پیوند من ؛ مولف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعنی تخت از ینجاست کہ اورنگ شاہی تخت پادشاہ را گویند و اورند مبدّل آنست بدین معنی و ذکر تبدیل بمعنی اوّل گذشت (اردو) دیکھو ارشیا۔

(۴) اورند۔ بقول برہان وناصری وسروری بمعنی مکر وفریب ودغا وخدعہ باشد صاحبان جامع وجہانگیری وسراج وشمس ورشیدی فرمایند کہ اورندیدن مصدر آن است۔ مولف عرض کند کہ آورند بمد ودہ اوّل ہم بہمین معنی گذشت واورنگ بہ کاف فارسی آخر ہم بہ ہمین معنی می آید وآرنگ بالف ممدودہ بدون واو ہم بہمین معنی مذکور شد۔ پس بخیال ما اصل این آب رنگ بود قلب اضافت رنگِ آب کہ در بعض مقامات راہرو را بغلط اندازد و اندازۂ عمق ظاہر نگردد و راہرو غرق می شود۔

فارسیان مجازاً این را بمعنی مکر و فریب استعمال کردند و آرنگ بحذف موحدہ مخفف
آن است و آورند مبدّل آب رنگ کہ موحدہ بواو بدل شد فارسیان بکثرت استعمال
ولب ولہجۂ مقامی ممدودہ را بمقصورہ خوانند وہمین است اسم مصدر را ورندیدن
کہ بمعنی فریب دادن می آید (اُردو) دیکھو آرنگ کے پانچوین معنے ۔

(۴) اورند ۔ بقول برہان وجامع وناصری وجہانگیری وانند وہفت نام یکے از
پسران کے پشین بن کیقباد است و او پدر لہراسپ بودہ ۔ حکیم فردوسی فرماید ؎
کہ لہراسپ بدؔ پور اورند شاہ ﴿ کہ اورا بدے آن زمان تاج وگاہ ﴿ ہم اورند
او گوہر کے پشین ﴿ کہ کردے پدر بر پشین آفرین ﴿ مولف گوید کہ بلحاظ معنی اول
مجازاً پادشاہی را نام کردند کہ صاحب شان وشوکت بود دیگر ہیچ و مبدّل اورنگ
کہ بمعنی عقل ودانش وفروشکوہ ہم آمدہ (اُردو) کے پشین بن کیقباد کے ایک
لڑکے کا نام اورند تھا ۔

(۵) اورند ۔ بقول سروری وجہانگیری بمعنی زندگانی و بقول صاحب رشیدی وسراج و
شمس ۔ زندگانی وخوشحالی وخرّم وخوشحال وصاحب برہان وجامع ہم ذکراین کردہ
فرماید کہ بخت وطالع وزندگانی را نیز گویند مولف عرض کند کہ این ہمہ معانی مجاز
معنی اوّل است ۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اُردو) زندگانی ۔ خوشحالی ۔ مونث ۔ خوشحال ۔

(۶) اورند ۔ بقول برہان وجامع وسروری بمعنی بخت وطالع ہم آمدہ ۔ خان آرزو
در سراج فرماید کہ اغلب آنست کہ تخت بفوقانی را بخت بباے موحدہ خواندہ

پس تصحیف در معنی است مولف گوید کہ مجاز معنی اول است۔ ما قول صاحبان جامع و سروری را کہ از اہل زبانند معتبر دانیم۔ حالا بزبان معاصرین عجم متروک۔ حیف است کہ سندے پیش نہ شد۔ (اردو) بخت۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ بہرہ۔ نصیب۔ قسمت۔ طالع۔

(۷) اورند۔ بقول برہان و جامع رودخانہ عظیم و بزرگ و دریا کہ بعربی آن را بحر گویند مطلقاً ہمچو رودنیل و دجلہ بغداد و امثال آنہا دیگر کسی از اہل لغت ذکر این معنی نکرد۔ خان آرزو در سراج گوید کہ تصحیف در لفظ راہ یافتہ کہ آروند بہمین معنی بجاے خود اندیشتہ۔ مولف عرض کند کہ چرا نگوئیم کہ قلب بعض است چنانکہ فارسیان اسطخر را اصطخر و اغلدہ را الغدہ کردند۔ در اکثر السنہ تصرف زبان عوام الناس قلب بعض کند۔ (اردو) بڑی ندی۔ مونث۔ بڑا دریا۔ مذکر۔ دیکھو اورند کی دوسری اور چوتھی معنی۔

(۸) اورند۔ بقول برہان و جامع و سراج۔ سیاہی را نیز گفتہ اند کہ در مقابل سفیدیست بخیال مولف اسم جامد فارسی قدیم است و حالا بزبان معاصرین عجم متروک حیف است کہ سندے پیش نہ شد۔ (اردو) سیاہی۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مونث۔ کالک کلونس۔

**اورندن** بقول انند بحوالہ فرہنگ فرہنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی افگندن و دیگر کسی از محققین معا در ذکر این نکردہ و معاصرین عجم ہم ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مبدل افگندن است کہ گذشت فا بہ واو بدل شد موافق قیاس ہمچون فرخج و ورخج و تبدیل کاف بہ راے مہملہ بر خلاف قیاس و صراحت ماخذ افگندن

بجایش گذشت (اُردو) دیکھو اگلندن۔
**اورندیدن** بقول برہان وناصری
وموارد ورشیدی وسروری وموئید واانند
بروزن بریم چیدن مصدر را ورند است
بمعنی فریب دادن ومکر وحیلہ نمودن۔ صاحب
بحر فرماید کہ سالم التصریف باشد کہ غیر ماضی
ومستقبل واسم مفعول نیاید۔ ابوشکور سہ
زر وزر والیین آن کش خبر نیست ؂ جز
اورندیدنش کارے دگر نیست ؂ **مولف**
گوید کہ بقاعدہ مصادر جعلی کہ پیش محققین فارسی
مقرر است یا وعلامت مصدر دن براورند
زیادہ کردہ مصدرے ساختند کہ بر مذہب
شان قیاسی وجعلی وباصول ماکہ بر اسم مصدر
گذشت قیاسی واصلی کہ از اسم جامد فارسی
زبان وضع شد وصراحت ماخذ آورند
بر معنی سومش گذشت (اُردو) فریب دینا
بقول آصفیہ۔ دھوکا دینا۔ دغا کرنا۔ دم دینا
جل دینا۔ چالاکی کرنا۔ بتا بتانا۔ جہانسا دینا
فریب کرنا بہی انہین معنون مین اُردو مین
مستعمل ہے۔

(۲) اورندیدن۔ بقول موارد زیب
دادن وآراستن مرادف افرندیدن
کہ بجایش گذشت۔ دیگر کسی از محققین معا
با او نیست **مولف** گوید کہ حیف است کہ
استعمال پیش نشد وجا دارد کہ این را متقن
بمعنی اوّل اورند کنیم وافرندیدن را مسـ
این قرار دہیم کہ وا و بہ فا بدل شود چنانکہ
وآم وفام (اُردو) دیکھو افرندیدن
پہلے معنے۔

(۳) اورندیدن۔ بقول نوادر لغتی آ
در افگندن دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر ا
معنی نکرد۔ وسند استعمالش ہم پیش نشد
**مولف** گوید کہ مبدل افگندن توانیم گر
وتفصیلش بر اورندن گذشت۔ اند بنیصہ

اورندرا و درین جا مبدل انگندگیم و تحتانی را قبل علامت مصدر زیاده کنیم۔ با صول محققین فرس مصدر قیاسی وجعلی است۔ و ما برآسم مصدر بحث اقسام مصدر کرده ایم (اُردو) دیکھو انگندن کے پہلے معنے۔

**اورنک** بقول ہفت بفتح اوّل و سکون واو و فتح راے مہملہ و نون و کاف زدہ کلاہ وطاقی تیشی راگویند وبعضی این لغت را ترکی میدانند۔ **مولف** گوید که اگر سند استعمال این پیش شود۔ توانیم قیاس کرد که این ہمان آورنک است که به میم چهارم بعوض نون گذشت۔ فارسیان بقاعدهٔ خود میم به نون بدل کنند چنانکه گچیم و گجین و بحالت عدم وجود سند جزین خیال نتوان کرد که صاحب ہفت ہمان آورنک را به تسامح آورنک به نون چهارم نوشت که دیگر کسی از محققین فرس با او نیست (اُردو) دیکھو اورنگ۔

**اورنگ** بقول برہان و جامع و جہانگیری و ناصری و رشیدی با اوّل مفتوح بروزن فرہنگ (۱) بمعنی تخت پادشاہان باشد و بقول سروری و بہار و انند مطلق تخت۔ صاحب سراج این را مرادف آورند قرار سید بہمہ معانیش۔ صاحب سوادالسبیل گوید که اصل این اورنک است که به ترکی نمونه و مسطر را گویند۔ **مولف** عرض کند که صاحب کنز که محقق زبان ترکی است صراحت کند که به کاف فارسی بمعنی عرش و تخت ملک لغت فارسی زبان است۔ و به تحقیق ما ہم اسم جامد زبان فارسی باشد وافرنگ و اورند که به ہمین معنی گذشت مبدل این که صراحت آن بجایش کرده ایم۔ بالجمله در فارسی استعمال این بمعنی تخت شاہی باشد۔ شہیدی ــہ اے از رخ تو یافته زیبائی وافرنگ ؛

افروختۂ از طلعت تو مسند و اورنگ ؛ نجیب الدین جرباذقانی ؎ زہے بہ مہر تو سرگشتہ در جہان افسر ؛ خہے ز بہر تو پایستہ در زمین اورنگ ؛ (اُردو) دیکھو ارشاد امیر نے لفظ اورنگ پر لکھا ہے کہ فارسی۔ مذکر۔ اُردو مین مستعمل بمعنی تخت شاہی (غالب) اے شہنشاہ آسمان اورنگ ؛ اے جہاندار آفتاب آثار ؛

(۲) اورنگ۔ بقول برہان و جامع و جہانگیری و ناصری عقل و دانش۔ حکیم سنائی ؎ اے گرفتہ دو عالم اندر عدل ؛ بکمال صیانت اورنگ ؛ مولف عرض کند کہ ما این معنی را باستناد بیان صاحب جامع و ناصری قبول می کنیم کہ این ہر دو محققین از اہل زبانند و لیکن در کلام حکیم سنائی معنی اوّل ہم صادق می آید (اُردو) دیکھو اسی

(۳) اورنگ۔ بقول برہان و جامع و جہانگیری و سروری و ناصری فر و شکوہ و زیبائی و صاحب رشیدی بذکر این معنی فرماید کہ افرنگ نیز گویندش عنصری ؎ جہان خیرہ ماند و ز فرہنگ او ؛ از ان برز و بالا و اورنگ او ؛ کمال اسمٰعیل ؎ زہے ز فر تو سر سبز چرخ مینا رنگ ؛ ز مقدم تو سیاہان گرفتہ صد اورنگ ؛ مولف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است کہ فر و شکوہ و زیبائی لازمۂ تخت شاہی باشد (اُردو) دیکھو اورند کے پہلے معنے۔

(۴) اورنگ۔ بقول برہان و جامع و جہانگیری مکر و فریب و حیلہ را گویند چنانکہ شیخ نظامی نظم بنودہ ؎ چو نوشابہ دانست اورنگ شاہ ؛ بفال ہمایون برآمد ز راہ ؛ مولف عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این بر آورند کردہ ایم کہ مبدّل این است

بہمین معنی آمدہ (اردو) دیکھو آرنگ کے پانچوین معنے۔

(۵) اورنگ۔ بقول برہان و ناصری شادی و خوشحالی و بقول جامع و جہانگیری و رشیدی شاد و شادی و خوشحال و خوشحالی۔ صاحب سروری نسبت این فرماید کہ در فرہنگ بمعنی خوشحالی و شادی و خرمی نیز و این بیت زراتشت بہرام را شاہد آوردہ ؎ جہان آباد گشت و شاد اورنگ ٭ ز داد و دین و از خوبی ہوشنگ ٭ اما اندک تاملے درین می رود (انتہی کلامہ) و صاحب رشیدی برائے این معنی سندے دیگرہم از کمال اسمٰعیل آوردہ ؎ خدایگان صدور جہان شہاب الدین ٭ کہ مملکت زشکوہ تو بردہ صد اورنگ ٭ مولف عرض کند کہ خوشحالی داخل زیبائی و فروشکوہ است بخیال ما ضرورت ندارد کہ این را معنی جداگانہ غیر از معنی سوم قرار دہیم۔ پس این ہم مجاز معنی اوّل است کہ زیبائی و خوشحالی و فروشکوہ ہمہ لازمۂ تخت شاہی است۔ انچہ صاحبان تحقیق بسند کلام زرتشت بہرام آورنگ را بمعنی خوشحال و شاد گرفتہ اند درست نیست زیرا کہ در مصرع اولش آورنگ بمعنی تخت شاہی فاعل است (اردو) خوشی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ شادمانی۔ خرسندی۔ سرور۔ انبساط۔ شادی۔ طرب۔ خوشحالی بھی اردو مین کہہ سکتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے خوشحال کا ذکر فرمایا ہے خوش قسمت۔ اچھے حال سے رہنے والا۔ امیر۔ تونگر۔ پیٹ بھرا۔ مالدار۔ مرفہ حال۔ آسودہ۔

(۶) اورنگ۔ بقول برہان و جامع و جہانگیری و ناصری و رشیدی و سروری نام

شخصی است کہ او عاشق گلچہرہ نامی بودہ مثالش خواجہ حافظ فرماید ؎ اورنگ کو
گلچہر کو نام وفا و مہر کو ٭ حالی من اندر عاشقی داد تمامی می زنم ٭ مولف گوید کہ از
معانی لفظ اورنگ ہر معنی کہ مناسب حالش باشد در وجہ تسمیہ داخل توان کرد دیگر
ہیچ ۔ (اُردو) اورنگ ایک شخص کا نام ہے جو گلچہرہ نامی عورت پر عاشق تھا۔
(۷) اورنگ ۔ بقول برہان و جامع و ناصری نام جانور کوچک ہم ہست کہ عربان
ارضہ خوانند مولف گوید کہ ارضہ ۔ پادشاہی دارد کہ بقد و قامت از عامۂ ارضہ
کلان تر باشد و مقام ارضہ اگرچہ زیر زمین می باشد مگر بالاے آن از آب و گل بمقامی
بلند ہم قائم میکنند ۔ گویند کہ شاہ ارضہ فر و شکوہ شاہی دارد و بالشکر و احتشام داخل
مقام بلند ۔ روزگار بسر می برد ۔ پس جا دارد کہ فارسیان مجازاً ارضہ را ہم اورنگ
نام کردہ باشند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد ۔ (اُردو) دیکھو ارضہ ۔
(۸) اورنگ ۔ بقول جامع و جہانگیری و سروری بمعنی زندگانی ہم ہست کہ زنگ و
اورند نیز گویندش ۔ صاحب برہان این را با فر و زیبائی و خوشحالی شریک کردہ
حیف است کہ سند این پیش نشد مولف را با صاحب برہان اتفاق است و ضرورت
ندارد کہ این را معنی خاص قرار دہیم (اُردو) زندگانی ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔
اسم مونث ۔ حیات ۔ عمر ۔ زیست ۔

| | |
|---|---|
| **اورنگ بر آوردن** استعمال ۔ بمعنی ساختن تخت و پیدا کردن آن باشد و این | متعلق بمعنی اوّل اورنگ است ۔ چنانکہ ظہوری گفتہ ؎ شاہان ہمہ خواہند گدائی |

چو ظہوری ؛ از خاک رہ شاہ خود اورنگ
بر آورد ؛ (اردو) تخت بنانا ۔

**اورنگ بر پشت پیل نہادن** | استعمال

بہار و انند ذکر این کردہ اند اما از بیان معنی
ساکت ۔ **مولف** گوید کہ اورنگ درینجا بمعنی
اول است (اورنگ بر پشت پیل نہادن)
کنایہ باشد از عماری یا ہودج بر پشت پیل
بستن کہ شاہان و امراگاہ سواری پیل عماری
یا ہودج را بر پشت پیل قائم کنند ۔ (خواجہ
نظامی ؏) نہادند اورنگ بر پشت پیل ؛
کشیدند شمشیر گردش دو میل ؛ (اردو)
عماری کسنا ۔ ہودہ کسنا ۔ صاحب آصفیہ نے
عماری کا ذکر فرمایا ہے ۔ عربی ۔ اسم مونث ۔
ہاتھی کا ہودج ۔ ہاتھی کا ہودہ جو اوس کی
پیٹھ پر بیٹھنے کے واسطے رکھتے ہیں ۔ ہاتھی
کے اوپر کی رتھہ ۔ عماری (بہ تخفیف میم و بلا
تشدید بھی جائز ہے)

**اورنگ پیراے** | اصطلاح ۔ بقول

بہار و انند کنایہ از پادشاہ **مولف** گوید
کہ اسم فاعل ترکیبی است ۔ مرکب از اورنگ
کہ بمعنی تخت گذشت و پیراے کہ امر از پیراستن
پس معنی لفظی این زیب و زینت دہندہ تخت
و کنایہ باشد از پادشاہ کہ زینت دہندۂ
تخت پادشاہی است (خواجہ نظامی ؏)
بہ رستم رکابی روان کرد رخش ؛ ہم اورنگ
پیراے و ہم تاج بخش ؛ (اردو) دیکھو
ارسلان کے پانچوین معنے ۔

**اورنگ زیب** | استعمال ۔ بقول بہار

و انند (۱) مرادف اورنگ پیراے کہ
بمعنی پادشاہ گذشت **مولف** عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی است مرکب از اورنگ
و زیب کہ امر زیبیدن است و کنایہ از
پادشاہ (اردو) دیکھو اورنگ پیراے ۔
(۲) اورنگ زیب ۔ بقول انند لقب

پادشاہ عالمگیر غازی کہ یکی سلاطین نامدار
ہند و پسر شاہ جہان بود زیادہ از مدت پنجاہ
سال فرمانروائی نمودہ در ۱۱۱۸ھ وفات
یافت (اُردو) اورنگ زیب بقول امیر
عالمگیر بادشاہ دہلی کا لقب ہے۔ محی الدین
نام۔ خاندان مغلیہ کا چھٹا بادشاہ تھا ۱۰۶۸ھ
میں تخت پر بیٹھا اس کے وقت میں تخت دہلی کا
انتہائے عروج ہوا۔

**اورنگ زیبی** اصطلاح۔ بقول انند
بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است
بکسر زاے منقوطہ و باے موحدہ نام جامہ ایست
معروف دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد
مولف عرض کند کہ یاے نسبت بر اورنگ زیب
زیادہ کردہ اند و عجیبے نیست کہ منسوب بہ شاہ
عالمگیر است کہ موجد طرز یا صنع این بودہ
یا باستعمال او رغبت داشت حیف است
کہ اہل تحقیق از وجہ تسمیہ این ساکت (اُردو)
اورنگ زیبی۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔
ایک کپڑے کا نام ہے۔

**اورنگ شاہی** اصطلاح۔ بقول
انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است
نوعی از ابریشم است دیگر کسی از محققین فرس
ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ بہ تحقیق ما
ہمان اورنگ زیبی است کہ گذشت بعض
از اہل ہند ہمان جامۂ اورنگ زیبی را
اورنگ شاہی می گویند (اُردو) دیکھو
اورنگ زیبی۔

**اورنگ نشین** استعمال۔ بقول انند
بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است
بمعنی تخت نشین و فرمانروا مولف گوید
کہ اسم فاعل ترکیبی است۔ مرکب از اورنگ
کہ بمعنی تخت بجایش گذشت و نشین امر از
نشستن معنی لفظی این کسیکہ بر اورنگ نشیند
(اُردو) دیکھو اورنگ پیرا۔ اُردو میں

اورنگ نشین بھی کہہ سکتے ہیں۔

**اورنگ نہادن** | استعمال۔ بمعنی قائم کردن تخت برائے جلوس ظہوری ؎ جنون اورنگ بنہاد از برایم ؛ مبارک باد داغ افسرمن ؛ (اُردو) تخت قائم کرنا۔

**اورنگی** | بقول برہان وجامع بروزن فرزندی نام پردہ ایست از موسیقی ونام لحن سی ام از سی لحن باربد مطرب۔ وبقول صاحبان ناصری وجہانگیری نام پردہ ایست از موسیقی مخترع باربد۔ صاحب سروری فرماید کہ نام نوائے ولحنے ازجملہ سی لحن باربد۔ شیخ نظامی درصفت باربد گوید ؎ چو ناقوسی واورنگی زدی ساز ؛ شدی اورنگ چون ناقوس ازآواز ؛ خان آرزو درسراج نسبت این فرماید کہ بزیادت یائے نسبت برا اورنگ نام پردہ ایست از موسیقی وصحیح نام لحن است از سی لحن باربدی۔ مولف عرض کند کہ عجبی نیست کہ لحن اورنگی لحنی را نام نہادہ باشند کہ در سی لحن باربد فائق تر باشد منسوب بہ معنی سوم لفظ اورنگ وجا دارد کہ سرو وخسروانی را اورنگی گفتہ باشند کہ ذکرش بذیل باربد می آید (اُردو) اورنگی۔ فارسی این موسیقی کے ایک لحن کا نام ہے۔

**اوروختن** | بقول برہان وجامع وناصری وانند (۱) بروزن ومعنی افروختن است کہ روشن کردن آتش وچراغ باشد۔ صاحب موارد گوید کہ روشن کردن وروشن شدن ہم۔ صاحب بحر ذکر این معنی فرماید کہ سالم التصریف کہ غیر ماضی ومستقبل و اسم مفعول نیاید ونیز فرماید کہ اینجا ابدال فا بواو است مولف عرض کند کہ شک نیست کہ این مبدل آن است کہ فا بواو بدل شود ہمچون فرخج وورخج (اُردو) دیکھو

افروختن کے پہلے معنے۔

(۲) او.. وختن۔ بقول موارد جاما دادن دیگرکسی از محققین مصادر فرس ذکر این نکرد

(اُردو) دیکھو افروختن کے دوسرے معنے۔

**اورند** بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بضمّ اوّل وفتح ثانی وسکون را سے مہملہ وفتح واو ثانی وسکون نون ودال مہملہ لغت فارسی است بمعنی تجربہ وہشیاری ودانشمندی وقدر وقیمت و اطلاع واشتہار وزیب وزینت وہمواری وبلندی۔ دیگر کسے از اہل تحقیق ذکر این نکرد۔ **مولف** گوید کہ حزین نیست کہ ہمان آورند باشد کہ بہ معنی شان وشوکت و فروشکوہ وعظمت وزیبائی وقدر وقیمت وخوشحالی بجایش گذشت یا ہمان آروند کہ بمعنی تجربہ وآزمایش وزیبائی است۔ فارسیان بقاعدۂ خود واو زائد درمیان حروف کلمہ آوردہ اورند کردند ہیچون مغل ومغول وافتاد وافتاد وتن مند وتنومند محققین ناواقف از ماخذ در عرض معانی احتیاط را بکار نبردہ اند بمعنی اطلاع واشتہار تسامح ایشانست (اُردو) دیکھو اورند کے پہلے اور چھٹے معنے۔ اور آروند کے آٹھوین اور گیارہوین معنے۔

**اورہ** بقول برہان بفتح اوّل وثالث وسکون ثانی بہ معنی ابرہ است کہ (۱) روے قبا وکلاہ وامثال آن باشد چہ در فارسی با و واو بہم تبدیل می یابند۔ صاحب جامع وجہانگیری گفتہ کہ ہیچو ابرہ است کہ روے جامہ باشد۔ صاحبان سروری وموید ہم ذکر این کردہ اند وبقول صاحب شمس (۲) رہگذر آب را نیز گویند

(خلاق المعانی خاقانی سنہ) حال مقلوب شد کہ بر تن و سر چادرہ کرباس و دیبہ آستر است ؂ مولف گوید کہ فارسیان بائے موحدہ را بہ واو بدل کنند چنانکہ آب و آو۔ پس بہ معنی اول مبدل آبرہ کہ گذشت و بمعنی دوم مخفف آورہ کہ در مجرد مذکور شد قلب اضافت رہِ آو۔ لب و لہجۂ مقامی ممدودہ را بمقصورہ بدل کردہ۔
(اردو) (۱) دیکھو آبرہ کے پہلے معنے۔ (۲) دیکھو آورہ کے پہلے معنے۔

**اورۂ افلاک** (اصطلاح) بقول صاحب بحر و ضمیمہ برہان کنایہ از فلک الافلاک است یعنی عرش باشد ؂ مولف عرض کند کہ مرکب اضافی است اورہ بمعنی روے قبا و کلاہ و امثال آن کہ حصہ بالاے قبا باشد چنانکہ گذشت و افلاک جمع فلک بہ معنی آسمان پس فارسیان فلک الافلاک را کہ عبارت است از فلک نہم کہ بالاے ہمہ افلاک و بر ہمہ محیط است اورۂ افلاک گفتند بجہت بودن او و بالای ہمہ افلاک واین کنایہ باشد و بس (اردو) فلک الافلاک بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ نوان آسمان۔ سب آسمانوں کا آسمان۔ عرش۔ کرسی۔

**اوریا** بقول برہان و سروری و جامع بروزن بوریا نام شخصی است کہ داؤد علیہ السلام او را بجنگ فرستاد و او در جنگ کشتہ شد و داؤد زن او را خواست و سلیمان علیہ السلام از ان زن بہم رسید و بعضی گویند جد مادری سلیمان است و جمعی برانند کہ برادر داؤد علیہ السلام بود۔ صاحب موید نسبت این فرماید کہ نام مردے کہ داؤد علیہ السلام او را با لشکر بحری نامزد فرمود و چون او بتقدیر اللہ شہادت یافت داؤد علیہ السلام زن او را در نکاح خود درآورد و سلیمان علیہ السلام از ان متولد شد

یگویند که نظر داؤد علیه السلام بر ان زن پیش ازین افتاده که صاحب جمال بود و قصه
ن است که داؤد علیه السلام بقصد اعتکاف در مسجد رفت و عزم کرده بود که بغیر حق
شغول نشوم ناگاه در مسجد یک جانور رنگین ظریف و لطیف دید خواست که بگیرد آن
انور آهسته آهسته رفت و بر دیوارے نشست چون داؤد علیه السلام قریب دیوار شد در
زآن زن اوریا استاده بود چون نظر ایشان بر وافتاد شیفته گشت بعد زمانی مدید
ون اوریا شهید شد داود علیه السلام او را در نکاح آورد پس ازان حکم الهی صادر شد
راے داؤد تو دعوی کرده بودی که بغیر تو مشغول نشوم چگونه بدان مشغول شدی
پس خیلی نادم شد چهل سال در تسبیح و تهلیل و استغفار گذاشت و جانوران و کوهها نیز
براے او استغفار میخواستند تا حق تعالی ازو قبول کرد۔ صاحبان انند و هفت و شمس
هم ذکر این کرده اند مولف گوید که آ مبدل و مخفف آب است و ریا در عربی زبان
بمعنی زمانه سازی و ظاهرداری و فریب و حیله پس آوریا اسم فاعل ترکیبی باشد
بمعنی همچو آب مکار و فریب و حیله کننده۔ فارسیان بترکیب دو اسم که دران یکی اسم صفت
باشد افاده معنی فاعلی کنند همچو ریاکار و عادةً اسم صفت را مقدم آرند وگاهی موخر
هم همچون کمان ابرو یعنی مثل کمان دارنده ابرو و کمان ابرو هم همین معنی است ما صراحت
کامل این بر (اسم فاعل ترکیبی) و (اسم صفت) کرده ایم که گذشت۔ هم برین قیاس است
ریا آو و آوریا که معنی لفظی این همچو آب مکر کننده باشد و شخصی بدین نام موسوم شد که
بالشکر بحری تعلق داشت والله اعلم۔ تاج مآثر گوید ؎ بگریم همی در فراقت چنان

کہ داؤد بر تربت اوریا ۔ (اردو) اوریا اوس شخص کا نام ہے جس کی شہادت کے بعد داؤد علیہ السلام نے اوس کی بی بی کے ساتھہ نکاح کیا تھا اور انہین کے بطن سے حضرت سلیمان علیہ السلام پیدا ہوے۔ اور وہ میر لشکر بحری تھا۔

**اوریب** بقول برہان بضم اول وخفاے ثانی وکسر ثالث وسکون تحتانی و باے ابجد آن است کہ درعربی بحرف و بترکی قیقاج گویند۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات بذکر این معنی بحوالۂ برہان فرماید کہ این لفظ در زبان ہندی بجدے مستعمل کہ گویا مندست یا توافق لسانین باشد وصاحب ناصری براے این معنی از مولوی معنوی سند آرد کہ بر لفظ آریب گذشت و صاحب انند گوید کہ آوریو و آریب نیز گویندش مولف عرض کند کہ ہمان آریب است کہ بدون واو بضم اول گذشت ۔ لب ولہجۂ مقامی واو اظہار ضمہ زیادہ کردہ ہمچو مغل ومغول و اُفتاد و اوفتاد وناصراحت ماخذ این برآریب کردہ ایم (اردو) دیکھو آریب کے پہلے معنے۔

**اوریو** بقول برہان وجامع وجہانگیری باول مضموم وکسر ثالث وسکون واو بروزن ومعنی آوریب است کہ بترکی قیقاج وبعربی محرّف گویند۔ پوربہائی جامی گوید ؎ بریدن میانت بہ آرہ نکوست ۔ زدن گردن تو بہ اوریو بہ ۔ مولف گوید کہ این مبدل آوریب است کہ باے ابجد بہ واو بدل شد چنانکہ آب و آو و آسیاب وآسیاو (اردو) دیکھو آریب کے پہلے معنے۔

**اوز** بقول برہان باتشدید ثانی بروزن ہوز نوعے از مرغابی بزرگ باشد و

ارسلان کے دوسرے معنے۔

**اوزند** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول وثالث وسکون نون ودال مہملہ لغت فارسی است بمعنی سامان حرب وجنگ دیگرکسی از اہل تحقیق ذکر این نکرده اگرسند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که اسم جامد ژند و پاژند باشد معاصرین عجم برزبان ندارند۔ وجا دارد که فارسیان بر لفظ آوزان که بمعنی توانا وقوی گذشت دال زائدآورده اوزند را مجازاً بمعنی خاص استعمال کرده باشند چنانکه نارون را ناروند کردند (اردو) آلات حرب۔ صاحب امیراللغات نے لفظ آلات کے ذیل مین لکھا ہے۔ عربی۔ مذکر جمع آلہ ہتیار۔ اوزار۔ جیسے آلات حرب۔ آلات کا سنہ گری

**اوزندیدن** صاحب شمس ذکراین کرده گوید که بالفتح ازندیدن یعنی انگندن ودہیچ تصریح نکرد که زائے تازی است یا فارسی است مولف گوید ازندیدن در فارسی مصدرے نیامده پس جا دارد که از غلطی کاتب اوژندیدن که بزائے فارسی بجاے خود مش می آید صورت اوزندیدن گرفته یا مبدل اوژندیدن باشد که زائے تازی بزائے ہوز بدل میشود چنانکه آژیره وآزیره دیگرکسی از اہل تحقیق ذکراین نکرد۔ (اردو) دیکھو اوژندیدن۔

**اوزودن** بقول موارد بالفتح مرادف افزودن است که بمعنی (۱) زیاده شدن و (۲) زیاده کردن باشد۔ صاحب رشیدی ہم بذیل افزودن ذکراین کرده فرماید که بحذف الف ہم آمده مولف عرض کند که مبدل افزودن توان گرفت

که فا بواو بدل شود همچو فرخج و ورنج (اردو) دیکهو افزودن -

**اوزون** بقول برہان وجامع وانند بازاے ہوز بروزن موزون بمعنی افزود وافزایش وزیادتی باشد - صاحب سراج فرماید که بوزن ومعنی افزون بلکه اوز مبدل اوزون است وبرین قیاس جمیع این باب - **مولف** عرض کند که اوزون افزون باشد وافزون مزید علیه فزون وماصراحت این بر افزون کرده ایم تحقیق ما برعکس خان آرزوست - (اردو) دیکهو افزون -

**اوزیش** بقول صاحب جهانگیری که درخاتمه کتاب بذیل لغات ژند وپاژند آ بمعنی زیاده شده باشد دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد - **مولف** عرض کن مبدل ومخفف افزایش باشد که حاصل بالمصدر افزودن گذشت فارسیان فا فارا به واو بدل کردند همچون فرخج وورخج والف وم را حذف کرده اوزیش کر همچون راه وره (اردو) دیکهو افزایش -

**اوزین** بقول صاحب ضمیمهٔ برہان حلقه که برسر تک بند آدمی وتنگ اسپ مید دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرده وتک بند بقول برہان با باے ابجد بروز کمری را گویند که از ابریشم ویا از پشم شتر وامثال آن ببافند وبریک سرآن تکم یا مہره وبر سر دیگر آن انگله نصب سازند وآن مہره یا تکمه را دران انگله انداز تا بر میان بند شود (الخ) **مولف** گوید که ہمین تکمه را آوزین نام است وبخیال ما مخفف آویزین است یعنی چیزی که منسوب به آویزه است که آویخته میشود وبر سر تک بند

تنگ اسپ۔ الف ممدوده بکثرت استعمال بدل شد به مقصوره و یاے اوّل حذف شده او آزین شد (اردو) تکسُوا بقول آصفیه۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ (بالکاسوا) وه لوہے کا کانٹا جس کے ساتھه کسی چیز کے اٹکانے یا باندھنے کیلئے حلقه لگا رہتا ہے۔

**اوژن** بقول برہان وجامع بازاے فارسی بروزن روزن بمعنی (۱) انداز باشد که از انداختن وافگندن است و (۲) بمعنی فاعل ہم ہست که اندازنده وافگنده باشد و (۳) امر باین معنی ہم آمده است یعنی بینداز وبیفگن و (۴) قتل وکشش را نیز گویند که از کشتن باشد۔ صاحب ناصری فرماید که بروزن ومعنی افگن وامر باین معنی یعنی بیفگن چون شیر اوژن یعنی شیر افگن وبذکر معنی ثانی فرماید که اوژند بمعنی افگند است واوژنید یعنی افگنید واوژندیدن مصدر آن وذکر معنی رابع نکرده۔ صاحب سروری ذکر معنی دوم وسوم کرده براے معنی دوم از منوچہری سند آرد ۵۳ بدرگاه سپه سالار مشرق ❊ سوار نیزه باز خنجر اوژن ❊ وبراے معنی سوم از نزاری قہستانی ۵۴ دشمن اوژن دوست پرور ملک گیر و مال بخش ❊ شاد باش وعیش ران وجام نوش وکامیاب ❊ صاحب سراج فرماید که بروزن اوزن بمعنی انداز واندازه واین ماخوذ است از اوژندیدن که بمعنی افگندن وانداختن می آید۔

**مولّف** عرض کند که بمعنی اوّل اسم مصدر است بزبان ژند وپاژند ومصدر اوژندن که می آید مرکب از ہمین اسم مصدر باشد بزیادت علامت مصدر (دن) وبه تحقیق ما ہمین شاید که اسم مصدر در اصل اوژند بود بمعنی انداز واوژن مخفف آنست بحذف دال مہمله

آخر ہمچون بدتر وبتر۔ زردشتیان زباندان تصدیق خیال مامیکنند ومعنی دوم نتیجه تسامح اہل تحقیق باشد که از مجرد امر معنی اسم فاعل پیدا کردند وبسند خود اسم فاعل ترکیبی را آوردند ونمی دانند که امر حاضر بدون اتصال باسمی افادۂ معنی فاعلی نمیکند ہمچون خنجر اوژن ومعنی سوم امر است از مصدر اوژندن که می آید ومعنی چارم مجاز معنی اول که قتل باشد وآن نتیجه اوژندن شمشیر یا آلۂ جارحه باشد بخیال ما این مصدر ریست اصلی وقیاسی که از اسم جامد فارسی زبان وضع شد واوژندیدن که مرادف اوژندن می آید مرکب از اصل این لفظ۔ (اردو) (۱) کسی چیز کا ڈالنا پھینکنا۔ انداز کی اصلی معنی انداختن کا حاصل بالمصدر (۲) ڈالنے والا۔ پھینکنے والا۔ (۳) ڈال۔ پھینک۔ (۴) قتل۔ مذکر۔

**اوژند** بقول برہان بروزن ومعنی افگند که ماضی افگندن وانداختن است۔ صاحب رشیدی وجامع ہمزبانش (جوہری زرگر۵)

شمشیر تو شیر اوژند پر تاب توپیل افگند ٭
یک حملۂ تو برکند بنیاد صد حصن حصین ٭

مولف گوید که ماضی اوژندن است نه افگندن وانداختن وسند بالاتعلق بامضارعش یعنی بفتح زاے فارسی ونون مفتوح مضارع اوژندن۔ صاحبان تحقیق غور نکرده اند ترک این بربیان تفوق داشت که ذکر مصدر این می آید وضرورت نداشت که از مشتقات آن بحث کنیم که قیاسی است (اردو) اوژندن کا ماضی اور مضارع دیکھو اوژندن

**اوژندن** بقول بحر بروزن ومعنی افگندن (کامل التصریف) دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد ومولف عرض کند که مرادف

ومخفف اوژندیدن باشد کہ اسم مصدر این اوژن مخفف اوژند است وحقیقت اوژن بجالیش گذشت ۔ فارسیان علامت مصدر دن بر اوژن زیادہ کردہ مصدرے ساختہ اند ۔ قیاسی ۔ و باصول ماکہ براسم مصدر گذشت مصدر اصلی است کہ اسم مصدر این اوژن لغت فارسی قدیم است وحالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو) دیکھو اوژندیدن ۔

**اوژندیدن** | بقول برہان وسروری ونوادر وبہار بفتح ہمزہ وزاے فارسی ودال مہملہ دوم وکسر اول وسکون نون بروزن برہم چیدن بمعنی (۱) افگندن و انداختن باشد ۔ صاحب بحر فرماید کہ (۲) قتل کردن وکشتن ہم وسالم التصریف است کہ غیر ماضی ومستقبل واسم مفعول نیاید ظہوری ؎ تیغ در دست تو پلنگ شکن ؏ تیر از شست تو ہژبر اوژن ؏ مولف عرض کند کہ اسم مصدر این اوژند باشد کہ ذکرش بر اوژن کردہ ایم ۔ فارسیان بقاعدۂ مصادر جعلی یاے معروف وعلامت مصدر بر اوژند زیادہ کردہ مصدری ساختہ اند و باصول ماکہ ذکرش بر اسم مصدر گذشت ۔ مصدر اصلی وقیاسی است نہ جعلی زیراکہ اسم مصدر ۔ لغت فارسی قدیم است بمعنی اول حقیقی است ومرادف افگندن وبمعنی دوم مجاز آن کہ صراحتش بر اوژن کردہ ایم (اردو) (۱) دیکھو افگندن ۔ (۲) قتل کرنا ۔ مار ڈالنا ۔

**اوژنیدن** | بقول بحر بروزن آگنیدن بمعنی افگندن وانداختن است وفرماید کہ کامل التصریف باشد مولف عرض کند کہ این مرکب است از اسم جامد اوژن ویاے معروف وعلامت مصدر

| | |
|---|---|
| و آن بقاعدۂ مصادر جعلی کہ یاے معروف پیش از علامت مصدر زیادہ کنند و باصول ما کہ صراحتش بر اسم مصدر کردہ ایم مصدر اصلی است نہ جعلی پس اوژندن کہ گذشت | موافق قیاس ماست و اوژندیدن برخلاف قیاس ضعیف است کہ سند استعمال این پیش نہ شد وحالا بزبان معاصرین عجم متروک (اردو) دیکھو اوژندیدن کے پہلے معنے ۔ |

**اوژول** | بقول برہان بر وزن مقبول بمعنی (۱) انگیز و (۲) تقاضا باشد و (۳) تعجیل و شتاب را نیز گویند و صاحب جامع فرماید کہ بروزن مقبول (یعنی بفتح اول) بمعنی انگیز و تقاضا و بضم اول شتاب و تعجیل ۔ صاحبان جہانگیری و شمس بر معنی ثانی اکتفا کردہ اند و در بیان اعراب متفق با صاحب جامع و صاحب ناصری ذکر ہر دو معنی اول کردہ و در بیان اعراب با صاحب برہان اتفاق ورزیدہ و از طرز بیان صاحب موید مفہوم می شود کہ قول راجح آنست کہ بمعنی شتاب بفتح اول باشد ۔ **مولف** عرض کند کہ مبدل افژول باشد کہ بہر دو معنی بالا گذشت و معنی سوم را مجاز معنی دوم توان گرفت ۔ فارسیان فا را بواو بدل کنند چنانکہ فام و وام وانچہ معنی سوم این یعنی تعجیل و شتاب بر افژول مذکور نہ شد عیبی ندارد کہ افژولیدن بمعنی شتاب کردن گذشتہ اشت و لازم نمی آید کہ مبدل برہمہ معانی مبدل منہ حاوی باشد کہ استعمال مبنی بر محاورۂ زبان است و قیاس را دخلی نیست ۔
(اردو) (۱) دیکھو افژول کے دوسرے معنے (۲) دیکھو افژول کے پہلے معنے (۳) جلدی ۔ مونث

| | |
|---|---|
| **اوژولیدن** \| بقول برہان بر وزن | افژولیدن بمعنی (۱) برانگیختن بجنگ وغیرہ |

باشد و (۲) تقاضا نمودن و (۳) تعجیل کردن
را نیز گویند و بمعنی (۴) پریشان کردن ہم بنظر
آمدہ است - صاحب بحر ذکر ہر چہار معانی
بالا فرماید کہ کامل التصریف باشد و صاحب
رشیدی فرماید کہ بروزن و معنی افشرولیدن
مولف عرض کند کہ خبر نیست کہ این مرکب است
از اسم جامد او ژول کہ بجایش گذشت - فارسیان
بقاعدۂ مصدر جعلی یاے معروف و علامت مصدر

دن بر آخرش زیادہ کردہ مصدری ساختند و
جعلی نام نہادند و باصول ما کہ بر آسم مصدر بیانش
کردہ ایم مصدر اصلی و قیاسی است کہ مرکب است از اسم
جامد فارسی زبان و چار اگر کہ ہمہ معانی افشرولیدن
این را بتبدل و مرادفش گیریم کہ بعض محققین ذکرش
کردہ اند لیکن ہیچ نیست کہ سند استعمال بکسی معنی ہم پیش
نشد و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو)
دیکھو افشرولیدن -

**اوس** | بقول برہان و جامع بفتح اول و سکون ثانی و سین بے نقطہ بروزن
غوث بمعنی امید و امیدواری و رجا و تشنہ داشتن باشد - خان آرزو در سراج ہم ذکر
این کردہ **مولف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند حیف است کہ سند استعمال
متاخرین یا متقدمین پیش ما نشد - بر استناد صاحب جامع کہ از اہل زبان است
توانیم قیاس کرد کہ فارسیان از لغت سنسکرت آس کہ بقول صاحب ساطع بمعنی امید
و آرزو است بہ تبدیل الف دوم با واو مفرس کردہ باشند چنانکہ تاغ را اتوغ و
آرنج را وارنج کردند (اردو) امید بقول آصفیہ - فارسی - اسم مونث - آس
بھروسا - آرزو - تمنا - (اسی سے ہے امیدواری)

**اوسان** | بقول برہان و جامع و ہفت بروزن چوگان بمعنی فسان ....

سنگی است کہ شمشیر و خنجر و کارد بدان تیز کنند۔ صاحب رشیدی بذیل افسان ذکرش کردہ مرادف آن قرار دہد بمعنی اولش۔ صاحب انند۔ و صاحب ناصری فرماید کہ مرادف فسان باشد و صاحب سراج فرماید کہ بروزن و معنی افسان بلکہ افسان مبدل آنست مولف عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این بر ابسان کردہ ایم کہ بجایش گذشت و اشارہ آن بر افسان ہم گذشت بالجملہ اوسان مبدل ابسان باشد کہ باے موحدہ بہ واو بدل شد چنانکہ آو کہ مبدل آب است (اردو) دیکھو ابسان۔

اوسانہ | بقول جامع بروزن مردانہ بمعنی افسانہ و سرگذشت باشد دیگری از محققین فرس ذکر این نکرد مولف گوید کہ مبدل افسانہ باشد کہ فا بہ واو بدل شد چنانکہ فرخج و ورخج (اردو) دیکھو افسانہ کے پہلے معنے۔

اوسبید | بقول برہان با باے ابجد بروزن بوسعید دوائے است کہ آنرا نیلوفر ہندی گویند گرم و خشک است و محلل بادہا و نفخہا و بفتح اول و کسر ثالث ہم بنظر آمدہ صاحب انند و ہفت ہمزبان برہان۔ صاحب محیط فرماید کہ بضم ہمزہ و سکون واو و فتح سین مہملہ و کسر باے موحدہ و سکون یاے تحتانی و دال مہملہ اسم فارسی و آن قسمی است از نیلوفر ہندی۔ گرم و خشک محلل ریاح شربت آن یکدرم و بیخ آن سرد و خشک وجہت صداع و بواسیر نافع۔ مضر مثانہ و مصلح آن عسل مقدار شربت آن نیم درم (الخ) مولف عرض کند کہ اصل این آوسپید

بہ الف ممدودہ و یاے فارسی بود مرکب از آو کہ مبدل آب است و سپید کہ مرادف سفید است و صاحب برہان بر سفید فرماید کہ در فارسی زبان کنایہ از ظاہر و نمایان ہم۔ پس نیلوفر کہ بر آب نمایان می شود فارسیان آن را آوسپید گفتند یعنی چیزی بر آب نمایان شوندہ و این اسم فاعل ترکیبی است لب ولہجہ مقامی ممدودہ را مقصورہ کرد و یاے فارسی بعربی بدل شد چنانکہ تپ و تب و اسپ اسب (اردو) نیلوفر ہندی اردو میں کہہ سکتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے نیلوفر کا ذکر کیا ہے دیکھو اگروک۔

**اوستا** بقول بہار (۱) آنکہ ہنر آموزد و تعلیم دہد و صاحب انند گوید کہ لغت فارسی است بمعنی دانندہ و آموزانندۂ علمی و عملی از امور کلی و جزوی و سند ہر دو از کلام اسیری لاہیجی است ؎ علم معنی از کتاب اوستا ؛ حاصلت ناید مکش چندین عنا ؛ مولف گوید کہ این مزید علیہ استا باشد بزیادت واو بعد الف چنانکہ افتاد و اوفتاد و صراحت ماخذ استا بجایش گذشت و استا بمعنی کتاب زردشت ہم آمدہ پس (۲) این را مزید علیہ آن ہم توان گرفت و سند بہار مناسب تر است براے معنی دوم و صاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست ذکر اوستا بمعنی اول کرد و فرماید کہ لغت ترکی است (صاحب سفرنگ و ساتیر ہم ذکر معنی دوم کردہ (اردو) دیکھو استا۔

**اوستاخ** بقول برہان بضم اول و سکون ثانی و ثالث و فوقانی بالف کشیدہ و بجاے نقطہ دار زدہ (۱) بمعنی دلیر شدن و دلیری نمودن و بے ادبی کردن باشد و آنرا بعربی جسارت خوانند۔ صاحب ناصری فرماید کہ (۲) بمعنی گستاخی

یعنی جسارت و (۳) بمعنی گستاخ یعنی دلیر و بے ادب۔ صاحب جامع متفق با صاحب ناصری و صاحب انند نقل بر وارش۔ صاحب رشیدی این را بذیل استاخ آوردہ مرادفش قرار دادہ بمعنی سوزش و صاحب جہانگیری فرماید کہ دلیر شدن و دلیری کردن و آنرا گستاخ نیز خوانند و بتازی جسارت گویند (مولوی معنوی ۵) روے صحرا است ہموار و فراخ ؛ ہر قدم وا ایست گم راہ اوستاخ ؛ مولف عرض کند کہ این مزید علیہ استاخ کہ بدون واو بجایش گذشت و با صراحت ماخذش ہم ہمدرانجا کردہ ایم حرجے نیست کہ واو زائد بعد الف براے اظہار ضمہ آوردہ اند ہچون افتاد و اوفتاد و استاد و اوستاد و معنی سوم اصل است طرز بیان محققین۔ معنی اول و دوم ہم پیدا کرد و تحقیقش ہیچ کہ معنی مصدری اصلا ندارد و سندے براے آن پیش نشد و معاصرین عجم ہم بزبان ندارند (اردو) دیکھو استاخ کے پہلے معنے۔

**اوستاد** | بقول برہان بر وزن نوش باد داننده و آموزانندۂ علمی و عملی بود از امور کلی و جزئی۔ صاحب جامع و سراج فرماید کہ استاد بدون واو مخفف این است و بہار گوید کہ آنکہ ہنر آموزد و تعلیم دہد و از اسیری لاہیجی سند آرد ۵ چون درین رہ اختیار خود باو بگذاشتم ؛ ہرچہ جستم یافتم زارشاد پیر اوستاد ؛ مولف عرض کند کہ مزید علیہ ہمان استاد کہ گذشت و آو بعد الف زیادہ کردہ اند ہچون افتاد و اوفتاد (اردو) دیکھو استاد۔

**اوستام** | بقول برہان و ناصری و جامع و جہانگیری با ثانی مجہول و سکون میم (۱) یراق زین و لجام اسپ را گویند و (۲) مردم معتمد و اعتمادی را نیز گفتہ اند و

(۳) بمعنی آستانۂ درخانہ ہم آمدہ۔ صاحبان موید و شمس و سروری بر معنی دوم قانع
ناصر خسرو ۵۱ چون بر آہختی زتن شرم اے پسر ٭ یافتی دینار و اسپ و اوستام ٭
شمس فخری ۵۲ ہر کجا بود و زد و راہ زنے ٭ از نہیب وے اوستام شدہ ٭
ابوشکور گوید ۵۲ بہ افزاے خوانند او را بنام ٭ ہم از نام و کردار ہم اوستام ٭
حکیم ناصر خسرو ۵۳ اندر جہان تہی تر از ان نیست خانۂ ٭ کز وام کرد مرد در و فرش و
اوستام ٭ صاحب سراج فرماید کہ یراق اسپ باشد مثل زین و لجام و مردم معتمد
و امین و استام مخفف آن و ستام مخفف این۔ **مولف** عرض کند کہ اوستام بمعنی اول و
دوم مزید علیہ استام است کہ بدون واو بجایش گذشت و صراحت ماخذ و اشارۂ
این ہمہ را انجا کردہ ایم و بمعنی سوم مبدل آستان کہ از دو الف ممدودہ۔ الف دوم بواو
بدل شد ہمچون تاغ و توغ و نون بہ میم چنانکہ کجین و کجیم مخفی مباد کہ از سند ابوشکور
کہ براے معنی دوم بالا مذکور شد معنی اعتماد ہم پیدا می شود۔ فتامل۔ و سند معنی سوم ہم
قابل غور۔ (اردو) (۱) دیکھو استام کے پہلے معنے (۲) دیکھو استام کے دوسرے
معنے (۳) دیکھو آستان۔

| | |
|---|---|
| اوستان \| بقول برہان و انند و ہفت و جامع بر وزن دوستان (۱) بمعنی ساخت و یراق زین و لجام اسپ و (۲) بمعنی مردم امین و معتمد باشد و (۳) آستانۂ خانہ ہم | صاحب سراج بحوالۂ برہان ذکر ہر سہ معنی بالا کردہ فرماید کہ بدین معنی در کتب معتبرہ نیست و ظاہرا اوستام بمیم را اوستان بنون خواندہ و آستان خانہ گمان بردہ و این |

خطا در خطا است با آنکه لفظ اوستام به میم بالا
ہمین لفظ نیز ذکر کردہ مولف عرض کند
کہ بمعنی اول و دوم مبدل اوستام است
کہ گذشت میم بہ نون بدل شود چنانکہ بام
و بان و بمعنی سوم مبدل آستان کہ بہ ممدودہ
گذشت ۔ فارسیان از دو الف کہ در ممدودہ
باشد الف دوم را بہ واو بدل کردہ اند
ہمچون تاغ و توغ و لب و لہجۂ شان ہم
ہمچنین است کہ آن را اون خوانند ۔ پس
اشکالی کہ خان آرزو را پیدا شدہ است
تعجب خیز است ۔ حیف است کہ سند استعمال
پیش نشد (اردو) دیکھو اوستام اور
آستان ۔

**اوستره** | بقول انند بحوالۂ بہار مرادف
استره کہ بمعنی کارد سر تراش باشد کہ
معروف است ولیکن در بہار عجم ازین لفظ
اثرے نیست مولف گوید کہ اگر سند استعمال
پیش شود خلاف قیاس نباشد کہ مزید علیه
آستره باشد و تحقیق کاملش ہم در انجا مذکور
(اردو) دیکھو استره ۔

**اوستیم** | بقول برہان و جامع و ناصری بہفت
وانند با فوقانی بتحتانی کشیده و بہ ہمزہ زدہ چو پوستین
(۱) آستین جامه را گویند و (۲) بمعنی خون و ریم باشد
کہ از جراحت رود مولف گوید کہ بمعنی اول مبدل
آستین باشد کہ در ممدودہ گذشت یک الف از
دو الف ممدودہ بواو بدل شد ہمچو آلغونه و والغونه
و تاغ و توغ و نون بمیم چنانکہ گجین و گجیم و بمعنی دوم مبدل
آستیم کہ بہمین معنی در ممدودہ گذشت بہ تبدیل یک الف
از دو الف ممدودہ با واو (اردو) (۱) دیکھو آستین
(۲) دیکھو آستیم کے دوسرے معنے ۔

**اوسط قضایا** | اصطلاح ۔ باضافت اوسط بسوے قضایا بقول بحر و انند کنایه
باشد از حد اوسط و آن عبارت است از لفظ مکرر در قیاس و قیاس مرکب باشد

از دو قضیہ چنانکہ العالم متغیر و کل متغیر حادث پس لفظ متغیر حد اوسط است چون از ہر دو قضیہ صغری و کبری ہر دو لفظ مکرر را کہ حد اوسط است دور کنی نتیجہ حاصل آید (العالم حادث) پس لفظ متغیر اوسط است (اردو) اوسط قضایا فارسیون نے حد اوسط کو کہا ہے اور وہ لفظ مکرر ہے قیاس مین اور قیاس مرکب ہے دو قضیون سے جیسے (العالم متغیر۔ و کل متغیر حادث) پس لفظ متغیر حد اوسط ہے اس لئے کہ جب دونون قضیون سے لفظ مکرر کو حذف کر دین تو نتیجہ حاصل ہوتا ہے العالم حادث پس لفظ متغیر حد اوسط ہے۔

**اوسن** | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ثالث و سکون نون لغت فارسی است بمعنی کوتاہ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد و اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اصل این آسن لغت سنسکرت است کہ بقول صاحب ساطع بمعنی بستر کوچک آمدہ فارسیان قدیم از دو الف ممدودہ۔ الف دوم را با واو بدل کردہ مفرس کردند و مطلق بمعنی کوتاہ استعمال کردہ باشند حالا بر زبان معاصرین عجم متروک و این قسم تبدیل در فارسی زبان بسیار چنانکہ آن را اون خوانند و تاغ را توغ کردہ اند (اردو) کوتاہ بقول آصفیہ فارسی۔ صفت چھوٹا۔ نہنا۔ کوچک۔ پست۔ مختصر۔ ٹھنگنا۔

**اوسو** | بقول برہان و جامع بضم اول بر وزن کوکو (۱) بمعنی ربودن و ربایندگی و بفتح اول ہم باین معنی آمدہ و (۲) بفتح اول بمعنی ماتم و عزا باشد و صاحب سروری نسبت معنی اول فرماید کہ ربودن و ربایش و بحوالۂ شرفنامہ فرماید کہ آسو بحذف واو

ہم آمدہ وبحوالۂ فرہنگ بفتح ہمزہ وضم سین باین معنی آوردہ۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی برمعنی اوّل قانع۔ صاحب ناصری نسبت معنی اوّل گوید کہ بمعنی ربودن و ربایندہ باشد وباین معنی اوسہ واوسوم نیز آمدہ مولّف عرض کند کہ آسو کہ بدون واو بعد الف گذشت مخفف این باشد بحذف واو وبہ تحقیق ما اصل این معنی دوم افسوس است کہ فارسیان بقاعدۂ خود فا را بواو بدل کردند چنانکہ فام و وام وسین مہملۂ آخرہ را حذف کردہ اوسو را بمعنی اتم وعزا استعمال کردند بر سبیل مجاز ومعنی حقیقی افسوس بجایش مذکور شد پس این مجاز آن باشد بالجملہ بالفتح اصح است آنانکہ بالضم گرفتہ اند بر ماخذش غور نکردہ اند ونسبت معنی اوّل عرض میشود کہ اصل این افسون است بمعنی مکر وحیلہ کہ بجایش مذکور شد فارسیان بقاعدۂ تبدیل فا۔ بواو چنانکہ فام و وام اوسون کردہ مجازاً بمعنی ربایش وربایندگی استعمالش کردند و بحذف نون آخر۔ اوسو مخفف آنست وما اشارۂ این بر آسو کردہ ایم واوسون بمعنی افسون ہم آمدہ کہ ذکرش بر افسون گذشت واوسو مخفف آن بدین معنی مستعمل نشد۔ معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند (اردو) (۱) اڑالیجانا۔ امیر نے اسکا تذکرہ اچک لیجانا پر فرمایا ہے (۲) ماتم بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ غم۔ رنج۔ الم۔ اندوہ۔ آہ ونالہ۔

**اوسون** بقول برہان بروزن ومعنی افسون است وآن (۱) خواندن کلماتی باشد مرعزائم خوانان وساحران را بجہت حصول مقاصد خود (۲) بمعنی

رام کردن جانوران و (۳) بمعنی حیلہ و تزویر ہم۔ صاحبان جامع و انند و جہانگیری ہم ذکر این کردہ اند **مولف** گوید کہ مبدل افسون باشد کہ فا بواو بدل شدہ ہمچو فرخج و ورخج و معنی دوم مجاز معنی اوّل است کہ رام کردن جانوران ہم بخیال افسون خوانان متعلق باشد از سحر و عزائم خوانی و معنی سوم ہم بر سبیل مجاز باشد کہ ذکرش بر افسون گذشت (اردو) (۱) دیکھو افسون کے پہلے معنے۔ (۲) جانوروں کو مطیع کرنا (حاصل بالمصدر) کے معنوں مین (۳) دیکھو افسون کے دوسرے معنے

**اوسہ** بقول برہان بضم اوّل بر وزن توسہ بمعنی ربودن و ربایش و ربایندگی باشد و بامعنی بفتح اوّل ہم گفتہ اند۔ صاحبان رشیدی و جہانگیری و سروری و جامع و موید و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مولف** گوید کہ مبدل آوسو بمعنی اوّل باشد کہ گذشت فارسیان واو را بہ ہای ہوز بدل کردند برخلاف قیاس (اردو) دیکھو آوسو کے پہلے معنے۔

**اوسیمون** بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی و ثالث بتحتانی رسیدہ و میم مضموم بہ واو و نون زدہ بلغت یونانی دوائیست کہ تعریفش بر تودری می آید (اردو) دیکھو تودری۔

**اوش** بقول برہان بر وزن موش نام قصبہ ایست از ولایت فرغانہ مابین سمرقند و چین۔ صاحب موید فرماید کہ بالضم شہریست میان ماوراء النہر و ترکستان۔ صاحب سروری باتفاق موید از حمید الدین بلخی (صاحب مقامات حمیدی) سند آوردہ؎ معلوم من نشد کہ کجا رفت پیر اوش ٭ با او چہ کرد گردش ایام دی و دوش ٭ صاحب ناصری باتفاق برہان فرماید کہ از انجاست بہار الدین اوشی۔ صاحب سراج را

نیز با برہان اتفاق است و فرماید کہ وطن اصلی حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی ہمین اوش است وجہ تسمیہ این معلوم نشد (اردو) اوش فارسی مین ایک قصبہ کا نام ہے جو بقول بعض سمرقند و چین کے درمیان واقع ہے۔ اور بقول بعض ماوراءالنہر و ترکستان کے درمیان - مذکر۔

**اوشال** بقول برہان وجامع و ناصری و سراج و انند بفتح اول بر وزن کودال (۱) تالاب و برکہ و آب انہار و آب گیر (۲) خزانہ ہاے آب را گویند کہ در کوہہا می شود۔ مولف گوید کہ فارسیان این را از لغت عرب گرفتہ اند کہ در عربی اوشال جمع وشل است بمعنی آب بسیار و اشک بسیار آمدہ کما فی منتہی الارب پس فارسیان تالاب و برکہ را کہ دران ہم آب بسیار می باشد مجازاً اوشال گفتند دیگر ہیچ (اردو) دیکھو (۱) آبخور کے پہلے معنے (۲) پانی کا قدرتی چشمہ جو پہاڑیون مین ہوتا ہے جس کو ناتکی کہتے ہین - (مونث)

**اوشان** بقول برہان وجامع و ناصری و انند (۱) بفتح اول بر وزن چوگان بہ معنی افشان باشد کہ از پاشیدن و افشاندن است۔ صاحب سراج فرماید کہ افشان مبدل آن است مولف عرض کند کہ اوشان مبدل افشان است نہ برعکس آن و تبدیل فا بواو در فارسی آمدہ است چنانکہ فرخج و ورنج پس ہیچ وجہے معلوم نمیشود کہ اوشان را اصل قرار دہیم و افشان را مبدل آن فتامل - صراحت ماخذ بر افشان گذشت (اردو) دیکھو افشان -

(۲) اوشان بقول برہان بضم اوّل بمعنی آنہاست کہ جمع غائب باشد۔ صاحب ناصری بذکر این معنی فرماید کہ بخلاف ایشان کہ جمع حاضر است۔ صاحب سراج بہ تحقیقش فرماید کہ جمع او کہ ضمیر غائب است وشان مخفف آن است ظاہرا در اصل اوشان بنون بعد الواو بودہ کہ بعد تخفیف چنین خواندہ اند از عالم ایشان کہ مخفف این شان بنون بعد التحتانی است و بعد ازان فرماید کہ بخاطر می رسد کہ اوشان مرکب از ضمیر غائب نباشد بلکہ شان علامت جمع است وگاہی بمعنی جمع نیز مستعمل می شود واو درینجا ضمیر غائب نیست بلکہ اوشان در اصل آن شان بودہ کہ الف مدہ بواو بدل شدہ چنانکہ سابق نوشتہ آمد ونون آن حذف گشتہ چنانکہ در ایشان وبرین تقدیر تقابل ایشان واوشان درست می شود کہ ہر دو اسم اشارہ میشوند بخلاف سابق کہ در انجا ہر دو را ضمیر غائب گفتہ۔ مؤلف عرض کند کہ مقصود خان آرزو جز این نباشد کہ از دو الف (اان) الف دوم بہ واو بدل شد چنانکہ فارسیان (آن) را (اون) خوانند وزبان را زبون۔ این قسم تبدیل از لب ولہجہ شان تجاوز کردہ در کتابت ہم راہ یافتہ است چنانکہ تانغ وتونغ ویکسان ویکسون باقی حال این ضمیر غائب است نہ اسم اشارہ ما صراحت کاملش در بحث ایشان بجاے خودش کنیم (اردو) دیکھو آنہا۔

**اوشاندن** | بقول انند بحوالۂ ناصری وبرہان بروزن ومعنی افشاندن باشد دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ حیف است کہ ما برہان وناصری این را نیافتیم

ولیکن موافق قیاس است کہ فا بواو بدل شود چنانکہ فرخج و ورخج۔ ذکر افشاندن بجایش گذشت (اردو) دیکھو افشاندن۔

**اوشانیدن** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بروزن و معنی افشانیدن است دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مولف گوید کہ مبدل افشانیدن باشد مشتمل بر ہمہ معانیش و مزید علیہ اوشاندن کہ گذشت و اسم مصدر این ہمان اوشان کہ مبدل افشان باشد در وضع مصدرش بقاعدۂ مصادر جعلی یاے معروف زیادہ کردند و با صول ما مصدر اصلی و قیاسی است چنانکہ بر اسم مصدر تصریحش کردہ ایم زیراکہ اسم این مصدر لغت فارسی زبان است و بقول بعض اوشاندن بدون تحتانی مخفف این باشد (اردو) دیکھو افشاندن۔

**اوشنج** بقول سراج بفتح شین معجمہ بروزن و معنی آورنج مبدل اوشنگ و بحوالۂ برہان گوید کہ بمعنی ارضہ کہ کرم چوب خوار است و باز گوید کہ اوشنگ بشین معجمہ و اوتنگ بنون بمعنی ریسمان کہ قبا و جامہ بران اندازند و فرماید کہ تحقیق آنست کہ آوشنج صحیح بدان معنی آونگ است بمدہ چنانکہ سابق گذشت مولف گوید کہ لفظ آوشنج و ونشنج موجودۂ برہان موجود نیست پس معلوم نیست کہ از کدام نسخۂ برہان این لفظ را نقل کردہ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد اگر استعمال این متحقق شود جزین نباشد کہ مبدل اوشنگ است و بس کہ می اید۔ جیم عربی بہ کاف بدل شود اکثر در معربات چنانکہ شنگرف را شنجرف کردند (اردو) دیکھو اوشنگ۔

**اوشنگ** بقول برہان وجامع بروزن اورنگ ریسمانی باشد که درخا
نہ بندند وجامه وازار وروپاک ولنگی وقطیفه وامثال آن بران اندازند
وخوشه ہاے انگور نیز ازان آویزند وآن را بعربی معلاق خوانند ۔ صا
حب سروری بذکر این معنی فرماید که او را آونگ وونژه وونژه نیز گویند ۔ صا
حب ناصری گوید که مرادف آونگ است اما انچه صاحب انند بحوالۂ ناصری گف
ته بروزن ومعنی اورنگ است تسامحش بیش نیست زیراکه قول صاحب ناصر
ی موافق او نیست **مولّف** گوید که اگر این را مبدّل آوتنگ گیریم که بہمین معنی گذ
شت موافق قیاس است زیراکه تاے فوقانی به شین معجمه بدل شود چون رخت
و رخش (اردو) دیکھو آوتنگ ۔

**اوشنگن** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اوّل وفتح ثالث وسکون نون وفتح کاف فارسی لغت فارسی است بمعنی کاہل وسست دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد **مولّف** عرض کند که این لغت ترکی است صاحب کنز ذکر این کرده اگر سند استعمال این در فارسی پیش شود توانیم عرض کرد که فا از زبان ترک گرفته اند (اردو) کاہل بقو عربی سست مجہول ۔ الکسیا ۔ احدی چور ۔ متّہا ۔ آرام طلب (ظفر ۵ سکتے ہین وه رنج ومصیبت کب محبت جو کاہل ہین دم اپنا راحت وآرام

**اوش وبوش** بقول برہان وجامع بفتح اوّل وباے ابجد این لغت از بمعنی تجبّر وخودنمائی وکر وفر وخودآرائی ۔ صاحبان بحر وناصری ور

وانند ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ این مبدل ہوش وبوش است۔ ہای
ہوز ہوش بدل شد بالف چنانکہ پہیون واپیون وہوش در فارسی بمعنی کر و فر آمدہ
وبوش مرادفش کہ بقول صاحب برہان بمعنی کر و فر وخود نمائی است۔
(اردو) کر و فر بقول آصفیہ۔فارسی۔اسم مونث۔ شان وشوکت۔ دہوم
دہڑکا۔ رعب وداب۔ دہوم دہام۔ (نصیر ۵) شوق گر قلیان کشی کا ہی تو
مہتابی پہ بیٹھ ٭ اے مرے سلطان خوبان شب کو کر و فر ہیت ٭

**اوشہ** | بقول برہان بضم اول بروزن توشہ (۱) نام رستنی است ودوائی
وآن باغی وصحرائی ہر دو می باشد۔باغی را مرزنگوش گویند وآن سبزی است کہ
باطعام خورند وصحرائی را بعربی سعتر خوانند۔ صاحبان جامع وناصری وشمس
مانند ہم زبان برہان۔ صاحب سراج نسبت این فرماید کہ بہ شین معجمہ گیاہی است
دوائی وقیل صمغ لیکن بہر دو معنی آشہ بدون واو نیز گذشت وصحیح بمعنی دوم است
نہ اول ہذا غایۃ التحقیق (انتہی) مولف گوید کہ این لفظ مزید علیہ آشہ باشد
کہ معرب آن اشق است بہ ضم اول وتشدید شین معجمہ کما فی منتہی الارب وبا تحقیق
کاملش بر لفظ آشہ واشق بیان کردہ ایم کہ صمغ درختی است (اردو) دیکھو آشہ واشق
(۲) اوشہ بقول برہان وجامع بفتح اول بروزن عرشہ بمعنی شبنم باشد وآن رطوبتی است
کہ شبہا بر سبزہ نشیند ودیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ اگر
سند استعمال این بدست آید توانیم عرض کرد کہ مجاز معنی اول باشد کہ شبنم بر درخت

ہم صمغ درخت را ماند۔ دیگر ہیچ (اردو) دیکھو اپشک۔

**اوشہنگ** بقول برہان وجامع وجہانگیری با ثانی مجہول و کاف فارسی بروزن ہوشمند نام اصلی ہوشنگ است و صاحب ناصری بذکر این معنی فرماید کہ معنی ترکیبی آن ہوش وہنگ باشد وہوشمند نیز باین معنی است۔ صاحب سراج نسبت این فرماید کہ مکرر نوشتہ آمد کہ الف بہا بدل شود پس ہوشنگ در اصل اوشہنگ بودہ کہ مخفف آن اوشنگ است و مبدل آن ہوشنگ۔ **مولف** عرض کند کہ بزبان فارسی ہوش بمعنی عقل ودانش آمدہ نہ اوش۔ پس اگر استعمال اوشہنگ بالف اول تحقق شود توانیم عرض کرد کہ مبدل (ہوش ہنگ) است نہ بالعکس آن چنانکہ ادعاے خان آرزو ست۔ بالجملہ بہ تحقیق ما اوشہنگ نام پادشاہی کہ معروف بہ ہوشنگ است و بحث آن بجایش می آید۔ ہاے ہوز بالف بدل شد چنانکہ ہپیون و اپیون۔ (اردو) ہوشنگ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ لغوی معنی ہوش وآگاہی و عقل وغیرہ حضرت آدم علیہ السلام کے چوتھے پوتے کا نام جو پیش دادیون کا دوسرا بادشاہ سیامک کا بیٹا کیومرث کا پوتا تھا۔ کیومرث کے بعد تخت نشین ہوکر چالیس برس تک حکمرانی کی۔ پیش دادیون کے نزدیک اس کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ وہ ہمیشہ عدل وانصاف اور احسان کی باتین کیا کرتا تھا اور خلق و داد و دہش کی ترغیب دیا کرتا تھا اسی وجہ سے اس کا ہوشنگ نام ہوا جسے ایتاژبخش بہی کہتے ہین۔ پاستانیون کے ایک پادشاہ کا بہی نام تہا۔

**اوضاع** بقول منتخب لغت عربی است بمعنی حالہا۔ جمع وضع مولف گوید کہ فارسیان بمعنی اطوار وہیأت وصورت استعمال کنند وبصورت اضافت بسوے دنیا بمعنی حوادث دنیا ہم۔ وبمعنی ہیئت وصورت۔ استعمال این بمعنی واحد شود۔ (صائب ؎) پشت من گرم بخورشید قیامت نشود ٭ بسکہ دل سرد از اوضاع جہانم کردند ٭ (ولہ ؎) می شود برکاملان اوضاع دنیا خوشگوار ٭ تلخی اندر یا نہ بیند قطرہ چون گوہر شود ٭ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ "اوضاع را مغشوش کرد" یعنی ہیات وصورت را خراب کرد وفاسد گردانید۔ مخفی مباد کہ در لغت عربی وضع باصطلاح حکما بمعنی ہیات آمدہ چنانکہ صاحب محیط المحیط گفتہ کہ وضع باصطلاح حکما بمعنی ہیاتی است کہ چیزے را بسبب دو نسبت یعنی نسبت اجزاے او باہمدیگر ونسبت اجزاے او بسوے امور خارجہ مانند قیام وقعود وغیرہ حاصل شود (الخ) (اردو) وضع بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونث۔ ساخت۔ بناوٹ۔ طور۔ رنگ ڈھنگ۔ صورت۔ شکل۔ ہیئت۔ حالت۔

**اوضاع زندگی** (استعمال) بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار اسباب خانہ داری کہ بزبان انگلیسی فرنیچر گویند۔ صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ مولف گوید کہ معاصرین عجم در روزمرۂ خود استعمال این کنند واین معنی در اصل مجاز معنی اوضاع باشد باضافت آن بسوے زندگی (اردو) اسباب خانہ داری اردو مین کہہ سکتے ہین لیکن اسمین ایک قسم کی تعمیم ہے۔ آجکل فرنیچر کا استعمال بھی اردو مین ہے بمعنی میز کرسی وغیرہ سامان چوبین زندگی

اوصنہ | بقول صاحب بول چال مرادف اودہ و اطاق کہ بجایش گذشت ۔
مؤلف عرض کند کہ این لغت محاورۂ حال عرب است (اردو) دیکھو اطاق ۔

اوغا | بقول ہفت بفتح اوّل وسکون واو وعین بعفص با الف رسیدہ بمعنی باد باشد کہ بعربی ریح گویند دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ بعض محققین فارسی ہمین لغت را بہمین معنی بہ غین معجمہ ذکر کردہ اند کہ می آید وبخیال ما ماخذ این بغین معجمہ من وجہ بدست می آید یعنی مفرّس باشد از لغت ترکی اروغ کہ بقول صاحب لغات ترکی بمعنی بادی است کہ بعد غذا از دہن می بر آید ۔ فارسیان این را بہ ممدودہ اروغ گویند پس راے مہملہ را حذف کردند والف زائد در آخرش آوردہ (اوغا) کردند بمعنی ہوا استعمال شد ۔ صاحب ہفت کہ ذکر این بہ عین مہملہ کرد تسامح او بیش نباشد کہ دیگر کسی از محققین فرس با او نیست (اردو) ہوا بقول آصفیہ فارسی ۔ اسم مونث ۔ باد ۔ باؤ ۔ پون ۔ بیار ۔

اوغا | بقول برہان و جامع وسراج و انندو جہانگیری بفتح اوّل بروزن غوغا بمعنی باد باشد کہ بعربی ریح گویند مؤلف عرض کند کہ ذکر ماخذ این بر اوعا گذشت کہ بعین مہملہ مذکور شد (اردو) دیکھو اوعا

اوغر | بقول برہان و جامع و جہانگیری بروزن گوہر (۱) مجمع سلاطین واشراف وحکّام و اکابر باشد و (۲) جاے را نیز گویند کہ باد بسیار روزد ۔ صاحب سراج بحوالۂ برہان ذکر ہر دو معنی کردہ بنسبت معنی ثانی فرماید کہ بدین معنی باوغر است چنانکہ بیاید مؤلف عرض کند کہ بقول صاحب کنز کہ محقق لغت ترک است اوغر

بمعنی شان و سعادت و طالع و فال آمدہ پس جزین نیست کہ فارسیان مجازاً بمعنی اول استعمال کردہ اند کہ مجمع سلاطین و اشراف و اکابر ہم تعلق دارد با شان و طالع و معنی دوم مجاز مجاز باشد کہ جاے باد بسیار ہم محل سعادت است (اردو) (۱) مجمع سلاطین یا مجمع اعیان یا مجمع اشراف وغیرہ اردو مین کہہ سکتے ہین (مذکر) (۲) کہلا میدان جہان چارون طرف سے ہوا آے۔ زیادہ ہوادار مقام (مذکر)

**اوفتادن** بقول برہان بمعنی افتادن است کہ (۱) از پاے درآمدن و (۲) دور شدن باشد۔ صاحب بحر ہم ذکر ہر دو معنی بالا کردہ فرماید کہ کامل التصریف باشد و بقول خان آرزو در سراج معروف و فرماید کہ این دلالت صریح دارد کہ افتادن۔ بالفتح چنانکہ بعضی خوانند غیر واقعی است۔ صاحب موارد این را مرادف افتادن قرار دہد بہمہ معانیش مولف عرض کند کہ ما با صاحب موارد اتفاق داریم و جزین نیست کہ مزید علیہ افتادن باشد شامل بہمہ معانیش کہ گذشت۔ فارسیان بقاعدۂ خود واو بعد الف زیادہ کردہ اند چنانکہ افسانہ و اوفسانہ و صراحت ماخذ افتادن بجایش کردہ ایم (صائب ۵) روشنگر وجود براہ اوفتادن است ؛ در جوئبار سبزی آب از ستادن است (اردو) دیکھو افتادن۔

**اوفتدن** بقول انند کہ بحوالۂ برہان و ہفت قلزم آوردہ مرادف اوفتادن گذشت مولف گوید کہ در برہان و ہفت ازین مصدر اثرے نیست و

محققین مصادر ہم ذکر این نکردہ اند پس تا آنکہ سند استعمالش پیش نشود اعتبار را نشاید و براتقدیر صحت میگوئیم کہ مخفف اوفتادن باشد بحذف الف ہیچ وجا وار دکہ مرکب از اسم جامد افت و علامت مصدر دن گیریم بزیادت واو بعد الف مصدری ساختہ اند واشارۂ این بر مصدر افتادن کردہ ایم و بدون واو مصدر افتدن ہم بجاییش گذشتہ است۔ (اردو) دیکھو افتادن۔

**اوفتن** بقول انند کہ بحوالہ برہان و ہفت آوردہ مرادف اوفتادن کہ گذشت۔ **مولف** گوید کہ در برہان و ہفت نیافتیم و نہ سند استعمالش پیش شد و براتقدیر صحت توانیم گفت مرکب است از افت کہ بجایش گذشت و علامت مصدر تن وچون در مصدر دو تا جمع شد پس یک تا را حذف کردہ افتن کردند و دیگر ہیچ (اردو) دیکھو افتادن

**اوفسانہ** بقول برہان باول مضموم و واو مجہول باسین بے نقطہ بروزن فوشخانہ افسانہ و سرگذشت را گویند و بقول صاحب ناصری وجہانگیری مرادف افسانہ کہ گذشت۔ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند (پوربہار جامی ۵) حیدرش گفت من ندارم زر ٭ اوفسانہ مخوان و رنج مبر ٭ صاحب سراج فرماید کہ در برہان بمعنی افسانہ نوشتہ لیکن آفسانہ بمدہ گذشتہ و تحقیق آنست کہ الف در فارسی بہ واو بدل شود اگرچہ جمہور از ان غافل بودہ اند۔ (انتہی) وبہار بذیل افسانہ ذکر این کردہ گوید کہ مشبع افسانہ باشد کہ مراد ش از مزید علیہ است مولف را اندرین خصوص با بہار اتفاق است کہ واو بعد

الف زیادہ کردہ اند وبس چنانکہ مغل ومغول و آفتاد و اوفتاد (اردو) دیکھو افسانہ۔

**اوفگندن** بقول موارد مرادف افگندن کہ بجایش گذشت شامل بر ہمہ معانیش و بخیال **مولف** مزید علیہ بزیادت واو بعد الف چنانکہ افتادن و اوفتادن (میرخسروؒ) این سخن گفت و پیے بکین افشرد ؎ اوفگندش ززین و مرکب برد ؎ (اردو) دیکھو افگندن

**اوفی درسیتی** اصطلاح۔ بقول صاحب بول چال بمعنی بیت العلوم کہ بزبان انگلیسی یونیورسٹی خوانندش **مولف** گوید کہ اوفی بقول منتہی الارب بمعنی تمام تر و رسا تر است پس معنی لفظی این چیزے است کہ جامع تعلیم و سرتاپا تعلیم باشد و مراد از بیت العلوم کہ انتظام ہمہ امور تعلیم متعلق بدوست و این مفرس باشد بترکیب توصیفی از الفاظ زبان عرب (اردو) یونیورسٹی بقول صاحب آصفیہ (انگلش) اسم مونث۔ مدرستہ العلوم دار العلوم۔ مدرسۂ اعظم۔ وہ مدرسہ جس مین جملہ علوم کا درس ہوتا ہو اور فضیلت کے خطاب دیئے جاتے ہون (انتہی) ہماری تحقیق مین یونیورسٹی اوس مجلس اعلی کا نام ہے جس مین تعلیم کے متعلق اعلی انتظام ہوتا ہے اور یونیورسٹی خود کوئی مدرسہ نہین ہے جس مین تعلیم ہوتی ہو بلکہ وہ منتظم تعلیم ہے جس کو زبان عرب مین بیت العلوم کہتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے غور نہین فرمایا ہے۔

**اوقات** بقول منتہی الارب بزبان عرب جمع وقت است و وقت بالفتح بمعنی زمان و ہنگام چیزے و فرماید کہ آن نام مقدارے از زمانہ است **مولف** عرض کند کہ فارسیان بترکیب خود این را با مصادر فارسی مرکب ساختہ استعمال کنند چنانکہ در ملحقات

می آید و استعمال مجردش بمعنی خود است۔ ظہوری ؎ ہمہ اوقات من بعشق پر است بنا گشتہ خالی ز روز و شب سالم ﴿ (اردو) اوقات بقول امیر وقت کی جمع (مذکر) رشک ؎ وعا غدا سے ہے اوقات خمسہ مین اے رشک ﴿ کہ دست دل نہ ہو دامان پنجتن سے جدا ﴿

**اوقات پوچ شدن** (استعمال) بقول بہار و انند کنا یہ از اوقات ضائع شدن (میرزا صائب ؎) چندا وقات بتعمیر صدف پوچ شود ﴿ گر بفکر دل روشن گہر افتم چہ شود ﴿ مولف گوید کہ پوچ بواو معروف وجیم فارسی بقول بہار ہر چیز بے مغز و میانہ تہی و بے معنی باشد چنانکہ بیاید (اردو) اوقات ضائع ہونا اردو مین کہہ سکتے ہین جیسے فقرہ ؎ آج تمام دن میرے اوقات ضائع ہوئے" امیر نے اوقات ضائع کرنے کا ذکر کیا ہے اور یہہ اوس کا فعل لازمی ہے۔

**اوقات پوچ کردن** (استعمال) بقول بہار و انند کنا یہ از اوقات ضائع کردن مولف گوید کہ متعدی اوقات پوچ شدن باشد کہ گذشت (میرزا صائب ؎) اوقات خود بفکر عطا پوچ میکنی ﴿ دروا دے کہ رو بقفا می توان شدن ﴿ (اردو) اوقات ضائع کرنا بقول امیر فضول اور بیکار کامون مین وقت کھونا (منیر ؎) منیر اوقات ضائع کی عبث غزلون کے کہنے مین ﴿ ارے نادان مداح شہ لولاک ہونا تہا ﴿ فقرہ امیر" دو گھڑی بیٹھکر پڑہا نہین جاتا ادہر اودہر اوقات ضائع کرتے پہرتے ہو"۔

**اوقات راسنجیدن** (استعمال) بمعنی

(اندازہ کردن اوقات باشد (عرفی ۵)
اوقات حیات خویش را سنجیدم ٭ جز وقت
کہ در خواب گذشت آن ہمہ بود ٭ (اردو)
اپنے اوقات کا اندازہ کرنا اردو مین کہہ
سکتے ہین ۔ مذکر ۔

## اوقات سیاہ کردن (استعمال) بقول

بہار وانند کنایہ از اوقات ضائع کردن ۔
مولف عرض کند کہ مرادف (اوقات
پوچ کردن) باشد ۔ (میرزا صائب ۵)
اوقات خود زمشق پریشان سیاہ کرد ٭ خطی
کہ نسخہ زان خط شبرنگ بر نداشت ٭ (اردو)
دیکھو اوقات پوچ کردن ۔

## اوقات شریف بین کہ چون می گذرد

مقولہ صاحب امثال فارسی ذکر این کردہ و از معنی
و محل استعمال ساکت مولف عرض کند کہ
فارسیان چون کسی را بینند کہ در لہو و لعب
و مزخرفات مشتغل است یا کسی را بہ اشغال

حسنہ بینند ۔ بصورت اول تنبیہاً و بصورت
ثانی تحسیناً این مقولہ را استعمال کنند (اردو)
جب کسی شخص کے اوقات برے کامون مین
صرف ہوتے ہین تو اوس کی نسبت کہا
جاتا ہے "اوقات ضائع کرتے پھرتے ہین"
امیر نے (اوقات ضائع کرنا) پر اسکا ذکر
فرمایا ہے اور بصورت ثانی دکن مین
کہتے ہین "سبحان اللہ آپ کے اوقات کا
کیا پوچھنا" اون کے اوقات معمور ہین "

## اوقات مکن ضائع و تنہا منشین مقولہ

صاحبان امثال فارسی و خزینۃ الامثال
ذکر این کردہ اند و از بیان معنی و محل
استعمال سکوت ورزیدہ مولف گوید
کہ فارسیان چون کسی را بینند کہ در صحبت
بدان می ماند و اوقات خود را ضائع و
خراب می کند پس تہدیداً این مقولہ استعمال
کنند مقصود آنکہ تنہا منشین تا از صحبت

بدان محفوظ مانی کہ سبب تضیع اوقات تست (اردو) دکن میں کہتے ہیں "بری صحبت سے تنہائی بھلی"

**اوقطاریون** بقول برہان وہفت بفتح اوّل و سکون ثانی و فتح قاف و طاے حطی بالف کشیدہ و کسرہ راے قرشت و تحتانی مضموم بہ واو و نون زدہ بہ لغت یونانی غافث را گویند و آن گلی است کہ دراز و کبود و لاجوردی باشد و شاخ و برگ و گل آن تمام تلخ است و ادرار الثعلب را نافع بود۔ صاحب محیط بر اوقطاریون حوالۂ غافث دادہ و بر غافث فرماید کہ اسم عربی۔ بفتح غین و الف و فتح فا و سکون تاے فوقانی بروزن آفت و بکسرہ فا و سکون تا مثلثہ نیز آمدہ و ہمین مشہور است بیونانی اوقطاریون و اوقمیونش و بلاطینی اوتطوری و ببربری اگرسومنہ و بفارسی گل خلہ نامند و نبات آن را حشیشۃ الغافث و شجرۃ البراغیث و شوکہ منتنہ گویند و آن از گیاہاے خاردار است و گل آن کبود و طولانی مثل گل نیلوفر و جمیع اجزاے آن بسیار تلخ و از صبر تلخ تر و حرارت چندان ندارد و اکثر مستعمل گل آن و عصارۂ آن است و قوت آن تا سہ سال باقی می ماند بہترین آن فارسی است کہ از کوہستان شیراز آورند۔ گرم در اوّل و خشک در دوم و برعکس نیز گفتہ اند۔ ملطف و مقطع و جالی بلا حدت و بلا حرارت ظاہر و دران قبض اندک و عفوصت و تلخی شدید و مفتح سدد جگر و طحال و منقی مجاری آن و مسہل اخلاط سوختہ و مدر بول و حیض و شیر و عرق است و منافع بسیار دارد مولف عرض کند کہ از بیان صاحب محیط ظاہر شد کہ اوقطاریون لغت یونانی است پس انچہ صاحب انند این را عربی گفتہ تسامح اوست یا غلطی

نیش کہ بجاے حروف علامت زبان یارا عین نوشتہ و شک نیست کہ ہمین نام یونانی زبان
فارسی مستعمل و مشہور تر است از گل خلہ (اردو) اطباے یونانی مین اس دوا کا مشہور
م غافث ہے۔ صاحب جامع الادویہ نے اس کا ذکر کیا ہے اور فوقانی آخر کے عوض
ے مثلثہ سے نقل کیا ہے۔ محیط اعظم مین بھی ایسا ہی ہے لیکن حلیہ لفظ کے بیان مین
راحت کی گئی ہے کہ آخر مین تاے فوقانی ہے نہ تاے مثلثہ۔

و قنوت | بقول جامع کنایہ از صبح کاذب حیف است کہ تصریح حلیہ لفظ مکر دو دیگر
ی از محققین فرس با او نیست مولف گوید کہ از غلطی کتابت باشد کہ (اول قنوت)
(ا دا و قنوت) نوشت۔ صاحب جامع کہ پابند ردیف است این را بعد (اول فمرور دگان)
اداوہ و این دلیل حذف لام است بسہو کتابت و اگر سند استعمال پیش شود توانیم
رض کرد کہ مخفف (اول قنوت) باشد بہ تخفیف لام (اردو) دیکھو اول قنوت۔

و نیمین | بقول برہان بفتح اول و قاف و میم و سکون ثانی و تحتانی و نون یونانی
ستے از ریحان کوہی است کہ آنرا بادروج خوانند۔ گویند کہ اگر آن را بخایند و
ر آفتاب نہند کرم بسیارے از ان تولد کند و بکسر قاف ہم بنظر آمدہ است کہ بر
زن لرزیدن باشد۔ صاحب محیط بر بادروج فرماید کہ بفتح با و الف و سکون
ال مہملہ و ضم راے مہملہ و سکون واو و جیم اسم نبطی است و معرب آن باذروج
ال معجمہ و بعربی حوک و بیونانی اوقیمن و بفارسی ترہ خراسانی و بہندی بابری
نگلی تلسی گویند و آن نوعی از ریحان کوہی است گرم در اول تا دوم و خشک در اول ادلی

و با رطوبت فضلیہ شاید کہ ترطیب آن تا دوم رسد وگفتہ اند کہ درین دو اقوار استفادہ آست و دران تخفیف رطوبات سایلہ بسبب یبس آن وقبض و اسہال خلط و انضاج و تحلیل نفخ مفرح و مقوی دل و قوت شامّہ و فم معدہ و مبہی و مدر شیر و بول و حیض و منافع بسیار دارد (اردو) جنگلی تلسی بقول صاحب جامع الادویہ ایک قسم کی گھاس ہے مثل تلسی کے مولف عرض کرتا ہے کہ تلسی کا بیان آفرنجمشک پر اور کالی تلسی کا بیان الف پر گزرا ہے۔

**اوک** بقول برہان و جامع بضم اوّل و سکون ثانی مجہول و کاف بروزن غوک نام قلعہ ایست ما بین فراہ و سیستان۔ صاحبان جہانگیری و ناصری و سراج ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب انند تصریح کردہ کہ باین معنی بکاف تازی است۔ صاحب سروری از شیخ آذری سند آوردہ ۵ از ولایات سیستان در اوک ٭ بود نیکو زنے کہ رشتی دوک ٭ مولف عرض کند کہ شک نیست کہ این مبدل آرک است کہ بترکی قلعہ را گویند و فارسیان تعاقب خود راے مہملہ را با واو بدل کردہ اند ہمچون کلار و کلاو و برمرو و برمو۔ پس این مفرس باشد (اردو) فارسی مین ایک قلعہ کا نام اوک ہے جو فراہ اور سیستان کے مابین واقع ہے

**اوکار** بقول انند بحوالہ برہان و ناصری بروزن افکار لغت فارسی است بمعنی جراحت پشت چاروا دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد در برہان و ناصری بکاف عربی نیافتیم مولف گوید کہ اگرچہ صاحب انند تصریح کاف تازی و عجمی نکرد اما از طرز بیانش معلوم میشود کہ مقصودش از کاف عربی است زیرا کہ در ذیل لغات

کاف تازی آوردہ و اوگار بہ کاف عجمی علٰحدہ ازین بیان کردہ و بخیال ما انساع صاحب انند بیش نیست کہ او کار را بہ کاف عربی باین معنی آوردہ زیرا کہ کسی از محققین فرس با او نیست و بحث کامل این بر اوگار بہ کاف فارسی می آید اگر این لفظ را صحیح تسلیم کنیم توانیم عرض کرد کہ بقاعدۂ تبدیل حروف کاف فارسی را بہ کاف عربی بدل کردہ باشند چنانکہ کند رگند (اردو) دیکھو اوگار۔

**اوکر** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث لغت فارسی است بمعنی گوی کہ جولاہگان وقت بافتن جامہ ہر دو پا را دران گذارند دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** گوید کہ اگرچہ صاحب انند تصریح نکرد کہ بہ کاف تازی است یا عجمی اما چون این لفظ را اندیل لغات کاف تازی آوردہ است مقصودش جز کاف عربی نباشد اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد کہ این مفرس آگر است کہ بقول صاحب ساطع بزبان سنسکرت غار و مسکن شیر و پلنگ است فارسیان الف دوم را بواو بدل کردہ بمعنی خاص استعمال کردہ اند چنانکہ تاغ و توغ۔ آرنج و وارنج۔ (اردو) وہ گڑھا جس میں جلاہے اپنے پاؤں رکھہ کر پارچہ بافی کا کام کرتے ہیں۔ مذکر۔

**اوکنج** بقول صاحب جامع بروزن شطرنج پشیمانی و ندامت۔ صاحبان ناصری و شمس و ہفت ہم ذکر این کردہ اند اما صراحت نہ کنند کہ کاف فارسی است یا عربی و از طرز کتابت صاحب جامع کہ برای کاف فارسی سہ نقطہ بہ تحت آن می گذارد و کاف عربی را معرّا می نگارد معلوم می شود کہ بکاف عربی است و صاحبان جہانگیری و

سراج و سروری البتہ تصریح کردہ اند کہ بکاف عجمی است وبخیال ما ہم بہ کاف عجمی صحیح است و ما تحقیقش بر لفظ آدگنج بیان کنیم (اردو) دیکھو اوگنج ۔

**اوکندن** بقول جامع ہمچو اگندن ۔ صاحبان ناصری و نوادر و ہفت ہم بدون تصریح کاف عجمی و عربی ذکر این کردہ اند و از طرز کتابت صاحب جامع مستفاد می شود کہ بکاف عربی است امّا صاحبان سروری و جہانگیری تصریح کردہ اند کہ بہ کاف فارسی است مولف عرض کند کہ مبدل اگندن است کہ بجایش گذشت کہ فا بہ واو بدل شود ہمچون فرخج و ورخج و بہ تحقیق ما بہ کاف عربی صحیح است چنانکہ صراحت ماخذ این بر اگندن کردہ ایم (اردو) دیکھو اگندن ۔

**اوکو** بقول برہان و جامع بضم اوّل بر وزن کوکو بوم را گویند و آن پرندہ ایست کہ بہ نحوست اشتہار دارد ۔ صاحبان ناصری و سراج و ہفت ہم ذکر این کردہ اند و ہیچ صراحت نشد کہ کاف فارسی است یا عربی امّا از تخیص کتابت صاحب جامع مستفاد می شود کہ بہ کاف عربی است مولف عرض کند کہ بقول صاحب لغات ترکی اُگو بہ ضمتین بوم باشد بدون واو اوّل پس فارسیان بکثرت استعمال واو بعد الف برائے اظہار ضمہ زیادہ کردہ اند و پس چنانکہ افتاد و اوفتاد ۔ (اردو) الو بقول امیر سنسکرت ۔ اسم مذکر ۔ بوم ۔ یہہ چڑیا ویرانوں میں رہتی ہے اور بہت ہی منحوس مشہور ہے ۔ مصحفی سے رات کو سنکے صدا دشمن کی چونکہ اٹھے وہ کہیں الو بولا ۔

**اوگ** بقول برہان و جامع کہ بذیل اوک (بکاف عربی) آوردہ بفتح اوّل و سکون

ثانی دکاف فارسی بمعنی اوج است کہ درمقابل حضیض باشد واوج معرب آنست۔ صاحبان جہانگیری وناصری وسروری وانند وسراج ہم ذکر این کردہ اند موالف گوید کہ ما تحقیق ماخذ این بمعنی اول لفظ اوج کردہ ایم (اردو) دیکھو اوج۔

**اوگار** بقول برہان بروزن ومعنی انگار است کہ (۱) جراحت پشت چار وا باشد و (۲) زمین تیار کردہ (۳) آزردہ ایضا گویند وفرماید کہ باید دانست کہ در لغت فارسی چنانکہ بای ابجد بواو تبدیل می یابد فای سعفص نیز تبدیل می یابد چنانچہ در فوائد گذشت۔ صاحبان انند وہفت تصریح کردہ اند کہ بکاف فارسی است واز طرز کتابت صاحب جامع ہم کاف فارسی مستفاد می شود۔ صاحب رشیدی این را بذیل افگار نوشتہ موالف گوید کہ مبدل ومرادف افگار است چنانکہ صاحب برہان گفتہ فا بہ واو بدل شد چنانکہ فرخج وورخج وصراحت ماخذ اوگار بجایش گذشت (اردو) دیکھو انگار۔

**اوگنج** بقول برہان بروزن شطرنج ندامت وپشیمانی را گویند۔ صاحبان جہانگیری وسروری وسراج تصریح کردہ اند کہ بکاف فارسی است وصاحبان ناصری وشمس وہفت وانند ہم ذکر این کردہ اند ولیکن از تصریح مذکور سکوت ورزیدہ موالف عرض کند کہ بقول صاحب برہان گنج بکاف عربی مفتوح بمعنی بیرون کشیدہ باشد وآو مخفف آو بمعنی آب بجایش گذشت پس آوگنج بکاف عربی بمعنی آب بیرون شدہ ومراد از پشیمانی توان گرفت کہ شخص پشیمان آب آب می شود واگر کاف فارسی گیریم گنج

بالضم بقول برہان یعنی گنجایش از گنجیدن و درآوردن و درآمدن چیزے در میان تنگ پس بخیال ما معنی اوگنج بہ کاف عربی اقوی باشد باعتبار معنی دفتح اولش کہ بہ ونی شطرنج آمدہ وابکاف فارسی ہم معنیش کشان کشان درست نمی شود بہ تکلف واندریں صورت ضمہ کاف لازم ہمین وجہہ باشد کہ محققین ناواقف از ماخذ بکاف فارسی آوردہ اند وبعض بہ کاف عربی (اردو) ندامت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم موئث۔ شرمندگی خجالت۔ انفعال۔ پشیمانی۔ پچھتاوا۔ تاسف (انیس ۵) بے دفن ہے فرزند ندامت تو بڑی ہے ؛ ہم چھپتے ہیں اور دہوپ میں لاش اوس کی پڑی ہے ؛

**اوگند** بقول برہان بروزن ومعنی افگندہ است۔ ماضی افگندن واند وتمن بخیال **مولف** ضرورت نداشت کہ بیانش کنیم۔ باتباع محققین فرس جا دادہ ایم مخفی مباد کہ ہمین لفظ بہ فتح کاف فارسی ونون مفتوح مضارع ہم باشد از ہمان مصدر دبیان مصدر این می آید۔ (اردو) اوگندن کا ماضی اور مضارع دیکھو اوگندن۔

**اوگندن** بقول برہان بروزن ومعنی افگندن واند اختن باشد وبقول جہانگیری وسروری بہ کاف عجمی است۔ صاحبان ناصری ونوادر وانند وہفت ہم ذکر این کنند ولیکن از تصریح مذکور ساکت۔ صاحب موارد این را مرادف افگندن قرار دہد بہمہ معانیش۔ صاحب بحر فرماید کہ سالم التصریف است کہ غیر ماضی ومستقبل واسم مفعول نیاید **مولف** عرض کند کہ مبدل افگندن باشد کہ بجایش گذشت فا بہ واو بدل شد ہمچون افگار واوگار وتحقیق کاف بہ افگندن کردہ ایم (اردو) دیکھو افگندن۔

| | |
|---|---|
| **اوگنیدن** بقول نوادر و موارد مرادف اگلندن که گذشت شامل بر همه معانیش۔ صاحب سروری هم ذکر این بذیل اگندن کرده مراد فش شمرار می و بدا و لوی معنوی ۵ صاحب آور بیش نغمات سوے من ؛ اگنندیش موکشان در کوے من ؛ مؤلف | عرض کند که ظاهر است که اصل این اگلندن است و همه انجا بیان اخذ کرده ایم پس جز این نیست که اندرین مصدر بقاعده منسا و رجعلی یا ء معروف قبل علامت مصدر زیاده و فارا به واو بدل کرده اند همچون فترنج و ورنج (اردو) دیکھو اگلندن۔ |

**اوّل** بقول صاحب منتخب به تشدید واو نخستین و آغاز مولف گوید که لغت عرب است و فارسیان بترکیب خویش استعمال این کرده اند که در ملحقات می آید (ظهوری ۵) در محبت انچه میگوئیم اوّل می کنیم ؛ پاره بیش است از گفتار ما کردار ما ؛ (اردو) اوّل بقول امیر۔ عربی۔ ابتدا۔ آغاز (آتش ۵ آ نکلے تہے کدہر سے کہان یان سے جائینگے ؛ اوّل کی کچھ خبر تھی نہ ہمکو اخیر کی ؛

**اولاد** بقول برهان و جهانگیری بضم اوّل بر وزن فولاد نام دیوے بوده است در مازندران۔ صاحبان جامع و سراج هم ذکر کرده اند۔ صاحب ناصری فرماید که بر وزن پولاد نام راه دار مازندران بوده است۔ صاحب انند همزبان ناصری (حکیم فردوسی ۵ گرفت او کمربند دیو سپید ؛ چو ارژنگ و غندی و اولاد و بید ؛ (اردو) اولاد۔ ایک دیو کا نام جو ماژندران مین تہا۔ مذکر۔

| | | |
|---|---|---|
| **اوّل اردی بهشت** | اصطلاح۔ بقول | صاحب ضمیمهٔ برهان روز اوّل ماه دوم است |

از بہار کہ اول ثور است و ماہ فروردین را نیز گویند کہ اول حمل باشد باعتبار آنکہ اول اوست و بعد از ان اردی بہشت صاحب شمس فرماید کہ اول اردی بہشت حمل باشد کہ آن را ہندیان بیساکھ گویند و آن یک ماہ پیش از اردی بہشت و کمال بہار (سعدیؒ) اول اردی بہشت ماہ جلالی ؛ بلبل گویندہ بر منابر قضبان ؛ (اردو) موسم بہار کے دوسرے مہینے کے پہلے روز کو فارسی میں اول اردی بہشت کہتے ہیں ۔

**اول اندیش و انگہی گفتار ۔ پای پیش آمد است و پس دیوار**

مقولہ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت مولف گوید کہ این شعریست کہ صورت مقولہ گرفتہ است و مقصودش آنکہ آدمی را باید کہ اول اندیشہ کند و بعدہ گفتار چنانکہ پایہ دیوار مرتبہ اول دارد و سر آن دیوار ساختہ می شود یعنی دیوار بمرتبہ دوم است فارسیان این را برای کسی استعمال کنند کہ بیہودہ گوئی کند و بدون غور حرف زند ۔ (اردو) دکن میں کہتے ہیں "پہلے سوچو پھر کہو" سوچ بچار کر کہا کرو "

**اول با آخر نسبتی دارد**

مقولہ ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند اما از بیان معنی و محل استعمال ساکت مولف گوید کہ فارسیان چون بینند کہ کسی در امرے آغاز کردہ و ابتدائش قبیح است این را بجای او استعمال کنند مقصود آنکہ چون آغاز این کار قبیح است انجامش ہم قبیح باشد چنانکہ "سالی کہ نکوست از بہارش پیدا است" فرق درین ہر دو مثل

ہمین قدر است کہ استعمال آخر الذکر برائے خوشحالی وکار نیک مخصوص۔ (اردو) دکن میں کہتے ہیں "جیسا آغاز ایسا ہے انجام ہوگا" یعنی ابتدا ہی میں نقصان اور خرابی ظاہر ہوتی ہے تو آخر پر اور خرابی ہوگی نیز کہا جاتا ہے "جیسا آغاز ویسا انجام" یہاں ہی سے انجام ظاہر تھا "برے آغاز کا برا انجام"

**اوّل بخش بعد ازان گو کہ بے نمک است** مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی واحسن ذکر این کرده اند ولیکن از بیان معنی ومحل استعمال سکوت ورزیده اند مولف عرض کند کہ فارسیان چون بینند کہ کسی قبل تجربہ وآزمایش بر چیزے رائے قائم کند وانگشت اعتراض می نہد پس بجی او این مثل رامزنند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "سمجھ کر اعتراض کرو" کرتا ہے یا میٹھا چکھ تو لو" نمک کو کھاتا کہتے ہو" یعنی بغیر چکھنے کے حکم لگاتے ہو۔

**اوّل برج** اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسی است کنایہ از حمل۔ صاحب موید این را ذیل لغات عربی آورده **مولف** گوید کہ این اصطلاح اگرچہ از دو کلمہ (یعنی اوّل وبرج) مرکب است وہر دو کلمہ عربی زبان است اما ترکیبش فارسی است کہ قلب اضافت توصیفی برج اوّل باشد وجہ آنکہ حرکت اوّل را اضافی گیریم بدین سبب کہ برج حمل در حساب منجمین اوّل ہمہ بروج است لہذا فارسیان حمل را اوّل برج خوانند دیگر ہیچ (اردو) حمل بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ آسمان کا پہلا برج جو مینڈھے کی شکل کا ہے

**اوّل بسم اللہ غلط** مثل۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی واحسن ذکر این کرده اند

ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت
مولف گوید کہ فارسیان چون بینند کہ کسی
در امرے آغاز کند و در ابتدا از وخطائے
واقع شود بجواو این مثل را زنند مقصود
آنکہ ابتداے کارے کہ غلط است نتیجہ اش
معلوم (اردو) بسم اللہ ہی غلط ۔ بقول
صاحب آصفیہ ۔ محاورہ ۔ پہلے ہی کام میں
چوک ۔ چھوٹتے ہی غلطی ۔

**اوّل بنا بود** | استعمال ۔ صاحب رہنما
بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر
این کردہ گوید کہ بمعنی "در ابتدا ار
این مقرر بود" مولف عرض کند کہ باید
کہ لفظ اوّل را بدون کسرۂ آخر خوانیم و
اصل این (بناے اوّل این بود) یعنی
قلب اضافت توصیفی است (اردو)
ابتدا ایسی تھی ۔

**اوّل بہا مشک بہا** | مقولہ ۔ صاحبان
بحر و انند بحوالہ غیاث این را آوردہ اند
و فرمایند کہ این مقولہ در محاورہ سوداگران
بایں معنی کہ فروختن متاع بعوض قیمتی کہ
خریداران اولین سہد بہ بہتر است ۔ صاحبان
خزینہ و امثال فارسی و احسن مجبوب الامثال
ہم ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ساکت
مولف گوید کہ بہاے این مقولہ فرس
بر تحریر تجار است مقصود این است کہ
قیمت اوّل ۔ بہاے مشک دارد یعنی
خریدارے کہ اوّل ہمہ تعین قیمت می کند
بہتر باشد از دیگر خریداران ۔ (اردو)
پہلا مول سونے کا تول ۔ و آن مین مستعمل است
اور وہ اس فارسی مقولہ کا ٹھیک ترجمہ
ہے اور بالکل ہم معنی ۔

**اوّل پیالہ ۔ درد** | مثل ۔ صاحب
تحقیق الاصطلاحات گوید کہ فارسیان این
را بجائے زنند کہ ابتداے معاملت

خوب نباشد۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی واحسن ہم ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ومحل استعمال ساکت **مولف** گوید کہ باید کہ اوّل را باضافت گیرند یعنی مراد از اوّل بسم اللہ غلط باشد کہ گذشت ۔ دُرد عموماً در آخر پیالہ یعنی بہ تحت پیالہ می باشد۔ ہرگاہ در اوّل پیالہ دُرد پیدا شود۔ باید دانست کہ ہمہ پیالہ پر از دُرد است مقصود آنست کہ چون خرابی کار در آغازش ظاہر شود دلیل آنست کہ انجامش ہم بخیر نباشد زیرا کہ بناے فاسد است (اردو) دیکھو اوّل بسم اللہ غلط۔

**اوّل جنگ آخر آشتی** مقولہ۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ومحلّ استعمال ساکت **مولف** گوید کہ فارسیان این مقولہ را بجاے استعمال کنند کہ درمیان دو کس نزاعی واقع شود مقصود شان این است کہ اختلاف دو کس اوّل نوبت بجنگ آرد ولیکن در آخرش صلح می شود یعنی چون مردمان جمع آیند و آتش غضب فریقین را فرو نشانند نزاع بہ مصالحت گراید مقصود از استعمال این مقولہ آن باشد کہ نوبت بجنگ نیاوردن و نظر بر انجامش کردن و از ابتدا سعی در صلح کردن اولی است (اردو) دکن میں جب دو شخص لڑتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں "آج لڑتے ہیں مگر کل ملجائیں گے" اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر ایک لڑائی طوعاً وکرہاً آخر صلح پر ختم ہوجاتی ہے یعنی فریقین سے جب کسی ایک کی طاقت گھٹتی ہے تو وہ صلح کا طالب ہوتا ہے اور کسی نہ کسی طرح پر فریق غالب سے صلح کرلیتا ہے اور خوب سمجھتا ہے کہ اسی میں

خبر ہے۔

**اول خویش بعدہ درویش** | مقولہ

صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن و محبوب الامثال ذکر این کردہ اند۔ لیکن از بیان معنی ومحلِ استعمال ساکت مولف عرض کند کہ معنیش آنکہ آدمی را باید کہ اوّل نگہداشت و رعایت اقربائے خویش کند و بعدہ اغیار را بنظرِ عنایت ملحوظ دارد۔ فارسیان چون بینند کہ کسی در رعایت اغیار مشغول است و از اقربا بے خبر پس این مقولہ را استعمال کنند و چون کسی را بینند کہ با اقربائے خود مراعات میکند گویند کہ درست میکند کہ اوّل خویش است و بعد ازان درویش (اردو) یہی فارسی مقولہ اردو مین مستعمل ہے۔ آمیر نے اس کا ذکر فرمایا ہے یعنی پہلے اپنے اعزّہ کے ساتھہ سلوک کرنا چاہیے اس کے بعد اغیار سے۔ صاحب محبوب الامثال نے کہا ہے "پہلے اپنا پھر پرایا" "پہلے گھر مین پھر مسجد مین" "اوّل خویشان بعد درویشان" عربی مین اسی مقولہ کا ترجمہ ہے "الدار ثم الجار"

**اول دشت** | اصطلاح۔ بقول بہار با ضافت و شین معجمہ سودائے اولین کہ در عرف ہند آنرا بوہنی گویند و این را اہل حرفہ شگون نیک شمارند و این مرادف دست فال است کہ دست لاف قلب آنست (میر محمد افضل ثابت سے) اول دشت بسودائے جنون برخیزد ﴿ خود فروشی چہ کند جلوۂ او در بازار ﴿ (میر نجات سے) نوروز شد اے اہل وفا اول دشت است ﴿ یعنی ز پئے آب وہوا اوّل دشت است ﴿ و فرماید کہ دور نیست کہ در اصل ترکیب محمول بر قلب

وہ دست بسین مہملہ بود بہ معنی نوبت اوّل کہ
بکثرتِ استعمال با ضافت و بشین معجمہ شائع
شدہ و شہرت گرفتہ و می تواند کہ بشین باشد ۔
از تصحیفات نسّاخ بود واللہ اعلم (انتہی)
صاحب آنند نقل برد ازش ۔ صاحبان
بحر و بہار ہم ذکر این کردہ اند ۔ مولف
گوید کہ تبدیل سین مہملہ بہ شین معجمہ در فارسی
آمدہ چنانکہ کستی و کشتی و سار و شار ۔ پس
جا دارد کہ اصل این بر قیاس بہار بسین
مہملہ باشد ۔ صاحب ساطع بر بوہنی فرماید
کہ لغت ہندی است بمعنی سوداے اولی
کہ استادان حرفہ و اصناف بر نقد کنند و
آنرا در فارسی وسلاف خوانند و بخیال ما
شک نیست کہ اوّل دست بہ سین مہملہ اصل
این است و جا دارد کہ این را مرکب اضافی
گیریم کہ اضافت اوّل بے محل نباشد یعنی
سوداے اوّل کہ بدست رسد (اردو)
بوہنی بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مونث
اوّل بکری ۔ دن دہام جو دکان کھول کر
سب سے پہلے غلہ بیچا پڑین ۔

(۱۵۳۲) **اوّل دشنام شدن** | استعمال یعنی
آغاز دشنام شدن و ابتدا شدن آن
باشد چنانکہ ظہوری فرماید (ع) گردم
آخر نفس و اوّل دشنام نشد ؛ غلط است
آنکہ دعا را اثرے می باشد ؛ (اردو)
گالی گلوچ کا شروع ہونا ۔ اردو میں کہہ سکتے ہیں

**اوّل دم نقد مطبخی را** | مثل ۔ صاحب
خزینہ ذکر این کردہ و لیکن از بیان معنی
و محلّ استعمال ساکت **مولف** گوید
کہ (۱) فارسیان چون بینند کہ کسے
از کارپردازان در کار مفوضہ خود
کہ از آنِ مالک است بطور جائز مستفید شد
فارسیان این مثل را بحق او زنند یعنی
مطبخی بوے خوش طعام را اوّل حاصل کند

واز این ذوق بر دارد و مالک مطبخ ازان
محروم و استعمال این مثل به خوش نخجی مطبخی
هم میشود مخفی مباد که دم در ینجا بمعنی بو باشد
که بعربی شَم خوانند و نقد صفت دم بمعنی
مهیا و انیهم متعارف است که حوالی سرپوش
دیگ را به آرد گندم بند کنند تا هوا داخل
نشود و دیگ جوش نزند. هرگاه دیگ
تیار شود مطبخی آرد را جدا کند و نوش جان
فرماید و آن بغایت خوشبو همچون نان لطیف
پخته میشود و این عادت تا حق اوست. پس
ازین مثل اشارهٔ این دستور العمل هم
پیدا میشود که پیش از انکه مالک دیگ از دیگ
متمتع شود مطبخی ذوق آن بر میدارد و ایهم
رسم و عادت است که مطبخی چون دریافت
کند که دیگ تیار شد است یک دو لقمه بطور
چشنک می خورد تا مطمئن شود که نقصانے
دران باقی نماند پس ازین مثل اشارهٔ
این رسم هم پیدا است (اردو) (۱)
جب کسی کارندے کو آقا کے سرمایہ سے
جائز طور پر منتفع پاتے ہین تو دکن مین کہتے
ہین " پانچون انگلیان گہی مین " اس کے
متعلق ایک نقل مشہور ہے کہ کسی ایک امیر نے
اپنے ایک کارندے کو عمدہ گہی خرید
کرنے کے لئے قصبات پر بہیجا۔ خریدارون کی
یہہ عادت ہے کہ گہی کے گہڑے مین اپنی
ایک انگلی ڈالکر اوس کا ذائقہ معلوم کرتے ہین
اور امتحان کہ گہی عمدہ ہے یا کچہہ آمیزش
رکہتا ہے۔ گہی کا مالک اس طرز عمل کو
جائز قرار دیتا ہے اور معترض نہین ہوتا
اسی طریقہ پر ان حضرت نے یہہ کیا کہ بعوض
ایک انگلی کے اپنی پانچون انگلیان گہی مین
ڈبوئین اور پہر امتحان کے لئے نوش جان
فرمایا۔ اسی طرح آپ کا عمل بغرض
امتحان ہر ایک گہڑے سے رہا اورانگ

بڑی مقدار مین گھی چپٹ گر گئے۔ گھی کا مالک ہنسنے لگا اور کہا کہ میرا گھی بکھے یا نہ بکھے لیکن آپ کے پانچون انگلیان گھی مین ہین اس دن سے یہہ جملہ ضرب المثل ہوا اون چالاک کارندون کے لیۓ جو جائز طور پر اپنے مالک کے کاروبار سے خود بھی متمتع ہوتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے اس کہاوت کا ذکر کیا ہے لیکن اس کے معنون مین۔ مختار کل اور بہر طرح بن آنا پر اکتفا کی ہے (۲) چشنگ کا لطف باورچی پاے۔ مالک چولہے مین جاے ؛ یہہ دکن مین مستعمل ہے بعض اناث یون کہتی ہین " دم کا آٹا ماماجی کے باپ کا مال " یعنی ماماجی جو باورچن ہین اوس پر حق رکھتی ہین اور بے تکلف نوش جان فرماسکتی ہین۔ بعض اہل دکن کہتے ہین " دیگ کا مزا باورچی جانے " اس کا یہہ مطلب ہے کہ حقیقی ذائقہ گرم گرم چشنگ سے باورچی ہی کو حاصل ہوتا ہے نہ مالک دیگ کو۔ دکن مین یہہ کہاوتین صرف باورچی ہی کے لیۓ سنی گئی ہین اور معنی اول مین اس کا استعمال نہین سنا گیا۔

**اوّل ذائقہ مطبخی را** | مثل۔ صاحب امثال فارسی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ومحل استعمال ساکت **مولف** گوید کہ این ہمان مثل است کہ گذشت بہ تغیر بعض الفاظ۔ دیگر ہیچ۔ ما از معاصرین عجم مثل اوّل الذکر را شنیدیم (اردو) دیکھو " اوّل دم نقد مطبخی را "

**اوّل شب** | استعمال۔ بقول بحر وبہار در اصل ترکیب اضافی است لیکن بکثرت استعمال اضافت حذف شد چنانکہ نیم شب وجز آن کہ مقطوع الاضافت است۔

(نظامی ۵) چو اول شب آہنگ خواب آورم ؛ بہ تسبیح نامت شتاب آورم ؛

مولف گوید کہ فکِ اضافت است و باضافت ہم مستعمل چنانکہ بہار از قدسی سند آوردہ (۵) چون سر زلفش بدستم افتد از خود میروم ؛ ہمچو طفلان اول شب خواب می آید مرا ؛ (اردو) اول شب (مونث) اردو مین کہہ سکتے ہین رات کا پہلا حصّہ (مذکر)

## اوّل شب میکشند مفلس چراغ خویش را

مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محلّ استعمال ساکت مولف عرض کند کہ مقصود ازین مثل آنست کہ مفلس و تنگدست از بے مایگی مجبور است کہ چراغ خود را اوّل شب خاموش کند و روغن چراغ برائے آیندہ نگاہدارد و ہمچنین است طرز عملش در دیگر چیزہا۔ فارسیان چون کسی را محتاط بینند یا خانۂ را بے چراغ این مثل را بحق او زنند۔ (اردو) دکن مین کہتے ہین "مفلس کے گھر اندھیرا" "مفلس کا چراغ جگنو"

## اوّل طعام بعدہ کلام

مقولہ۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن و محبوب الامثال ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محلّ استعمال ساکت مولف گوید کہ فارسیان چون بینند کہ کسی در اثنائے طعام گفتگوے مسلسل میکند پس برائے منع کردنش از کثرت کلام این مقولہ را استعمال کنند مقصود آنکہ ترا باید کہ اوّل طعام خوری و بعد ازان گفتگو کنی و نیز استعمال این مقولہ بوقتے کنند کہ طعام بر سفرہ مہیّا شود و سلسلہ کلام منقطع نشود۔ مقصود آن باشد کہ بحث و کلام بر وقت دیگری توان کرد و طعام را سرد نباید کرد (اردو) دکن مین کہتے ہین "اول طعام بعد کلام" امیر نے

فارسی مثل کو لفظ بلفظ نقل فرمایا ہے اصلی
کہ اردو میں بھی مستعمل ہے آپ فرماتے ہیں کہ
جہاں کوئی کہانے میں باتیں بہت کرتا ہے
اسے روکنے کو کہتے ہیں۔ صاحب مخزن الامثال
نے بھی باے ہوز کو ترک فرمایا ہے جیسا کہ
اہل دکن نے۔ نیز فرمایا ہے "اول
طعام پھر کلام" یہہ تصرف پنجاب کا ہے
غلطی اپنی املا کے ساتھہ۔

**اوّل فروردگان** اصطلاح۔
بقول برہان روزے باشد کہ دہ روز
باوّل فروردین ماہ ماندہ باشد و ہمچنانکہ
باعتقاد اہل اسلام روز جمعہ زیارت قبور
اموات نمودن افضل است بزعم فارسیان
دریں روز زیارت وختمہا کردن بہتر است
و دریں ایام موبدان بجہت ارواح مردگان
ژند خوانند۔ صاحبان جامع و بحر واندو
ہفت ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب ناصری
ذکر این فرماید کہ دریں لغت پیروی برہان
شدہ والّا اوّل کہ عربی است دریں لغت
نوشتہ نمیشد سوائے آنکہ باید کہ اوّل را
باضافت خوانیم و آنچہ طرز بیان ایشان بالا
ایہام در معنی پیدا کردہ حقیقت این را از
لغت فروردگان یافتیم صاحب ناصری پنجہ فروردگان
فرماید کہ پنجہ روز است مر پارسیان را کہ
بغایت معتبر دانند۔ شش روز ازان جشن کنند
و آن پنجہ دزدیدہ است (خمسہ مسترقہ) و
گروہی پنداشتند کہ این پنجہ روز پروردگان است
و خلاف درمیان افتادہ و آن اندر کیش
پارسیان مہم چیزے بود پس ہر دو پنج را
احتیاطاً بکار بردند و بیست و ششم روز بان
ماہ را (اوّل پروردگان) کردند و آخر ایشان
دزدیدہ و جملہ پروردگان دہ روز شدند و آن
روزہا برائے روان مردگان خورش
و شراب نہند کہ بدان پروردہ شوند (الخ)

پس نتیجۂ اینقدر تحقیق آنست کہ روز بست و ششم
از ماہ فرور دین را داول فروردگان)
نام است و این مبدل (داول پروردگان)
باشد کہ بائے فارسی بہ فا بدل شود ہمچون
پیروز و فیروز و پیل و فیل (اردو) فارسیون
نے ماہ فروردی کی چھبیسویں تاریخ کو اوّل
فروردگان کہا ہے۔

**اوّل قنوت** اصطلاح - بقول برہان
کنایہ از صبح اوّل است کہ صبح کاذب باشد
صاحب بحر فرماید کہ صبح کاذب و وقت فجر
چراکہ شافعیان دران وقت قنوت میخوانند
صاحب موئید فرماید کہ فجر زیراکہ نزد شافعی
در فجر ہم قنوت می خوانند۔ صاحب جہانگیری
این را در خاتمۂ کتاب (نذیل لغات مرکبہ
از پارسی و عربی یاد و کلمۂ عربی کہ بروش
پارسی آوردہ باشند) آوردہ فرماید کہ
کنایہ باشد از صبح صادق۔ خان آرزو
در سراج و صاحبان انند و ہفت متفق اند
با برہان مولف گوید کہ اوقنوت کہ بجایش
گذشت مخفف این و اصل آن ہمین اوّل
قنوت است و کنایہ از صبح کاذب و این را
اوّل قنوت بدین وجہ نام کردند کہ قنوت
دوم در نماز مغرب ہم آمدہ (اردو)
صبح کاذب بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونث
صبح صادق کا نقیض۔ وہ صبح کی روشنی
جس کے بعد پھر اندھیرا ہوجاتا ہے یعنی
وہ مستطیل اونچی اٹھی ہوئی سپیدی جو صبح
صادق سے پہلے کچھ نمودار ہوتی ہے
(ذوق ؎) مقدّم صدق پر ہے کذب
گرچہ صدق فائق ہے ؛ کہ پہلے صبح کاذب
یان ہے پیچھے صبح صادق ہے ؛

**اوّل کسیکہ لاف محبت زند منم** مقولہ۔
صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ ولیکن
از بیان معنی و محل استعمال سکوت ورزیدہ

| | |
|---|---|
| مولف گوید کہ فارسیان چون کسی را بینند کہ در دعوے محبت کسی صادق نیست پس استہزاءً بحق او این مقولہ را استعمال کنند مقصود این است کہ درجۂ او اوّل است در لاف کزاف نہ در صدق محبت (اردو) اس فارسی | مقولہ کے مماثل کہاوت اردو مین نہین پائی گئی۔ اس کا لفظی ترجمہ یہہ ہے کہ در لاف محبت مین میرا نمبر اوّل ہے) لفظ لاف سے نیز یہہ بات ظاہر ہے کہ مین سچی محبت نہین رکھتا۔ |

**اولکو** بقول شمس بالفتح لغت فارسی است بمعنی ترازو حیف است کہ تصریح کامل حلیۂ لفظ نکرد و دیگر محققین فرس ہم ازین ساکت و بہ تحقیق ما لغت ترکی است کہ صاحب لغات ترکی ذکر این بہمین معنی کردہ است پس تا آنکہ سند استعمال پیش نشود نتوان قیاس کرد کہ فارسیان استعمال این کنند بالجملہ این قدر محقق شد کہ این لغت زبان فارسی نیست و صاحب شمس تسامح کردہ و معاصرین عجم ہم بزبان ندارند (اردو) دیکھو اسطر کے پہلے معنے۔

| | |
|---|---|
| **اوّل گل** اصطلاح۔ بقول بہار و انند بہ کاف فارسی لغت فارسی است بہ معنی اوّل جوش گل و ہمبرین قیاس آخر گل۔ دانش گوید ؎ ایکہ محرومی رسے از شرم پیری در بہار ؎ اوّل گل اوّل | عمر است مے در جام کن ؎ مولف عرض کند کہ باید کہ لام اوّل را با ضافت خوانیم و مراد ازین اوّل موسم بہار و آغاز گل است (اردو) ابتداے موسم بہار یا ابتداے بہار اردو مین کہہ سکتے ہین۔ |

**اونج** بقول برہان بفتح اوّل و ثالث وسکون ثانی و نون و جیم (۱) بہ معنی آگاہ

...ست بادشاہان باشد۔ صاحب جہانگیری این را بہ معنی مذکور مترادف
...رنگ گوید۔ صاحب جامع متفق با جہانگیری۔ صاحب ناصری فرماید کہ
...ج اورنگ و مبدّل آنست۔ صاحب سراج ہم ذکر این کردہ۔ **مولف** عرض
...ند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و جا دارد کہ رائے مہملہ را بہ لام و کاف
...رسی را بہ جیم عربی بدل کردہ باشند چنانکہ چنار را چنال و آخشیگ را آخشیج کردند
...صراحت ماخذ این بہ معنی اوّل اورنگ کردہ ایم (اردو) دیکھو اورنگ کے پہلے معنے۔
(۲) اورنج۔ بقول برہان بہ معنی عقل و دانش۔ صاحبان جہانگیری و جامع
ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب ناصری فرماید کہ مبدّل اورنگ است
صاحب سراج متفق با برہان۔ **مولف** عرض کند کہ صراحت تبدیل بر معنی
اوّل این کردہ ایم و صراحت ماخذ بر معنی اوّل اورنگ (اردو) دیکھو
اورنگ کے دوسرے معنے۔
(۳) اورنج۔ بقول برہان بہ معنی فر و زیبائی باشد۔ صاحب جہانگیری فرماید
کہ فر و شکوہ و زیبائی را گویند۔ صاحب جامع ہمزبان برہان۔ صاحب ناصری
فرماید کہ مبدّل اورنگ است و بس۔ صاحب سراج ہم ذکر این کردہ **مولف**
عرض کند کہ ما صراحت تبدیل بر معنی اوّل این کردہ ایم و صراحت ماخذ بر معنی
سوم اورنگ (اردو) دیکھو اورنگ کے تیسرے معنے۔
(۴) اورنج۔ بقول برہان بہ معنی شادی و خوشحالی باشد۔ صاحب جہانگیری

گوید کہ بمعنی شاد و شادی و خوشحال و خوشحالی است مرادف اورنگ کہ بجایش گذشت۔ صاحب جامع متفق با جہانگیری۔ صاحب ناصری فرماید کہ مبدل اورنگ است۔ صاحب سراج ہمزبان برہان مولف گوید کہ صراحت تبدیل برمعنی اول این کردہ ایم و بہ اصالت مانند برمعنی ہذا اورنگ (اردو) دیکھو اورنگ کے پانچویں معنے۔

(۵) اونج۔ بقول برہان زندگانی را ہم گویند۔ صاحب ناصری گوید کہ مبدل اورنگ باشد۔ دیگر کسے از محققین فرہنگ ذکر این نکرد۔ مولف گوید کہ خیال ما نسبت ماخذ این برمعنی ہشتم اورنگ مذکور شد و صراحت تبدیل برمعنی اول این۔ (اردو) دیکھو اورنگ کے آٹھویں معنے۔

(۶) اونج۔ بقول برہان بمعنی مکر و فریب و حیلہ۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ مرادف اورنگ باشد۔ صاحب جامع متفق با جہانگیری و صاحب ناصری فرماید کہ مبدل اورنگ باشد۔ صاحب سراج ہم ذکر این کردہ مولف عرض کند کہ صراحت ماخذ این بر اورند کردہ ایم و اشارہ آن برمعنی چہارم اورنگ و مثال تبدیل برمعنی اول این (اردو) دیکھو اورنگ کے چوتھے معنے۔

(۷) اونج۔ بقول برہان سنگ انگور را نیز گفتہ اند کہ بتازی عنب الثعلب خوانند صاحب جہانگیری فرماید کہ مرادف اورنج باشد کہ بجایش گذشت۔ صاحب رشیدی این را مرادف اورنج گوید و فرماید کہ بمعنی سنگستان باشد۔ صاحبان

ناصری وسروری وجامع ہم ذکر این کرده اند وصاحب شمس فرماید که آولنج بفتح اول وسکون نون وجیم عربی سنگ انگور را نام است وہمین سنگ انگور را سنگپستان ہم گویند الخ مولف گوید که از قول شمس مستفاد میشود که سنگ انگور و سنگ پستان متحد باشد حالانکه درمیان ہرد و فرق است چنانکه برآورنج تصریح کامل کرده ایم نورائے مہمله به لام بدل شد دیگر ہیچ چنانکه چنار و چنال وصراحت کامل افعال وخواص این بر انگور شغال گذشت (اردو) دیکھو آورنج کے پہلے معنے۔

(۸) اولنج ـ بقول برہان بضم اول چوب خوشۂ انگور باشد که دانه ہای آنرا چیده باشند وبعربی آنرا اعمشوش خوانند۔ صاحبان جہانگیری وجامع ہمزبان برہان وصاحب سروری فرماید که باین معنی بضم اول وکسر لام وسکون نون باشد۔ صاحب سراج فرماید که بضم اول بروزن آورنج بلکه مبدل آن بہمان معنی وے۔ صاحب رشیدی ہم ذکر این کرده مولف عرض کند که مبدل اورنگ است وصراحت ماخذ بر معنی دوم آورنج کرده ایم ومبدل آورنج ہم توان گرفت وامثلۂ تبدیل بر معنی اول این مذکور شد (اردو) دیکھو آورنج کے دوسرے معنے۔

(۹) اولنج ـ بقول سروری بمعنی سپستان باشد دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرده۔ صاحب محیط بر سپستان فرماید که اسم فارسی است وآن مخفف سه پستان یا سرپستان یا سنگ پستان است جہت مشابہت باین اسما نامیده اند وآنرا بعربی دبق ومخاطه ومخاطیا وبیونانی فاطرون وبہندی لہسوڑه ولسلسه وبہیڑه

وگوندا و کلان را بزگوندا نامند و آن ثمر درختی است عظیم معروف در اکثر بلاد وبهترین آن نورسیده و بزرگ دانه پر گوشت است و آن معتدل در گرمی و سردی و تر در اول - قلیل الغذا و مولد بلغم خام است و تنقیهٔ بدن و تقویت آن کند و منافع بسیار دارد بخیال ما چنانکه صراحتش بر معنی اول اوریج کرده ایم واشارهٔ آن بر معنی هفتم این مسلسل اهل تحقیق است که این را بمعنی سگ انگور و سپستان گرفته اند و فرقے میان هردو نکرده و بتحقیق ما اوریج به واو و اولنج به لام (هردو مبدل یکدیگر) اسم سگ انگور است که انگور شغال هم نام دارد و صراحت افعال و خواص آن بر انگور شغال گذشت (اردو) لسلسا بقول آصفیه - ہندی اسم مذکر - ایک نہایت چیپدار پھل کا نام - لسوڑا - سپستان - مخاط - مخیط - بہیڑا - مزاجاً معتدل ماناگیا ہے -

**اولنگ** بقول انند بحوالهٔ غیاث بالفتح و واو مجهول و فتح لام و سکون نون غنه و کاف فارسی لغت فارسی است بمعنی سبزه زار و مرغزار و دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف گوید که صاحب غیاث تصریح کرده است که این لغت ترکی است حیف است که در لغات ترکی این را نیافتیم اینقدر متحقق که لغت فارسی نیست و ادعاے صاحب انند تسامح اوست (اردو) سبزه زار بقول آصفیه فارسی - اسم مذکر - مرغزار - چراگاه - ہرا جنگل - گھانس کا تختہ -

| | |
|---|---|
| **اوّل نگاه** استعمال - باضافت لفظ | اوّل و بدون آن - بمعنی نگاه اولین - |

ونظر اولین باشد واین در اصل قلب اضافت نگاه اول است یا مرکب اضافی بصورت اضافت (صائب سه) نگیست صائب تا نگردد محو در اوّل نگاه پشد دو عالم محو در آئینه رخسار تو پشد (اردو) پہلی نگاہ یا پہلی نظر اردو مین کہہ سکتے ہین

**اول وآخر شده بر انبیا** مقوله۔ صاحب موید فرماید که بمعنی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم در خلقت وبنوت صاحب ہفت نقل بر دارش۔ صاحب شمس این را (اول آخر شده) آورده فرماید که کنایه از سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم **مولف** گوید که چون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باتفاق جمیع فرق اسلام در آفرینش بر ہمہ مخلوق مقدم اند و در بعثت و وجود آخر ہمہ انبیا۔ پس اول و آخر شده بر انبیا کنایه باشد از حضرت ممدوح صلی اللہ علیہ وسلم (اردو) خاتم الانبیا بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ تمام نبیونکی نبوت کو ختم کرنیوالے۔ اخیر پیغمبر۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

**اوله** بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث لغت فارسی است بمعنی (۱) شاہین و باز و (۲) بمعنی جانور و دواب ہم دیگر کسے از اہل تحقیق ذکر این نکرد **مولف** عرض کند که آله بمدوده وآله بمقصوره بجایش گذشت که بمعنی پرنده عقاب است وبقول صاحب لغات ترکی اسپ ابلق بخیال ما ہمین لغت را صاحب فرہنگ فرنگ بزیادت واو نقل کرده وبصراحت معنی ہم از تحقیق کار نبرده۔ وصاحب انند نقل بر دارش۔ پس تا آنکه استعمال این بہر دو معنی بالا در کلام فرس بنظر نیاید مجرد بیانش اعتبار را نشاید (اردو) (۱) شاہین بقول آصفیہ

فارسی ۔ اسم مذکر ۔ ایک سفید رنگ کے شکاری پرند کا نام ۔ باز ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ ایک شکاری پرند کا نام ہے جس کی پیٹھ سیاہ اور آنکھین سرخ ہوتی ہین ۔ (۲) جانور بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ چوپایہ ۔ حیوان ۔

**اولی** | بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱) ترجمہ ہویت است دیگر کسے ذکر این نکرد حیف است کہ ہیچ لتصریح حلیۂ لفظ نکرد مولف گوید کہ باین معنی باید کہ بہ ضم واو معروف گیریم و شک نیست کہ کلمہ آو در ترکیب این داخل باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و جزین نباشد کہ این را مفرس دانیم ۔ و طالب سند باشیم مرادف (اوچیزے) کہ گذشت و در زبان عربی (۲) اولی بالفتح و بآخر الف بصورت یا بقول منتخب بمعنی صواب تر و سزاوار تر فارسیان بہ ترکیب خویش استعمال این کنند چنانکہ در ملحقات آید (انوری ۵) طریق خدمت اگر بسپرند باکے نیست ؏ زمانہ نیک شناسد طریق اولی را ؏ و (۳) بضم الف و واو معروف و کسر لام نیز لغت عرب است کہ بقول انند بہ معنی خداوندان باشد جمع ذو بالضم و این جمع خلاف مادۂ مفرد است (اردو) (۱) دیکھو اوچیزے (۲) اولی بقول امیر ۔ عربی ۔ بہت بہتر ۔ بہت مناسب ۔ سب سے اچھا ۔ آتش ؎ شان عشق اولی ہے مجنون و دمان عشق سے ؏ ناخلف ناقابل و نالائق و ناکارہ تھا ؏ (۳) صاحبان بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ صاحب کی جمع ۔ خداوندان جیسے صاحبان نعمت وغیرہ ۔

**اولیا** | بقول انند بحوالۂ غیاث بالفتح و کسر لام و تحتانی بالف کشیدہ لغت عربی است

...ات تفضیل است ندارد اما فارسیان تر
...ا باو الحاق کنند مگر اینکه گویند کہ اسم
...فضیل احیاناً در کلام عرب بمعنی اسم
...اعل و صفت مشبہ ہم می آید و معنی زیادت
...دران ملحوظ نمی باشد و درین صورت
...الحاق کلمہ تر صحیح می تواند شد۔ مولف
...عرض کند کہ تکرار کلمہ تر محاورۂ زبان است

و بس نسبت آن اینقدر بحث ضرورت ندارد کہ از
تکرار آن خللی در خوبی معنی پیدا نمی شود چنانکہ
خوبتر را فارسیان خوبترین ہم گویند کہ درجۂ
خوبی را زیادہ کنند (اردو) سب سے
اچھا۔ بہترین کا ترجمہ۔ صاحب
آصفیہ نے بہت اچھا کے ذیل مین
بہتر ہی لکھا ہے۔

**اولیمو** استعمال۔ بقول معاصرین عجم عرق لیمو را نامند کہ افشردہ را ماندو
صاحب رہنما و بول چال ذکر آب لیمو کردہ و این ہمانست کہ بوسیلہ آلۂ خاص
افشردہ لیمو را بشرکت شکر در شیشہ بند کنند و چون باز ش کنند جوش زند و در
انگلیسی زبان لیمونیڈ واٹر نام دارد و بعض معاصرین عجم این را ہم آبجوش
نامند۔ بخیال ما این مرکب است از آو کہ مخفف آو و مبدل آب است با لیمو
و معنی حقیقی این آب لیمو است (اردو) لیمونیڈ یہہ افشرے کی ایک قسم ہے جسمین
لیمو کا رس اور خفیف سی شکر شریک کرکے کل کے ذریعہ سے بوتل مین بھرتے ہین
جب استعمال کے لئے کہولا جاتا ہے تو جوش مارتا اور ابلتا ہے۔ بقول آصفیہ
میٹھا پانی۔ لیمونیڈ۔ ولایتی پانی۔ وہ پانی جو لیمو کا عرق اور شیرہ ڈالکر کل اور
تیزاب کے ذریعہ سے بوتل مین بھرا جاتا ہے۔

**اولین** بقول انند بحوالۂ غیاث بفتح اول و تشدید واو مفتوح و کسر لام و سکون تحتانی و نون لغت فارسی است که بزیادت یا و نون مزید علیه آول باشد مثل نخست و نخستین و مه و مهین و کمتر و کمترین ذهوری سه) سالک عجب که گذرد از گام اولین ؛ در راه سعی با خود اگر هم سفر شود ؛ (وله سه) هم در نگاه اولین گفتم نهایتهای خود ؛ دل خوش کن رسوایم خوش خرمی خوش کرده ام ؛ (اردو) آولین بقول امیر پہلا (مومن سه) صور کا نفخ اولین افغان ؛ فتنۂ محشر آخرین افغان ؛

**اولین آیت** اصطلاح - بقول شمس لغت فارسی - بمعنی اول مخلوقات و بحوالۂ موید فرماید که بمعنی آنسرور صلی الله علیه وسلم باشد **مولف** گوید که اول مخلوقات آنسرور صلی الله علیه وسلم را نام است چنانکه از احادیث صحیحه ثابت - انچه صاحب شمس این را لغت عربی گفته غلطی کتابت بیش نیست - این قدر درست است که فارسیان از دو لفظ زبان عرب بترکیب فارسی اصطلاحی ساخته اند و ضرورت نداشت که در آخر این یاے وحدت زیاده کنیم معاصرین عجم هم (اولین آیت) بر زبان دارند (اردو) آنحضرت صلی الله علیه وسلم کو فارسیون نے اولین آیت کہا ہے اردو مین بھی کہہ سکتے ہین اس لئے کہ آپ کی ذات مبارک اوّل مخلوقات ہے -

**اولین حرف** اصطلاح - بقول صاحب ضمیمۂ برهان و بحر و موید و شمس و هفت (۱) کنایه از حرف الف و (۲) علم لدنی باشد **مولف** گوید که معنی اوّل لفظی است و معنی دوم کنایه باشد که حرف بمعنی سخن هم آمده و علم لدنی علمیست که بدون اکتساب

از باری تعالی حاصل شده باشد محض بہ فیض فضل او (کذا فی الغیاث) (اردو) (۱) الف بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ عربی کی ابجد کا پہلا حرف (۲) علم لدنی بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ وہ علم جو کسی کو خداے تعالی کے پاس سے محض اوس کے فیض سے بغیر از محنت و استاد حاصل ہو۔

**اوّلین رایت** اصطلاح۔ بقول بحر اشارہ بجناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم صاحب موید فرماید کہ زیراکہ نور مبارک او از ہمہ موجودات پیشتر پیدا شد۔ مولف گوید کہ صاحبان موید و ہفت و انند این را بہ تحتانی آخر یعنی (اولین رایتے) آوردہ اند بخیال ما ضرورت ندارد کہ یاے وحدت در آخر این گیریم (اردو) فارسی مین اولین رایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کنایہ ہے

**اوّلین نقش** اصطلاح۔ بقول صاحبان ضمیمہ برہان و بحر کنایہ از قضا باشد کہ مرادف قدر است۔ صاحب انند این را بحوالہ فرہنگ فرنگ آوردہ فرماید کہ لغت فارسی است و کنایہ باشد از نصیب و مقدر۔ صاحبان موید و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ قلب اضافت مرکب توصیفی است (اردو) تقدیر کا لکھا۔ مذکر

**اوّلین و آخرین** اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است مراد از ان متقدمین و متاخرین است مولف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است۔ (اردو) متقدمین و متاخرین اردو مین کہہ سکتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے ہر ایک کا ذکر علحدہ علحدہ کیا ہے۔ متقدّمین بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر (متقدّم کی جمع) پہلے زمانہ کے لوگ۔

| | |
|---|---|
| پرانے اور متاخرین بقول آصفیہ۔ عربی اسم مذکر۔ (متاخر کی جمع) پچھلے زمانے | والے۔ اخیر زمانے والے۔ متقدمین کا نقیض۔ |

اوماج | بقول برہان با ثانی مجہول بروزن محتاج نوعے از آش آرد باشد وباسقاط ثانی ہم آمدہ۔ وارستہ بحوالۂ قوسی نقل کند کہ بوا و معدولہ آشے کہ از آرد سازند و آنرا در بعض بلاد سلطان سنجری گویند غالباً سلطان سنجر مخترع آنست (منیر در ہجو اکولی گوید ع) لطناب او فتد زشوق اوماج ۔ خیمہ دوزی کند زعشق کماج ۔ صاحب ناصری فرماید ہمان اماج کہ مرقوم شد۔ صاحب سروری ہم بذیل اماج آوردہ فرماید کہ مرادف آنست وصاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ نقل این کند کہ بمعنی آماج (بالف ممدودہ) ہم آمدہ مولف گوید کہ آماج بممدودہ بجایش گذشت واین معنی ندارد والبتہ اماج بہ مقصورہ بہ ہمین معنی آمدہ وما ہمدرانجا ذکر اوماج ہم کردہ ایم کہ اصل است و اماج بدون واو مخففش ۔ وبیان ماخذ این ہم ہمدرانجا مذکور۔ کہ لغت ترکی است (اردو) دیکھو اماج ۔

اوماد | بقول برہان بفتح اول وسکون ثانی ومیم ودال بے نقطہ بالف کشیدہ بلغت یونانی عصارۂ قثاء الحمار است کہ خیارزہ سپند باشد۔ صاحب محیط بر قثاء الحمار فرماید کہ بکسر حاء مہملہ وفتح میم والف وسکون راے مہملہ۔ اسم عربی است وبفارسی خیارزہ اسپند وغلط کردہ اند کسانیکہ ہندی آن کریلہ

وکہری تلخ وکڑوی کند وری گویند بلکہ صحیح آنست کہ آنرا ہندی بندال وکہگر بیل نامند بالجملہ نبات آن شبیہ بہ نبات خیار زہ وبرگ آن کوچک تر از برگ آن و ثمر آن شبیہ بلوطہ ودراز تر از ان وقوی ترین اجزاے آن عصارہ ثمر آنست کہ بیونانی اطریون نامند ومستعمل آن سفید رنگ واملس سبک آن است کہ چون نزد چراغ بدارند مشتعل گردد وزیادہ از یک سال بران نگذشتہ باشد واز ثمر رسیدۂ آن گرفتہ باشند وگویند قوت آن تا دہ سال باقی می ماند بالجملہ گرم وخشک درسوم وگویند گرم در دوم۔ ملطف محلل جالی ومنقی دماغ ومسہل مرہ صفرا وبلغم وزرد آب وخون ومقی وجہت فالج ولقوہ وصرع وکزاز وصداع وسرفہ بارد نافع ومنافع بسیار دارد مولف گوید کہ از براے این عصارہ اسمی خاص در فارسی زبان یافتہ نشد ازینجا ست کہ فارسیان لغت یونانی را استعمال کنند (اردو) بندال کا شیرہ صاحب آصفیہ نے بندال کا ذکر کیا ہے۔ بندال ہندی۔ اسم مونث۔ ایک قسم کی تلخ گہانس کا نام جسے سنگ بیرہ بھی کہتے ہین مزاجاً تیسرے درجہ مین سرد وخشک۔ دست آور ی پیٹ کے موے بچے کو نکالتی ہے نمک کے ساتھہ مقی ہے۔ سونگہنے سے چھینکین بہت آتی ہین۔

**اومالی** | بقول برہان بضم اوّل وسکون ثانی وثالث بالف کشیدہ ولام تحتانی کشیدہ ہمان اوزمالی است کہ دہن العسل باشد وآنرا عسل داؤد ہم گویند

کرم و تراست در چہارم۔ صاحب اند و ہفت ہنر باں برہان مولف گوید کہ جز این نیست کہ این مخفف آنست بحذف راے مہملہ و ما صراحت کامل ہمد انجا کردہ ایم۔ لغت یونانی است و در فارسی مستعمل (اردو) دیکھو ادرمالی۔

**اومان** | بقول برہان و جامع و سروری و ناصری و سراج بروزن چوگان قریہ ایست از قراے ہمدان کہ مولد اثیر الدین اومانی شاعر مشہور است۔ صاحبان اند و ہفت ہنر بانش مولف گوید کہ آومان بہ دال مہملہ عوض واو بجایش گذشت جز این نیست کہ این مبدل آن باشد یا آن مبدل این کہ دال مہملہ بہ واو بدل شود چنانکہ بید و بیو و ما صراحت ما خذش ہمد انجا کردہ ایم و جا دارد کہ تصحیف کاتبین دال مہملہ را واو کردہ کہ در انجا ہم ذکر مولد اثیر الدین اومانی کردہ اند۔ اگر اومان را بہ واو دوم صحیح گیریم بمعنی مثل آب باشد کہ آو آب را گویند و مان بمعنی مشابہ و ماننده۔ جا دارد کہ نظر بہ صفاے مقام این نام نہادہ باشند ممدودہ و مقصورہ چیزے نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است و اللہ اعلم (اردو) ہمدان کے مضافات میں ہے ایک گاؤں کا نام اومان ہے۔ دیکھو آدمان

**اومنی بوس** | بقول صاحب رہنا کہ بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار نوشتہ ارابہ کہ دران سہ یا چہار درجہ باشد دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرد مولف گوید کہ این مفرس است از لغت انگلیسی (آمنی بس) معاصرین

عجم برائے سہولت تلفظ واو بعد الف و واو دوم بعد بای موحدہ زیادہ کردہ اند (اردو) آمنی بس ۔ اس گاڑی کا انگریزی نام ہے جو کئی درجہ کی ہوتی ہے۔ اور شہروں میں مسافروں کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچاتی ہے (مذکر) صاحب آصفیہ و امیر نے اس کو ترک فرمایا ہے۔ لیکن دکن میں یہ نام معروف ہے اور ہم نے اس گاڑی کو دیکھا ہے۔

**اوناد یا** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و کسر دال و تحتانی بالف کشیدہ لغت فارسی است بمعنی خیار دشتی ۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ **مولف** گوید کہ لغت یونانی است و بفارسی مستعمل است تسامح صاحب انند است کہ این را لغت فارسی نوشت ۔ باصراحت خیار بر لفظ ازرنگ کردہ ایم (اردو) جنگلی کھیرا دیکھو ازرنگ جس پر کھیرے کا بیان ہے۔

**اونار** بقول انند بالفتح لغت فارسی است (۱) بمعنی آتش زدگی و (۲) بوی خوش و (۳) بمعنی غنودگی دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد **مولف** گوید کہ معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و مجرد بیان محقق ہندی برائے ہیچ لغت غریب بدون سند استعمال ۔ اعتبار را نشاید و من حیث قیاس معنی اول فی الجملہ بالفظ تعلق دارد کہ لفظ نار دران داخل است و لیکن معنی دوم و سومش ہیچ تعلق با لفظ ندارد ۔ باتی حال طالب سند استعمال باشیم ۔ و اگر سند بدست آید توانیم قیاس کرد کہ اسم جامد فارسی زبانست (اردو) (۱) آتش زدگی

بقول امیر آگ لگنا۔ (مونث) (۲) خوشبو بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث سگند۔ مہک۔ اچھی باس۔ (۳) غنودگی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ اونگھ۔ نیند۔ خمار۔

**اونانیدن** بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی (۱) غنودن و (۲) استراحت نمودن و (۳) امید داشتن دیگر کسی از محققین معاصر فرس ذکر این نکرد حیف است کہ سند استعمال ہم پیش نشد اگر سندے بدست آید توانیم قیاس کرد کہ اسم مصدر بمعنی اوّل اونار است کہ گذشت و رائے مہملہ بنون بدل شد چنانکہ چیدار و چیدان و یائے معروف قبل علامت مصدر زیادہ کردہ مصدرے ساختند کہ بامول محققین فرس جعلی است و معنی دوم و سوم مجاز معنی اوّل باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) اونگھنا۔ بقول امیر غنودگی آنا۔ نیند سے جھونکے لینا۔ (۲) آرام کرنا بقول امیر۔ سونا۔ استراحت کرنا۔ رند ؎ نہایت نیند میں ہیں قصد ہے آرام کرنے کا بڑھا لتے ہیں چھڑون کو بجلیان بالے اترتے ہین۔ (۳) دیکھو امید داشتن۔

**اونج** بقول برہان و جامع و جہانگیری و سروری و انند بضم اوّل و فتح ثانی و سکون نون و جیم تازی الفت و موانست را گویند۔ صاحب سراج نسبت این فرماید کہ ظاہر التصحیف آویج است مبدل آویز مولف عرض کند کہ کسی از محققین فرس آونج را در ممدودہ ذکر نکرد و لیکن آویز بمعنی

لذشت بمعنی خودش و معنی الفت و موانست ندارد۔ عجیبے نیست کہ فارسیان
آویز و آویزش را کہ اسم جامد و حاصل بالمصدر آویختن است بمعنی محبت و
والفت و موانست گرفتہ باشند کہ آویختن چنانکہ در جنگ و مقابلہ بوقوع می آید
بہ محبت والفت ہم۔ چنانکہ اطفال بہ محبت با پدر و مادر می آویزند۔ پس آویز
را بر سبیل تبدیل آویج کردند کہ زاے ہوز بہ جیم عربی بدل می شود
ہمچون سوز و سوج و پس ازان تبدیل تحتانی بہ نون گیریم بر خلاف
قیاس و ہمین است نتیجہ تحقیق خان آرزو در سراج کہ با لاگذشت و بخیال
ما جا دارد کہ این را مبدل آونگ گیریم کہ بمعنی ہر چیز آویختہ باشد و کنایہ از
محبّت کہ باعث آویختن اطفال بہ مادر و پدر ہمان محبّت است۔ ممدودہ
بدل شد بمقصورہ ہمچون آوند و اوند و کاف فارسی بدل شد بہ جیم عربی
چنانکہ آخشیگ و آخشیج (داردو) دیکھو الفت۔

**اوند** بقول برہان و جامع و ہفت بفتح اوّل و ثانی بر وزن سمند (۱) ظرف
و آثار اگویند و (۲) بکسر ثانی بمعنی فریب و خدعہ باشد۔ صاحب سروری
فرماید کہ بر وزن لوند ہمان آوند ممدود و بمعنی ظرف و از عمید لویکی سند
آرد ۵ بر چنبر سپہر منازل چو چرخ آب ٭ بر بست و ہشت حکمت او بست
چون اوند ٭ صاحب سراج فرماید کہ مخفف آوند است بمد بمعنی ظرف مولف
عرض کند کہ مبدل باشد کہ الف ممدودہ بلب و لہجۂ مقامی بدل شد بمقصورہ

وبنسبت معنی دوم عرض میشود کہ مخفف اَوَرند گیریم۔ راے مہملہ بکثرت استعمال حذف
(اردو) (۱) دیکھو آوند کے تیسرے معنے (۲) دیکھو اَوَرند کے تیسرے معنے۔

**اونکہ** بقول صاحب ضمیمہ برہان بفتح اوّل وکسر ثانی بمعنی اجھرہ باشد کہ خار دامنگیر است دیگرکسے از محققین فرس ذکراین نکرد مولف عرض کند کہ اگرسند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد۔ معاصرین عجم حالا برزبان ندارند (اردو) وہ کانٹا جو راستہ چلتے وقت دامن سے لپٹ جای

**اونگ** بقول برہان وجامع دانند بروزن اَورنگ بمعنی اوشنگ است وآن ریسمانے باشد کہ قبا ولنگی وقطیفہ وامثال آن بران اندازند وگاہے خوشہاے انگور نیزازان بیاویزند مولف گوید کہ آونگ واوتنگ واوشنگ کہ بھمین معنی گذشت مرادف این است ولمی توانیم عرض کرد کہ این مبدّل ہرسہ لغات بالاست کہ تبدیل واو وتاے فوقانی وشین معجمہ بانون خلاف قیاس است پس قیاس می خواہد کہ کاتبین۔ اَوتنگ را کہ بتاے فوقانی بود بترک یک نقطہ اونگ کردند۔ معاصرین عجم برزبان ندارند۔ طالب سند استعمال باشیم۔
(اردو) دیکھو اوشنگ۔

**اونو** بقول برہان واننددہفت بفتح اوّل وسکون ثانی وثالث بواو رسیدہ بلغت یونانی شراب راگویند کہ خمر باشد وباین معنی بضم اوّل ہم آمدہ است چہ اونوما لی لفظی است یونانی مرکب ازشراب وعسل وما لی بیونانی عسل را

گویند۔ صاحب محیط بر آو لو فرماید کہ شراب است و بر شراب نولیسد کہ بروزن
کباب در لغت ہر چیزیکہ بنوشند از مائعات و نزد اطبا عبارت از آب انگور است
چون جوش آن تمام شود و دران حلاوتے باقی نماند و از مطلق آن مراد خمر است
**مولف** عرض کند کہ ذکر این بر آبن العنب گذشت (اردو) دیکھو ابن العنب

**اونہ** بقول شمس بفتح اوّل لغت فارسی است مخفف آونگ دیگر کسے از محققین ذکر
این نکرد اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ مبدّل آونگ باشد کہ کاف
بہائے ہوز بدل شد ہمچو پروانک و پروانہ اگرچہ این مثال تبدیل کاف
عربی است نہ فارسی (اردو) دیکھو اونگ۔

**اونہ کلنی** بقول شمس بالفتح لغت فارسی است بمعنی دایہ دیگر کسی از محققین فرس
ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ از وضع لغت میکشاید کہ مرکب لغات ترکی زبان
باشد ولیکن حیف است کہ محققین لغت ترکی ازین مرکب ساکت وظاہر است کہ
آنا بترکی زبان بمعنی مادر است وکلنی در لغات مفردۂ ترکی نیافتیم کہ بچہ معنی مستعمل
زباندانان ترکی ہم بہاکت و معاصرین عجم ہم این مرکب را بر زبان ندارند و
قیاس می خواہد کہ فارسیان قدیم از لغت ترکی آنا این را مفرس کردہ باشند
واصل این آنا کلانی باشد بمعنی مادر مہتر وکنایہ از دایہ کہ طفل را شیر دہد و
پرورش میکند و اہل ولایت دایہ را احترام کنند وعجیبے نیست کہ آنرا مادر مہتر
نام نہادہ باشند۔ پس آنا بر قاعدۂ تبدیل بکثرت تلفظ اونہ شد وکلانی راکہ

بیاے نسبت است بحذف الف کلّی کردند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو)
دایہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ بچے کو پرورش کرنے والی۔ دایا۔
انا۔ پلائی کھلائی۔

**اونی** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم وکسر نون لغت فارسی است وآن غلہ ایست مانند جو موآلف گوید کہ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد وصاحب محیط کہ محقّق مفردات طب است ازین ساکت وبخیال ماہمان اونیا کہ ذکرش می آید (اردو) ایک قسم کا غلہ ہے جو جو سے مشابہ ہوتا ہے اوس کو فارسی مین اونی کہتے ہین۔ دیکھو اونیا۔

**اونیا** بقول برہان وانند بضم اوّل بثانی زدہ وکسر ثالث وتحتانی بالف کشید وبلغت سریانی زعرور باشد وآنرا درخراسان علف شیران وبعربی تفاح البرّی خوانند۔ صاحب محیط بر اونیا فرماید کہ بضم ہمزہ وسکون واو وفتح نون ویاے تحتانی والف اسم یونانی عصارۂ نباتی است ودران اختلاف است گویند کہ آن عصارۂ مامیثا ست یا عصارۂ خالید ونون اسود یا عصارۂ اناغالس انثیٰ یا عصارۂ خشخاش سیاہ یا عصارۂ نباتی کہ درزمین مغرب متصل مصری باشد برگ آن شبیہ ببرگ جرجیر الانبیار سورۂ دارمثل کرم خوردہ وکم آب وازہم ریزندہ وگل آن زرد شبیہ بگل زعفران لیکن ازان بزرگتر وعصارۂ شبیہ بعصارۂ مامیثا۔ بالجملہ ماہیت آن مجہول است

گرم در سوم وخشک در دوم وعصیر آن بسیار حاد ولذاع وآن جالی ظلمت بصر ودافع دمعہ وسلاق واولی آنست کہ تنہا استعمال نکنند بنابر فرط حدت آن مولف عرض کند کہ حقیقت زعرور بر اذون گذشت۔ صاحب محیط اونیا را غیر زعرور خیال کردہ (اردو) دیکھو اذون اور بقول صاحب محیط ایک نبات کا شیرہ جس کی حقیقت میں اختلاف ہے۔

**اونیدن** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی (۱) غنودن و (۲) خفتن واستراحت نمودن و (۳) امید داشتن۔ دیگر کسی از محققین مصادر فرس ذکر این نکرد اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ مخفف او نانیدن است کہ بہمین ہرسہ معنی گذشت و ماخذش ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو اونانیدن۔

**اونی ورسیتی** اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار مدرسۂ کہ دران تعلیم جملہ علوم وفنون دادہ میشود کہ آن را دارالعلوم ودارالفنون نیز گویند۔ صاحب بول چال این را اونی ورسیتہ بدال ابجد وتاے آخر آوردہ فرماید کہ بمعنی بیت العلوم است کہ بزبان انگلیسی یونیورسیٹی خوانندش مولف گوید کہ غلطی کتابت صاحب بول چال بیش نیست کہ بدال مہملہ نوشت مقصودش از اونی ورستہ بہ واو وتاے فوقانی باشد بای حال این مفرس است از مرکب انگلیسی زبان ومراد از بیت العلوم ودارالعلوم است کہ انتظام اعلاے صیغہ تعلیم متعلق بدوست (اردو) یونیورسٹی بقول آصفیہ۔

(انگلش) اسم مونث۔ مدرستہ العلوم۔ دارالعلوم۔ مدرسۂ اعظم۔ وہ مدرسہ جس میں جملہ علوم کا درس ہوتا ہو اور فضیلت کے خطاب دئے جاتے ہوں مولّف عرض کرتا ہے کہ دارالعلوم اس کا صحیح ترجمہ ہے اس سے مدرستہ العلوم مراد نہیں ہے اور اس میں کوئی تدریس نہیں ہوتی بلکہ تعلیم کا اعلیٰ انتظام اس سے متعلق ہوتا ہے۔

**اوووک** | بقول برہان بضم اول وفتح ثانی و واو بہ واو دیگر رسیدہ و بکاف زدہ صمغی است کہ آنرا بعربی صمغ الدامیثا گویند و از حدود شبانکارہ وشیراز آورند صاحب ہفت ہمزبان برہان۔ انچہ صاحب انند این را لغت زبان عربی گفتہ عجبی نیست کہ غلطی کتابت باشد۔ صاحب محیط ذکر اوووک نکردہ و بر صمغ الدامیثا فرماید کہ بفتح دال مہملہ والف وکسر میم وسکون یاے تحتانی وفتح ثاے مثلثہ والف صمغی است مائل بسرخی وصاف وتلخ و در غایت حدّت و در بلاد فارس مشہور وگویند درخت آن بزرگ خاردار است وبہترین آن باوصاف مذکورہ با حرافت قوی شبیہ بحلتیت است گر بوے آن کریہ نیست۔ گرم وخشک۔ ملطف ومسخن ومحلل ریاح و در مزاج وسائر افعال قائم مقام حلتیت است ومعین برہضم معدہ و منافع بسیار دارد و بہ تحقیق ما لغت فارسی زبان است۔ اسم جامد۔ (اردو) ہینگ کے قسم کا ایک گوند۔ مذکر۔

**اوہا** | بقول رشیدی وسراج بفتح الف وسکون واو وہاے بالف کشیدہ ورزیدن کارے۔ نزاری گوید ؎ مدہ اوہاے غوطہ خوردن از دست بہ

کہ ہر کہ آسودگی خو کرد شد پست ۔ مولف گوید کہ اصل این آوہا است کہ بدال ابجد بجایش گذشت ۔ فارسیان در استعمال خویش دال مہملہ را بواو بدل کنند چون تید و تیو و جا دارد کہ غلطی کتابت دال مہملہ را بواو بدل کردہ باشند و ناواقفان ماخذ (از عوام الناس) استعمالش بہ واو کردہ باشند و ہمچنین بر زبان خواص ہم مستعمل شد واللہ اعلم ۔ ما تحقیق ماخذش ہمدرانجا ذکر کردہ ایم ۔

(اردو) دیکھو آوہا ۔

**اوی** (۱) بقول برہان و جامع و انند و ہفت بضم اول و سکون ثانی و تحتانی بمعنی او باشد کہ ضمیر غائب است ۔ صاحب موید فرماید کہ با واو فارسی و بزیادت یا ۔ صاحب شمس ہمزبانش مولف گوید کہ جزین نیست کہ یاے زائدہ در آخر است وبس ولیکن استعمال این را طالب سند باشیم و بخیال ما بہ یاے معروف و مصدری ترجمہ ہویت باشد اندرین صورت باید کہ بکسر واو گیریم (اردو) (۱) دیکھو او ۔

(۲) (اوی) بقول صاحب سفرنگ دساتیر بضم الف و واو ساکن و تحتانی معروف ۔ ہویت مولف عرض کند کہ لغت ژند و پاژند باشد (اردو) تعین ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ تقرر ۔ تشخص ۔

**اویان** بقول ناصری بمعنی ہویت است کہ تعین و تشخص باشد و فرماید کہ این لغت از فرہنگ دساتیر نقل شد و ہیچ تصریح حلیہ لفظ نکرد و مولف عرض کند کہ بقول صاحب سفرنگ دساتیر جمع اوی کہ گذشت ۔ (اردو)

ہویت اور تشخص کی جمع ۔ تشخصات ۔ مذکر ۔

**اویجہ** بقول جہانگیری باول مفتوح (۱) بمعنی نمایندہ و خالص آمدہ و آن را آویژہ نیز گویند و (۲) بمعنی شراب انگوری ہم مولف گوید کہ مبدل آویژہ است کہ می آید زیراکہ در فارسی زاے فارسی بہ جیم عربی مبدل گردد دیکھو فاژہ و فاجہ و کژنگ و کجنگ و نژند و نجند ذکر ماخذ این بر اویژہ می آید (اردو) دیکھو اویژہ

**اویرش** بقول برہان و ناصری بارائے قرشت بروزن پریوش بلغت ژند واستا مقدارے باشد از گناہان ۔ صاحب انند وہفت نقل بردارشان مولف گوید کہ اسم جامد فارسی زبان است و معاصرین عجم بر زبان ندارند ۔ (اردو) فارسی قدیم مین گناہون کی ایک معین مقدار کا نام اویرش ہے ۔

**اویزش** بقول جہانگیری کہ در خاتمہ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند آوردہ مقدارے از گناہان باشد بروش زردشت ۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مولف گوید کہ جا دارد کہ بہ غلطی کتابت اویرش را کہ بہ راے مہملہ گذشت بزیادت یک نقطہ اویزش کردہ باشند و مبدل نیست زیراکہ این قسم تبدیل خلاف قیاس و از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو اویرش ۔

**اویژگی** بقول صاحب فرہنگ دساتیر بمعنی ناپاکی ۔ فرماید کہ ویژہ بکسر واو و یاے تحتانی معروف و فتح زاے ہوز و سکون ہا بمعنی پاک و لطیف آمدہ و مولف عرض کند کہ چون یاے مصدری در آخرش زیادہ کردند بقاعدۂ فارسی

های ہوز را با کاف فارسی بدل کردند چنانکہ از کہنہ ۔ کہنگی، و الف اوّل برای نفی باشد کہ ذکرش بر احبّا ن گذشت (اردو) نا پاکی مونث ۔

**اویژہ** بقول جہانگیری کہ در خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند آوردہ (۱) بمعنی پاک و خالص باشد و از عبارت صاحب برہان کہ بذیل (اویژہ بزای فارسی) آوردہ مفہوم میشود کہ (۲) بمعنی شراب انگوری است ۔ صاحب سراج ہم ذکر این بذیل اویژہ کردہ بہ معنی اوّل قانع مولف گوید کہ جز این نیست کہ مبدّل اویژہ بہ زای فارسی باشد چنانکہ آژیرہ و آژیر و بحث کامل بر اویژہ می آید با اشارہ این بہ معنی اوّل بر اویزگی ہم کردہ ایم (اردو) دیکھو اویژہ ۔

**اویژہ** بقول برہان بزای فارسی بروزن ہمیشہ (۱) بمعنی خالص و خاصہ و پاک باشد و (۲) شراب انگوری را نیز گفتہ اند و فرماید کہ باین معنی بازای ہوز ہم آمدہ صاحب جامع نسبت معنی اوّل فرماید کہ خاصّہ و خالص کہ ویژہ نیز گویند و ذکر معنی دوم ہم کردہ ۔ صاحب سروری بر معنی اوّل قانع و فرماید کہ بحذف ہمزہ نیز می آید ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ اویژہ بزای فارسی و قیل بتازی بوزن نیزہ بمعنی خالص و پاک و خاصہ و نیز فرماید کہ بخاطر می رسد کہ مخفف آویزہ باشد بمدہ کہ مبدّل آبیزہ بود و آن مرکب باشد از آب بمعنی معروف و از (یزہ) کہ کلمۂ نسبت است یعنی کسیکہ منسوب بآب باشد کہ عبارت از خالص و پاک است و نظیر این لفظ پاکیزہ است یعنی کسیکہ نسبت بپاک داشتہ باشد یعنی ہر چیز مثل جامہ و فرش و اعضا کہ پاک باشد

ہذا ہو التحقیق (انتہی) صاحب ناصری فرماید که آویژه بر وزن همیشه بمعنی خالص و خاص و پاک در برہان آمده و آن تبدیل ویژه است و در فرہنگ وساتیر باین معنی است ولیکن (۳) اویژه که در نامهٔ باستانی ضد این معنی است زیرا که پارسیان را بدانسانکه الف وصل است مثل افریدون و استم که در اصل فریدون و ستم است الف منفی هم هست که افادهٔ معنی لائے نافیه میکند و ضد معنی موضوعی می باشد - صاحب قاطع بنقل عبارت برہان فرماید که آویژه بزائے ہوز ہرگز نیست و نه اسم شراب است و نه صفت شراب دیگر آنکه اویژه گفتن و پاک و پاکیزه مراد داشتن غلط است تفصیلش آنکه ویژه لفظ فارسی قدیم است بمعنی پاک و پاکیزه و بجای خصوصاً و علی الخصوص نیز مستعمل شود و ہمچنین فارسیان را الفی است جز الف وصل که افادهٔ معنی نفی کند چنانکه جنبان بمعنی حرکت و اجنبان بمعنی ساکن آرند و خواستی ترجمهٔ ارادی و اخواستی را ترجمه غیر ارادی دانند و این الف در حرکت پیرو مابعد خود نباشد و پیوسته مفتوح بود لاجرم چنانکه ویژه پاک را گویند اویژه ناپاک را گویند بیچاره بگمان الف وصل پیش پا خورد و آویژه را چون اشتر و شتر ہمان ویژه گمان کرده و پس گردان خود را از راه برد (انتہی کلامه) **مولف** عرض کند که ما خبر داریم از الف نفی که در فارسی قدیم مروج بود و صاحب ناصری صراحتش کرده و لیکن از وجود این قسم الف در فارسی لازم نمی آید که اویژه را بمعنی اول نگیریم - محققین زباندان یعنی جامع و سروری با برہان

اتفاق دارند و معنی اوّل را تسلیم سکنند محاورۂ فارسی۔ زبان او شان است پس قیاس اسد اللہ خان غالب چگونہ برحقیقت غالب آید و حقیقت این است وِیرہ وِیژہ بزاے ہوز و بزاے فارسی ہردو بہ معنی پاک و پاکیزہ لغت ژند و پاژند است۔ صاحب سفرنگ و ساتیر بر (اویژگی) ذکر ویژہ می کند پس اویزہ و اویژہ را بمعنی اوّل مزید علیہ ویزہ و ویژہ خیال سکینیم بالف وصلی۔ و لبند (اویژگی) کہ بمعنی پاکی گذشت جا دارکہ (اویزہ و اویژہ) را بمعنی ناپاک ہم گیریم و نسبت معنی دوم بیان کردہ محققین قیاس ما اینست کہ فارسیان شراب را مجازاً اویژہ گفتہ باشند نظر بر صفا و پاکیزگیش یا بوجہ ناپاکیش کہ ہر دو وجہ براے این معنی مجاز موجہ باشد (اردو) (۱) خالص پاک۔ (۲) شراب مونث (۳) ناپاک۔

**اویس** بقول برہان بضم اوّل و فتح ثانی و سکون تحتانی و سین بے نقطہ (۱) یکی از نامہاے گرگ است و (۲) نام یکی از اولیاے تابعین ہم ہست و او در جنگ صفین شہید شد رحمۃ اللہ تعالی علیہ۔ صاحب ہفت ہمزبان برہان و دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ صاحب انند این را بہر دو معنی لغت عرب گوید و نسبت معنی ثانی صراحت مزید کند کہ آنجناب را اویس قرنی ہم گویند منسوب بہ قرن چہ قرن بفتحتین نام قبیلہ ایست در ملک یمن مولف گوید کہ باتفاق محققین زبان عربی لغت عرب است چنانکہ منتہی الارب فرماید کہ اُوَیس مصغر اَوس است کہ گرگ باشد و اویس قرنی کہ پدرش عامر نام داشت

از تابعین بزرگ است و صاحب منتخب ہم کہ پابند لغات عرب است ذکر این بمعنی مذکور کردہ پس چیزین نیست کہ فارسیان ہمین لغت عربی را بمعنی اول استعمال کردہ اند۔ وبمعنی دوم علم باشد (اردو) (۱) بھیڑیا بقول صاحب آصفیہ اسم مذکر۔ ایک درندے کا نام۔ گرگ۔ ذیب۔ (۲) اویس قرنی۔ بقول امیر۔ آپ آنحضرت صلی علیہ وسلم کے عاشقان جانباز مین تھے نام اویس ہے قرن ملک یمن کے ایک قبیلہ کا نام ہے اسی کی نسبت سے اویس قرنی کہے جاتے ہین۔

**اویستان** بقول ناصری بمعنی ہویت است کہ تعین وتشخص باشد و فرماید کہ این لغت از فرہنگ وساتیر نقل شد صاحب انند ہمزبانش۔ معاصرین عجم برزبان ندارند مولف گوید کہ اوی بمعنی ہویت گذشت وستان مخفف استہ کہ بقول صاحب ساطع بزبان سنسکرت جاے ومقام را گویند پس معنی لفظی این مقام ہویت ومراد از درجۂ ہویت باشد وبخیال ما از قبیل گلستان وبوستان وشبستان۔ فارسیان کہ ستان را بمعنی جاے انبوہی چیزہا گیرند بر سبیل مجاز باشد معنی حقیقی این ہمان است کہ بقول صاحب ساطع گذشت۔ صاحب سفرنگ وساتیر فرماید کہ اویستان محل ہویات است وبس (اردو) مقام ہویت۔ ہویت کا درجہ۔ مذکر۔

**اویش** بقول ناصری بضم اول وکسر ثالث بمعنی ہویت کہ تشخص وتعین باشد و فرماید کہ این لغت از فرہنگ وساتیر نقل شد۔ صاحب انند ہمچو الہ ناصری

ین راآورده و فرماید که لغت فارسی است دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مولف گوید که صاحب سفرنگ وساتیر نسبت این خوش صراحتی کرده فرماید که اوییش بضم اول و سکون واو و کسر یای تحتانی و سکون شین معجمه - کلی عرضی - و همچنین هوییش و فرق همین است که (اویش) در عرض عام - و هوییش در خاصه مستعمل و اویشگان بکاف فارسی معروض که آن کلی عرضی است پنهان نماند که چیستش و چه چیزیش ماهیت ذاتیه است و اوییش و هوییش - کلی عرضی لازم ماهیت پس این کلی عرضی اگر بنوعی از انواع مخصوص بود آنرا خاصه و بزبان دری (هوییش) نامند همچو خندیدن که لازم عرضی مخصوص به نوع انسان است و اگر مخصوص نبود آن را عرض عام و بزبان دری (اویش) گویند چون رفتار وجنبش که لازم ماهیت حیوان است و بنوعی از انواع مختص نیست (اردو) لازمۂ ماہیت جنس کو (جیسے رفتار اور جنبش) زبان دری مین آوییش کہتے ہین اور اصطلاح منطق مین عرض عام (مذکر)

**اویشگان** بقول ناصری بمعنی هویات است و فرماید که این لغت از فرهنگ وساتیر نقل شد - صاحب انند نقل بردارش مولف گوید که ذکر این در بحث اوییش گذشت - بمعنی معروض عرض عام - یعنی معروض چنانکه رفتار و جنبش که لازمۂ ماهیت حیوان است و بنوعی از انواع مختص نیست پس رفتار و جنبش را بزبان دری آوییش گویند و معروض را اویشگان از قبیل خدائگان - یعنی کسی که خدائی دارد (اردو) لازمۂ ماہیت حیوان یعنی

پائی جاے اس کو فارسیون نے اوشگان کہا ہے یعنی اس لازمۂ ماہیت کا رکھنے والا۔

**اوشن** بقول صاحب ضمیمۂ برہان باشین نقطہ دار بروزن کشیدن صعتر را گویند وبعضی گویند نوعی از سبزی خوردنی باشد۔ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد صاحب محیط بر سعتر فرماید کہ بضم اول وسکون عین مہملہ وفتح تاے فوقانی و صعتر خوانند و برصعتر گوید کہ بفتح اول وبضم آن نیز وسکون عین مہملہ وفتح تاے فوقانی وراے مہملہ در اصل سعتر بسین مہملہ عوض صاد بود لیکن اطبا بصاد می نویسند تا التباس بشعیر نشود و بیونانی صعتروسن وصواسن و برومی لزموس وبترکی کلکلیک کلکلیب اوودی وباصفہانی اوشم وبفارسی اشین و اوشن واویشه ولودنه کوہی وواسثه دکاکوتی ومزره و در انگریزی آرگینم وبہندی ساتہل وساتہر گویند وآن برگ گیاہی است وآن انواع می باشد بستانی وصحرائی وکوہی بستانی را بفارسی مزره گویند وہمه درطعم تند وخوشبو وگل ہمه کبود ودرخراسان وہند پیدا میشود و بہترین آن خراسانی است گرم وخشک در آخر دوم وگویند دراول سوم و بعضی معتدل میان ہر دو گفته اند وصحرائی آن گرم وخشک بیشتر است وگویند گرمی وخشکی کوہی آن زیاده وعرقی که ازان می کشند بغایت گرم ودر طعم آن حدت وحراقت دال بر قوت حرارت ویبوست آنست وبسبب قوت حرارت محلل ومفتش ریاح وملطف است ومقطع ومجفف ومنقی ریہ ومعده وجگر وامعا از رطوبت وبلغم وباقوت تریاقیه ومنافع بیشمار دارد ومولف عرض کند کہ اسم جامد

رسی زبان است (اردو) ساتر۔ بقول جامع الادویہ۔ ایک گہانس ہی مشہور ہند قسم کی ہوتی ہے۔ اور پتّے سبز اور پہول نیلا ہوتا ہے۔

**ولیشہ** بقول محیط کہ بذیل صعتر آوردہ مرادف اوشن کہ گذشت یعنی سعتر (اردو) دیکہو اوشن۔

**اویہ** بقول انند بحوالہ فرہنگ وصّاف بمغولی کاشانہ را گویند کہ بقول برہان خانہ کوچک مختصر و خانۂ زمستانی باشد و آشیانہ مرغان نیز۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مولّف گوید کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) بقول آصفیہ (کاشانہ پر فرمایا ہے) فارسی۔ اسم مذکر۔ چہوٹا سا گہر۔ گہونسلا آشیانہ۔

**اویہ بود** استعمال۔ بقول صاحب سفرنگ و ساتیر بضم الف و واو مجہول و فتح تحتانی و سکون ہاے ہوز وضم باے ابجد و واو معروف و دال ابجد ماہیت و حقیقت یعنی گروہ استدلالیان کہ بہ براہین عقلی حقیقت حقائق اشیا تفحص کنند و تن خود را بر ریاضت و مجاہدت در عبادت آلہی رنج نہ دہند مولّف عرض کند کہ جز این نیست کہ اسم جامد فارسی قدیم است یعنی ژند و پاژند (اردو) استدلالیون کا گروہ۔ مذکر۔

**اوہار** بقول ناصری بہ معنی ہوتیات و فرماید کہ این لغت از فرہنگ دساتیر نقل شد۔ صاحب انند نقل بر وارش۔ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولّف گوید کہ جمع ہمان اوہی کہ گذشت بہای ہوز و الف۔ مرادف اوہیشگان دیگر ہیچ۔

**اوئی ممتد** استعمال - بقول صاحب بول چال بمعنی آواز دراز باشد چہ اوئی بمعنی آواز است و ممتد بمعنی دراز - صاحب رہنما بحوالۂ سفر نامۂ ناصرالدین شاہ قاچار این لغت را بالضمن محاورہ آوردہ است و نسر باید کہ اوئی ممتدی بگوش میرسد یعنی آواز درازے بگوش می خورد مولف گوید کہ اوئی بمعنی آواز لغت فارسی زبان نیست معاصرین عجم از تصدیق این قاصر جا دارد کہ صاحب رہنما از السنۂ غیر این را گرفتہ باشد و ممتد لغت عرب است بمعنی دراز باتی حال این مرکب استعمال معاصرین عجم است - (اردو) بلند آواز - مونث -

## الف مقصورہ باہاے ہوز

**اہ** بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی بمعنی آہ باشد و آن کلمہ ایست کہ در وقت حسرت و افسوس گویند - صاحب ناصری بذیل آہ بالف ممدودہ فرماید کہ آن را مخفف کردہ بے مد نیز گفتہ اند و فرماید کہ صداے نفسی را نیز گویند کہ با نالہ از سینہ برآید - صاحبان انند و جامع و ہفت ہمزبان برہان - صاحب جہانگیری فرماید کہ آہ باول مفتوح دو معنی دارد اول بمعنی آہ آمدہ (کہ ذکرش در ممدودہ گذشت) حکیم خاقانی راست ؎ گرچہ جمشید جمع خاصان را بہ ازرہ پیر سر برانی او نکنند :: دوم کلمۂ باشد کہ در زمان حسرت و افسوس گویند مولف گوید کہ در ہردو فرقے نازک است ولیکن طرز بیانش حقیقت را انکشاید

خیال ما این است کہ (۱) صدائے کہ بزمان حسرت و افسوس از دہن غیر اختیاری
می برآید لیطرزے کہ دہن باز شود و بدین معنی ممدودہ آمدہ کہ ہمدرانجا گذشت
و (۲) صدائے کہ در حالت جراحت یا تکلیف درد از صدائے درمند پیدا شود
و درین حالت دہن باز نشود چنانکہ در سند حکیم خاقانی بالا گذشت وہم استعمال این
بجاے دیگر بہ ہمین معنی کردہ چنانکہ (۵) گر ترا تیغ تن زندہ کن ؛ ور ترا
زخم حق زندہ کن ؛ ہندیان بحالت دوم اوہ ہم گویند بہ واو دوم (اردو)
(۱) دیکھو آہ (۲) دیکھو اف ۔

اہار | بقول برہان و جامع بروزن بہار پالودہ کہ برکاغذ و شوربائے کہ
برجامہ مالند ۔ صاحب ناصری فرماید کہ ہمان آہار است کہ مرقوم شد ۔ صاحب
انند فرماید کہ ہمان آہار بالمد بمعنی آشئے کہ برکاغذ و جامہ دہند کہ سبب قوت
آنہا شود ۔ صاحب سراج گوید کہ بوزن بہار مخفف آہار ممدودہ تحقیق آن گذشت
مولف گوید کہ ما اشارۂ این ہمدرانجا در ممدودہ کردہ ایم حیف است کہ سند
استعمال پیش نشد ولیکن معاصرین عجم برزبان دارند و از ماخذ این کہ ہمدرانجا
مذکور شد تائید این میشود (اردو) دیکھو آہار کے دوسرے معنے ۔

اہان | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل لغت فارسی است بہ معنی
(۱) دامن و حاشیۂ جامہ و (۲) بمعنی لوث و آلودگی دیگر کسے از اہل تحقیق ذکر
این نکرد مولف گوید کہ سند استعمال ہم پیش نشد و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند

وماخذ این ہم غیر محقق پس اعتبار را نشاید (اردو) (۱) داماں بقول آصفیہ مذکر
گور۔کنارہ۔لب۔حاشیہ۔(۲) دیکھو آلودگی۔

(الف) **اہانت** بقول بہار بالکسر خوار کردن و بالفظ کشیدن مستعمل۔صاحب
انند بحوالۂ بہار گوید کہ بالکسر و فتح نون لغت عربی است بہ معنی سبک داشتن کسی
را و خواری کردن **مولف** عرض کند کہ حیف است کہ سندے پیش نشد و اہانت
در عربی زبان بہ معنی حقیر و سبک داشتن آمدہ کذا فی المنتخب ومنتہی الارب فارسیان
بترکیب خود با مصدر کشیدن استعمال این کردہ اند و ما از معاصرین عجم استعمال
این با مصدر کردن ہم شنیدہ ایم پس ---------

(ب) **اہانت کردن** و (ج) **اہانت کشیدن** استعمال فارسیان باشد
چنانکہ "اہانت ما و دین ما میکند" "چرا اہانت می کشی از این مجلس بیرون شو" (اردو)
(الف) اہانت بقول امیر۔عربی۔مونث۔توہین۔تحقیر۔سبکی (فقرۂ امیر) آپ
میرے یہاں آنے میں اپنی اہانت سمجھتے ہیں" (ب) ذلیل کرنا۔توہین کرنا (ج) ذلت
اٹھانا۔ذلیل و خوار ہونا۔ذلیل ہونا۔

**اہتدا** بقول بہار راہ راست یافتن و فرماید کہ بالفظ جستن مستعمل **مولف**
گوید کہ لغت عرب است بکسر اول و ثالث و فتح دال مہملہ و بہمزہ بعد الف بروزن
اجتناب بہ معنی مذکور و لیکن فارسیان بحذف ہمزہ آخر بہ معنی حاصل بالمصدر استعمال
کنند و بقاعدۂ فارسی با مصادر مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (اردو)

ہدایت پانا۔ بقول آصفیہ راہ راست حاصل کرنا۔ فہمایش پانا۔ (الخ) اہتدا بہ معنی حاصل بالمصدر بھی اردو مین مستعمل ہو سکتا ہے۔

**اہتدا جستن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ بضم جیم بہ معنی ہدایت و رہبری طلب کردن باشد چنانکہ مولوی معنوی در داستان پادشاہ جہود فرماید
ے چون شمارند م امین و مقتدا ٭ سر نہند و جملہ جویند اہتدا ٭ (اردو) ہدایت طلب کرنا۔ رہبری چاہنا۔

**اہتمام** بقول انند بحوالہ منتہی الارب بروزن افتعال لغت عرب است بہ معنی اندوہ مند شدن و غمخواری کردن و درکارے ہمت برگماشتن و توجہ ولی کردن و حاصل معنی آن کوشش کردن مولف گوید کہ فارسیان بترکیب خویش با مصادر فرس مرکب کنند و بدون ترکیب بمعنی مطلق انتظام ہم استعمال سازند چنانکہ در ملحقات می آید (ظہوری ے) چو منصور آورم صد پایداری ٭ ببسر داریم اگر این اہتمام است ٭ (انوری ے) تا ملک ز اہتمام تو تسدید یافتہ است ٭ شغل ملوک و کار ممالک مجہد است (اردو) اہتمام بقول امیر۔ عربی۔ مذکر۔ انتظام۔ کرنا اور ہونا کیساتھ مستعمل ہے

**اہتمام داشتن** استعمال۔ بمعنی انتظام داشتن و سعی کردن مرادف اہتمام کردن کہ می آید چنانکہ حکیم انوری گوید ے باو معلوم مش کہ من خادم بشعر بوالفرج ٭ تا بدید ستم و نوعی داشتم بس اہتمام ٭ (اردو) اہتمام کرنا۔ بقول امیر (ذیل اہتمام) (شوق ے) وصل کے لاکھون اہتمام کئے ٭ لیکن اس نے عجب کلام کئے ٭

(۱۹۳۹)

**اہتمام رفتن** | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی سکوت ورزید۔ مولف گوید کہ بہ معنی انتظام وسعی وکوشش شدن وبعمل آمدن است (نثر ابو الفضل اکبرآبادی) "در تاکید مبانی صلح وتصفیۂ مناہل وفاق از جانبین اہتمام رود" (اردو) اہتمام ہونا بقول امیر (بذیل اہتمام) انتظام ہونا۔ (آتش ؎) فرشتے سنتے ہیں آواز دورباش کا شور ٭ کبھی ہمارا جو وان اہتمام ہوتا ہے۔

**اہتمام فرمودن** | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت۔ مولف گوید کہ مرادف اہتمام کردن کہ می آید (نثر ابو الفضل اکبرآبادی) "تا پایان عمر سعادت فرجام بافاضۂ افاضل وتحریر قواعد مصنفات عالیہ اہتمام فرمود" (اردو) دیکھو اہتمام داشتن۔

**اہتمام کردن** | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ بہ معنی سعی وکوشش وانتظام کردن باشد (ظہوری ترشیزی ؎) چو در ترکتازی کند اہتمام ٭ شود ترکی ترک گردان تمام ٭ (اردو) دیکھو اہتمام داشتن۔

**اہتمام نمودن** | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ بہ معنی سعی کردن وانتظام نمودن باشد (حافظ شیرازی ؎) بکوی عشق منہ بی دلیل راہ قدم ٭ کہ من بخویش نمودم صد اہتمام ونشد ٭ (اردو) دیکھو اہتمام داشتن۔

**اہر** | بقول برہان وسروری بروزن بہر (۱) نام موضعی است از آذربائجان کہ رودخانۂ عظیمی دارد (استادے ؎) نظام عرصۂ آفاق صاحب دیوان ٭ محمد ابن جوین دُر یگانۂ دہر ٭ بسال ششصد وہفتاد وسہ زشعبان چار ٭ بوقت عصر دوشنبہ

دخانه اہر؛ ز دست ظلم نه از روے اختیار بجبر؛ ز جام تیغ لبالب چشید شربت
رؔ؛ صاحب ناصری فرماید که نام ولایتی است بآذربائجان در حوالی قراداغ که بمسکن
خواجه شمس الدین محمد جوینی در لب رودخانه آن که برود اہر مشہور است واقع شده
نجا مزار چند نفر از مشایخ است ـ صاحبان جہانگیری و جامع و رشیدی و انند و سراج
ذکر این کرده اند مولف گوید که انچه صاحب شمس این را لغت عربی نوشته تسامح او
نیست که اہر از ممالک فرس است (اردو) آذربیجان کے مضافات مین ایک شہر کا نام ہے
۲) اہر بقول برہان نام درختی ہم ہست که ثمر آن را بزبان کنجشک و بعربی لسان العصافیر
انند و شگوفه و بہار آن را سنبل الکلب خوانند ـ صاحبان سروری و ناصری و
سراج و جامع و رشیدی ہم ذکر این کرده اند ـ صاحب محیط ذکر اہر نکرد اما بلسان العصافیر
دید که بفتح عین و صاد مہملتین و الف و کسر فا و سکون یاے تحتانی و رای مہمله اسم عربی است
فارسی زبان کنجشک و بخشکرودان و بشیرازی تخم اہر و بیونانی اندروصارون و
بترکی قوش دیلی و بہندی اندرجو گویند بحث کامل این بر زبان کنجشک می آید اطبا ازین
درخت بحث نکرده اند و این اسم فارسی زبان است (اردو) وه درخت جس کا نام اہر
ہے جس کے تخم یا ثمر کو عربی مین لسان العصافیر کہتے ہین جسکا بیان کامل زبان کنجشک پر آویگا
اہرامن | بقول برہان بر وزن تر دامن رہنماے بدیہا را گویند و شیطان و دیو را
نیز ـ صاحب جہانگیری فرماید که باوّل مفتوح رہنماے بدیہا باشد چنانچه یزدان رہنماے
نیکیہا ست ـ صاحبان جامع و ہفت ہم ذکر این کرده اند مولف گوید که مبدل آہرمن

باشد کہ در ممدودہ گذشت بلب ولہجۂ مقامی ممدودہ بہ مقصورہ بدل شد وما از ماخذ این
ہمہ را انجا بحث کافی کردہ ایم۔ صاحب ناصری از حکیم ناصر خسرو سند آوردہ ۵ اے ستمگر فلک
اے خواہر اہرامن ٭ می ندانم کہ چہ افتادہ ترا با من ٭ (اردو) دیکھو آہرامن۔

**اہران** بقول برہان وجامع وجہانگیری ورشیدی وناصری بفتح اول وسکون ثانی وثالث
بالف کشیدہ وبنون زدہ تیشۂ درودگری را گویند۔ صاحب سروری بحوالۂ فرہنگ ذکر این کردہ
بر مطلق تیشہ قانع واضافت آن بسوی درودگران نکردہ ودرست کردکہ سند استعمال شاہد
آن است۔ بہ خیال ما تیشۂ سنگ شکن را اہران نام باشد واین اسم جامد فارسی است
(حکیم نزاری قہستانی ۵) لکاہ ار کوہ کندن دست دادے ٭ نہ اہران بایدے نہ
نہ اوستادے ٭ (اردو) ٹانکی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مونث۔ سنگ تراشون کے
ایک اوزار کا نام۔ رخانی۔ چھینی۔

**اہرستان** بقول بہار بالفتح نام الکہ ایست در نواحی یزد۔ ملا فوقی یزدی در تعریف یزد
گوید ۵ نسیم گلشنش بر سنبل شیراز تیز یدہ ٭ بلا گردان اہرستان شدہ باغات کرمانش ٭ محسن
تاثیر گوید ۵ تا بہ یزد افگند امر نافذ سلطانیم ٭ گشت نزہتگاہ اہرستان بہشت ثانیم ٭
خان آرزو ہم در چراغ ذکر این کردہ وصاحب انند ہم بحوالۂ بہار این را آوردہ مولف
گوید کہ آہر نام درختی بجایش گذشت وعجب نیست کہ در الکۂ اہرستان درختہاے آہر بسیار
باشد کہ فارسیان از قبیل گلستان نامش آہرستان کردند (اردو) فارسی مین آہرستان
ایک ملک کا نام ہے جو حوالی یزد مین واقع ہے۔

رم | بقول برہان و جامع بروزن ہدم (۱) چوبی باشد کہ ہریسہ را بدان کوبند
ول سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و سراج بروزن مرہم بمعنی چوبی سرگرد
ریسہ بدان برہم زنند و صاحب انند بحوالۂ غیاث صراحت مزید کند کہ (۲) کفچہ سطبر
ان مار باشد و (۳) بقول بعض شیطان مولف عرض کند کہ بہ معنی اوّل اسم جامد زبان
ی است کہ کفگیر سطبر را نام است خصوصاً بکوفتن ہریسہ بکار می برند و معنی دوم
معنی اوّل کہ کفچہ مار ہم مثل کفگیر باشد و بمعنی سوم جزین نباشد کہ صاحب غیاث این
مخفف اہرمن گرفتہ کہ می آید حیف است کہ سند استعمال معنی دوم وسوم پیش نشد و
ی اوّل را رباعی حکیم سوزنی کافی است ؎ اے یار ہریسہ پز نداری غم خود ؛
بیشہ نمیکنی زبیش و کم خود ؛ خواہی کہ تو شب خواب کنی من تا روز ؛ بر دیگ ہریسہ آ
م اہرم خود ؛ (اردو) (۱) حلیم گھوٹنے کا کھبچہ (مذکر) (۲) سانپ کا پھن (مذکر) (۳) دیکھو آہرمن
ہرمن | بقول برہان بفتح ثالث بروزن گرگدن (۱) راہنمائے بدیہا باشد چنانکہ یزدان
ہنمائے نیکیہا است و شیطان و دیو را نیز گویند و فرماید کہ بکسر ثالث ہم آمدہ است
احب جامع فرماید کہ بروزن کرگدن وصف شکن است۔ صاحب سروری فرماید کہ
منی دیو است چنانکہ شیخ سعدی فرماید ؎ دو کس بہ حدیثے گمارند گوش ؛ ازین
بآن زاہرمن تا سروش ؛ صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی ابلیس و مطلق شیطان است
ماحب ناصری از استادے سند آرد ؎ گر آن دو عارض رخشان زفعل یزدان است ؛
زفعل اہرمن است آن دو زلف چوگان زن ؛ بدین دلیل ہمی مانوی درست کند ؛

کہ خیر بست زیزدان و شر زاہرمن ؛ صاحب اننذ بحوالۂ ناصری گوید کہ شیطان
و رہنماے بدیہا باشد و باعتقاد مجوس فاعل شرچنانکہ یزدان فاعل خیر مولف گوید کہ
مخفف آہرمن باشد کہ در ممدودہ گذشت و بحث ماخذ این بر آہرامن در ممدودہ کردہ ایم
(اردو) دیکھو اہرامن ۔

(۲) بقول موید نام داماد قیصر روم و ہمزلف گشتاسپ شاہ و دیگر کسی از محققین فرس
ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ جا دارد کہ تنظر بر صفاتش موسوم باین نام کردہ
باشند (اردو) داماد قیصر روم اور ہمزلف گشتاسب کا نام آہرمن تہا ۔

**اہرن** بقول برہان بروزن بہمن (۱) بمعنی اہرمن باشد کہ رہنماے بدیہا و شیطان است
و جن را نیز گویند ۔ صاحبان شمس و سراج گویند کہ باین معنی مخفف آہرمن باشد کہ گذشت
صاحبان ناصری و سروری و جہانگیری براے این معنی از حکیم سوزنی سند آرندہ
زیبا ترا زپری است بنرم اندرون ولیک ؛ در رزمگاہ بازندانی زاہرنش ؛
(اردو) دیکھو اہرامن ۔

(۲) اہرن بقول برہان و جامع و سراج و جہانگیری و رشیدی و شمس نام داماد قیصر
روم است و او با گشتاسب ہمزلف بودہ و فرماید کہ بزبان ہندی سندان زرگری
و آہنگری را گویند (حکیم فردوسی ہ) باہرن سپرد ندپس دخترش ؛ بدستوری
مہربان مادرش ؛ (اردو) دیکھو آہرمن کے دوسرے معنے ۔

(۳) اہرن بقول سروری نام یکے از اطبا ، بزرگ نیز ۔ صاحب رشیدی و شمس بذیل

اہرون فرماید که بحذف واو ہم آمده است مولف گوید که مخفف آنست وبضم ثالث باشد (اردو) دیکھو اَہَرون

**اہرون** | بقول برہان بروزن مجنون نام حکیمی است یہودی که در جمیع علوم خصوصاً در علم طب مہارتی تمام داشته۔ صاحب جہانگیری از حکیم ناصر خسرو سند آورده (ــہ) اہرون با علم شد سمر بجہان در ٭ گر تو بیاموزی اے پسر توئی اہرون ٭ صاحب سراج نسبت این فرماید که در فارسی بودن این تأمل است مولف عرض کند که ماخذ آہرامن که ہمه را انجا گذشت بخیال ما من وجہٍ متعلق باشد باین ہم۔ وجا دارد که لغت زبان غیر باشد واللہ اعلم۔ صاحبان جامع وسروری وناصری ورشیدی وشمس ہم ذکر این کرده اند (اردو) ایک یہودی حکیم کا نام اہرون ہے جو تمام علوم خصوصاً طب میں بہت با تھا

**اہریمن** | بقول برہان بروزن لغزیدن بمعنی اہرمن است که رہنماے بدی باشد چنانکه یزدان رہنماے نیکی است وشیطان و دیو وجن را ہم گفته اند ومثالش بذیل اہرمن گذشت۔ صاحبان سروری وجامع وناصری ورشیدی وجہانگیری وشمس ہم ذکر این کرده اند مولف گوید که مبدل یا مخفف آہریمن باشد که در ممدوده گذشت وتحقیق ماخذش بر آہرامن کرده ایم که در ممدوده بجایش گذشت (اردو) دیکھو آہرامن ـ

**اہریمن روئینه تن** | اصطلاح۔ بقول ناصری که در خاتمه کتاب آورده کنایه از توپ آہنین باشد وآن از آلات معظمه مشہورۂ جنگ است (صاحب ناصری) (ــہ) اہریمن روئینه تن تنین آہن

آتش عشانان از دہن چون کام اژدر باشدہ ٭ (اردو) توپ بقول آصفیہ۔ ترکی۔ اسم مونث گولا چلانے کا آلہ (برق ۵) بلائے شب ہجر ٹلتی نہین ٭ قیامت تلک توپ چلتی نہین ٭

اہریمہ | بقول برہان بروزن پشمینہ راہنمائے بدیہا باشد وشیطان رانیز گویند۔ صاحب جہانگیری بذکر این از حکیم ناصر خسرو سند آرد ۵ راہ شان دیو گرفت است وندارند خبر ٭ زان چو اہریمہ در پوے وتگ وبا بطرند ٭ صاحبان ناصری وجامع وشمس وہفت ہم ذکر این کردہ اند۔ مولف عرض کند کہ مخفف آہریمہ باشد کہ در ممدودہ گذشت وذکر ماخذ این بر آہرمن ہم ر انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو آہرامن

اہزان | صاحب شمس گوید کہ لغت فارسی است بضم الف وزاے معجمہ در تحفہ (۱) بمعنی نازانیدہ و (۲) در فرہنگ بفتح الف بمعنی زنان مولف گوید کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ این مبدل اہزون باشد کہ بہ واو چہارم می آید۔ واو بالف بدل شود ہمچون تونغ وتانغ۔ اندرین صورت نسبت معنی دوم عرض میشود کہ تسامح صاحب شمس یا غلطی کتابت باشد کہ زنان راز نان نوشت۔ حیف است کہ کسے از محققین فرس با او نیست (اردو) دیکھو اہزون

اہزون | بقول برہان وجامع بروزن محزون (۱) بمعنی این زمان وہمین ساعت باشد و (۲) بضم اول نازانیدہ وسترون را گویند وبعربی عقیمہ خوانند۔ صاحبان رشیدی وسروری وجہانگیری وانند وہفت ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بضم اول وزاے معجمہ بواو رسیدہ ولون۔ نازانیدہ وسترون ودر جہانگیری

بفتح بہ معنی این زمان آوردہ و غالباً ایدون را اہزون خواندہ والعلم عند اللہ مولف عرض کند کہ خان آرزو درست خیال کند کہ ہاے ہوز بہ تحتانی وزاے معجمہ بدال مہملہ بدل شود ہمچو شاہگان وشایگان وسرخ مرز وسرخ مرد۔ پس جا دارد کہ در فارسی قدیم اہزون باشد ومبدل آن ایدون معاصرین عجم ایدون واکنون را بزبان دارند واہزون را ترک کردہ اند۔ حاصل این است کہ بہر دو معنی اسم جامد فارسی قدیم باشد (اردو) (۱) ابھی۔ بقول امیر۔ اسی وقت۔ فوراً۔ اسیدم (فقرۂ امیر) ہیں وعدہ نہیں مانتا میرا روپیہ ابھی دیدو" (۲) دیکھو استرون۔

اہک | بقول برہان وجامع بروزن نمک آہک را گویند وبعربی کلس ونورہ خوانند صاحب ناصری فرماید کہ بروزن نمک آہک باشد وفرماید کہ بالف ممدودہ مشہور است مولف عرض کند کہ ما در ممدودہ ذکر ماخذ این کردہ ایم۔ تبدیل ممدودہ بہ مقصورہ نتیجہ لب ولہجۂ مقامی است ودیگر ہیچ کہ آہ ہم بہ ممدودہ ومقصورہ ہر دو آمدہ۔ صاحب جہانگ از حکیم سوزنی سند آوردہ ؎ کس چوز دنیا نبرد سیم وزر ؛ پس چہ زر وسیم چہ سنگ واہک ؛ صاحبان انند وہفت ہم ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو آہک۔

(۱۳۶۱) اہ کردن | استعمال۔ مرادف آہ کردن است تعریف وسند این بر لفظ آہ کنا دارد و) کراہنا۔

اہل | بقول موید لغت عربی است بہ معنی باشندگان خانہ وشایستہ وسزاوار۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات بر معروف قانع وبحوالۂ قاموس گوید کہ اطلاق آن بر جمع ومفـ

ہر دو آمدہ و فرماید کہ اول مشہور است و بقول صاحب منتخب و منتہی الارب در عربی
زبان بہ معنی سزاوار و کسان و خویشان و مردم خانہ مستعمل و صاحب محیط المحیط نسبت
این فرماید کہ در اصل این لفظ زبان عبرانی است بمعنی خیمہ و چون خویشان و اقربا
در یک خیمہ و مکان ساکن می باشند لہذا ایشان را باسم ظرف موسوم ساختند مولف
عرض کند کہ فارسیان باضافت این لبوے اسمی معنی خاص ہم پیدا کنند چنانکہ در ملحقات
آید و در استعمال عام فارسی کہ مرکب باشد بہ معنی صاحبان و باشندگان مستعمل چنانکہ
(۱) اہل ایمان - بمعنی صاحبان ایمان یعنی کسانیکہ ایمان آوردہ اند (انوری ؎)
کافران را از ہراسانی ہراسان کردہ ام ؛ اہل ایمان را مدام اندر امان آوردہ ام
(۲) اہل بابل - بمعنی باشندگان شہر بابل (ظہوری ؎) اہل بابل جز وشاگردی
کشند ؛ خدمت چشمان جادو کردہ ایم ؛ (۳) اہل تبخانہ - بمعنی ساکنان تبخانہ (ظہوری
؎) با اہل کعبہ و تبخانہ نذرہا کردم ؛ چہ سود خیر نماندہ است در دعاے کسی ؛ (۴)
اہل پند - بمعنی صاحبان پند و ناصحان (ظہوری ؎) لبسان مار بر خویش از غم
ضحاک پیچیدم ؛ حکایتہاے اہل پند ہرگاہم بگوش آمد ؛ (۵) اہل تحقیق - بہ معنی
صاحبان تحقیق و محققین (عرفی ؎) سخنے در دلم آمد کہ اگر گفتہ شود ؛ اہل تحقیق بنا پختہ
جوابم بکشند ؛ (۶) اہل تزویر - بمعنی صاحبان تزویر یعنی مکاران (ظہوری ؎)
عشق از حیلہا خلاصم کرد ؛ اہل تزویر با شما دارم ؛ (۷) اہل تمنا - بمعنی صاحبان
آرزو کہ آرزو بدل دارند (ظہوری ؎) نغمہ گر تخم کنم نوحہ بانبار برم ؛ خاطر اہل تمنا

ہمہ حسرت خیز است ٭ (۸) اہل تنعّم یعنی صاحبان نعمت و اغنیا (صائب ٭)
پذیرائے نصیحت نیست دل اہل تنعّم را ٭ چو کاغذ چرب باشد نقش را دشوار میگیرد ٭
(۹) اہل ثنا یعنی سزاوار ستایش یعنی ممدوحین (انوری ٭) ثنا قبول ہمت کنند
اہل ثنا ٭ بلی کہ مرد ہمت پرد چو مرغ ببال ٭ (۱۰) اہل جہان یعنی جہانیان -
(صائب ٭) مردمی و طینت اہل جہان کم ماندہ است ٭ صورت یعنی برجا
ز آدم ماندہ است ٭ (۱۱) اہل حرم یعنی کسانیکہ در حرم کعبہ باشند و خدا امان
انتقام (ظہوری ٭) وصل حرم نیست از اہل حرم ٭ تا نشوی بادیہ پیما چہ حظ ٭
(۱۲) اہل حسن یعنی صاحبان حسن و معشوقان باشد (ظہوری ٭) ز اہل حسن کسی
فتح می تواند گفت ٭ زمانۂ دگران نیست در زمانہ تو ٭ (۱۳) اہل حق یعنی کسان حق
و صاحبان حق کنایہ از عارفان و مقربان بارگاہ ایزدی (صائب ٭) ہر کہ پیوند
با اہل حق ز مردان خدا است ٭ آہن پیوستہ با آہن ربا آہن رباست ٭ (۱۴) اہل
خرابات یعنی ساکنان میخانہ و می کشان (صائب ٭) میان اہل خرابات چون
سفیہ شوم ٭ کہ من ز بیخبریہائے خود خبر دارم ٭ (۱۵) اہل خرد یعنی صاحبان
عقل و دانش (ظہوری ٭) کنم بر خویشتن نفرین گر از اہل خرد باشم ٭ اگر در عشق
بر مجنون مرا رشک جنون باشد ٭ (۱۶) اہل دانش مرادف اہل خرد (عرفی ٭)
گروہی زشت خویند اہل دانش ٭ کہ زیب و زیورے را می پرستند ٭ (۱۷)
اہل درد صاحبان درد و کسانیکہ در دل خود درد دیگران دارند و ہمدرد شو

(عرفی سـ۵) ز اہل درد شو عرفی کہ این جمع ؛ گرامی گوہرے رامی پرستند ؛ (۱۸) اہل دعا یعنی دعا کنندگان (ظہوری سـ۵) گروہ اند اہل دعا دستی بلند از ہر کنار ؛ مدعاے در میان لے گوا ثر ناز سے بکش ؛ (۱۹) اہل دنیا یعنی صاحبان دنیا و دنیا داران (عرفی سـ۵) اہل دنیا ہمگی تہمت کذب اند و فساد ؛ رخست خود از کہ ازین ورطہ مسلم بر داشت (۲۰) اہل دولت یعنی صاحبان دولت و اغنیا (صائب سـ۵) گرچہ دست اہل دولت ہست در ظاہر بلند ؛ دست ارباب دعا بالاترین دست ہاست ؛ (۲۱) اہل دیر یعنی ساکنان دیر (عرفی سـ۵) کعبہ لے ذوقست دیاران را وداعے میکنم ؛ مژدہ اہل دیر را کانجا وداعی میکنم ؛ (۲۲) اہل دین یعنی صاحبان دین و دینداران (صائب سـ۵) زلف کافر کیش راز از اہل دین چہ باک ؛ دل سیاہانرا ز آہ و نالہ و نفرین چہ باک (۲۳) اہل رتبہ یعنی صاحبان مرتبت و ذوی رتبہ (ظہوری سـ۵) گمرز دیدہ غبار یست گرد راہ ترا ؛ ز اہل رتبہ کہ محتاج توتیا کہ منم ؛ (۲۴) اہل رزم یعنی شرکاے رزم و اہل میدان جنگ باشد (عرفی سـ۵) از روضۂ رزمگاہ پر لاف زنم ؛ و ز سینۂ اہل رزم با صاف زنم ؛ (۲۵) اہل ریا یعنی صاحبان ریا و مکاران و کنایہ باشد از اہل ظاہر و زاہدان خودنما (عرفی سـ۵) عمر یست کہ با اہل ریا میگردم ؛ گرد در کعبہ بے صفا میگردم ؛ (۲۶) اہل زکام یعنی کسانیکہ ایشانرا زکام لاحق شدہ باشد (انوری سـ۵) سازندہ نیست خصم ترا مملکت چنانکہ ؛ اہل زکام را نبود ساز وار گل ؛ (۲۷) اہل زمان یعنی زمانیان مرادف اہل روزگار

(انوری ے) چہ کنم در صدور اہل زمان ؛ اے بساط تو بردہ آب صدور ؛ (۲۸) اہل زمانہ - مرادف اہل زمان کہ گذشت (عرفی ے) اہل زمانہ را ہوس آب خضر و بس ؛ کس را خبر ز چاشنی خون نمید ہم ؛ (۲۹) اہل زمزمہ - یعنی زمزمہ سنجان و نواے نرم بر زبان دارندگان (ظہوری ے) پر نور نغمہا کہ کشد زمزم از جگر ؛ گویند اہل زمزمہ از نم ہاے ہوے دل ؛ (۳۰) اہل زمین - یعنی باشندگان زمین (انوری ے) ناصر الاسلام مستنصر کہ طوق طاعتش ؛ ز آسمان در گردن اہل زمین آوردہ اند ؛ (۳۱) اہل سلامت یعنی صاحبان زندگی باشد (عرفی ے) این تلخی جان دادن ازان غمزہ بہ بینید ؛ اے اہل سلامت سخنے گفتم و رفتم ؛ (۳۲) اہل سودا - یعنی سودا زدگان (ظہوری ے) عطر کاکل خود دماغ اہل سودا را نواخت ؛ اے صبا بر مغز بیہوشان نداری منتے (۳۳) اہل صدق - یعنی پاکبازان (عرفی ے) بحکم عشق چو بر اہل صدق رہ گیرند ؛ گناہگار بہ بخشند و بے گنہ گیرند ؛ (۳۴) اہل صومعہ - یعنی عابدان کہ در صومعہ بسر می برند (ظہوری ے) ز رشک خلوتیان فارغیم تحقیق است ؛ کہ اہل صومعہ از بزم راندۂ چند اند ؛ (۳۵) اہل طمع - یعنی طامعان (ظہوری ے) در خراش اہل طمع خوش دلخراش افتادہ ام ؛ میکنم ہموار خود را در تراشے دیگرم ؛ (۳۶) اہل ظلم - یعنی ظالمان (صائب ے) ز کار افتاد چون ظالم با ہل ظلم پیوندد ؛ کہ بال تیر میگردد پر و بال عقاب آخر ؛ (۳۷) اہل عالم - مرادف اہل جہان کہ گذشت (انوری ے) با مینش سحر کے یار و زدن لاف از یسار ؛ چون یسار اہل عالم زان یمین آوردہ اند ؛

(۳۸) اہل عجب بمعنی متکبران (ظہوری ے) در دکان سخن باید که باشد هر متاع تا کنی در کار اہل عجب پنداری بجز ٭ (۳۹) اہل عجز بمعنی منکسران و ناتوانان (ظہوری ے) در نفس جا نماند ز دست خناق اشک ٭ بر حلق اہل عجز میفشار پا بترس ٭ (۴۰) اہل عذاب وکنایه از دوزخیان باشد (عرفی ے) چه شد که اہل ثوابم رہم وہسند بدوزخ ٭ شریک لذت اہل عذاب گو شده باشم ٭ (۴۱) اہل عرفان بمعنی عارفان (صائب ے) عنان نفس کشیدن جهاد مردان است ٭ نفس شمرده زدن ذکر اہل عرفان است ٭ (۴۲) اہل عشق بمعنی عاشقان (صائب ے) از خاک اہل عشق نظر خیره میشود ٭ از ابر پردگی نشود آفتاب عشق ٭ (۴۳) اہل عصیان بمعنی عاصیان وگنه گاران (عرفی ے) عجب داریم ما از اہل عصیان ٭ که دامان تری رامی پرستند ٭ (۴۴) اہل عقل بمعنی عقلمندان (صائب ے) صائب ز اہل عقل شنیدن حدیث عشق ٭ اوصاف یوسف از لب اخوان شنیدن است ٭ (۴۵) اہل غفلت بمعنی غافلان (صائب ے) نمیدانند اہل غفلت انجام شراب آخر ٭ بآتش میروند این غافلان از راه آب آخر ٭ (۴۶) اہل غم بمعنی مغمومان (ظہوری ے) ز اہل غم غمے دریوزه دارم ٭ فسون دارم دمے دریوزه دارم ٭ (۴۷) اہل قناعت بمعنی قانعان (صائب ے) سفرهٔ اہل قناعت صائب از نعمت پر است ٭ روزی موران بود دائم مهیا بر زمین ٭ (۴۸) اہل قیامت بمعنی محشریان (عرفی ے) چنین که حسن ترا فتنه دوست کرده ندانم ٭ برائے اہل قیامت چه در

خیال تو باشد ؛ (۴۹) اہل کرم ۔ یعنی کریمان (صائب ؎) سر خود گیر ز درگاہ بہشت اے رضوان ؛ کہ در اہل کرم نیست بدربان محتاج ؛ (۵۰) اہل کعبہ ۔ بہ معنی باشندگان کعبہ (ظہوری ؎) باہل کعبہ و بتخانہ تذرہا کردم ؛ چہ سود خیر نماندہ است در دعاے کسی ؛ (۵۱) اہل کمال ۔ یعنی صاحبان کمال (صائب ؎) گرفت ہر کہ کم خود شود زاہل کمال ؛ تمام گشتن ماہ از ہلال معلوم است ؛ (۵۲) اہل کنار ۔ یعنی صاحبان کنارہ (عرفی ؎) افتادہ در میانہ گرداب گشتیم ؛ من رستہ ام بگو غم اہل کنار چیست (۵۳) اہل کین ۔ یعنی کینہ وران (ظہوری ؎) کشیدہ ام مگر از اہل کین بمہر پناہم ؛ کہ باوجود تسلط از انتقام برآیم ؛ (۵۴) اہل کینہ مرادف اہل کین کہ گذشت (ظہوری ؎) باش فارغ از خیال انتقام ؛ کار اہل کینہ را ہم کینہ ساخت ؛ (۵۵) اہل گناہ ۔ یعنی گناہگاران (عرفی ؎) صید زبون و اسے ازان دامگاہ ؛ نامۂ آزادی اہل گناہ ؛ (۵۶) اہل محبت ۔ یعنی صاحبان محبت (عرفی ؎) سوال نیک و بد از مانمی کنند بحشر ؛ گناہ اہل محبت بجز رہائی نیست ؛ (۵۷) اہل مدد ۔ یعنی مددگاران (عرفی ؎) پر حذر باش کہ در چہ نفتد یوسف دل ؛ کین زمین اہل مدد را گذرے بر چہ نیست ؛ (۵۸) اہل مروت ۔ یعنی صاحبان مروت (عرفی ؎) اگرچہ حسن عمل نیست اجر آنہم نیست ؛ کہ چشم اہل مروت بفعل زشت من است (۵۹) اہل مسیح ۔ یعنی مسیحیان (عرفی ؎) اہل مسیح را بفلک بر بسیح دار ؛ این گریۂ من است نہ طوفان نوح تست ؛ (۶۰) اہل معرفت ۔ مرادف اہل عرفان کہ گذشت

صائب سه) تو آنزمان شوی از اہل معرفت صائب ٭ کہ ترک عالم چون و چرا توانی کرد ٭ (۶۱) اہل ملامت ۔ یعنی ملامت کنندگان (ظہوری سه) خراش سینہ را گر از شگاف سینہ بنمایم ٭ زدندان بخیہا برلب زخم اہل ملامت را ٭ (۶۲) اہل نفاق ۔ یعنی منافقان ۔ (عرفی سه) زان اہل نفاقم نہ پسندند کہ ہرگز ٭ قول غلط و فعل سقیم نفروشم ٭ (۶۳) اہل نیاز ۔ یعنی صاحبان حاجت کہ نیاز باشند از عاشقان (ظہوری سه) شود ز اہل نیاز امتیاز من معلوم ٭ گہی کہ من شوی و ناز خویشتن بہ کشی (۶۴) اہل نیشاپور ۔ یعنی باشندگان نیشاپور باشد (انوری سه) ابشروا یا اہل نیشا فور از جا رالبشیر ٭ کاندر آمد موکب میمون منصور وزیر ٭ (۶۵) اہل وجود ۔ یعنی صاحبان دنیا باشد (عرفی سه) عرفی از مایہ بقدر وادی اہل وجود ٭ صد بیابان خار خندان تحفہ پا یت کنند ٭ (۶۶) اہل ورع ۔ یعنی پرہیزگاران کہ صاحبان زہد باشند (عرفی سه) ترسم از اہل ورع شوق شرابم بخشند ٭ بہ بہشتم بفریبند و بخوابم بکشند ٭ (۶۷) اہل وفا ۔ یعنی صاحبان وفا (ظہوری سه) ہر چہ با ما کند آن شوخ بلا میرسدش ٭ میکشد اہل وفا را جفا میرسدش ٭ (۶۸) اہل ہمت ۔ یعنی صاحبان ہمت باشد (صائب سه) اہل ہمت خوردہ خود پیش درویشان نہند ٭ مایہ داران محبت گنج در ویران نہند ٭ (اردو) اہل بقول امیر ۔ صاحب خداوند لائق ۔ مناسبت رکھنے والا ۔ خلیق ۔ شایستہ ۔

**اہلباش اچق** اصطلاح ۔ بقول صاحب وزنا کہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار نوشتہ بمعنی باشندگان اچق است مخفی مبادکہ معنی لفظی این باشندگان مقام اچق باشد و

استعمال این بدون اضافت اہل آمدہ - بخیال ما اہل اچق مرکب اضافی یا ایچق باش اسم فاعل ترکیبی - کافی بود ولیکن معاصرین عجم (اہلیاس اچق) بر زبان دارند و معنی لفظی این صاحبانیکہ باشندۂ اچق باشند (اردو) اچق کے رہنے والے -

**اہل بخیہ** استعمال بموحّدہ مفتوح وخاے معجمہ و یاے تحتانی بقول بحر (۱) ہم مشرب و راز دار - و فرماید کہ پادشاہے امر کرد کہ خیمہ بسرعت مہیا سازند عملہ فراش خانہ خیمہ دوزان بسیار فراہم آوردند پالان دوزے ہم دران مجمع حاضر شد پرسیدندش کیستی گفت من ہم از اہل بخیہ ام یعنی از شمایم من بعد این لفظ مرکب بدین معنی مستعمل شد و (۲) بمعنی رند وخراباتی گفتہ اند - بہار و صاحبان چراغ و انند ہم ذکر این ہر دو معنی کردہ اند و وارستہ بر معنی اول قانع مولف گوید کہ معنی دوم مجاز معنی اول است و بس (حکیم سعید عطائی ) ایکہ وصف لذت از شمشیر جانان می کنی ٭ تیغ ہم از اہل بخیہ است از کہ پنہان می کنی ٭ (سلیم ) حرفی بگو سلیم ز راز ضایع روزگار ٭ ما اہل بخیہ ایم مکن احتراز غیبتہ میرزا جلالاے طباطبائی در مکتوبیکہ بہ طلب طالب کلیم نوشتہ (نثر) یاران ہمہ اہل بخیہ اند گنجہ گل نمیکنند و بخیہ از روے کارشی افتد -

(اردو) (۱) راز دار بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - ہمراز - بھید یا - محرم - دمساز - ہمدم محرم کار - ہم مشرب بھی کہہ سکتے ہیں - (۲) رند بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - متوالا نشہ باز - شرابی - بھنگی - اوباش - بد وضع

**اہلبو** اصطلاح - بقول جہانگیری کہ در خاتمہ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند آوردہ باول مفتوح و ثانی زدہ و لام مفتوح و باے مضموم و واو معروف بہشتی را گویند و آنرا

اشو نیز نامند مولف گوید کہ مقابل دوزخی ست
و ظاہر اسم جامد فارسی قدیم باشد ولیکن
بخیال ما مرکب فارسی قدیم است کہ زردشتان
سالخورد تصدیق کنند کہ بوتپ بہ باے فارسی
در آخر۔ بزبان ژند و پاژند خالق را نام است
پس باے فارسی بہ عربی بدل شدہ بوتب
شد چنانکہ تپ و تب و معنی ترکیبی اہل بوتب
اہل اللہ۔ و کنایہ از بہشتی۔ اندرینصورت این
مخفف اہلبوب باشد کہ می آید باے موحدہ
آخر حذف شد۔ (اردو) دیکھو اشو۔

**اہلبوب** | اصطلاح۔ بقول برہان و
ناصری بفتح اول و سکون ثانی و فتح لام و
باے ابجد مضموم بواو و باے دیگر زدہ
بلغت ژند و پاژند بہشتی را گویند کہ در مقابل
دوزخی است۔ صاحبان انند و ہفت ہمزبان
شان مولف عرض کند کہ صراحت ماخذ این
بر اہلبو کردہ ایم کہ گذشت (اردو) دیکھو اشو۔

(۱۴۲۱) **اہل جفا** | استعمال۔ یعنی صاحبان جفا و
ظالمان و کنایہ از معشوقان (ظہوری ۵)
نیستند اہل جفا جنس وفا را مشتری * گشتہ
در زنگار گم قفل دکان عاشقان * (اردو)
اہل جفا۔ ظالم۔ معشوق۔

**اہل جبک** | استعمال۔ بقول صاحب
روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ
قاجار یعنی باشندگان ملک بہمہ است و دیگر
کسی ذکر این نکرد مولف گوید کہ مرکب اضافی است
چنانکہ اہل ہند و غیر ذلک (اردو) ملک
بہمہ کے رہنے والے۔

(۱۴۲۲) **اہل حال** | استعمال۔ یعنی صاحبان حال
و کنایہ از صوفیہ و اہل اللہ باشد (ظہوری
۵) ہمہ حکایت خود را بشرح و بسط نمودند
زبان ماست کہ تقریر اہل حال ندارد *
(اردو) اہل اللہ دیکھو ارباب حقیقت۔

**اہل درون** | اصطلاح۔ بقول بحر عجم

ومحرم اسرار وبقول صاحب ضمیمۂ برہان
وموئید مقرب وخواص ۔ صاحب ہفت فرماید
کنایہ از اولیا ومحرم اسرار موئلف عرض کند
کہ مرادف اہل دل است کہ می آید کہ دل
را درون ہم گویند (عرفی در صفت براق
گوید ے) چون بنفس اہل درون گرم رو ٭
آہوسے وہمش سگ دنبالہ دو ٭ (اردو)
دیکھو اہل دل ۔

**اہل دل** اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی صاحب
دل (صائب ے) پیش اہل دل ز زہد خشک
میگوییم سخن ٭ جلوہ در میدان آتش اسپ
چوبین میدہم ٭ موئلف گوید کہ کنایہ باشد
از خاصان خدا واہل باطن ۔ (اردو)
اہل باطن ۔ اہل دل ۔ بقول امیر صاحب طن
عارف ۔ صاحب کشف وکرامت (منیر ے)
مرا کلام ہو مقبول اہل دل یارب ٭ ترے
کرم سے بس اتنا امیدوار ہون مین ٭
صاحب آصفیہ نے صاحبدل کا ہی ذکر کیا ہے

**اہل دیدہ** اصطلاح ۔ بمعنی صاحبان
دیدہ وکنایہ باشد از اہل بینش وصاحبان
بصیرت ودیدہ وران (ظہوری ے)
ہمہ نادیدنی فتادہ زچشم ٭ خواندہ اند
اہل دیدہ دیدہ ورم (اردو) اہل نظر
بقول امیر اہل بصیرت دیکھو ارباب بصیرت

**اہل دیوان** اصطلاح ۔ بقول انند
بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است
بمعنی مشیر دولت ووزیر سلطنت دیگر کسے از
محققین فرس ذکر این نکرد موئلف عرض
کند کہ مرکب اضافی است یعنی صاحبان
دیوان شاہی کہ در دیوان جمع باشند وکنایہ
از مشیران دولت (اردو) اہل دربار
مشیران سلطنت ۔ صاحب آصفیہ نے
مشیران سلطنت کا ذکر کیا ہے ۔ فارسی ۔

اسم مذکر۔ اراکین سلطنت۔

**اہل ذمّہ** اصطلاح۔ بقول بحر بکسر ذال وتشدید میم (۱) کافران مطیع پادشاہ اسلام و (۲) گاہے عبارت از رعیت باشد۔ صاحب آنند فرماید کہ لغت عربی است مولف گوید کہ بترکیب اضافی فارسی مستعمل مرکب اضافی است ومعنی دوم مجاز معنی اوّل است مطلقاً۔ (اردو) (۱) ذمی وہ کفار جو بادشاہ اسلام کے مطیع ہون و (۲) رعیت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونث۔ رعایت کیا گیا۔ محکوم ماتحت دنیا کے لوگ جو کسی حاکم ماتحت ہون۔

**اہل رقم** اصطلاح۔ بمعنی صاحبان تحریر وکنایہ باشد از مولفین ومصنفین (صائب ؎) از زخم زبان نیست گزیر اہل رقم را ؛ پیچاک کہ دیداست گریبان قلم را ؛ (اردو) اہل تصنیف وتالیف۔ مصنفین ومولفین۔

**اہل زنخ** اصطلاح۔ بقول آنند بحوالۂ شرح قران السعدین بفتح زاے ہوز و نون وسکون خاے معجمہ لغت فارسی است بمعنی صاحب بیہودہ ولاف مولف گوید کہ مرکب اضافی است بمعنی صاحبان زنخ وکنایہ از ریش تراشیدگان کہ زنخ شان پیدا باشد ومراد از غیر متشرع واوباش (امیر خسرو ؎) گروہ زنخ شان زمحاسن کنار ؛ اہل زنخ را ز محاسن چہ کار ؛ دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو) بیہودہ گو اوباش۔ داڑھی مونڈے۔

(۱۲۵)

**اہل سخن** استعمال۔ بمعنی صاحبان سخن یعنی شعرا باشد (صائب ؎) سخن ساز سے ندارد جز ندامت حاصلی دیگر ؛ سر اہل سخن در پیش دائم چون قلم باشد ؛ (اردو) اہل سخن بقول امیر۔ شاعر (؎) صد شکر نواب کے الطاف سے اے داغ ؛ چند اہل سخن جمع ہین کم اور زیادہ ؛

**اہل سماع** اصطلاح - بہار بتذیل چند کردن ذکر این کردہ کہ بمعنی صاحبان سماع است مولف عرض کند کہ مرکب اضافی است وسماع بقول غیاث بالفتح بمعنی شنیدن وبمعنی رقص وسرود و وجد مجاز است (الخ) پس اہل سماع حضار مجلس سماع را نام است کہ وجد کنند معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) اہل وجد - اہل سماع - اردو مین کہہ سکتے ہین

(۱۵۴۶) **اہل طلب** استعمال - بمعنی طالبان حقیقت باشد (عرفی ؂) مہرو وفارا جذبۂ می باشد اے اہل طلب ؛ روگوشہ نشین چرا رو در بیابان کردہ ؛ (اردو) طالبان حقیقت - اہل دل - اہل باطن -

(۱۵۴۷) **اہل عبا** استعمال - بمعنی صاحبان عبا باشد وکنایہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا وعلی کرم اللہ وجہہ وحسن وحسین رضی اللہ تعالی عنہما - مخفی مباد کہ عبا بمعنی گلیم آمدہ چنانکہ صاحب غیاث آوردہ وچون آیہ مباہلہ نازل شد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در عبائے کہ بر جسم مطہرش بود ہر چہار حضرات موصوفہ را گرفت وفرمود کہ (اللہم ہٰولاء اہلی) پس ہمین سبب ایشان را اہل عبا نام شد (انوری ؂) چون رہانیدی از ین تفرقہا جمعش کن ؛ باکہ با اہل عبا زانکہ ہم اہل عباست ؛ (اردو) اہل عبا - اردو مین کہہ سکتے ہین جس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و فاطمہ وعلی وحسنین رضی اللہ تعالی عنہم ہین -

**اہل فراش** اصطلاح - بقول صاحب ضمیمۂ برہان وبحر بمعنی صاحب بستر کہ بیمار باشد دیگر کسی ذکر این نکرد مولف گوید کہ معاصرین عجم برزبان دارند - مرکب اضافی است وموافق قیاس واین کنایہ

باشد (اردو) بیمار۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
اسم مذکر۔ علیل۔ دکھی۔ مریض۔ روگی۔
ماندہ۔ **مولف** عرض کرتا ہے کہ اہل فراش
بھی اردو مین کہہ سکتے ہین۔

(۱۴۷) **اہل عمل** استعمال بمعنی عاملان باشد
(صائب ؎) سود ندہد عامل بیداد گررا
کار خیر؛ شاید ظلم است از اہل عمل آثار خیر؛
(اردو) عامل کی جمع۔ بقول آصفیہ عامل
عربی۔ اسم مذکر۔ عملدار۔ حاکم۔ شاہی عہدہ دار

**اہل فرضہ** اصطلاح۔ بقول وارستہ
تمغاچیانی کہ بر سواحل بحور از تجار باج
گیرند سعید اشرف در قصۂ تاجر گوید (؎)
باہل فرضہ مرسومات دادند؛ عشور و
رشوت و سوغات دادند؛ و فرماید کہ فرضہ
بمعنی زمین گشادہ و فراخ برکرانۂ رود و
دریا کہ کاروانیان آنجا فرود آیند و از آنجا
در کشتی نشینند۔ بہار و صاحب بحر ہم ذکر این
کردہ **مولف** عرض کند کہ مرکب اضافی است
و موافق قیاس (اردو) وہ تمغی لگائے
ہوئے لوگ جو دریا کے سواحل پر تاجرونسے
محصول وصول کرلیتے ہین۔ دکن مین درآمد
و برآمد کا محصول وصول کرنے والون کو
اہل کروڑگیری کہتے ہین۔ جن کی تخصیص
سواحل سے نہین ہے۔

**اہل قبل** اصطلاح۔ بقول وارستہ
جمعی کہ در محاصرہ باشند و قبل بمعنی محاصرہ
از کتب تاریخ مستفاد می شود (سنجر کاشی
؎) آن بوسع اندر چون مملکت از کوشش
تیغ؛ این بضیق اندر چون دل ببر اہل
قبل؛ بہار و صاحب بحر ہم ذکر این کردہ
**مولف** عرض کند کہ مرکب اضافی است
و موافق قیاس و قبل بقول منتخب بضمتین
گروہ ہا و بفتحتین بلندی زمین کہ پیش باشد
و بالضم پائین کوہ پس این کنایہ باشد بترکیب

فارسی۔(اردو) گھرے ہوے محاصرے میں آئے ہوے لوگ۔ مذکر۔

**اہل قلم** اصطلاح۔ بقول بحر معروف و محرزان دفتر بہار ہم ذکر این کردہ و از میرزا صائب سند آوردہ ؎ شو سعادت دولت نصیب اہل قلم ؛ ہماز کو چہ این استخوان بدر نرود ؛ مولف گوید کہ مرکب اضافی و بر زبان معاصرین عجم بمعنی صاحبان نوشت و خوانداست (اردو) اہل قلم بقول امیر لکھے پڑھے لوگ جن کا پیشہ بھی لکھنے پڑھنے سے متعلق ہو (سودا ؎) اہل قلم جو دفتر بخشیگری کے ہیں ؛ اس میں لکھیں براے تعقید یہ بار بار ؛

**اہل مدر** استعمال۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان و بحر عربانیکہ ساکنان شہر و قریہ باشند مولف گوید کہ مدر بفتحتین لغت عرب است بمعنی دہ پس اہل مدر ساکنان دہ باشند و بعربی اہل المدر خوانند۔ جز این نیست کہ این مرکب اضافی است بترکیب فارسی۔ پس اگر فارسیان براے ساکنان شہر ہم استعمال این کردہ باشند و سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ بسبیل مجاز است (اردو) شہری عرب۔ دیہاتی عرب۔

(۱۱۴۹) **اہل مشرب** استعمال۔ کنایہ از شراب خوران (صائب ؎) روشناس اہل مشرب چون در میخانہ باش ؛ آشنا تر با می از لعل لب پیمانہ باش ؛ (اردو) شرابخوار۔

(۱۱۵۰) **اہل معنی** استعمال۔ مرادف اہل عرفان بمعنی اہل باطن و مقابل اہل ظاہر (صائب ؎) اہل معنی را تماشا مانع جمعیت است حلقۂ چشمی کہ شد حیران کمند وحدت است ؛ (اردو) دیکھو اہل باطن۔

**اہل نشست** اصطلاح۔ بقول برہان کنایہ از گوشہ نشینان و درویشان تارک دنیا وارستہ فرماید کہ تارک گوشہ نشین۔ صاحب

سراج گوید کہ کنایہ از گوشہ نشینان و اہل
توکل۔ صاحبان بحر وبہار وجامع رانند ہم
ذکر این کردہ اند و صاحب جہانگیری وسروری
درخاتمۂ کتاب این راآوردہ (اماشریف ؎)
خرم دل شریف کہ با یادِ چشم یار ؛ بنشست
گوشۂ وز اہل نشست شد (میر خسرو ؎)
خطا تو گفت در آغاز خاستن کاینک ؛ منم کہ
فتنۂ اہل نشست خواہم شد ؛ (سانی ؎)
درآتش محبت شمعی نشستہ ام ؛ کز روے
گرم فتنۂ اہل نشست شد ؛ مولف گوید
کہ مرکب اضافی است و بلحاظ معنی حقیقی استعمال
معنی خاص کنایہ باشد وبس۔ (اردو)
گوشہ نشینان۔ صاحب آصفیہ نے گوشہ نشین
کا ذکر کیا ہے۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ خلوت
نشین۔ تنہائی میں رہنے والا۔ سب سے
علحدہ رہنے والا۔ تجرد گزین۔ تارک الدنیا

**اہل نظر** استعمال بمعنی بینندگان وتماشائیان
وقدر شناسان ومرادف اہل دیدہ (صائب
؎) از جلوہ کند آب دل اہل نظر را ؛
پیوستہ ازان تازہ بود سرو روانش ؛
(اردو) دیکھو اہل دیدہ۔

**اہل نفس** اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ شہوت پرست ونفس پرور
وہیچ تصریح نکرد کہ لغت عربی است یا فارسی
و دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف
عرض کند کہ مرکب اضافی است بترکیب
فارسی وموافق قیاس کہ نفس بفتح اول و
سکون ثانی را بقول صاحب غیاث در اصطلاح
تصوف سہ قسم است اول نفس امارہ یعنے
سخت امرکنندہ بطرف لذات وحظوظ فانی
ممنوعہ دوم نفس لوامہ یعنی بسیار ملامت
کنندہ خود را بوقوع معاصی بہ ہدایت
نور دل و این نفس صلحا و اولیا را حاصل
سوم نفس مطمئنہ وآن از صفات ذمیمہ صاف

شدہ باخلاق حمیدہ متصف گشتہ بقرب
الٰہی فائز شدہ باطمینان میرسد وبحث مزید
بجاے خودش آید انشاء اللہ۔ پس درین
اصطلاح اضافت اہل بسوے قسم اول است
(اردو) دیکھو اسیر طبع۔

**اہل وبرہ** | اصطلاح۔ بقول صاحب ضمیمہ
برہان عربانیکہ مسکن آنہا صحرا باشد۔ صاحب
بحر ہم ذکر این کردہ **مولف** گوید کہ مرکب
اضافی است بقاعدۂ فارسی۔ وکنایہ باشد
بمعنی خاص کہ وبرہ بواو مفتوح وفتح باے
موحدہ لغت عرب است وبقول منتخب بمعنی
پشم شتر وبقول صاحب منتہی الارب پشم شتر
وپشم خرگوش ومانند آن وچون اہل صحرا
ازان بسیار کار گیرند پس فارسیان
آنہارا باین اسم نامیدہ اند حیف است
کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) صحرائی۔
جنگلی لوگ۔ دیہاتی لوگ۔ مذکر۔

**اہل ہوا** | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ شہوت پرست ورند وبے قید و
زانی وتصریحے نکرد کہ لغت فارسی است یا عربی
ودیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف**
گوید کہ ازقبیل اہل نفس باشد کہ گذشت
مرکب اضافی بقاعدۂ فارسی وہوا بفتحتین
لغت عرب است بقول منتخب بہ معنی آنچہ
از روے خواہش نفس باشد (اردو)
دیکھو اسیر طبع۔

**اہمال** | بقول صاحب آصفی بحوالۂ منتخب فروگذاشتن وفرماید کہ در بہار عجم است
کہ اہمال از مادہ ہمل در لغت عربیہ یافتہ نشد لیکن اہمال بمعنی مہلت دادن آمدہ بر
تقدیر قلب این باشد۔ وفرماید کہ صاحب خلاصۂ بہار عجم (مولوی سید جمیل احمد بلگرامی)
گوید کہ "ہیچ توجیہ ناشی از عدم مہارت لغت عربی است وفی القاموس الہمل محرکۃ السدی

المتروک لیلا اونہارا و بعد بیان معانی دیگر میگوید کہ اہملہ خلی بینہ و بین نفسہ او ترکہ پس در لغت عربیہ نیافتن و قلب اہمال تقدیر کردن غرابت دارد (انتہی کلام) **مولف** گوید کہ بالکسر لغت عربی است بقول صاحب منتہی الارب بمعنی بخود فروگذاشتن چیزے را و گذاشتن چیزے را فارسیان بترکیب خویش با مصادر فارسی مرکب ساختہ بمعنی تغافل و بے پروائی و سستی استعمال این کنند چنانکہ در ملحقات آید و بہمین معنی استعمال این بدون ترکیب ہم یافتہ شد چنانکہ ظہوری فرماید ؎ روز ہجران سخت جانیہا چہ خوش دشوار بود ؛ آہ از غیرت اگر میگشت اہمال کسی (ولہ ؎) جان ندادم باوّل ہجران ؛ گشت بیہودہ آخر اہمالم ؛ (اردو) تغافل بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ غفلت۔ بیخبری۔ اپنے تئیں غافل بنانا۔ بے پروائی تکاہل۔ تساہل۔ سستی۔

**اہمال رفتن** استعمال۔ بمعنی تغافل و تساہل واقع شدن (ظہوری ؎) گمر در غارتم از کنج کاوی رفتہ اہمالے ؛ چنین معلوم میگردد مگر صبرم گمان دارد ؛ (اردو) تغافل واقع ہونا۔

**اہمال کردن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت

**مولف** گوید کہ بمعنی تغافل و تساہل کردن است (میر حسن دہلوی ؎) ساقی بدہ مے کہ دہد راستے بعمر ؛ تعجیل عمر بین تو چہ اہمال میکنی ؛ (عرفی ؎) مکن اہمال در مکتوب عرفی بردن اے قاصد ؛ ولے بنشین کہ جہت نامۂ انشا کنم من ہم (اردو) تغافل کرنا۔ سستی کرنا۔ دیر کرنا۔

**اہمر** | بقول برہان وجامع بروزن احمر شغال راگویند وآن جانوریست مانند سگ لیکن از سگ کوچک تراست گویند در عہد کسری بہم رسیدہ وپیش ازان نبودہ ۔ صاحب رشیدی فرماید کہ بفتح الف ومیم وسکون ہا جانورے مانند اشکرہ کہ در عہد سلغر شاہ بن سلجوق شاہ پادشاہ شیراز پیدا شد وپیش ازان معلوم نبود ۔ صاحب سروری گوید بروزن اسمر جانورے سگ مانند کہ در عہد یکی از سلاطین سابقہ پیدا شد وپیش ازان نبود وآن راشغال نیز گویند وفرماید کہ دریکی از نسخ بنظر رسیدہ کہ در عہد سلجوق شاہ پیدا شد ۔ صاحب ناصری بحوالۂ محققین بالا فرماید کہ درین تامّل است ۔ صاحب جہانگیری را با صاحب برہان اتفاق وصاحب شمس را با رشیدی مولّف گوید کہ اہمر بدون الف اوّل بقول منتخب لغت عرب است بمعنی ریختن آب واشک پس جا دارد کہ اہمر را اسم تفضیل گیریم بمعنی بسیار ریزندہ اشک وگریہ بسیار کنندہ ۔ فارسیان شغال را بدین وجہ موسوم بہ اہمر کردند کہ آوازش کلمہ ہو را تا بدیر میکشد وسامعین میگویند کہ شغال میگرید ۔ این است ماخذ این واندرینصورت باید کہ اہمر را مفرّس گیریم وبرخلاف این جزین نباشد کہ اسم جامد فارسی قدیم قیاس کنیم واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) گیدڑ بقول آصفیہ ہندی ۔ اسم مذکّر ۔ شغال ۔ سیال ۔ جمبو ۔ شغر ۔ ایک درندے کا نام جو کتّے سے چھوٹا ہوتا اور رات کیوقت کبھی نو بجے کبھی آدہی رات کو کبھی صبح ہوتے اپنی گروہ کیساتھہ بولا کرتا ہی ۔

**اہمہ** | بقول برہان وجامع بفتح اوّل وثانی وثالث بمعنی پارہ شدہ وناقص باشد وصاحب ناصری فرماید کہ بمعنی ناقص وپارہ ۔ ہمانا این نیز

ہمان الف است کہ بر آویزہ مذکور شد کہ معنی ضدی بخشد۔ صاحب سراج بحوالۂ برہان ذکر این کردہ مولّف گوید کہ الف نفی در فارسی قدیم مستعمل بود و حالا متروک است و ما ذکر این بر اجنبیان کردہ ایم و آہمہ درینجا بمعنی نہ ہمہ بلکہ پارۂ ازو باشد۔ صاحب سفرنگ دساتیر ہم ذکر این کرد۔ (اردو) ادہورا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ آدہا۔ ناتمام۔ ناکمل جو پورا نہ ہوا۔ امیر نے فرمایا ہے کہ ادہورا۔ ہندی (ادھ پور) سنسکرت۔ ناگ بہا کا مین (ادھ اور) ہوا بہا کا مین (ادہورا) ہوگیا۔ پورا کی ضد۔ ناتمام۔

**اہنامہ** بقول برہان بروزن شہنامہ (۱) بمعنی کروفر و خود آرائی و خود نمائی و دولت و (۲) عشق و رسوائی باشد و (۳) چیزے را نیز گویند کہ زود از دست برود و از انتفاع باز ماند و شکستہ شود۔ صاحب جامع ہمزبان برہان۔ صاحب سروری نسبت معنی اوّل فرماید کہ بمعنی خود رائے و اوش و بوش مولّف خیال میکند کہ غلطی کتابت باشد کہ خود آرائی را خود رائے نقل کرد۔ صاحب سروری ذکر معنی دوم معنی سوم را ترک کردہ است۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی ہم بر معنی اوّل و دوم قانع و صاحب ناصری بر معنی دوم قناعت کردہ۔ صاحب سراج فرماید کہ بوزن شہنامہ بمعنی فضیحت و رسوائی و بعضی بمعنی کروفر و خود آرائی گفتہ اند ولیکن معنی کروفر سند ندارد (باباطاہر عریان[۱]) شیخ اہنامہ بے ما بزگیرد ٭ زہر باران صدف گوہر نگیرد ٭ (دولہ[۲]) زخم اہنامہ مستوران چہ دانند ٭ ارچ دیدار او و نان چہ دانند ٭ (ملا ملک قمی ع ۲) کہ شد آہ فردوسی اہنامہ کار ٭ **مولّف** عرض کند کہ معنی ترکیبی این نامۂ آہ است کہ کنایہ از رسوائی و عشق باشد۔ قلب اضافت است

[۱] کوہ (اندراج) [۲] باطن (کنز اللغات)

وبکثرت استعمال ممدودہ بہ مقصورہ بدل شد پس معنی دوم اصل است و دیگر معانی مجاز آن۔ بای حال فارسی قدیم باشد و معاصرین عجم حالا برزبان ندارند۔ (اردو) (۱) کروفر (دیکھو اوش بوش) خود آرائی وخود نمائی بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث۔ نمود۔ شیخی۔ نمایش۔ (۲) عشق بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ کسی چیز کو نہایت دوست رکھنا۔ از حد محبت۔ پیار۔ حب۔ رسوائی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ بدنامی۔ بے عزتی۔ فضیحت۔ ذلت۔ خواری (۳) وہ چیز جو جلد ضائع ہو جاے۔ اور ہاتھ سے نکل جاے

**اہنوخشی** | صاحب سروری گوید کہ بنون وخیم وشین معجمہ (ازالبش غیر ظاہر) نام اہل حرفت باشد و فرماید کہ آوردہ اند کہ جمشید خلق عالم را برچہار قسم منقسم ساختہ اوّل زہاد وعبّاد وکوہ نشینان وایشان را کاتوزی نام نہاد و دوم سپاہیان وایشان را نیساری نام کرد سیوم زراع و دہاقین وایشانرا نسودی اسم گذاشت چہارم اہل حرفت وایشانرا اہنوخشی گفت و از حکیم فردوسی سند آوردہ فرماید کہ بجاے معجمہ اہنوخشی ہم بنظر آمدہ ۵ گروہی کہ کاتوزیان خوانیش ۞ برسم پرستندگان دانیش ۞ جدا کردشان از میان گروہ ۞ پرستندہ را جایگہ کرد کوہ ۞ صفے کز دگر دست بنشاندند ۞ ہمی نام نیساریان خواندند ۞ کجا شیر مردان جنگ آورند ۞ فروزندہ لشکر و کشور اند ۞ نسودی سہ دیگر گرہ را شناس ۞ کجا نیست کس را برایشان سپاس ۞ بکارند و ورزند و خود بدروند ۞ بگاہ خورش سرزنش نشنوند ۞ چہارم کہ خوانند اہنوخشی ۞ ہمی دست ورزان باسرکشی ۞ کجا کارشان ہمگنان پیشہ بود ۞ روان شان ہمیشہ پراندیشہ بود ۞ مولف عرض کند کہ تحتانی آخرہ براے

نسبت باشد یعنی کسانیکہ منسوب بہ اہنوجش باشند فارسیان قدیم یعنی زردشتان بزبان ژند و پاژند آلہ دست ورزی را اہنوجش میگفتند کہ بزبان ہندی آنرا آگہہ می نامند دستور رستم جی کہ یکی از محبان کہن سال ماست و عالم ژند و پاژند تصدیق این می کند۔ حیف است کہ بسیارے از لغات فارسی قدیم را اہل لغت ترک کردہ اند۔ (اردو) جلاہے۔ اس کا واحد جلاہا بقول آصفیہ۔ اردو۔ جامہ باف۔ کپڑا بننے والا۔ مومن۔

**اہنوخشی** بقول ناصری نام صنفی از از چہار صنف کہ جمشید قرار دادہ بود کہ بانواع حرفہا پردازند مولف گوید کہ مرادف اہنوجشی کہ گذشت و صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم وجزین نیست کہ این مبدل آن باشد کہ تبدیل جیم عربی بہ خاے معجمہ بنظر آمدہ چنانکہ اسفاناج واسفاناخ (اردو) دیکھو اہنوجشی۔

**اہنوخوشی** بقول برہان بفتح اول وسکون ثانی وضم نون و واو ساکن و خاے نقطہ دار مفتوح و واو معدولہ و شین قرشت تحتانی رسیدہ اہل حرفت را گویند (الخ) صاحب جہانگیری نسبت اعراب فرماید کہ خاے معجمہ مضموم است مولف گوید کہ ہمان اہنوخشی را کہ گذشت واو دوم بعد خاے معجمہ براے اظہار ضمہ زیادہ کردہ اند چنانکہ افتاد را اوفتاد کردند ومثل اہنوجشی وصراحت ماخذ بر اہنوجشی گذشت (اردو) دیکھو اہنوجشی

**اہنود** بقول برہان وجامع بفتح اول وثالث ورابع وسکون ثانی ودال ابجد بروزن دہ عدد نام روز اول خمسہ مسترقہ قدیم است۔ صاحب سروری بحوالہ سامی فرماید کہ بفتح ہمزہ ونون و واو وسکون ہا نام اول روز از پنجہ مسترقہ کہ جشن مغانست وپنجہ مسترقہ را بفرس فروردیان وبعربی فروجان بضم فا وسکون وفتح را و دال

ہلتین گویند این پنج روز بعد از آبان ماہ باشد۔ صاحب شمس فرماید کہ نام اول روز
از فروردین باشد و بقول صاحب موید بالفتح۔ اول روز از فروردیان و بالضم و بہاے
موقوف۔ پنجم روز از ماہ آبان کہ آفتاب در عقرب بود و آن روز جشن مغانست۔ صاحبان
جہانگیری و ناصری ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ ما ذکر خمسۂ مسترقہ بر لفظ اسفندمذ
کردہ ایم و بنسبت ماخذ این عرض میشود کہ جز این نیست کہ اسم جامد فارسی قدیم گیریم و بس
(اردو) خمسۂ مسترقہ کے پہلے دن کو فارسیون نے (اہنود) کہا ہے دیکھو
اسفندمذ جہان خمسۂ مسترقہ کا بیان مذکور ہے۔

**اہوار** بقول برہان و جامع بر وزن رہوار حیران و والہ و شیفتہ را گویند۔ صاحبان
ناصری و جہانگیری و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند (مولانا سحابی ؎) در راہ خدا
نگو کہ رہوار بماند ٭ بگذشت و از و پس در شہوار بماند ٭ حق جو حق دید و خلق حیران
ماندند ٭ شط رفت بہ بحر خویش و اہوار بماند ٭ مولف گوید کہ مرادف اَبرکار و اسم
جامد فارسی قدیم باشد۔ معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند (اردو) دیکھو اَبرکار۔

**اہواز** بقول برہان و جامع بر وزن شہباز نام شہریست از ولایت خوزستان
گویند ہواے بسیار بدے دارد و ہر کہ یکسال در انجا مقام کند البتہ در عقل او
نقصان بہم رسد و عقرب آنجا ہر کرا بزند جان بسلامت نبرد و اکنون خرابست و
نام ولایتی ہم ہست۔ صاحبان جہانگیری و سروری و موید و سراج ہم ذکر این کردہ اند
(حکیم سوزنی ؎) نہ دیر باید تا نزد تو خراج آرند ٭ ز مصر و کوفہ و بغداد و بصرہ و اہواز ٭

صاحب شمس فرماید کہ بالکسر است و صاحب ناصری گوید کہ نام نہ شہراز ولایت خوزستان کہ بعقرب جرارہ موصوف و ببدی ہوا وخرابی معروف چنانکہ گفتہ ع نیشکر عقرب جرارہ شود در اہواز ؛ واین نہ شہر درمیان بصرہ وفارس آباد بود و فرماید کہ اہواز بمنزلۂ جمع می نماید اما ہر یک را جدا گانہ ہوز نخوانند و ہمہ را متصلاً اہواز خوانند اول ابدج بروزن احمد دوم تستر سیوم کند شاپور مشہور بجند شاپور چہارم رام ہرمز پنجم سوس ششم سرق بروزن سکر ہفتم عسکر مکرم ہشتم مناذر نہم تیسری کہ بجاے یا الف باشد (صاحب ناصری ۵) ایا شکستہ سر زلف ترک شیرازی ؛ کلا لہاے تو جرارہاے اہوازی ؛ مولف عرض کند کہ وجہہ تسمیۂ این محقق نشد۔ (اردو) ایک شہر اور ولایت کا نام جس کی آب وہوا نہایت خراب ہے اور یہاں کے بچھو بہت زہریلے ہوتے ہین ۔

**اہوتہ** | بقول صاحب شمس بالفتح درمیان آسمانہا و زمینہا دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف گوید کہ بخیال ما فارسیان این را از لغت سنسکرت گرفتہ اند کہ بقول صاحب ساطع ہوتا بمعنی دولت و مال است و بزیادت الف نفی (کہ ذکرش بر لغت اجینان کردہ ایم) اہوتا بمعنی غیر دولت ومال شد یعنی ہیچ ولا شئے پس فارسیان قدیم این را مجازاً بمعنی جو استعمال کردہ باشند کہ ہیچ ولا شئے باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ تبدیل الف با ہاے ہوز موافق قیاس است چنانکہ یاسا و یاسہ (اردو) زمین وآسمان کا درمیانی حصہ جسکو عربی مین جو کہتے ہین ۔ اردو مین اسی کا نام فضا ہے ۔ مونث ۔

**اہور** | بقول برہان بروزن ربر معشوق ومطلوب را گویند وبقول صاحبان جامع و

جہانگیری بمعنی محبوب و معشوق است ۔ صاحبان سراج و ہفت ہم ذکر این کردہ اند ۔
(منوچہری سہ) بزی ہمچنین سالہاے دراز ÷ دمان و دنان و چمان و چران ÷ دو
گوشت ہمیشہ سوے گنج گاؤ ÷ دو چشمت ہمیشہ سوے اہوران ÷ (حکیم خاقانی سہ)
در جنت مجلست چراگاہ ÷ آہو حرکات اہوران را ÷ **مولف** عرض کند کہ جا دارد کہ ہمان
لغت بالف مقصورہ باشد کہ در ممدودہ گذشت یعنی آہور و ما صراحت ماخذش ہمدرانجا
کردہ ایم و معنی حقیقی این ہر چیز مرغوب و مطلوب و مجازاً معشوق را گفتہ اند ۔ ممدودہ
و مقصورہ چیزے نیست کہ متعلق بہ لب و لہجہ مقامی است ۔ (اردو) ہر چیز مطلوب
و مرغوب اور معشوق ۔ محبوب ۔ مذکر ۔

**اہوز** بقول برہان و جامع و سراج و ہفت بفتح اول و ثالث و سکون ثانی و زاے
نقطہ دار نام تیر اندازے کہ بغایت قادر انداز بود در زمان انوشیروان ۔ گویند کہ
پادشاہ حبشہ را بیک تیر برد ے تخت کشت و ملکش را گرفت (اردو) فارسی مین
اہوز ایک نشانہ انداز ۔ تیرانداز کا نام ہے جو نوشیروان کے زمانہ مین تہا ۔

**اہون** بقول برہان و جامع بفتح اول و ثانی بواو رسیدہ و بنون زدہ مخفف آہون است
کہ رخنۂ کوہ و غار و امثال آن باشد ۔ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند
**مولف** گوید کہ اصل این (آہ ون) بہ فتح واو باشد ۔ صراحت ماخذش در ممدودہ
بجایش گذشت ۔ و سند استعمال ہم ہمدرانجا مذکور انچہ فارسیان بسکون واو بروزن
فارون استعمال این کردہ اند تصرف محض است کہ نتیجۂ بے خبری از ماخذش نباشد

ممدودہ و مقصورہ چیزے نیست کہ متعلق بہ لب و لہجۂ مقامی است (اردو) دیکھو آہون ۔

**اہون بر** استعمال ۔ بقول برہان بہ فتح باے ابجد و سکون راے قرشت نقب زنندہ و چاہ جوے را گویند و بعربی نقاب خوانند و فرماید کہ بضم باے ابجد ہم آمدہ است صاحبان جامع و انند ہم ذکر این کردہ اند صاحب موید بر (آہون بر با الف ممدودہ) فرماید کہ بروزن صابون گر کسے را گویند کہ در دیوار یا در زمین نقب زند یعنی سوراخ کند چنانچہ عمل وزد دانست و فرماید کہ این لفظ مرکب است از بر کہ بہ معنی برندہ است و تواند کہ بہ معنی امر باشد یعنی سوراخ بکن **مولف** عرض کند کہ بردن بقول صاحب بحر عجم بالضم بمعنی کردن نیز آمدہ (الخ) پس امر این بر بالفتح و اہون بر اسم فاعل ترکیبی است بہ معنی نقب کنندہ و اگر بر را بالضم گیریم چنانکہ محققین بالا ذکرش کردہ اند توانیم قیاس کرد کہ بر امر است از بریدن کہ بقول صاحب بحر عجم بہ معنی رخنہ کردن و دیوار ہم آمدہ ولیکن اول اقوے است و احسن ۔ و ہمین استعمال در ممدودہ ہم گذشت ۔ و سند این از کلام ناصر خسرو بر لفظ آہون مذکور دارد (اردو) دیکھو آہون بر ۔

**اہیانہ** بقول برہان و جامع با یاے حطی بروزن افسانہ مخفف آہیانہ است کہ (۱) شقیقہ و کاسہ سر (۲) و ماغ و (۳) حلقوم باشد ۔ صاحبان جہانگیری و ناصری و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مولف** گوید کہ ہمین لغت در ممدودہ گذشت بہ اختلاف خفیف در معنی ۔ حیف است کہ سند استعمال این پیش نہ شد ۔ صراحت ماخذ

ہمہ را انجا کردہ ایم ممدودہ مقصورہ چیزے نیست کہ نتیجہ لب و لہجۂ مقامی است (اردو) دیکھو آسیانہ ۔

## الف مقصورہ بایاے تحتانی

**امی** صاحب ضمیمۂ برہان گوید کہ بکسر اوّل و سکون ثانی بمجہول ترجمہ یاست کہ حرف ندا باشد و بقول بہار وانند حرف نداست کہ در عربی بالفتح و در فارسی و ہندی عوام بیاے مجہول خوانند و این از توافق لسانین بود امّا در ہندی کتابی تہی بہاے ہوز آست مگر لفظ اے کہ براے تفسیر است در فارسی نیز بفتح مستعمل میشود ۔ صاحب جامع فرماید کہ بروزن می در عربی حرف نداست ۔ صاحب موید این را بذیل لغات آوردہ گوید کہ بایاے فارسی ترجمۂ یا کہ حرف ندا باشد و بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات حرف ندا و فرماید کہ گاہے بالف ندا جمع میشود چنانکہ ابوالفرج رونی کہ استاد مسلم الثبوت آست میگوید (ے) اے لالہ رخا چو لالہ ام سوختہ دل ؛ پیش تو چو لالہ ماندہ ام خوار و خجل ؛ و خانخانان ممدوح عرفی شیرازی گوید ے اے ولا آن آتش شبہای بیدوت چہ شد ؛ ہردو عالم را زیان کردی بگو سودت چہ شد ؛ صاحب سخندان فرماید کہ اے در زبان فارسی حرف نداست و در سنسکرت ہے واے میگویند ۔ صاحب تحقیق القوانین بذیل حروف ندا فرماید کہ از جملۂ حروف ندا یکے اے بیاے مجہول و ندا بمعنی آواز کردن و طلبیدن است و ہر اسم ظاہر کہ توجہ مستمع طلبیدہ شود بواسطہ یکی از حرفہاے کہ مفید معنی طلب و موسوم بحروف ندا اند آن را منادی گویند

وبذیل حروف محذوفہ ومقدرہ ہم آوردہ وفرماید کہ منجملہ آنہا یکے اے است وحذفش ہم روا باشد چنانکہ درین قول حزین ؎ خاموش حزین کہ برنتابد ؛ افسانۂ عشق را بپایانہا ؛ وفرماید کہ مراد از محذوف لفظی است کہ آن را بجہت اختصار وفصاحت یا بنا برضرورت شعر از ظاہر عبارت حذف کردہ باشند برخلاف مقدر کہ این بحسب محاورہ درکلام خاص وعام بے ارادۂ ایشان محذوف ومستتر بود پس اطلاق محذوف برہر مقدر درست باشد نہ بعکس۔ وبذیل حروف زواید ہم آوردہ گوید کہ منجملہ آنہا یکے کلمہ اے باشد چنانکہ بلفظ اے کاش واے وآے واے دریغ واے آہ وفرماید کہ حروف زواید آنرا گویند کہ براے ضرورت شعر یا رعایت سجع ویا بنا بر تحسین لفظ براوایل یا در اواخر کلمات زیادہ کردہ شوند ودر معنی مقصود دخلے ندارند مؤلف عرض کند کہ از بیان بالا متحقق شد کہ اے بیاے مجہول وبمحاورۂ عجم بیاے معروف (۱) حرف نداست ماخوذ از زبان عرب چنانکہ ظہوری فرماید ؎ الفرار اے عقل سلطان جنون لشکر کشید ؛ الوداع اے سر غرور حسن خنجر برکشید ؛ و (۲) حرف زاید چنانکہ ظہوری فرماید ؎ کفن پروانہ را از پردۂ فانوس می باید ؛ مزارش را کسے اے کاش در پاے لگن بندد ؛ (اردو) (۱) اے ۔ بقول امیر (عربی مین بالفتح فارسی مین بالکسر اور اردو مین دونون طرح مستعمل ہے) حرف ندا (غالب ؎) مین بلاتا تو ہون اسکو مگر اے جذبۂ دل ؛ اسپہ بنجاے کچھ ایسی کہ بن آئے نہ بنے ؛ (۲) اردو مین بھی اے بعض الفاظ کے ساتھہ بقاعدۂ فارسی بطور حرف زاید مستعمل ہے جیسے۔

(اے واہ) (اے واے) (اے ہے) (اے ہان) جناب امیر نے انکا ذکر فرمایا۔

**اے آمدنت باعث آبادی ما** (۱۹۵۴)

(مقولہ) صاحبان امثال فارسی این را ترک کردہ اند و معاصرین عجم استعمال این بخیر مقدم ملاقاتیان کنند و این مصرعیست از شعر مشہور و گویند کہ مال ملا حسین کاشفی است

(اردو) یہی فارسی مقولہ اردو مین بھی مستعمل ہے۔ ملاقاتیون کے خیر مقدم مین اہل دکن اس کا استعمال کرتے ہین اور بعض اہل زبان سے بھی ہم نے اس کو سنا ہے۔

**ایا** بقول برہان بفتح اول و ثانی بالف کشیدہ (۱) بمعنی اے است و بعربی یا گویند کہ حرف ندا باشد و (۲) گاہے در مقام حسرت و افسوس ہم استعمال میشود۔ صاحب جامع فرماید کہ بروزن حیا در عربی حرف نداست۔ صاحب موید این را بذیل لغات عربی آوردہ گوید کہ در عربی براے نداے قریب است و در فارسی (۳) کلمۂ تنبیہ۔ صاحبان ناصری و رشیدی در ممدودہ بذیل (آیا) ذکر این کردہ می فرمایند کہ بغیر مد کلمۂ ندا و عربی است۔ (صاحب ناصری ع ا) ایا شکستہ سر زلف ترک کاشغری ؛ صاحب انند بذکر معنی اول و دوم گوید کہ (۴) براے استفہام آید چنانکہ گوئی (ایا این مقصود بحصول خواہد پیوست) صاحب تحقیق القوانین این را بذیل حروف ندا آوردہ فرماید کہ منجملہ آن آیا است بفتح ہمزہ چنانکہ فردوسی فرماید ؎ ایا شاہ محمود کشور کشاے ؛ گر از من نترسی بترس از خداے ؛ و بذیل حروف حسرت و افسوس و حروف تنبیہ و حروف استفہام این را نیاوردہ **مولف** عرض کند کہ نساخ صاحب

موید بیش نیست کہ این را در عربی برائے ندائے قریب مخصوص کردہ و حقیقت برعکس آن نسبت یعنی برائے ندائے بعید کما فی المحیط بخیال ما فارسیان این را از زبان عرب گرفتہ اند و تخصیص این در فارسی زبان با قریب و بعد نیست و معنی اول متحقق است و نسبت معنی دوم طالب سند باشیم و نسبت معنی سوم اگرچہ محققین فرس ازین ساکت اند ولیکن ما استعمال این در روزمرۂ معاصرین شنیدہ ایم۔ موید الشعرائے مرحوم کہ ہمدرین روزہا رحلت فرمود از اہل زبان بود و ہمین شعر فردوسی را کہ بالا گذشت متعلق بہ معنی سوم میکرد و خود ایش بیا مرزد می فرمود کہ آیا درین شعر بمعنی خبردار باش است و بس۔ ما خیال میکنیم کہ محققین نازک خیال معنی دوم را ہم بسند ہمین شعر فردوسی پیدا کردہ اند ولیکن ما را با موید مرحوم اتفاق است و معنی چہارم بخیال ما تسامح صاحب انند ہندی نژاد باشد کہ ممدودہ را مقصورہ دانستہ فتامل (اردو) دیکھو اے (۲) دیکھو آہ (۳) ہان بقول صاحب آصفیہ کلمۂ تنبیہ۔ ذوق ؎ ہان نا تل دم ناوک فگنی خوب نہیں ؛ ابھی چھاتی مری تیرون سے چھنی خوب نہیں ؛ (۴) ایا دیکھو آیا۔

**ایار** بقول برہان و جامع بروزن بہار (۱) نام ماہ سوم بہار است از سال رومیان و بودن آفتاب در برج جوزا او (۲) ترجمۂ حساب ہم ہست چہ آیار گیر محاسب و حساب گیرندہ را گویند۔ صاحب ناصری بر معنی اول قانع۔ صاحب انند بذکر معنی اول فرماید کہ باین معنی بہ تشدید یا ہم آمدہ و ذکر معنی دوم ہم کند۔ صاحب سروری برائے معنی اول از سعدی شیرازی سند آرد (ﷺ) این ہنوز اول آذار جہان افروز است ؛ باش

تاخیمہ زند دولت نیسان وایار ۔ صاحب سوار السبیل فرماید کہ در اصل این لفظ سریانی است کہ آن مطابق ماہ انگلیسی (مئی) باشد وصاحب بول چال ہم ذکر این کردہ بنسبت معنی دوم خیال ما این است کہ مخفف آیارہ باشد کہ می آید یا مبدّل آدار کہ بدال حہملہ گذشت۔ بقاعدۂ فارسی دال حہملہ بدل شود بیاے تحتانی چنانکہ لآد ولآے (اردو) (۱) رومیون کے پاس موسم بہار کے تیسرے مہینہ کا نام آیار ہے جو انگریزی (مئی) کے مطابق ہے ۔ اور مئی بقول آصفیہ (انگلش) اسم مونث ۔ انگریزی پانچوان مہینہ جو اکتیس دن کا ہوتا ہے (۲) دیکھو ادار کے دوسرے معنے ۔

**آیارد** بقول جہانگیری کہ در خاتمہ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند آوردہ باوّل مفتوح وراے مکسور بمعنی ژند بود خسروانی گوید ۵ چہ مایہ زاہد و پرہیزگار صومعگی ۔ کہ ژند خوان شدہ در عشق ہم ایاردگوے ۔ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف گوید کہ ژند بقول برہان نام کتابی است کہ ابراہیم زردشت دعوے میکرد کہ از آسمان بروے نازل شد ۔ بخیال ما این مخفف آیاردہ باشد بحذف ہاے ہوز کہ می آید بمعنی شرح ژند ۔ صراحت کامل این ہمہ را انجا کنیم واین لغت ژند و پاژند است (اردو) ژند کی شرح ۔

**آیاردہ** بقول برہان بکسر اوّل وراے ربع وفتح دال ابجد تفسیر وچگونگی کتاب ژند است وآنرا پاژند خوانند وژند کتابی است بملت مغان یعنے آتش پرستان بعضی آنرا کتاب آسمانی می خوانند وبفتح اوّل وسکون رابع ہم آمدہ است ۔ صاحب جہانگیری

فرماید که باوّل مفتوح ورای مکسور و دال
مفتوح شرح ژند بود - صاحب سروری
فرماید که بر وزن اوارجه تفسیر ژند است
ونیز کتابے بہ دین مغان وہمان مثال (که
صاحب جهانگیری بذیل آیارد آورده)
بتغیر خفیف پیش کرده (خسروانی ۵)
چه مایه زاهد و پرهیزگار صومعگی * که نسک
خوان شده در عشقش وایارده گوے *
وفرماید که نسک بکسر نون وسکون سین مهمله
جزو کتاب گبران باشد - صاحب ناصری
را در بیان اعراب با جهانگیری اتفاق است
وصاحب جامع را با برهان - صاحب
رشیدی فرماید که بفتح الف ورای موقوف
ودال مفتوح کتابے است در دین مجوس
وگویند شرح ژند است وبذکر شعر بالا فرماید
که ازین بیت ظاهر میشود که ذکرے باشد
یا سرودی که مجوس می گفته باشند - صاحب
شمس ہمزبان رشیدی - صاحب سراج بذکر
قول رشیدی فرماید که درین تأمل است
چراکه مقابله نسک که جزویست از اجزاے
ژند دلالت گوته دارد که بمعنی کتاب یا جزو
کتاب باشد واگر از لفظ گوے توہم کرده
نیز بیجاست چراکه گوینده وخوانند هردو
مترادف استعمال می یابند چنانکه از عبارت
خودش پیدا است (انتهی کلامه) بتحقیق ما
آبارده که بیاے موحده گذشت اصل است
وصاحب پہلوی آنرا تفسیر ژند گفته بہمین شعر
خسروانی را سند آورده لله العجب که محققین
سلف بتحقیق لغات فارسی چه قدر کم توجهی کرده اند
که یک سند را بتبدیل حروف وتغیر الفاظ
هر یکے بکام خود میگیرد وخدا میداند که
مقصود مصنف شعر چه بود - باے حال ما همین
معنی تفسیر را در کلام خسروانی مناسب تر
خیال میکنیم وخیال ما این است که محققین فرس

بوجہ غلطی کتابت یاے موحدہ را یاے تحتانی دانستند وانچہ ہمین یک سند را برای ہردو لفظ بکار بردند نیز تسامح شان است ہیچ (اردو) دیکھو ابارده۔

**ایارگیر** | بقول اننذ بحوالۂ برہان بالفتح لغت فارسی است بمعنی محاسب۔ صاحبان برہان وجامع بذیل ایار ذکر این کردہ اند ودیگر محققین فرس ازین لغت ساکت وما صراحت ماخذ این بر لغت (ایار) کردہ ایم۔ این اسم فاعل ترکیبی است و(ابارگیر) بہ باے موحدۂ دوم ہم بہمین معنی گذشت و(آوارگیر) در ممدودہ ہم۔ (اردو) دیکھو ابارگیر۔

**ایارہ** | بقول برہان بروزن شرارہ (۱) بمعنی یارہ باشد کہ دست برنجن است وفرماید کہ آن حلقہ بود از طلا ونقرہ وغیرآن کہ زنان در دست وپاے کنند۔ صاحب جامع فرماید کہ دست برنجن وخلخال ومعرب آن ایارق۔ صاحب ناصری وجہانگیری وسروری ورشیدی ہم ذکر این کردہ اند وفرمایند کہ دست برنجن باشد (لاادری از رشیدی ۵) چو آرد زینت خود در شمارہ ٭ ہلالش زیبد از بہر ایارہ ٭ صاحب سراج فرماید کہ یارہ مخفف این است **مولف** عرض کند کہ یارہ بقول برہان دست برنجن است وآن حلقہ ایست کہ بیشتر در دست کنند پس تحقیق آنست کہ ایارہ مزید علیہ یارہ ومخصوص بہ دست است وخلخال کہ تخصیص با پا دارد غیر ایارہ باشد واتفاق محققین ہمبرین ومرادف معنی اول ابرنجن وما صراحت معنیش بجایش کردہ ایم۔ انچہ خان آرزو در سراج یارہ را مخفف ایارہ دانستہ برعکس تحقیق ماست۔ ونسبت ماخذ این عرض میشود کہ

این مرکب است از یار کہ بمعنی محب و دوست و آشنا آمدہ۔ ہائے نسبت در آخرش زیادہ کردند و معنی لفظی این منسوب بہ دوست است و مجازاً حلقہ را نام کردند کہ زنان آنرا بطور نشان دوست دارند و ہمچو زیورے بدست کنند۔ مؤید مرحوم اصفہانی یا ہا گفت کہ آئین شاہان عجم بود کہ کسی کہ بقوت و توانائی امتیاز میداشت حلقۂ از طلائے مرصع دست اومی کردند و این عطائے شاہی مخصوص بہ پہلوانان بود و بہ نیوجہہ کہ یارہ بمعنی قوت و توانائی آمدہ این حلقہ را یارہ اسم شد و مجازاً اسپت برنجن را ہم ہمین نام قرار یافت کہ زنان این زیور را بطور نشان معطی بدست میکردند بیشتر شوہران عطا میکردند و آنچہ در بعض بلاد ہند نسبت زیور (کنگن) شہرت دارد کہ ترجمۂ ہمین ایارہ باشد ذکرش در نیجا می کنیم گو بیند کہ بزبان سنسکرت (کرکہن) و مخفف آن (کنگن) نام زیورے است کہ زنان بدست کنند و تقریبے را ہم نام است کہ صبح شب زفاف صورت می گیرد۔ رسم زنان ہند است کہ بالعموم حلقہ ہائے از لک و فلزات ساختہ بدست میکنند کہ (چوڑی) نام دارد و سیما برای عروس حلقہ ہائے بیش بہا ساختہ میشود و چون بشب زفاف حصۂ ازین بشکنند و ضائع شود شوہران ہمان شب بہ بدل آن دست برنجن مرصع کہ باخود دارند بدست عروس میگذارند تا بدل حلقۂ ضائع شدہ گردد و بہمین سبب تقریب صبح شب زفاف موسوم شد بنام ہمین زیور کہ بہ کنگن موسوم است پس عجبے نیست کہ رسم ہنود را در وجہ تسمیۂ ایارہ دخلی باشد عطائے شوہران بزنان است (اردو) دیکھو ابرنجن کے پہلے معنے۔

(۲) ایاره بقول برهان دفتر حسابی را نیز گویند که زرهاے پراگندهٔ دیوانی را
دران نویسند و معرب آن اوارجه باشد - صاحب جهانگیری فرماید که دفتر حساب
و آنرا آواره نیز گویند و معرب آن اوارجه - صاحب ناصری فرماید که تبدیل آواره است
که آوارجه هم نام دارد - خان آرزو در سراج فرماید که بعضی بمعنی دفتر حساب نیز نوشته اند
وظاهرا آماره بمیم را ایاره بتحتانی خوانده اند **مولف** عرض کند که آماره بجاے خود
گذشت - و اباره به باے موحده هم - پس چرا نگوئیم که در آخر الذکر موحده را تحتانی
خوانند که قرین قیاس است و جا دارد که مبدل اواره دانیم که واو به تحتانی بدل
شود چنانکه انگول وانگیل حیف است که سند استعمال این پیش نه شد (اردو) دیکهو اواره -
(۳) ایاره بقول برهان مرکبی باشد از ادویهٔ ملینه که اطبا بجهت مسهل سازند و آن
سالم تر از حبوب و مطبوخات است و معرب آن ایارج باشد - صاحب جامع فرماید که
معجونی است مسهل - صاحبان جهانگیری و ناصری و رشیدی و سروری و سراج
و شمس و انند هم ذکر این کرده اند **مولف** عرض کند که اطباے یونانی این را بهترین
ادویه خیال کنند و دواے الهی دانند و قول شان است که هیچ وقت استعمال این
نقصان نمی بخشد پس وجه تسمیهٔ این که بر نمبر (۱) گذشت من وجه از براے این معنی هم
صادق می آید که منسوب بدوست است و یاره بدون الف اول هم به همین معنی آمده
و یاره بمعنی توانائی و قدرت و قوت هم - پس بدینوجه که این داروے لطیف را از براے
همه امراض مفید دانند و قوت مزاج می بخشد به این اسم موسوم شد اندرین صورت

ایارہ مزید علیہ یارہ باشد۔ صاحب محیط ہم ذکر این کردہ وبقول صاحب کنز آیارج بمدہٗ بہمین معنی لغت ترکی است (اردو) ایارج۔ عربی۔ ایک مشہور مسہل دوا کا نام ہے جو اردو مین بہی اسی نام سے مشہور ہے۔

(۴) ایارہ بقول برہان بمعنی قدر واندازہ ومقدار ہم آمدہ۔ صاحبان جامع وجہانگیری و انند وہفت ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ مزید علیہ یارہ وبدینمعنی اسم جامد فارسی زبان است (اردو) مقدار بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اندازہ۔ شمار۔ دیکھو اندازہ کے آٹھوین معنے۔

**ایارہ گیر** بقول برہان وہفت وبحر بفتح اوّل بروزن کنارہ گیر محاسب ونویسندہ را گویند۔ **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است وحقیقت ایارہ بر معنی دوئش گذشت۔ مرادف آیارگیر (اردو) دیکھو ایارگیر۔

**ایاری** بقول سروری کہ بحوالہ فرہنگ آوردہ بیاے حطی وراے مہملہ بروزن ایادی چیزیست مانند نقاب کہ بر پشت چشم بندند واکثر سیاہ باشد وفرماید کہ بزاے معجمہ نیز بنظر رسیدہ وازرفیع الدین لبنانی سند آوردہ ؎ شفق غلالۂ خورشید ارغوانی وختنہ چو زہرہ بست ایاری عنبرین برچشم ۵ وایاسی نیز آمدہ **مولف** گوید کہ از اجزاے برقع کہ پردہ پوشان عجم وعرب روے چہرہ بیاویزند وسیاہ رنگ باشد۔ خیال ما نیست کہ تصحیف خطاطان زاے ہوز را راے مہملہ کردہ ومحققین ناواقف از ما خذ اعتنا برین نکردند کہ اصل این بزاے ہوز ایازی است کہ منسوب بہ آیاز و اختراع اوست

[...]نانکہ می آید وہمین سند رفیع الدین لبنانی در انجا ہم مذکور واین دلیل بخیال ماست ۔ اگر [ای]ن را مبدل ایازی گیریم درست نمیشود زیراکہ زاے ہوز در فارسی زبان بہ راے [م]ہملہ بدل نمیشود۔ فتامل (اردو) دیکھو ایازی ۔

ایاز | بقول برہان بروزن نماز نام غلام ترک سلطان محمود غزنوی ۔ صاحب جامع [ذ]کر این فرماید کہ ایاز در ترکی بمعنی ہواے صاف کہ ابر نداشتہ باشد ۔ صاحب سراج [فر]ماید کہ نام غلام سلطان محمود کہ بر او عاشق بود وبعدہ نیز گذشت ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات [ذک]ر کردہ کہ معشوق سلطان محمود غزنوی از کشمیر بود چنانچہ زلالی خوانساری در صفت او [فرما]ید ؎ سرو سرکردۂ سبزان کشمیر ؛ ملاحت از لب او چاشنی گیر ؛ وبحوالۂ فرہنگ جہانگیری [نق]ل کند کہ ایاز از امراے سلطان ابراہیم بن مسعود بن محمود بود واین ہمان ایاز است [ک]ہ بعد فوت سلطان کہ در ۴۲۱ھ بودہ مدتے زیست واز جانب اولاد او تا سلطان [ابر]اہیم حکومتہا کردہ و در ربیع الاول ۴۴۹ھ در لاہور فوت شد وقبرش در ہمان شہر است [ص]احبان شمس وہفت ہم ذکر این کردہ اند (ظہوری ؎) ایاز آن گرم خونیہا مگر ہم [ب]لحد دارد ؛ کہ داغش در سراغ سینۂ محمود میگردد ؛ (انوری ؎) باز گیرد پس [ا]ین رونق ملک محمود ؛ دہر شوریدہ تر و تیرہ تر از زلف ایاز ؛ مولف گوید کہ [د]ر ممدودہ ذکر این کردہ ایم (اردو) دیکھو آیاز ۔

ایازی | بقول برہان بروزن نمازی [...]) برقع سیاہی است کہ زنان بر پشت چشم بندند ۔ صاحب جامع فرماید کہ نوعی از برقع سیاہ کہ زنان بر روے کشند ۔ صاحب رشیدی

گوید کہ پارچہ باریک کہ زنان بالاے چشم
بر بندند و اکثر سیاہ باشد و چشم آویز نیز گویند
وظاہر اختراع ایاز بود و ہمان سند پیش کند
کہ صاحب سروری بر ایآزی نوشت ولیکن
بجاے راے مہملہ زاے ہوز نقل کردہ
صاحب جہانگیری فرماید کہ نوعے از برقع کہ
زنان بر روے کشند و آنرا چشم آویز گویند
واز شرف شفروہ سند آردے دل من
عشق بازی از کہ آموخت ؛ لیت عاشق
نوازی از کہ آموخت ؛ ندیدم آنکہ برقع
داشت خورشید ؛ رخت رسم ایازی از کہ
آموخت ؛ صاحبان انند وسراج وہفت
ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب شمس فرماید
کہ (۲) ایازی یکے از امراے سلطان ابراہیم
بن مسعود بن محمود غزنوی بود واز ابوالفرج
رونی سندے آوردہ کہ در ممدودہ بر لفظ
آیازی گذشت۔ حیف است کہ محققین از
وزن شعر ہم کار نگیرند و نمی دانند کہ سند
ابوالفرج براے وزن شعر ممدودہ می خواہد
نہ مقصورہ و ما در ممدودہ بیان کردہ ایم
کہ از سند ابوالفرج آیازی بمعنی آیاز نیست
بلکہ یاے نسبت بمعنی منسوب بہ آیاز است
پس بخیال ما معنی دوم اعتبار را نشاید و
بہ تحقیق ما (۳) ایازی بمعنی معشوقی می آید
کہ فارسیان یاے مصدری بر لفظ ایاز
زیادہ کردہ اند چنانکہ ظہوری گویدے نتوان
کرد در شہنشاہی ؛ انچہ محمودی و ایازی
کرد ؛ (اردو) (۱) مقنعہ۔ بقول آصفیہ۔
عربی۔ اسم مذکر۔ منہ پر ڈالنے کا کپڑا۔
**مولف** عرض کرتا ہے کہ وہ باریک اور سیاہ
کپڑا جو عورتوں کے برقع کا ایک جزو ہے
جو چہرہ پر لٹکایا جاتا ہے۔ روپوش۔
(۲) دیکھو ایاز۔ (۳) معشوقی۔ مونث۔
معشوق پن۔ معشوقیت۔

اور قلاب کو آیاسہ کہتے ہیں جیسے نوار سے سی دیتے ہیں اور چارپایہ پر بار کرنے کے بعد اوس حلقہ میں قلاب کو ڈالکر مضبوط کس دیتے ہیں۔ یعنی بکہ ستوا۔ بقول آصفیہ بانکا سوا۔ وہ لوہے کا کانٹا جس کے ساتھہ کسی چیز کے اٹکانے یا باندھنے کے لیئے حلقہ لگا رہتا ہی۔

**ایاسی** بقول برہان بروزن خلاصی بمعنی ایازی باشد کہ نوعے از برقع سیاہ است کہ زنان بر روے کشند۔ صاحب جہانگیری ہمان سند آوردہ کہ صاحب سروری برایازی پیش کردہ۔ صاحبان رشیدی وجامع وانند وشمس ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب سراج فرماید کہ مبدل ایازی است۔ **مولف** عرض کند کہ ما برلغت ایازی صراحت ماخذ کردہ ایم زاے ہوز بدل شد بسین مہملہ چنانکہ انگز وانگس (اردو) دیکھو ایازی۔

**ایاغ** بقول برہان وجامع بروزن دماغ۔ کاسہ وپیالۂ شرابخواری را گویند۔ خان آرزو در سراج باتفاق برہان فرماید کہ ایاق بقاف نیز آمدہ وبمدہ نیز درست است و فرماید کہ بعضی گویند ترکی است۔ صاحب موید این را بذیل لغات ترکی آوردہ فرماید کہ بالفتح کاسہ وبحوالۂ علمی فرماید کہ پیالہ باشد۔ صاحبان رشیدی وناصری وشمس ہم این را لغت ترکی گفتہ اند۔ بہار گوید کہ بالمد مشتبع این است با لفظ برکف داشتن وبرلب نہادن وریختن وزدن وکشیدن مستعمل **مولف** عرض کند کہ ایاغ باتفاق اہل لغت بفتح اول است صاحب لغات ترکی ہم ذکر این کردہ وبفتح اول وبمعنی کاسہ آوردہ وایاق بقاف ہم بہمین اعراب ومعنی نوشتہ پس انچہ فارسیان این را بمعنی پیالہ ہم استعمال کردہ اند بجا زاست ظہوری ؎ عالم ہمہ مست است ایاغ است دل ما ؛ شبہا ہمہ روز است چراغ است

دل ما ؛ (عرفی ؎) کسے می طرہم در ایاغ می ریزد ؛ کہ زہر غم بگلوے فراغ میریزد ؛

(اردو) ایاغ بقول امیر۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ شراب پینے کا پیالہ (اسیر ؎) مرا دہن مرا چلو ہے ساقیا کافی ؛ شراب چاہیے شیشہ نہو ایاغ نہو ؛ (ناسخ ؎) مے سے روشن رہے ایاغ اپنا ؛ گل نہو ساقیا چراغ اپنا ؛

**ایاغ خانہ** اصطلاح۔ بقول صاحب بحر بمعنی شرابخانہ۔ خان آرزو در چراغ از ملا بہر نصیر آبادی سند آرد (نثر) مرتضی قلی بیگ ولد فرہاد بیگ کہ از غلامان شاہ بود داخل عملۂ ایاغ خانہ شد ؛ صاحبان بہار عجم و انند ہم ذکر این کردہ اند۔ **مولف** گوید کہ قلب اضافت خانۂ ایاغ است از قبیل شراب خانہ۔ (اردو) شرابخانہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ میخانہ۔ میکدہ۔ خرابات۔ شراب پینے کی جگہہ **مولف** کی راے مین اُس مکان کو بھی شراب خانہ کہہ سکتے ہین جہان شراب بکے یا جہان شرابی جمع ہوکر شراب پئین۔

(۱۹۵۵) **ایاغ در خون زدن** مصدر اصطلاحی بمعنی پیالہ ؛ درخون زدن یعنی پر کردنش از خون باشد و ازہمین است (ایاغ در شراب زدن) و (ساغر در شراب زدن) بمعنی ساغر از شراب پر کردن چنانکہ ظہوری گوید (؎) نپذیرفت گونہ ہستیش ؛ ہر کہ درخون دل ایاغ نزد ؛ (اردو) خون سے بھرنا خون مین پیالہ ڈبونا۔

(۱۹۵۶) **ایاغ دل** استعمال۔ فارسیان دل را با ایاغ تشبیہ دادہ اند با ضافت ایاغ بسوے دل واین مرکب اضافی است کہ ایاغ دل دل باشد (عرفی ؎) ساقی چو می عشق تو میکرد بساغر ؛ ہر صاف کہ آمد با یاغ دل ما ریخت ؛ (اردو) اردو مین دل کو جام

شراب سے تشبیہہ دے سکتے ہین اور بترکیب فارسی ایاغ دل کہہ سکتے ہین۔

**ایاغ زدن** استعمال - بمعنی ساغر زدن باشد صاحب آصفی ذکر این کردہ (طغرائے مشہدی ؎) چو قمری ایاغ از کف او زدہ ؛ زنا دیدنش بانگ کوکو زدہ ؛ **مولف** گوید کہ زدن بقول بحر عجم بمعنی خوردن و نوشیدن است چون ساغر زدن و قدح زدن و شراب زدن و کباب زدن (اردو) جام چڑہانا۔ بقول صاحب آصفیہ شراب کا پیالہ پینا۔ قدح نوش کرنا۔

**ایاغ طلبیدن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از بیان معنی ساکت - **مولف** عرض کند کہ بمعنی جام پر از شراب طلب کردن و خواستن باشد (حزین اصفہانی ؎) بعشق روے تو چون لالہ داغ میطلبم ؛ گدائے کوے مغانم ایاغ میطلبم (اردو) شراب سے بہرا ہوا پیالہ مانگنا۔ چاہنا۔

**ایاغ کشیدن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی سکوت ورزیدہ **مولف** عرض کند کہ مرادف ساغر کشیدن - کہ بہ معنی شراب خوردن باشد (قاسم مشہدی ؎) کشد بیاد تو ہر کس ایاغ چشم غزال ؛ گل نگاہ نہ چیند ز باغ چشم غزال ؛ (اردو) جام چڑہانا - بقول آصفیہ - شراب کا پیالہ پینا - قدح نوش کرنا (ناسخ ؎) یہی وظیفہ ہے دن رات مجکو مستی مین ؛ چڑہاؤن جام کوئی نشہ کا اتار ہوا ؛ پیالہ پینا - پیالہ لینا بہی انہین معنون مین مستعمل ہے - صاحب آصفیہ نے اسکا ذکر کیا ہے -

**ایاق** بقول بہار مرادف ایاغ کہ گذشت - صاحب رشیدی فرماید کہ این لفظ

ترکی است مولّف عرض کند که ما بر آیاغ اشارهٔ این کرده ایم۔ سند استعمال این در فارسی بدست نیامد و ظاہر است کہ این لغت ترکی است (اردو) دیکھو آیاغ۔

**ایال** بقول شمس بالکسر لغت فارسی است بہ معنی ظرفی کہ در و شیرۂ انگور در کنند مولّف عرض کند کہ از محققین فرس کسے ہمزبانش نیست و ذکر این نکرد و مقصودش غیر از شیرۂ انگور نباشد و یال در فارسی زبان بمعانی متعدد ہ می آید کہ بجایش مرقوم شود اما معنی بیان کردۂ صاحب شمس ورائے آن است۔ نتوانیم کہ این را مزید علیہ یال گوئیم کہ ہیچ اتحاد با معانی یال ندارد و در عربی و ترکی ہم نشانے ازین لفظ نیست الّا در ہندی کہ بقول ساطع ایال بالفتح مونث یال اسپ است۔ صاحب امیراللغات ہم بہمین معنی ذکر این کردہ کہ موے دراز گردن اسپ را گویند۔ حیف است کہ صاحب شمس این را لغت فارسی و بمعنی ظرف آوردہ معاصرین عجم بر زبان ندارند مجرد قولش اعتبار را نشاید (اردو) وہ پیالہ جس مین شیرۂ انگور ڈالتے ہین۔

**ایالت** بقول صاحب بول چال بمعنی صوبہ و بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بہ معنی سرکار مولّف عرض کند کہ ایالت بالکسر لغت عرب است و بقول صاحب منتہی الارب بہ معنی سیاست راندن ملک و رعیت خود را و والی شدن نیز پس بقول صاحب روزنامہ اگر معاصرین عجم این را بمعنی سرکار استعمال کردہ اند عجیبے ندارد (اردو) سرکار۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث۔ دربارشاہی۔ رئیس۔ آقا۔ ولی نعمت

**ایام** بقول بہار و وارستہ بہ معنی روزہا و فرماید کہ این جمع یوم است و فارسیان بہ معنی

وقت و روزگار و هنگام نیز استعمال نمایند۔ صاحب مؤید این را بذیل لغات عربی آورده فرماید که روزها و زمانها باشد و بمعنی روزگار نیز آید مؤلف عرض کند که فارسیان هیچ تصرف در معنی این نکرده اند۔ همان معنی که در عربی دارد۔ و در فارسی هم همان معنی مستعمل که وقت و روزگار شامل است بر لیل و نهار و روزها بالجمله این لغت عرب است که فارسیان استعمال آن کرده اند (سلیم ؎) چون شام سلیم آمد ایام قدح نوشی است ؛ فیضے ندهد در روز ساغر چو گل شبو ؛ (وله ؎) در زمان دولت او این بنا اتمام یافت ؛ آرے ایام سکندر را اثر آئینه است ؛ (کمال اسمعیل ؎) عیسی ز مقدم تو با ایام مژده داد ؛ از همین این سخن نفس جان بمرده داد (ظهوری ؎) صد شب غم از پئے هم میرسد ؛ روز طرب نیست در ایام ما ؛ (صائب ؎) بیقراریهاے دل افزود در ایام خط ؛ کرد شمع صبحگاهی گرمتر پروانه را ؛ و از همین است (۱) ایام بهاران بمعنی موسم بهار و زمانهٔ بهار (صائب ؎) چه شتاب است که ایام بهاران دارد ؛ که ز هر غنچه صداے جرسے می آید ؛ بخیال ما بهاران درین شعر مزید علیه بهار است (۲) ایام جوانی به معنی روزگار جوانی (صائب ؎) حاصلش چون خنده برق است اشک بیشمار ؛ آنچه صرف عیش ز ایام جوانی شد مرا ؛ ایام جوانی درینجا بمعنی عهد جوانیست (۳) ایام حسن به معنی زمانهٔ حسن (عرفی ؎) گشت کفر آلوده ایمانش ز طعن قدسیان هر که در ایام حسنت داشت ایمانے درست ؛ مقصود از ایام حسن درینجا عهد حسن است (۴) ایام طفلی به معنی زمانهٔ کودکی (صائب ؎) آه از کودک مزاجیهاے ابناے

زمان ؛ ابجد ایّام طفلی را ز سر باید گرفت ؛ (اردو) ایام - بقول امیر یوم کی جمع زمانہ - شب و روز - مذکر - (ناسخ) اے فلک دیکھون تو کب تک روز وصل آتا نہین منتظر بیٹھا ہون مین بھی گردش ایام کا ؛ بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر -

**ایام العجوز** اصطلاح - بقول بہار و بحر - سہ روز آخر ماہ شباط و چہار روز اول ماہ آذار - صاحب موید این را بذیل لغات تازی آوردہ بحوالہ شرفنامہ گوید کہ ہفت روز است سہ روز آخر شباط و چہار روز اول آذر - صاحب شمس ہم این را لغت تازی داند - **مولف** عرض کند کہ در عربی بودنش شک نیست زیراکہ الفاظ و ترکیبش ہر دو عربی است صاحبان منتہی الارب و محیط ہم ذکر این کردہ اند و گویند کہ درین ایام شدت سرما می شود جزین نیست کہ فارسیان ہمین مرکب عربی را بمعنی خودش استعمال کردہ اند و ترکیب خود را دخلی ندادہ اند - می بایست کہ بحذف الف و لام (ایام عجوز) خوانند اگر مادر فارسی زبان بقاعدۂ فارسی استعمالش کنیم عیبے ندارد و معنی لفظی این روزہاے پیرزن است یعنی پیرزن درین روزہا بشدت سرما متاثر میشود و لہٰذا این ہفت روز را مخصوص باو کردند (اردو) ماہ شباط کے آخر کے تین دن اور ماہ آذر کے ابتدائی چار دن جملہ سات دن کا نام عربی مین ایام العجوز ہی جن مین شدید سردی ہوتی ہی - مذکر -

**ایّام بسر بردن** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب ضمیمۂ برہان و بحر و موید و ہفت بمعنی زندگانی کردن و روزگار بآخر رسانیدن **مولف** گوید کہ قلب اضافت بسر بردن ایام است و مخفف (ایام را بسر بردن) حرف (را) و بہ استعمال حذف

شد (اردو) زندگی بسر کرنا بقول آصفیہ عمر کاٹنا۔ عمر گزارنا۔ دن بھرنا۔ جینا۔

**ایام تازہ شدن** (مصدر اصطلاحی) (۱۱۵۶)
بہ معنی نو شدن روزگار و تازہ شدن روزہا کنایہ باشد از خوشحالی و خوشوقتی و باز آمدن زمانے کہ گذشت (عرفی ے) می جوشد از درون دلم چشمہ چشمہ خون ٭ طوفان نوح را دگر ایام تازہ شد ٭ (اردو) زمانہ کا تازہ ہونا۔ گیا ہوا زمانہ پھر آنا۔

**ایام را دگر کردن** (مصدر اصطلاحی) (۱۱۵۷)
بمعنی زیر و زبر و برہم کردن زمانہ و خستہ و تباہ کردن روزگار باشد چنانکہ ظہوری فرماید (ے) تصرفات تو ایام را دگر کردہ است ٭ ز وعدۂ تو یک امروز کو کو فردا نیست ٭ (اردو) زمانہ کو زیر و زبر کرنا۔ صاحب آصفیہ نے زیر و زبر کرنا کا ذکر فرمایا ہے بہ معنی تہ و بالا کرنا۔ تباہ و برباد کرنا۔ الٹ پلٹ کرنا۔

**ایام فرستادن** (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم بہ معنی ایام آفریدن و روزہا را پیدا کردن (درویش والہ ہروی ے) در ہفتہ اگر جمعہ نمی بود نمی شد ٭ بر قدرت حق نقص کہ ایام فرستاد ٭ بہار فرماید کہ کنایہ است و صاحب انند ہمزبان بہار **مولف** عرض کند کہ استعمال مصدر فرستادن بہ معنی پیدا کردن در فارسی بنظر نیامدہ و ہمین یک مصدر اصطلاحی است کہ از ان این معنی پیدا میشود و از ینجا ست کہ صاحب بحر عجم ذکرش کردہ (اردو) زمانہ کو پیدا کرنا۔

**اے باد صبا این ہمہ آوردۂ تست**
مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند و از بیان معنی و محل استعمال ساکت **مولف** گوید کہ این مصرعے است مشہور کہ صورت

| | |
|---|---|
| ضرب المثل گرفتہ است فارسیان چون بینند کہ کسی مرتکب امرے شدہ است کہ موجب فساد است یعنی او این مثل را زنند مقصود آنکہ اینہمہ فساد پیدا کردہ تست (اردو) اسے یا دصبا این ہمہ آوردۂ تست - بقول امیر یہہ مصرع | بطور مثل اردو مین مستعمل ہو گیا ہے یعنی یہہ سارا فساد تمہارا ہی اٹھایا ہوا ہے - دکن مین اس موقع پر کہتے ہین " یہہ سب آپ ہی کی کرامت ہے " یہہ آگ آپ ہی کی لگائی ہوئی ہے " |

**ابیاری** بقول شمس بالفتح لغت فارسی است و آن نام جامہ ایست دیگر کسے از محققین ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ بخیال ما کاشفین چاپکدست ہمان ابیاری را کہ بموحدۂ دوم و تحتانی سوم بجا یش گذشت بتقدیم و تاخیر ابیاری کردند وحیف است از صاحب شمس کہ خود او ابیاری را بجایش ذکر کردہ است و دریجا ہم آوردہ اگر تائیدش از محققین دیگر میشد و سند استعمال بدست می آمد ما این را (قلب بعض) خیال میکردیم - معاصرین عجم ہم ازین ساکت پس وقعت مجرد بیان صاحب شمس - ابین من الامس باشد - (اردو) دیکھو ابیاری کے دوسرے معنے -

**ابید** بقول برہان و جامع با بائے ابجد بر وزن سرمد شرارہ و سرشک آتش را گویند - صاحب موید بحوالۂ دستور این را آوردہ و صاحب سروری بحوالۂ موید - خان آرزو در سراج بحوالۂ برہان ذکر این کردہ فرماید کہ ظاہر التصحیف است صحیح آبیثر است بمد و تحتانی و زائے فارسی چنانکہ بیاید مولف عرض کند کہ آبیثر بمد و تحتانی و زائے فارسی در ممدودہ گذشت و در مقصورہ نمی آید و ما صراحت ماخذش ہمہ را انجا کردہ ایم

و با خیال خان آرزو اتفاق داریم نتیجۂ تصحیف است کہ آیشر را آیبد کردند و این را مبدل آیشر نتوانیم گرفت کہ تحتانی بہ موحدہ و زاے عربی و فارسی بہ دال مہملہ بدل نمی شود حیف است کہ محققین بالا سند استعمال پیش نکردند (اردو) دیکھو آیشر۔

## اے بران سرکہ درو مغز وفانیست

مقولہ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ و از بیان معنی و محل استعمال ساکت مولف گوید کہ بخیال ما صاحب خزینہ لفظ خاک را کہ بعد لفظ اے بود بہ تسامح بگذاشت و ما از معاصرین عجم این را بصورت مصرعے شنیدہ ایم یعنی (اے خاک بران سرکہ درو مغز وفانیست) فارسیان چون بینند کہ کسے بر وفاے خود قائم نمی ماند و بیوفا ست این مقولہ را بحق او استعمال کنند و این در حقیقت مخفف (اے خاک بران سرکہ درو مغز وفانیست) باشد کہ از ان لفظ خاک انداختہ استعمال این کردہ اند (اردو) دکن مین کہتے ہین "بے وفائی پر پتھر پڑین" بیوفائی کی شکایت مین اس کا استعمال کرتے ہین۔

## اے بسا آرزو کہ خاک شدہ | مقولہ

صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال سکوت ورزیدہ مولف عرض کند کہ فارسیان چون آرزومندے را بحالت یاس بینند این مقولہ را بحق او استعمال کنند (اردو) اسی مقولۂ فارسی کو اہل دکن اُسوقت استعمال کرتے ہین جب کہ کسی آرزومند کو حالت یاس مین مبتلا پاتے ہین۔ نیز یہ بھی کہتے ہین "ہر آرزو نہین بر آتی"

## ایبشر

بقول شمس بکسر یاے اول و سکون دوم لغت فارسی است بمعنی شرر آتش۔ چنانکہ سراج الدین راجی گوید (ع) ز آتش

خجلت آئینهٔ آئیشر حسد صد کرت ‌: دیگر کسے از
محققین فرس ذکر این نکرد **مولّف** عرض کند
کہ معلوم میشود کہ آئیشرک بہ دو تحتانی و زاے
فارسی بجائے خودش در ممدوده گذشت بہ تحریف
کاتبین و عدم توجہ محققین این صورت گرفت
و سندے کہ بالا مذکور است بر آئیشرک گذشت
واے بر لغات فرس کہ بدست بعض محققین صورت
دیگر گرفته (اردو) دیکھو آئیشرک۔

**ایشرک** | صاحب شمس گوید کہ بکسر یاے
اوّل و سکون دوم بحذف یا (ایشرک) نیز آمده
و در فرہنگ بہ فتح و کسر یاے موحّده
بدین معنی آورده پس شاید ممدوده
نیز بہ باے موحّده باشد و در شرفنامہ
بمعنی بوے مادران کہ گیاہی است
دوائی **مولّف** عرض کند کہ خدا ایش
بیامرزد کہ تائید کاتبین غلط نگار میکند
وپے بہ صحت لفظے برد این ہمان لغت
آئیشرک است کہ بہ دو تحتانی و زاے
فارسی در ممدوده بہ معنی شرارهٔ
آتش گذشت۔ محققے دیگر با صاحب
شمس نیست نے دانیم کہ چہ می نویسد
و از کجا می آرد و حوالهٔ **فرہنگ**
بہ خیال اوست نہ در کتاب۔
سند استعمال بہ الف مقصوره
از نظر ما نگذشت۔ (اردو) دیکھو
آئیشرک۔

**ایبک** | بقول برہان و جامع و رشیدی و جہانگیری با ثانی مجہول بروزن زیرک (۱) بت را
گویند و بعربی صنم خوانند (مولوی معنوی ؎) در گوشهٔ نہ گردون تو دوش افق بودی
مہ طوف ہمی کردت اے ایبک خرگاہی ‌: صاحب ناصری بحوالهٔ برہان ذکر این
کرده فرماید کہ تحقیق آنست کہ ایبک لغت ترکی است نہ پارسی چہ آئی بہ معنی ماه است

ویک بمعنی بزرگ و آئی یک بہمزہ ممدودہ بہ معنی ماہ بزرگ و تمام (الخ) مولف گوید
کہ بخیال ما این مفرس باشد و مرکب است از آئی کہ بترکی ماہ را گویند و یک بیائے
فارسی بالفتح بمعنی قوی (کذا فی الکنز) پس آئیک بہ ممدودہ و بائے فارسی بمعنی ماہ قوی
وکنایہ گرفتہ اند از بت وصنم و بائے فارسی را بعربی بدل کردند چنانکہ تپ و تب تبدیل
ممدودہ یا مقصورہ چیزے نیست کہ نتیجۂ لب ولہجہ مقامی است و جاوارد کہ بک مخفف بیگ
باشد کہ در ترکی زبان بہ معنی بلند مرتبہ آمدہ پس فارسیان آئی را با بک مرکب کردہ
بہ معنی ماہ بلند مرتبہ گرفتند و مجازاً بمعنی بت وصنم استعمال کردند۔ مخفی مباد کہ فارسیان
از دو لفظ ترکی زبان مرکبے را بہ معنی مقصودی استعمال کردہ اند و تصرف خفیف در
حروف بر سبیل تبدیل ہم۔ ازینجاست کہ ما این را مفرس گوئیم و ایک وایبک در ترکی زبان
عرف مرغ است و آیک وایبک بمعنی حریر (کمافی الکنز) حالا معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو استحقق
(۲) ایبک بقول ناصری بکسر ہمزہ نام غلامی از غلامان سلطان شہاب الدین غوری
بودہ کہ چندین ہزار غلام زر خرید داشتہ چہار نفر از انہا بمرتبۂ سلطنت رسیدہ
ویکے از انہا ہمین ایبک است کہ در دہلی پادشاہی کردہ و کتاب تاج المآثر بنام
او ست آخر از اسپ افتادہ درگذشت گویند ایبک کسی را گویند کہ شش انگشت
داشتہ باشد و این لغت ترکی است۔ صاحب سراج فرماید کہ لقب یکے از بادشاہان
ہند کہ او را قطب الدین ایبک گویند و او غلام معزالدین سام غوری بود و ظاہرا این
معنی ترکی است مولف عرض کند کہ ما صراحت ماخذ بر معنی اول کردہ ایم و این محقق

نیست کہ ایبک بترکی مربشمش انگشت را نام است بخیال ما وجہ تسمیہ این غلام نظر بر حسن وملاحت او باشد کہ بمعنی لفظی این ما وبلند رتبہ گذشت (اردو) سلطان شہاب الدین غوری کے ایک غلام کا لقب ایبک تھا جسکا قطب الدین ایبک کہتے تھے۔

(۳) ایبک بقول صاحب ضمیمہ برہان با اول مفتوح بثانی زدہ نام قصبہ ایست از قصبات بدخشان نزدیک اندراب جانب جنوب۔ صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل لغات ژند وپاژند این را آوردہ ودیگر کسے اہل تحقیق ذکر این نکردہ (اردو) بدخشان کے مضافات میں سے ایک مقام کا نام جو اندراب کی جنوب کے جانب واقع ہے۔ ایبک ہے۔

(۴) ایبک بقول اننذ بحوالہ غیاث بمعنی قاصد وغلام نیز آمدہ ومجازاً بمعنی معشوق است دیگر کسے از اہل تحقیق ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ ماخذ این ہمان است کہ بمعنی اول ودوم مذکور شد۔ حیف است کہ برائے معنی قاصد سندے پیش نہ شد وجز این نیست کہ مجاز باشد کہ ایبک نام غلامی بود چنانکہ بر نمبر (۲) گذشت۔ باتی حال فارسی قدیم است وحالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو) قاصد۔ دیکھو اسک۔ غلام دیکھو اشاغ۔ معشوق۔ دیکھو آیت خوبی۔

**ایپرا** بقول صاحب بول چال بمعنی نغمہ وسرود است مرادف اوپرا کہ بجایش گذشت دیگر کسے ذکر این نکرد حیف است کہ تصریح حلیہ لفظ نکرد مولف گوید کہ این مبدل اوپرا باشد کہ واو بہ تحتانی بدل شود ہمچون انگور وانگیر۔ معاصرین عجم بر زبان دارند ومعنی این تماشاگاہ ونغمہ گاہ است نہ مجرد سرود ونغمہ بحث کامل بر اوپرا کردہ ایم۔

(اردو) دیکھو اوپرا۔

**آیپراو کالا** بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار مجلس عیش و شادی کہ دران نغمہ و سرود باشد۔ صاحب بول چال این را آیپراو گالہ بکاف فارسی آوردہ فرماید کہ بمعنی شادی و سرور بسیار آید **مولف** عرض کند کہ محقق ماخذ آیپرا بجایش گذشت کہ بمعنی تماشاگاہ و سرودگاہ است و کالہ بروزن لالہ بہ کاف عربی بقول برہان بہ معنی ساز و سامان و ہمین معنی کالا با الف در آخر و گالا بقولش لغت ژند و پاژند است بمعنی بانگ و فریاد و پس این را بہ کاف فارسی گرفتن خطاست و قول صاحب رہنما بجاست و معنی لفظی این (سرودگاہ و ساز و سامان) یا (سرودگاہ و بانگ و فریاد) باشد و مجازاً بمعنی مجلس عیش و شادی کہ دران نغمہ و سرود باشد و میان ہر دو لغت واو عطف است (اردو) دیکھو اوپرا۔

**اییک** بقول سروری بحوالۂ فرہنگ بیاے فارسی بروزن زیرک بہ معنی بت باشد و ہمان بیت را سند آوردہ کہ بر اییک بیاے عربی گذشت **مولف** عرض کند کہ ما حقیقت را بر معنی اول اییک بیان کردہ ایم کہ بیاے موحدہ مذکور شد و این مرادف آنست۔ (اردو) دیکھو اییک کے پہلے معنے۔

**اییت** بقول صاحب شمس لغت فارسی است و بحوالۂ ابراہیمی نقل کند کہ بیاے فارسی (۱) گوشت و بحوالۂ موید فرماید کہ (۲) بکسر سرخاب و فرماید کہ بیاے پارسی بہ معنی گوشت سگ باشد دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ حیف از صاحب شمس کہ زبان فارسی را خیلے پریشان کردہ است۔ صاحب موید بذیل لغات ترکی

صراحت کند کہ آت بہ ممدودہ بہ معنی گوشت است و آیت بہ معنی سرخاب و سگ۔ و آیت بیاے فارسی بہ معنی گوشت (الخ) وجہے نیست کہ ما این را درین کتاب جا دہیم جزین کہ تصرف صاحب شمس اید بہ ناظرین کردیم (اردو) (۱) گوشت۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ (۲) سرخاب۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ چکوہ۔

**اتیگی** بقول موید بتاے موقوف وکاف فارسی بمعنی خانہ داری و خداوندی باشد دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ سند استعمال پیش نہ شد معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و بدیگر السنہ ہم معنی ایت مطابق مقصود ما بدست نیاید بترکیب فارسی خیال کنیم کہ یاے نسبت را بر لفظ اتیگ زیادہ کردہ اند کہ بہ معنی منسوب بہ اتیگ باشد و اتیگ را اسم جامد بمعنی خانہ گیریم یا اتیہ را بمعنی خانہ گرفتہ بقاعدۂ فارسی بہ تبدیل ہاے ہوز بکاف فارسی و زیادت یاے مصدری اتیگی را بمعنی خانگی گیریم بہر دو صورت معنی خانہ داری درست نمی شود پس بخیال ما این را با لغت اتیگین کہ بنون می آید تعلقے می نماید جا دارد کہ غلطی کتابت صاحب موید اتیگینی را کہ می آید بدین شکل نوشت۔ واللہ اعلم (اردو) دیکھو اتیگین۔

**اتیگین** بقول برہان بتاے قرشت بر وزن پیش بین (۱) بمعنی خانہ دار و صاحب و خداوند خانہ باشد و ہیچ صراحت نکرد کہ کاف فارسی است یا تازی۔ صاحب سروری فرماید کہ بتاے قرشت وکاف فارسی بہ معنی خداوند و خانہ دار و از حکیم خاقانی سند آرد ؎ اول شب اتیگین و ساقی بدیم لیک بالب ارسلان شدیم بپایان صبحگاہ ؎ صاحب

رشیدی بذکر این فرماید کہ این لغت ترکی مینماید وصراحت نکرد کہ کاف عجمی است یا عربی۔ صاحب ناصری بحوالۂ برہان بذیل اتگینی ذکر این کردہ بحوالۂ رشیدی فرماید کہ لغت ترکی باشد۔ صاحب سراج صراحت کند کہ بکاف فارسی است و در ترکی بودن این لغت متفق با رشیدی مولف عرض کند کہ بر لغت اتگینی (کہ می آید) صاحب ناصری حوالۂ فرہنگ وساتیری دہد و در لغات ترکی ازین لغت ذکرے نیست پس بسند فرہنگ وساتیر باید کہ این را مرکب ژند و پاژند دانیم کہ یا و نون در آخر کلمہ برائے نسبت می آید و اتگ بفارسی قدیم بمعنی خانہ باشد پس معنی لفظی این منسوب بخانہ و مراد از صاحب خانہ و خداوند خانہ (اردو) صاحب خانہ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ مکین۔ گھر والا۔ گھر کا مالک۔

(۲) اتگین۔ بقول انند نام غلام ترکی است و برائے این معنی ہمان سند پیش کردہ کہ بمعنی اوّل گذشت۔ مولف گوید کہ تسامح صاحب انند است کہ کلام خاقانی را کہ بمعنی اوّل گذشت بسند این آوردہ و جا دارد کہ اتگین نام غلامے باشد و وجہ تسمیۂ آن ہمان کہ بمعنی اوّل گذشت (اردو) ایک ترکی غلام کا نام اتگین تھا۔

**اتگینی** بقول سروری بکسر ہمزہ و کاف فارسی و نون و سکون یائے حطی اوّل و دوم و تائے قرشت بمعنی خانہ داری و خداوندی صاحب رشیدی ہمزبان سروری و فرماید کہ این ہم لغت ترکی است۔ صاحب برہان بذیل اتگین ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی خانہ داری و صاحبی و خداوندی خانہ باشد۔ و خان آرزو در سراج بذیل اتگین ذکر این کردہ فرماید کہ تحقیق آنست کہ این لغت ترکی است اما صاحب ناصری این را اتگینی بدون تحتانی

دوم بحوالہ برہان آوردہ (شکی نیست کہ بغلطی کتابت
تحتانی دوم حذف شد) و فرماید کہ رشیدی در
فرہنگ خود نوشتہ کہ این لغت ترکی است بمعنی
خانہ داری و نیز فرماید کہ بقول صاحب فرہنگ
دساتیر بروزن پیش بینی بمعنی خانہ داری است
(انتہی کلامہ) **مولف** عرض کند کہ حقیقت این
بجزین نیست کہ یاے مصدری بر لفظ اینگلین زیادہ
کردہ اند و اینگلین بزیادت یا و نون نسبت در آخر لغت ژند
و پاژند است پس از فرہنگ دساتیر قطع نظر
کردن و این را لغت ترکی قرار دادن بجائی کہ
محققین ترکی ازین لغت ساکت اند وجہی ندارد
شکی نیست کہ لغت ژند و پاژند است (اردو)
خانہ داری بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم
مونث۔ گھر کے معاملات۔ انتظام خانہ
گھر بار کا کام کاج۔

**اینگلینیان** بقول سفرنگ دساتیر جمع
اینگلینی کہ گذشت و ہم بقولش بحذف تحتانی
سوم اینگلینان ہم آمدہ **مولف** عرض کند
کہ چنانکہ درین ہر دو لفظ فرقی است
ہمچنان در معنی ہر دو ہم فرقی نازک است
یعنے اینگلینیان جمع اینگلینی بمعنی خانہ داریان
و اینگلینان جمع اینگلین بہ معنی خانہ داران
(اردو) خانہ داری کی جمع اور بلحاظ لفظ
آخر الذکر صاحبان خانہ۔

(الف) **ایتوک** بقول برہان و ناصری بکسر اول و ضم تاے قرشت و سکون واو
وکاف نوید و مژدہ را گویند بقول جامع و سروری و سراج و جہانگیری باول مفتوح بروزن
مغلوک و صراحت کنند کہ بہ کاف تازی است (حکیم سوزنی ۵) از کلک تست نصرت
دین محمدی ٭ ایتوک دولت شاہ کہ کلکم حسام تست ٭ **مولف** عرض کند کہ اسم جامد
فارسی قدیم است و صورت ظاہری این لغت ترکی است ولیکن محققین ترکی زبان

ازین ساکت واز ہمین اسم است ..........................

(ب) **اِیتوک دادن** بمعنی مژدہ دادن چنانکہ حکیم سوزنی گفتہ کہ نقلش بر لفظ ایتوک گذشت درجا دارد کہ با مصادر دیگر ہم مستعمل شود - (اردو) (الف) مژدہ بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - خوشخبری - بشارت - نوید - (داغ ؎) مین کلمہ گو ہون خاص خدا اور رسول کا ؛ آتا ہے پیام حشر سے مژدہ قبول کا ؛ (ب) مژدہ پہنچانا - بقول آصفیہ خوشخبری دینا - بشارت دینا - (داغ ؎) دم بسمل ہوئی کیون دیر اتنی دم نکلنے مین ؛ قضا کیا مژدہ پہنچا لے گئی ہے میرے دشمن کو ؛

**اے تو مجموعۂ خوبی زکدامت گویم** مقولہ - صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از بیان معنی و محل استعمال ساکت - مولف عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را بحق کسے استعمال کنند کہ بجمیع صفات متصف باشد و گاہے برائے کسی نیز کہ ہمہ افعالش قبیح باشد بر سبیل طنز (اردو) ماشاء اللہ کس کس چیز کی تعریف کرون آیۂ رحمت ہو - دکن مین یہ مقولہ اُس شخص کے حق مین مستعمل ہے جو سراپا صفات حسنہ سے متصف ہو - اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی ہی - بقول امیر (مثل) بے ڈھنگے آدمی کی نسبت کہتے ہین جسکا کوئی قول و فعل ٹھیک نہو (سرور ؎) چرخ کجرو کے تو حق مین یہ مثل سیدھی ہے ؛ اونٹ رے اونٹ تری کونسی کل سیدھی ہے ؛ آپ ہی نے "اونٹ کی کونسی کل سیدھی" کا ذکر بھی فرمایا ہے جو گذشتہ مثل کے ہم معنی (نصیر ؎) ٹیڑھا یہ قدرت نے بنایا ہی جنہونکو ؛ دیکھا نصیر انکی نہ تو پشت برابر ؛ مشہور ہی کل اونٹ کی کونسی سیدھی ؛ کچ وضع نہین رکھتے کبھو پشت برابر

**ایثار** بقول بہار بہ معنی برگزیدن و فرماید کہ با لفظ کردن مستعمل - صاحب موید بذیل لغات تازی آوردہ فرماید کہ بہ معنی برگزیدن و در استعمال فارسی بجاے عطا و فیض است و فرماید کہ این لازمۂ برگزیدگانست (درویش والہ ہروی ؎) چہ او جہا بخفیفے سپرد چرخ کہ کرد ٭ بر آستانۂ این روضہ سجدۂ ایثار ٭ **مولف** عرض کند کہ لغت عرب است بالکسر بروزن اکرام بمعنی برگزیدن و گرامی کردن و غرض دیگران را بر غرض خویش مقدم داشتن (کما فی منتہی الارب) فارسیان استعمال این بہ معنی حاصل بالمصدر معنی سوم کنند و با مصادر فرس ہم کہ در لحقات آید (اردو) ایثار بقول امیر - عربی - اسم مذکر - غیر کے نفع کو اپنی مصلحت پر مقدم رکھنا - کمال سخاوت -

**ایثار آمدن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت **مولف** گوید کہ بمعنی واقع شدن غرض دیگران بر غرض خود است - (نظیری نیشاپوری ؎) از کہ جز ذات تو این ایثار می آید کہ او ٭ خویش را پوشیدہ ما را آشکارا ساختہ ٭ (اردو) ایثار واقع ہونا -

**ایثار بخش** بقول برہان با ثاے مثلثہ و خاے نقطہ دار بروزن بیمار ہوشنگ پسر سیامک را گویند - صاحب جامع فرماید کہ لقب ہوشنگ باشد - غالب دہلوی در قاطع برہان بر صاحب برہان اعتراض فرماید کہ قطع نظر از ین خبط ایثار بخش اسم ہوشنگ چگونہ تواند بود دران روزگار و دران مردم ثاے مثلثہ کجا بود و قطع نظر ازین ہم ایثار بخش چہ معنی دارد - گرفتیم کہ دران عہد نیز ایثار بہ معنی بخشش مستعمل بود بخش را معنی چیست - بخشی در ترکی بمعنی نیک آید و پیشدادیان کہ

ہوشنگ نیز از انست نہ عربی می دانستند نہ ترکی۔ سیامک کہ بادشاہ بود بقول ساسان پنجم کہ مترجم و ساتیر است پیمبر ناموری نیز بودہ است در تسمیۂ پسر خود چہ رنگ آمیزی بکار برد یک لفظ از ترکی گرفت و یائے تحتانی از ان بر انداخت و ما قبل وے لفظ عربی آورد و بخشش نیک معنی این لفظ مرکب اندیشید (انتہی کلامہ) صاحب قاطع القاطع در جوابش میگوید کہ ہر چند این لغت یعنی ایثار بخش لفظی است غریب نما و در کتب موجودہ این زمان دستیاب نیست و ترکیب لفظی آنہم بخیال نمیرسد کہ چون است لیکن بہ علم لغت نقلی عقل را در ان ہیچ دخل نتواند شد تا وقتیکہ کتب دیگر را نخواہیم دید اعتراض معترض را زینہار نخواہیم گزید **مولف** عرض کند کہ ایثار بخش۔ اسم فاعل ترکیبی است بہ معنی بخشندۂ ایثار و عطا کنندۂ ایثار۔ بدین وجہ کہ صفت ایثار در ذات مسمی بود۔ جا دارد کہ بدین لقب اورا ملقب کردہ باشند اعتراض غالب درست نیست۔ امکان دارد کہ این لقب مرکب نظر بہ صفت ایثار ملقب بنامے بودش قرار یافتہ۔ عیبے ندارد و باشد کہ وجہ تسمیۂ این چیزے دیگر باشد کہ ما بوجہ عدم علم لغات آن زمان از ان خبرے نداریم باین حال۔ اسم باشد یا لغت در عرض معنی یا وجہ تسمیۂ علم پے بردن آسان نیست وانیقدر متحقق است کہ ہوشنگ پسر سیامک را (ایثار بخش) می گفتند پس اعتراض غالب بر برہان غیر ازہ۔ کج پلاسی معترض نیست۔ خدا ایش بیامرزد (اردو) سیامک کے بیٹے (ہوشنگ) کا لقب یا نام۔ ایثار بخش تھا۔

**ایثار شدن چیزے** استعمال بمعنی واقع شدن ایثار است بس و معنی ایثار بجایش گذشت ظہوری ۵) در دکر دم

(۱۵۵)

ہو سہا سینہ ایثار محبت شد ٭ بعشق از خوشہ چینانم ولیکن خرمنی دارم ٭ (ار دو) ایثار واقع ہونا -

**ایثار کردن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی سکوت ورزیدہ مولف گوید کہ غرض دیگران را بر غرض خویش مقدم داشتن است (حافظ ۵) بیک دو قطرہ کہ ایثار کردی اے دیدہ ٭ بسا کہ بر رخ دولت کنی کرشمہ و ناز ٭ (ار دو) غیر کے نفع کو اپنی مصلحت پر مقدم رکھنا - ایثار کرنا کہہ سکتے ہین -

**ایثار نمودن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ مراد ایثار کردن باشد کہ گذشت (حزین اصفہانی ۵) کند خاک خجلت بسر بحر و کان را ٭ کف بسکہ ایثار گوہر نماید (ار دو) دیکھو ایثار کردن -

**ایج** بقول صاحب ہفت بکسر اول بمثناۃ تحتانی مجہول رسیدہ و بجیم زدہ بمعنی ہیچ است فرماید کہ بجاے جیم تازی جیم پارسی ہم بدین آمدہ مولف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این بجیم تازی نکردہ و ہمین لغت بجیم پارسی می آید اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد کہ مبدل ایچ باشد کہ بقاعدۂ فارسی جیم فارسی بجیم عربی بدل شود ہچون کاچ و کاج - (ار دو) دیکھو ایچ -

**ایجا** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است کہ مخفف این جا باشد دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ سوقیان معاصرین عجم حالا ہم برزبان دارند بحذف نون و بقاعدۂ فارسی خلاف قیاس است (ار دو) یہان - بقول آصفیہ ہندی (تابع فعل) اینجا - اس جگہہ - ادہر - اس مقام پر - اس طرف - اس جانب -

اس پاسے ۔ اس رخ ۔ اس کنارے ۔

**ایجاد** بقول بہار بمعنی در وجود آوردن و فرماید کہ با لفظ کردن مستعمل ۔ مولف عرض کند کہ لغت عربی است بکسر اوّل و بقول صاحب منتخب در وجود آوردن و تونگر کردن فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر معنی اوّل و با مصادر فرس ہم استعمال کنند کہ در ملحقات آید وانچہ بہار این را با مصدر (کردن) مخصوص کند درست نیست (اردو) ایجاد ۔ بقول امیر ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ اختراع ۔ نئی بات پیدا کرنا ۔ نئی چیز بنانا ۔ (غافل ؎) اتنی مینائی کہان دیکھین جو سیر جزو و کل ٭ عالم ایجاد مین تو سیکڑون ایجاد ہین ٭

**ایجاد شدن** استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ بوجود آمدن باشد (ابوالحسن فراہانی ؎) بے نصیبم از شراب وصل گوئی چون حباب ٭ سرنگون ایجاد شد روز ازل پیمانہ ام ٭ (اردو) ایجاد ہونا ۔ جیسے ”یہہ چیز نئی ایجاد ہوئی“

**ایجاد کردن** استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت بہار ہم بذیل ایجاد ذکر این فرمودہ مولف عرض کند کہ بمعنی نو پیدا کردن باشد (شہرت شیرازی ؎) عشق چون کامل عیار افتد کند ایجاد حسن ٭ کوہکن معشوق را از سنگ پیدا کردہ است ٭ (علی خراسانی ؎) سرشت طینت شان از وساوس شیطان ٭ نکردہ از نظر لطف شان خدا ایجاد ٭ (صائب ؎) ایجاد میکند شکر خندہ صبح را ٭ روز مرا کسے کہ شب تار کردہ است ٭ (اردو) ایجاد کرنا ۔ امیر نے ایجاد کے ذیل مین اسکا ذکر فرمایا (داغ ؎) ایجاد ستم سے ہمین برباد کرینگے

کرتیں دن ایسے ہی وہ ایجاد کرینگے ؎

**ایجان من خود کردہ خود کردہ را تدبیر نیست**

مثل - صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ واز بیان معنی و محل استعمال سکوت ورزیدہ

**مولف** گوید کہ مرادف داز ماست کہ بر ماست) کہ بجایش گذشت وبعض معاصرین عجم کلمۂ ایجان را از اول این دو سکند دارد و ویکھو از ماست کہ بر ماست -

**ایچ** بقول برہان وجامع وموید با جیم فارسی وثانی مجہول (۱) بر وزن و معنی ہیچ است صاحبان رشیدی وجہانگیری وسروری وناصری وبہار عجم و وارستہ وشمس ہم ذکر این کردہ اند - خان آرزو در سراج گوید کہ مبدل ہیچ است و این در اصل یک لغت بودہ بسبب کثرت استعمال ہر دو لغت علحدہ شدہ **مولف** عرض کند کہ ہائے ہوز بالف بدل شد چنانکہ ہیون و ایون بالجملہ (۱) بمعنی معدوم گردیدہ ولاشئے و (۲) چیز اندک وقلیل وکم و (۳) گاہے لفظ ایچ بمعنی ہیچ چیزی آید (عرفی لہ) عرفی نخلط شہرہ بزرق است بہ بینید ؎ صد گل زدہ برگوشۂ دستار دگر ہیچ ؎ اگرچہ ازین سند - استعمال ہیچ بمعنی اول پیدا است نہ ایچ ولیکن عیبے ندارد کہ مقصود ما از تفہیم معنی است دیگر ہیچ - حاصل انیست کہ ہیچ وایچ بدینمعنی بمعنی (ہیچ نیست) و (چیزے نیست) باشد ومعنی دوم از استعمال (ہیچکس وہیچگاہ) من وجہ پیدا توان کرد یعنے ہیچیک وہیچکس بمعنی کسی یک از افراد انسان وہیچگاہ بمعنی چیزے قلیل از وقت باشد و حاصل این ہر سہ ہم بمعنی اول است کہ از ترکیب پیدا شود ولیکن ما با معنی دوم اتفاق نداریم زیرا کہ ہیچ بمعنی دوم فی الحقیقت بمعنی تنکیر است کہ بر معنی سوم ذکرش

کردہ ایم یعنی ہیچ و ہیچکس بمعنی کسے یک از انسان باشد پس عیبی ندارد واگر معنی دوم این را حرف تنکیر گیریم (حکیم اسدی ۲ھ) نگفت ایچکس را وزان بوم زود ﴿ بہندوستان رفت و یکچند بود ﴿ (والہ ہروی ۲ھ) دہان خصم تو شد ضامنش کہ با وازموج ﴿ بچرخ آن حساب ایچیک از طناب نہ بست ﴿ (حافظ شیراز ۲ھ) یا دم نکنی وہیچگہ من ﴿ بے شرح ندیدہ ام صبارا ﴿ وجا دارد کہ درین ہر سہ شعر معنی اول گیریم یعنی لاشئے از کس و لاشئے از یک کس و چیز و لاشئے از وقت ۔ بنسبت معنی سوم عرض میشود کہ ایچ را اگر معنی ہیچ چیز نگیریم ۔ استعالش در نفی مقصود را باطل کند چنانکہ درین شعر حکیم سنائی (۵ھ) خلق خود بہرہ مند وہیچ نیند ﴿ ہمہ را آزمودم ایچ نیند ﴿ (اردو) (۱) ایچ بقول صاحب آصفیہ ۔ (فارسی) صفت ۔ معدوم ۔ لاشئے ۔ کچھ نہیں ۔ (بکسر اول و یاے مجہول)۔ (ظفر ۵) خوبان جہان کا ہے تو اک محو تماشا ﴿ جنکی کہ کمر ہیچ ہے جنکا کہ دہان ہیچ ﴿ (۲) ہیچ ۔ بقول آصفیہ ۔ بمعنی اندک ۔ قلیل ۔ کچھ ۔ ذرا (ہیچکس) کا ترجمہ کوئی شخص اور (ہیچگاہ) کا ترجمہ کسی وقت اور (ہیچیک) کا ترجمہ کوئی ایک ۔ (۳) کوئی چیز ۔ (۲) ایچ ۔ بقول مؤید کہ بحوالہ قنیہ آوردہ قلابہ آہنین را گویند ۔ صاحب شمس ہم ذکر این کردہ ۔ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این معنی نکرد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد ۔ اگر بدست آید اعتبار را شاید ۔ (اردو) لوہے کا قلابہ ۔ قلابہ ۔ بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مذکر ۔ (ماخوذ از قلب بمعنی اولٹا کرنا) کُنڈا ۔ حلقہ ۔ کڑی ۔

(۳) ایچ ۔ بقول شمس نام یکے از شہرہاے فارس معرب ایک و فرماید کہ از انجاست

قاضی عضد الدین صاحب مواقف مولف گوید کہ صاحب انند ایج را بالکسر و جیم عربی لغت عربی گوید کہ آن شہریست از شہرہاے فارس معرب ایک و صاحب منتہی الارب فرماید کہ بالکسر شہریست در پارس باتے حال این لغت معرب راکہ بجیم عربی است ازینمقام تعلقی نیست تسامح صاحب شمس است بموقع اظہارش کرد (اردو) ایج۔ جیم عربی کے ساتھ فارس کے ایک شہر کا نام ہے۔

(۴) ایج۔ بقول بہار امر نوشیدن و فرماید کہ بدین معنی ترکی است و از مولوی معنوی سند آرد (۵) ترکی قدحے پر کرد و زانو زد و گفتا ایج ٭ گفتم من و این معنی شاباش مسلمانی ٭ صاحب انند ہمزبان بہار۔ وارستہ فرماید کہ امر گرفتن نیز مولف عرض کند کہ تسامح اوست کہ امر گرفتن نوشتہ طرز بیان محققین بالا در غلط انداز دکہ تعریف لفظ آیج میکنند ونمی گویند کہ این امر مصدر اچمق است کہ در ترکی بمعنی نوشیدن آمدہ چنانکہ صاحب لغات ترکی ذکر این کردہ پس امرش آیج بود بالکسر مگر ترکیان بقاعدۂ خود یاے تحتانی براے اظہار کسرۂ الف زیادہ کردند۔ الحاصل متقدمین فرس استعمال این لغت ترکی کردہ اند و معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند (اردو) پی۔ پینا کا امر۔

| | |
|---|---|
| **ایجا ایج** بقول وارستہ و بہار و بحر بمعنی نوشا نوش پیالہ شراب است (میر نجات ۵) از قفیہان شدہ و مدمنع جام بادہ را ٭ در صبوحی بانگ ایجا ایج می دانیم ما ٭ مولف | عرض کند کہ این اصطلاح زبان ترکی است و مرادف نوشا نوش فارسی و الف درمیان دو اسم بقول محققین فرس ۔ الف الصاق نام دارد و افادۂ معنی اتصال دہد چنانکہ شباشب |

مخفی مباد که ما بر لغت آیچ صراحت کرده ایم
که امر حاضر است از مصدر ترکی ایچمق به معنی
بنوش و ترکیان اینجا ایچ را بمعنی بنوش و بنوشان
و متصل بنوش۔ استعمال میکنند و بقاعدهٔ شان
الف اتصال درمیان تکرار صیغهٔ امر افادهٔ
همین معنی کند۔ ما گوئیم که نوشا نوش در فارسی
مرادفش بهمین معنی باشد زیرا که نوش امر حاضر است
از مصدر نوشیدن۔ فارسیان (نوش نوش و
نوشا نوش) هر دو را بمعنی متصل بنوش استعمال
کرده اند (سنجر کاشی ؎) نشنید در لعاب
بارگاه مغفرت فردا ؛ ز نوشا نوش مستان
منفعل بانگ اذان ما ؛ (وله ؎) چو بیدارم
کنند از خواب مستی چشم آن دارم ؛ که همسنگ
اذان گیرند بانگ نوش نوشم را ؛ مخفی مباد
که درین هر دو شعر سنجر کاشی۔ نوشا نوش و
نوش نوش را بانگ مستان گفته۔ پس معنی
آن غیر از اتصال امر نتوان گرفت و اگر
بقول محققین فرس نوش را اسم مصدر نوشیدن
و الف نوشا نوش را الف اتصال میان دو
اسم گیریم معنی آن (نوشیدن باتصال) باشد
و این معنی مصدری درین هر دو شعر درست
نمیشود و با بانگ مستان تطابق نه پذیرد۔ پس هیچ
نیست که این قاعدهٔ جدید را که از کلام فرس
بدست می آید از دست دهیم و بتبعیت محققین
فرس که قواعد شان وحی آسمانی نیست مقصود
را فوت کنیم محققین فرس از ابنای جنس ما هستند
چیزیکه بتلاش شان نیامد نه نوشتند و ترک
شان دلیل آن است که سندے نیافتند و غور
برین مسئله نکردند هرگاه تحقیق این قسمت ما
داده اند نباید که اجتهاد را از دست دهیم
و جا دارد که نوشا نوش را بدون الف اتصال
امر حاضر نوشانیدن و نوشیدن گیریم همچون
(نوش نوش) که مجرد تکرار امر حاضر هم معنی
اتصال پیدا کند اند بصورت (نوشا نوش)

متصلاً بنوش ان دبنوش باشد و اصل (نوشانوش) (نوشان نوش) بود نون دوم را تخفیفاً حذف کردند دیگر هیچ۔ بالجمله الف بقول صاحب تحقیق القوانین بر نہ قسم بود ازینکه ما بر لفظ آلف این اقسام را ترک کرده ایم ہمدرینجا تلافی مافات کنیم۔ (۱) الف دعا که بنا بر حصول مفهوم دعا در صیغهٔ واحد غائب فعل مضارع معروف پیش حرف اخیر آورده شود چنانکه بلفظ بوآد و دہاد و رساناد و کرداناد و بقیه بحث این بر ہر یک لفظ بیاید۔ (۲) الف عطف که در دو کلمهٔ متغائر واقع شده مفید معنی واو عطف باشد چنانکه در تکاپو۔ سالاماه۔ شباروز کمابیش (۳) الف الصاق که بمعنی مع در دو اسم متجانس آمده افاده معنی الصاق واتصال دہد چنانکه در دمادم۔ دوشادوش۔ سالاسال شباشب۔ (۴) الف انحصار که بمعنی تا ے انتهائی میان دو اسم واقع گشته مفید مفهوم

همه وتمام بود چنانکه در سراسر۔ سراپا۔ یعنی از یک سر تا سر دیگر و از سر تا پا۔ (۵) الف ندا که بآخر اسم غیر صفت و اسم صفت متصل شده بمعنی اے باشد چنانکه در خدایا صنما۔ بزرگا۔ بزرگی وہا۔ (۶) الف مصدر که باسم صفت لاحق گشته فائده معنی مصدر دہد چنانکه در پہنا۔ ژرفا۔ درازا۔ فراخا۔ بمعنی پہن وژرف شدن و دراز و فراخ بودن (۷) الف فاعل که بآخر صیغه واحد امر مخاطب معروف متصل شده مفید معنی اسم فاعل بود چنانکه در بینا۔ دانا۔ شنوا۔ گویا۔ بمعنی بیننده۔ داننده۔ شنونده۔ گوینده۔ و فرماید که جائے چنین الف مفید معنی اسم مفعول نیز باشد وبرین تقدیر بالف مفعول موسوم گردد چنانکه بلفظ پذیرا (مخفی مباد که ما بر اسم فاعل و اسم مفعول ترکیبی بحث این کرده ایم) (۸) الف تاکید که بنا بر تاکید

مفہوم دعا بعد الف دعا آورده شود چنانکہ
در پاوا۔ مپاوا۔ رساوا۔ مرساوا (۹) الف
مبالغہ کہ باسم صفت لاحق گشتہ افادہ معنی مبالغہ
وبد چنانکہ در بدا۔ خوشا۔ خنکا۔ فرخا۔
(انتہی کلامہ) **مولف** عرض کند کہ (۱۰)
الف اتصال کہ درمیان دو امر حاضر یک
مصدر آمد وافادہ معنی اتصال فرمایش و
حکم کند و این کلیہ عام نباشد بلکہ در بعض
مصادر کہ استعمال این بنظر آمد ہمچون نوشا
نوش کہ نوش امر حاضر مصدر نوشیدن است
ہرگاہ درمیان تکرار (نوش) الف اتصال
آوردند معنی آن متصل بنوش۔ گردید چنانکہ
سندش بالا گذشت (اردو) پیے جانا
پینا پلانا۔ پیے جاؤ پیو پلاؤ۔ نوشا نوش کا استعمال
بھی انہیں معنوں مین اردو مین ہوا ہے (مومن
(ناسخ سہ) عید ہے اک شب چلو ملکر پئین
ہم تم شراب ٭ آج وہ دن ہے کہ میخانہ مین
نوشا نوش ہے ٭ (دولہ سہ) ہے یہ روزہ ونکا
سبب نفرت ہے اکل وشرب سے ٭ کیا
حسد زاہد کو ہے رندون کی نوشا نوش کا ٭
(ظہیر دہلوی سہ) واعظ نادان کو کیا
معلوم اپنا حال دقال ٭ تو بہ استغفار دل مین
لب پہ نوشا نوش ہے ٭

**اے حیف** بقول بہار در مقام دریغ
وتاسف گویند۔ نور الدین ظہوری فرماید
(سہ) مہر او گرپا ز دل بیرون نہد اے
حیف دل ٭ لطف او گر دست بردارد زمن
ایوائے من ٭ خان آرزو در چراغ فرماید
کہ لفظی است کہ در مقام دریغ گویند چنانچہ
ایوائے وظاہرا منادے کہ فلان باشد
محذوف است۔ صاحبان بحر وانند ہم ذکر
کردہ **مولف** گوید کہ ما بر لغت آے ذکر این
کردہ ایم۔ (اردو) ایوائے۔ بقول
امیر۔ فارسی۔ ایک کلمہ ہے جو حسرت وافسوس

| | |
|---|---|
| کی جگہہ بولا جاتا ہے ذ جرأت ؎ ۲ ضطرب ہون مین وہ دیوانہ کہ جس کا ایوا سے پ نہ گلستان مین لگے جی نہ بیابانون مین پ **اے خاک بران سر کہ درو مغز وفا نیست** | واز بیان معنی ومحل استعمال سکوت ورزیدہ **مولف** گوید کہ بار مقولۂ ذ اے بران سر کہ درو مغز وفا نیست ) ذکر این کردہ ایم |
| مقولہ - صاحب امثال فارسی ذکر این کردہ | دارد و ) دیکھو اسے بران سر کہ درو مغز وفا نیست ؎ |

**ایخان** بقول صاحب ضمیمۂ برہان با خاے نقطہ دار بروزن ریحان نام ولایتی است از ترکستان - صاحب ہفت ہم بحوالۂ دستور ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این معلوم نشد لغت ژند و پاژند است ( اردو ) ترکستان کی ایک شہر کا نام ایخان ہی -

**ایخشت** بقول برہان وجامع بفتح اول وضم ثانی وسکون خاے نقطہ دار وضم شین قرشت و فوقانی ساکن فلزات را گویند کہ طلا و نقرہ و مس وآہن وسرب وقلعی و روی وامثال آن باشد - صاحب سراج فرماید کہ ہر یکے از فلزات مثل زر وآہن وغیرہ صاحب ناصری بذکر معنی مذکور فرماید کہ در جہانگیری وبرہان دیدہ شد ولیک در رشیدی نیافتیم - صاحب جہانگیری فرماید کہ زر وسیم ومس وآہن وروی وچیوہ واسرب وارزیز وامثال آن را گویند وبتازی فلز **مولف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد وبعید نیست کہ ماخوذ باشد از لغات ترکی کہ بقول صاحب کنز یخشی بتحتانی اول وخاے معجمہ وشین معجمہ وتحتانی آخر در ترکی زبان بمعنی طیب وجید وفاخر آمدہ وتبدیل حروف موافق قیاس نیست واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ( اردو ) دہات - بقول آصفیہ

ہندی ۔ اسم مونث ۔ وہ کانی جوہر جس مین پگلنے اور گداختہ ہونے کی صلاحیت ہو ۔ فلز جیسے رانگ ۔ تانبا ۔ چاندی ۔ سونا ۔ سیسا ۔ جست ۔ پارہ ۔ حال مین پلاٹنیم ۔ ٹین وغیرہ اور بہی دہات دریافت ہوئی ہین ۔

**ای خواجہ کاری کہ خود بتوانی کہ کنی از دست غلام مخواہ**

مقولہ ۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ واز بیان معنی ومحل استعمال ساکت مولف عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را بر سبیل پند ونصیحت بحق مردمان سست استعمال کنند تا محتاج خدام نباشند (اردو) دکن مین کہتے ہین " اپنا ہاتہہ اپنا کام " اپنے جا کر دونون ہاتہہ ۔ صاحب محبوب الامثال کہا ہے " اپنا کاج ہا کاج " اپنا کام دوسرے پر نڈالو " اور اوسکے مقابل اسی فارسی مقولہ کو لکہا ہے اور ہماری رائے مین بہی وہ مرادف ہے اسکا ۔ جناب امیر مینائی نے " اپنا کام آپسی خوب ہوتا ہے " پہ لکہا ہی کہ جیسا اپنا کام اپنی کوشش سے ہوتا ہے دوسرے سے ویسا نہین ہوتا ۔ جہان کوئی دوسرے کے کام کو بیدلی سی کرتا ہی وہان طنز والزام سی کہتی ہین ۔

**ایدر** بقول برہان وجامع بکسر اوّل وفتح دال بروزن دیگر بمعنی (۱) اینجا و (۲) اکنون و (۳) اینک ۔ صاحب موید فرماید کہ بالفتح والکسر است و در بیان معنی متفق با برہان ۔ صاحبان ناصری وسروری وجہانگیری وسراج ورشیدی بر معنی اوّل قانع (سید حسن غزنوی ﷺ) ناوردہ برون چو منی در ہزار سال ۔ انیک تو ایدری فلکا و من ایدرم ۔ صاحب سخندان فرماید کہ در سنسکرت اتّر بتاے فوقانی مشدّد وبہ معنی

اینجا و ستّر بمعنی آنجا آمده و ہمان آتر در برج بہاشا بتغیر و تبدل السنہ آید ہر واہیر شده است و چون در ہندوستان این تبدیل واقع شده است پس اگر در فارسی بتغیر صورت آید رگرفت چہ محل تعجب است مولف عرض کند کہ آید ر را بقاعدهٔ فارسی مبدّل آتر توانیم خیال کرد کہ تاے فوقانی بدال مہملہ بدل شود ہمچون زرتشت و زردشت و توت و تود دستان و ہستان و تحتانی دوم علامت کسره باشد بقاعدهٔ ترکی کہ در فارسی ہم مروج است و جا دارد کہ لغت ہندی آید ہر را کہ صاحب ساطع ذکرش کرده بحذف ہاے ہوز گرفتہ باشند یا بالعکس آن ہندیان بزیادت ہاے ہوز از فارسی گرفتند و معنی اوّل و دوم محتاج سند استعمال باشد و بس (اردو) (۱) اوہر۔ بقول امیر ہندی (دایتہ سنسکرت) یہان۔ قریب۔ پاس (قلق سے) اے بی اے بی ذرا اوہر آنا ہ دیکھو آیا ہے ایک دیوانہ ہ (۲) دیکھو اکنون (۳) دیکھو اینک۔

## ای در تو میگویم دیوار تو ہم بشنو

مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت مولف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجائے زنند کہ مقصود شان باطلاع چیزے بکسے باشد کہ اگرچہ او حاضر مجلس است ولیکن قائل نمی خواہد کہ خطاب باو کند و میخواہد کہ او بدون خطاب از تقریرش خبردار شود یعنی روے سخن بسوے او نیست و مقصود اینست کہ او بشنود (اردو) دکن مین کہتے ہین ؎ مین تو دیوار کو کہتا ہون۔ چوہے سنین یا نہ سنین ؎ دیوار دیوار تو سن لے تا بہ معقولہ اس مقام پر کہا جاتا ہے کہ جب کہ کوئی بات

...یا ایسے شخص کو سنانا مقصود ہو جو اپنا مخاطب
...ح ہے بلکہ شریک مجلس ہے ۔

**...بدری** | بقول رشیدی و سروری بدال
...اسے مہملتین بر وزن میدری بمعنی اینجائی
...شد (ناصر خسرو ؎) مرا گفت اینجا غریب است
...نت ؛ بدو کن عنایت کہ تنت ایدری آید
...یم سنائی ؎) عقل و جان آنجہانی زا رعیت
...ر چو شرع ؛ زانکہ دیوانہ است و مردہ
...قل و جان ایدری ؛ صاحبان برہان و
...سری و سراج و شمس و جہانگیری ہم بذیل
...ر ذکر این کردہ اند بمعنی اینجائی ۔ مولف
...ض کند کہ صاحب انند بذیل آیدر این را
...منی آنجائی نوشتہ تسامح او بیش نیست بالجملہ
...ید بجاے خود مذکور شد فارسیان یاے
نسبت ور آخرش زیادہ کردہ بہ معنی
اینجائی استعمالش کردہ اند دیگر ہیچ و
آنچہ حکیم سنائی آیدری را بہ معنی دنیا
دار آوردہ کنایہ ایست کہ اینجائی
مرادف آنست (اردو) اس جگہ کا
رہنے والا ۔ دنیا دار ۔ اہل دنیا ۔

**اے دریغ** | بقول بحر و بہار در مقام تاسف
گویند مرادف اے حیف کہ بجایش گذشت ۔ صاحب
انند ہمزبان شان ۔ مولف گوید کہ دریغ بقول بحر
بکسر اول و ثانی و تحتانی مجہول کشیدہ و بغین
نقطہ دار زدہ کلمہ ایست کہ آنرا در مقام تاسف
و حسرت گویند و بمعنی افسوس و اندوہ و تشو
نیز آمدہ ما اشارۂ این بر اسے کردہ ایم
(اردو) دیکھو اے حیف ۔

**...ید ع** | بقول برہان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی و عین بے نقطہ بہ لغت رومی
...دوائی است کہ آنرا خون سیاوش گویند و بعربی دم الاخوین خوانند ۔ صاحب
...لغت ہمزبان برہان ۔ صاحب محیط بر ایدع فرماید کہ بفتح ہمزہ و سکون یای تحتانی

صمغ سرخ است کہ آن را دم الاخوین گویند و ہم او بردم الاخوین فرماید کہ برومی قنطاسی واایدع و بسریانی درّوا و ماَرا و بعربی قاطر الدم و دم التنین و دم الثعبان نیز و بفارسی خون سیاوشان و بہندی ہیرا دوکھی و رنگ بت و ملوزنگوٹ نیز گویند و در ماہیت آن اختلاف است نزد بعضے صمغ چوب بقم است و بعضی گفتہ اند کہ صمغ بقم نیست زیرا کہ از جاہائے کہ دم الاخوین را می آورند مانند حبشہ و زنگبار در ان مواضع بقم نمی شود و گویند کہ آن عصارۂ قثار الحمار است و گویند عصارۂ خشک کہ سرخ رنگ است و گیلانی وغیرہ گویند کہ صمغے است سرخ مائل بکبودی و از جزیرۂ سقوطری آورند و درخت این صمغ شبیہ بحیّ العالم است و در بلاد اقلیم اوّل و در بعض بلاد اقلیم ثانی می روید و شاخہاے آن کج و زرد و شکن باریک پوست و برگ آن شبیہ ببرگ قوطولیدون مشرف ۔ و دقیق و گل آن زرد و تخم آن سیاہ و چون ساق این نبات را شرط زنند از ان رطوبتی سرخ سریع الجمود و تفرق کی سیلان میکند سرد و خشک در سوم است و گویند در دوم ۔ قاطع نزف الدم از ہر موضعی کہ باشد و صرف میشود در اضمدۂ مانع انصباب مواد ملصق قروح و جراحات تازۂ دامیہ مصلح قروح و امیل منفجرہ و منافع بسیار دارد (الخ) حاصل این است کہ لغت رومی است کہ فارسیان استعمالش کردہ اند (اردو) دم الاخوین بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مونث ۔ لغوی معنی دو بھائیوں کا خون ۔ دم سیاوشان ۔ ایک سرخ گوند کا نام جو اکثر رنگنے اور دوا میں ڈالنے کے کام آتا ہے ۔

**ایدامید** بقول برہان با میم بالف کشیدہ بر وزن میخ اسید بلغت سریانی درختی است

۔ بہ ن آن مانند پشم است و خاصیت وے آنست کہ شکم بہ بندد۔ صاحب محیط این را
ایدمامیر نوشتہ فرماید کہ بکسر ہمزہ و سکون یاے تحتانی و دال مہملہ و فتح میم و الف و کسرہ
میم و سکون یاے تحتانی و راے مہملہ۔ لغت یونانی است و آن چیزے است شبیہ
بہ پشم و مائل بسبزی و پر شاخ و بر شاخہاے درخت وحشی متکون سرد و خشک است و جہت
اسہال مجرب و پاشیدن سوختہ و غیر سوختہ آن جہت نزف الدم جراحات کہنہ و نو سوختہ
آن جہت قروح لغایت موثر۔ منافع بسیار دارد مولف عرض کند کہ حیف است کہ
اسم این در دیگر السنہ محقق نشد این قدر تحقق شد کہ این لغت فارسی زبان نباشد
(اردو) بقول برہان ایک درخت کا نام جس کا تنہ پشم کے مانند ہوتا ہے اور بقول
صاحب محیط ایک چیز ہے جو پشم کے مانند ہے دکن میں اسکو قرقدار کہتے ہیں۔

**ایدند** بقول برہان و جامع و سروری و سراج بکسر اوّل بروزن بے بند بمعنی
اند و آن عددے باشد مجہول کہ بدہ نرسد و آنرا بعربی بضع خوانند۔ صاحب
جہانگیری و ناصری فرماید کہ باوّل مکسور و یاے معروف و دال مفتوح بمعنی اند
آمدہ کہ بتازی آنرا بضع و نیف خوانند واز فرخی سند آرد (ع) ہر کجا مردم رسید
و ہر کجا مردم رسند ؛ تو رسیدستی و لشکر بردہ ایدند بار ؛ **مولف** عرض کند
کہ بمعنی چند و مرادف اند و اسم جامد فارسی قدیم و حقیقت اند بجایش مذکور شد۔
معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو اند کے پہلے معنے۔

**ایدون** بقول برہان بفتح اوّل (۱) بروزن و معنی اکنون است کہ این زمان

والحال باشد و بکسر اوّل بمعنی (۲) اینچنین و (۳) اینجا ـ واین زمان واین دم واین ساعت ـ صاحب جهانگیری فرماید که باوّل مفتوح بمعنی اکنون است واز شیخ نظامی سند آرد (شعر) گر ایدون که آید فریدون بمن ؛ گرفتار گردد هم ایدون بمن ؛ (استاد فرخی شعر) مردمی آموخت است ومردافگندن ؛ باز نیاید همی بعالم از ایدون ؛ و فرماید که باوّل مکسور وو معنی دارد اوّل بمعنی اینچنین بود چنانکه خواجوے کرمانی گفته (شعر) برروے تو این همه آشفته گروند ؛ سرّیست زادصاف تو ایدون زنکوئی ؛ ودیگر بمعنی اینجا آمده چنانکه آندون بمعنی آنجاست ـ حکیم ناصر خسرو فرماید (شعر) زان همی خواهی که باشی بیخوری تا چون زنان ؛ سرزرعنائی گهے ایدون وگه آندون کنی ؛ صاحب ناصری همزبان جهانگیری ـ صاحب موید فرماید که بالفتح بمعنی اکنون است وبحوالۀ شرفنامه فرماید که بالکسر با یاے فارسی بمعنی این چنین آمده ـ صاحب رشیدی همزبان موید وصاحب سراج نوشته که بالفتح بروزن ومعنی اکنون و بالکسر بمعنی اینچنین واینجا واین زمان واین دم وفرماید که در برهان همچنین نوشته امّا تفرقه بیجاست اکنون واین دم مغائرت ندارند وعجب از بلے پروا نویسی صاحب این نسخه ونیز فرماید که تحقیق ایدون ورآندون گذشت مولف عرض کند که ما ـ برآندون صراحت ماخذ نکرده ایم بنا بر علیه همه رینجا تلافی مافات کنیم که آن واین معروف است ودون بزبان ترکی بقول صاحب کنز شب گذشته را گویند پس معنی حقیقی ایدون این شب گزشته وآندون آن شب گزشته باشد ـ فارسیان بتخفیف نون این وآن ایدون وآندون را استعمال

کردہ اند ومعنی مجازی ایدون درفارسی اینوقت وآندون آنوقت ودیگر معانی ۔ مجاز مجاز۔ سند اول ودوم براے معنی اوّل درست است وسند سوم خواجوے کرمانی بمعنی اوّل ہم صادق می آید واز سند چارم حکیم ناصر خسرو معنی آنیسو پیدا میشود نہ اینجا ۔ (اردو) (۱) دیکھو اکنون (۲) ایسا ۔ بقول امیر۔ ہندی (اید رش سے بگڑکر بنا ہی جو سنسکرت مین انہی معنون مین ہے) اسطرح ۔ یون ۔ یہہ ۔ فقرۂ امیرؒ مینے ایسا سنا ہے کہ آج دونون بہائیون مین چل گئی ۔" (۳) دیکھو اینجا ۔

**ایدی** بقول برہان وجامع وجہانگیری بفتح اوّل وسکون ثانی وکسر ثالث وسکون تحتانی (۱) بمعنی نیز باشد کہ بعربی ایضاً خوانند وظاہرا درین معنی بالغت اندی تصحیف خوانی شدہ باشد مولّف عرض کند کہ چرا نگوئیم کہ باین معنی مبدل اندی باشد کہ گذشت ۔ نون بہ تحتانی بدل شود چنانکہ امخ واویخ ۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد حالا بزبان معاصرین عجم متروک (اردو) بہی ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی حرف عطف ۔ نیز ۔ دیکھو اندی کے چہٹے معنے ۔

**ایذون** صاحب سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی فرماید کہ بذال معجمہ بروزن بیرون (۱) بمعنی اکنون باشد وبحوالۂ تحفہ ورسالۂ میرزا فرماید کہ (۲) بمعنی چنین وفرماید کہ از اشعار استادان نیز این معنی ظاہر میشود چنانکہ حکیم فردوسی گوید ؎ در ایذون کہ اسپم نباید پدید ؛ سر اندر ایسے سرکجا ہم برید ؛ وفرماید کہ شیخ سعدی نیز مناسب اینمعنی فرمودہ ؎ در ایذون کہ دشوار آید سخن ؛ وگر انچہ دشوار باشد مکن ؛

| | |
|---|---|
| مولّف عرض کند کہ ازین ہر دو سند (۲) بمعنی اینجا پیدا میشود و ایدون کہ بدال مہملہ گذشت شامل است بر معنی اینجا ہم باتے حالِ جزین نباشد | کہ این مبدّل ایدون است کہ دال مہملہ بذال معجمہ بدل شود ہمچون آذر و آذر (اردو) دیکھو اکنون و ایدون۔ |

ایر بقول برہان و جامع بکسر اوّل و سکون ثانی و راے قرشت (۱) جوششی باشد ریزہ و با خارش و سوزش بسیار و آنرا العربی شَری گویند و بقول رشیدی و سروری بر وزن تیر دانہاے خورد کہ بر اندام برآید و خارش و سوزش بسیار کند و صاحب ناصری فرماید کہ جوششی باشد ریزہ و با خارش و سوزش کہ بسبب خون بصفرا آمیختہ بشرہ را سرخ گرداند۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ و ترجمۂ این ہندی پِتّی آوردہ و فرماید کہ می تواند کہ آنرا باشد بنون مخفف از وب پس قو یا خواہد بود۔ صاحبان جہانگیری و شمس و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مولّف عرض کند کہ بہ تحقیق ما آیر و راے قو یاست و اسم جامد فارسی زبان است بعض معاصرین عجم تصدیق این می کنند۔ صاحب خزانۃ اللغات ہم این را لغت فارسی گفتہ (اردو) پتّی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مونث۔ ایک بیماری کا نام ہے جو خون کے جوش کہانے سے دفعۃً ددوروں کی شکل مین جسم پر ظاہر ہو جاتی ہے اور اس کی سبب سے تمام بدن مین خارش ہونے لگتی ہے چونکہ یہ صفراوی مادّہ ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوا۔

(۲) ایر بقول برہان و جامع بہ معنی دتّل ہم آمدہ است۔ صاحب ناصری و ہفت ہم ذکر این کردہ۔ صاحب سراج نسبت این فرماید کہ بعضی بہ معنی دتّل نیز گفتہ اند و این اصل

ندارد مولف عرض کند کہ مجازمعنی اوّل است کہ گذشت گاہی بطوق مرض شتّری وسبل ہم پیا
می شود (اردو) وسیل ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ پھوڑا ۔ دلدار پھوڑا ۔

(۳) ایر ۔ بقول برہان بالفتح اوّل آلہ تناسل را گویند ۔ صاحبان ناصری وجامع ہم
ذکر این کردہ اند ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ باین معنی عربی است مولف عرض کند کہ صاحبا
این را بذیل لغات فارسی آوردہ فرماید کہ بمعنی ذکر یعنی کیر باشد و صاحب محیط المحیط
ہم کہ محقق محاورۂ عرب است ذکر این کردہ پس ظاہر ست کہ باین معنی لغت فارسی نیست
(اردو) آلہ تناسل (دیکھو ایو الحیتہ)

(۴) ایر ۔ بقول صاحب شمس بالکسر لغت فارسی است بمعنی باد گرم و باخو و است
از آوار بالضم کہ بمعنی باد شمال باشد و فرماید کہ بدین معنی بالفتح نیز آمدہ است دیگر کسے
از محققین فرس ذکر این معنی نکرد مولف عرض کند کہ باین معنی لغت عرب است چنانکہ صاحب
منتہی الارب گوید کہ ایر بالفتح نرہ و باد صبا و باد شمال و بالکسر باد صبا و باد شمال
و ہر باد گرم (اردو) گرم ہوا ۔ مونث ۔

**ایرا** بقول برہان بر وزن و معنی زیرا و از براے آن و ازین جہت ۔ صاحب
موید فرماید کہ با یاے فارسی بمعنی زیرا است ۔ صاحب ناصری گوید کہ بہ معنی زیرا بو
کہ از زیرا نیز آمدہ یعنے ازین جہت و باین جہت (حکیم خاقانی سے) دانی زچہ مہرت
رویم ایرا ۔ بسیار دمیدم آتش غم ۔ صاحب سروری فرماید کہ بمعنی از بہر آن باشد
(خواجہ شیراز سے) شیراز معدن لب لعل است و کان حسن ۔ من جوہری مفلسم ایرا

مشنو شم ؎ صاحبان جامع و رشیدی و جہانگیری و انند و شمس ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ اشارۂ این بر (ازیرا) کردہ ایم کہ بجایش گذشت و صراحت ماخذ این ہمہ را انجا مذکور بالجملہ این مخفف ازیرا باشد (اردو) دیکھو ازیرا ۔

ایراد بقول بہار بہ معنی فرود آوردن و فرماید کہ بالفظ کردن و گرفتن مستعمل ۔ صاحب موید بذیل لغات عربی آوردہ گوید کہ بہ معنی حاضر کردن و فرود آوردن باشد مولف عرض کند کہ لغت عرب است بروزن اکرام بقول منتخب بہ معنی فرود آوردن چیزے برگشتہ وارد کردن و بقول محیط المحیط و منتہی الارب آوردن و حاضر آوردن بر مورد ۔ بالجملہ فارسیان این را با مصادر فرس مرکب کردہ بمعنی وارد کردن و شدن و پیش کردن و اعتراض کردن استعمالش کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) ایراد ۔ بقول امیر ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ وارد کرنا ۔ (اعتراض کا) کرنا اور ہونا کیساتھ مستعمل ہے اس کی مثال ملحقات میں آئیگی ۔

ایراد کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و بہار ہم بذیل ایراد این را آوردہ ولیکن ہر دو از بیان معنی سکوت ورزیدہ اند مولف عرض کند کہ بہ معنی پیش کردن و وارد کردن باشد (علی ترکمان ۵) ز دستگاہ سخن باز مطلعی دیگر ؎ بہ دو تم دشمن شاہ جہان کنم ایراد ؎ (اردو) بیان کرنا ۔ پیش کرنا ۔ وارد کرنا ۔ لانا ۔

ایراد گرفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و بہار بذیل ایراد این را آوردہ مولف عرض کند کہ بہ معنی اعتراض کردن باشد (سنجر کاشی ع) اگر طفل نگاہم

ید گستاخانہ بر رویت ۔ کرم فرما کہ برنادان
ے ایراد کم گیر۔ (اردو) ایراد کرنا۔
عتراض کرنا۔ گرفت کرنا۔ امیر نے ایراد
ما کا ذکر آیراد کے ذیل مین فرمایا ہے۔
اتش ؎ شاعرون نے قد موزون کو
سے دیکھا ہے ۔ مصرع سرو پہ ایراد
ا کرتے ہین ۔ (قلق ؎) قول اپنا یہہ
ہے یہہ عین مراد ۔ معترض شوق سے
رسے ایراد ۔

**ایراد نمودن** استعمال۔ صاحب
صفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت

**مولّف** عرض کند کہ بہ معنی بیان کردن و
وارد کردن باشد مرادف ایراد کردن
کہ گذشت د واعظ کاشفی نثر" از ابیات
عربی و فارسی و فقرات خطابی و جوابی
انچہ احسن و اشہر بود ایراد نمود" (اردو)
دیکھو ایراد کرنا۔

**ایراد یافتن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت **مولف**
گوید کہ بہ معنی وارد شدن و بیان شدن
باشد چنانکہ منشی اصفہانی گفتہ (نثر) "چون
بمقتضاے طبع ایراد یافتہ (اردو) بیان ہونا

**ـیراف** بقول برہان بکسر اوّل وسکون ثانی و ثالث بالف کشیدہ و بفاے زدہ
م پدر آرو است کہ پارسیان اورا پیغمبر میدانستہ اند۔ صاحب ناصری فرماید کہ
م پدر آرو است کہ اورا آرو ایراف خوانند و پارسیان زردشتی اورا حکیم مرتاض
ال دانند۔ صاحب سراج فرماید کہ بیاے معروف و راے مہملہ یا الف کشیدہ
ـفا نام پدر زردشت پیغمبر مجوس۔ صاحبان جامع و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مولّف**
رض کند کہ صاحب انند صراحت کردہ است کہ این لغت فارسی است و دیگر محققین

کہ ذکر این کردہ اند پابند لغت فرس اند ومعلوم نشد کہ وجہ تسمیۂ این چہ باشد وہمین لغت در عربی زبان بہ معنی فراخ افتادن سایہ و دراز گردیدن آنست (کذا فی منتہی الارب)۔

(اردو) ایراف۔ زردشت کے باپ کا نام جو مجوسیون کے پاس پیغمبر سمجھا جاتا ہے۔

**ایراک** | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است بمعنی زیراکہ۔ صاحب ناصری بذیل ایرا ذکر این کردہ۔ خان آرزو در سراج این را ایراکہ (بہ ہائے مختفی) آوردہ فرمایا کہ بروزن ومعنی زیراکہ برائے تعلیل وبمعنی ازین جہت وفرماید کہ ظاہر امخفف دازیراکہ وزیرا نیز مخفف آن است **مولف** عرض کند کہ چرا نگوئیم کہ مبدل زیراک باشد کہ زائے ہوز بالف بدل شود ہمچون زروغ واروغ (اردو) دیکھو ایرا۔

**ایرامان خانہ** | استعمال۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان بہ معنی ایرمان سرا است کہ خانۂ عاریتی وسرائے فانی باشد دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ عجمیان در اکثر لغات فارسی حرف ساکن را متحرک خوانند وایرمان را کہ سکون رائے مہملہ باشد بفتحش خواندہ باشند ونظر بر تلفظ شان الف اظہار فتحہ را بعد رائے مہملہ جا دادہ باشند باسے حال مزید علیہ ایرمان خانہ است کہ می آید وصراحت ماخذ ہمدرانجا کنیم (اردو) دیکھو ایرمان خانہ۔

**ایران** | بقول برہان وجہانگیری وناصری وجامع بروزن پیران (۱) نام ہوشنگ بن سیامک باشد **مولف** گوید کہ علم است ووجہ تسمیہ دریافت نشد (اردو) فارسی مین ایران۔ ہوشنگ بن سیامک کا نام ہے۔

(۲) ایران - بقول برہان ولایت عراق وفارس وخراسان وآذربایجان واہواز وطبرستان وبیشتر از حدود شام را نیز گویند - صاحب ناصری انچہ در بیان این معنی گفتہ ازان وجہ تسمیہ ہم پیدا میشود فرماید کہ نام ہوشنگ بن سیامک است وولایت متعلق باو را بنام او ایران خواندند و بعد از وی چون ملک بہ پسرش پارس نام رسید ایران را پارس خواندند و زبان پارسی منسوب بدوست و فرماید کہ ایران ملکتی وسیع بودہ و ہر جاے دیگر نامی داشتہ کہ تغیر یافتہ اکنون چنین معروف است - بلوچستان - کیچ - مکران - کرمان - غور - بامیان ہندوکش - سیستان - زابلستان - خراسان - ماورا النہر - رشت - اصفہان - مازندران - استرآباد - گرگان - فارس - لارستان - خوزستان - افغانستان - کابلستان - پنجاب - کردستان - شیروان - بابل - موصل - دیاربکر - واکنون بعض این بلاد بدست دیگران است و کل ولایات ایران را ایران شہری نامیدہ اند - استاد فرخی فرماید ؎ بایرانی چگونہ شاد خواہد بود تورانی ٭ پس از چندین بلا کامد ز ایران شہر بر توران ٭ انوری فرماید ؎ کار ہا بستہ بود بیشک در وقت وکنون ٭ وقت آنست کہ راند سوے ایران لشکر ٭ - خان آرزو در سراج فرماید کہ ملکی معروف و ولایت عراق وخراسان وآذربایجان واہواز وطبرستان وبیشتر از حدود روم داخل آنست و نام ہوشنگ بن سیامک نیز نوشتہ اند و ظاہر املک مذکور در تصرف پادشاہ مذکور بود کہ بدان نام شہرت گرفتہ واغلب کہ منسوب است بایرج کہ پسر سوم فریدون بود جیم را حذف کردہ الف ونون نسبت دران داخل کردہ اند ونظیر این توران است کہ

بہ تور کہ ہم پسر فریدون بود نسبت دارد (اردو) ایران ۔ بقول امیر۔ عرب سے یورپ طرف ہے تخمیناً نوے لاکھ آبادی اور ساڑھے چار لاکھ میل رقبہ ہے ۔ طہران اسکا دارالسلطنت جس کی آبادی قریب قریب ساٹھ ہزار کے ہے ۔ انگور سیب اور خوشنما پھول وہان بکثرت پیدا ہوتے ہین ۔

**ایران شہر** بقول برہان بروزن ویران شہر نام اول نیشاپور است ۔ صاحبان جامع وسراج وجہانگیری وہفت ہم ذکر این کردہ اند وصاحب ناصری بذیل ایران این را آوردہ **مولف** عرض کند کہ منسوب بہ ہوشنگ کہ اورا ایران می گفتند یعنی شہریکہ آباد کردہ ایران است تقلب اضافت (اردو) فارسی مین ایران شہر ابتداءً نیشاپور کو کہتی تھی ۔ مذکر ۔

**ایرج** بقول برہان وجامع بکسر اول وسکون ثانی مجہول وثالث مفتوح بجیم زدہ (۱) نام پسر فریدون است ۔ صاحب ناصری گوید کہ بکسر اول وسکون ثانی وفتح ثالث نام پسر فریدون فرخ است کہ بدست برادران خود سلم وتور کشتہ شد ۔ ایران را باو منسوب داشتہ ایران خواندند وتوران راکہ از تور بود توران نامیدند (ہمین وجہ تسمیۂ ایران را صاحب سراج برایران نقل کردہ کہ بجایش گذشت) وفرماید کہ نفس فلک آفتاب را نیز ایرج خوانند وبمناسبت خوبروئی وخوش پیکری این نام با ونہادند کہ ہرکس اورا دیدے مہرا وگزیدے فردوسی در ہنگام ملاقات سلم وتور ولشکر ایشان با ایرج گفتہ ؎ با یرج نگہ کرد یکسر سپاہ ۔ کہ او بد سزاوار تخت وکلاہ ۔ بے آرام شان شد دل از مہر او ۔ بدل مہر ودیدہ پر از چہر او ۔ تا آخر الامر چنانکہ در تواریخ آمدہ است

اتفاق کردہ او را بکشتند ۵ بر فتند باز آن دو بیداد شوم ۞ یکے سوے چین و یکے سوے روم ۞ آخر بدست منوچہر کیفر یافتند و از قرار تواریخ این واقعہ در چہار ہزار و چہار صد سال پس از ظہور آدم بودہ است واللہ اعلم (انتہی کلامہ) صاحب سراج فرماید کہ بیاے مجہول و راے مہملہ مفتوح و جیم نام پسر خوردترین فریدون کہ ملک ایران باو دادہ بود و فرماید کہ قصہ کشتہ شدن او در کتب تواریخ مبسوط مکتوب است صاحب سفرنگ و ساتیر ہم ذکر این کردہ (اردو) فریدون کے سب سے چھوٹے بیٹے کا نام ایرج ہے جسکی جانب ایران منسوب ہے۔

(۲) ایرج - بقول برہان نفس فلک آفتاب را نیز گویند - صاحبان ناصری و جامع و سراج و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ نام فلک چہارم است و جز این نیست کہ اسم جامد زبان فارسی است - (اردو) چوتھے آسمان کو فارسیون نے ایرج کہا ہے۔

(۳) ایرج - بقول صاحبان برہان و جامع نام یکے از پادشاہان بابل ہم بودہ است - صاحب شمس فرماید کہ نام پادشاہ شہر بابل کہ یکے از سران لشکر کیخسرو شاہ بن سیاوش بود - صاحبان سراج و ہفت ہم ذکر این کردہ اند (اردو) شہر بابل کے ایک پادشاہ کا نام بھی ایرج تھا جو کیخسرو بن سیاوش کی لشکر کا سردار تھا۔

**ایرس** | بقول صاحب مخزن الادویہ اسم فارسی ایہل است مرادف آورس کہ بجایش گذشت و حقیقت اورس - بر آرس مذکور شد باتے حال این را مبدل اورس

گوئیم کہ واو بہ تحتانی بدل شد ہمچون انگور و انگیر (اردو) دیکھو ارس۔

**ایرسا** بقول برہان بکسر اول و سکون ثانی و ثالث و سین بے نقطہ بالف کشیدہ و بیونانی (۱) قوس قزح را گویند۔ صاحب رشیدی بذکر معنی فرماید کہ در فارسی یونانی نظر است بلکہ ظاہر آنست کہ یونانی است۔ صاحبان سروری و ناصری وانند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ انچہ صاحب شمس این را لغت عربی قرار دادہ تسامح او بیش نیست (اردو) دیکھو اغلیسون۔

(۲) ایرسا۔ بقول برہان نام بیخ سوسن۔ آسمان گون ہم ہست و چون گل آن زرد و سفید و کبودی باشد بنابران ایرسا نامیدہ اند چہ شبیہ بقوس قزح است۔ صاحب رشیدی فرماید کہ سوسن آسمان گون و بحقیقت نام قوس قزح است و بمجاز سوسن را گویند بعلاقہ الوان مختلفہ (ہکذا فی القانون) صاحب ناصری فرماید کہ سوسن آسمان گون بحقیقت نام قوس قزح است و بمجاز سوسن را گویند بملاحظۂ الوان مختلفہ بدین معروف و فرماید کہ در فارسی یونانی شبہہ است اما در فرہنگ و برہان آوردہ اند۔ صاحبان سروری وانند و شمس و ہفت ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب محیط برایرسا فرماید کہ بلغت یونانی معنی آن قوس قزح جہت مشابہت رنگ گل این بدان و کسوآرس نیز گویند و برومی آبریون و سریانی عقار اسوسائی نامند و بفارسی مشہور بہ بیخ بنفشہ است و آن بیخ سوسن آسمانجونی یعنی کبود کوہی است حشیشۂ آن با برگہاے طویل و سطبر و بلند شبیہ ببرگ سوسن بری مگر این دراز تر و لزج تر از ان واز وسط گیاہ آن ساقی برمی آید و بر سر آن گل مختلف رنگ مرکب از سفیدی و زردی و کبودی و بران نقطہ ہاے متوازی و برگ آن گل سہ

برگشتہ و اندک خوشبو و بیخ آن سخت و ذی گرہ و پہن و دراز بقدر انگشتے و خوشبو و پوست آن کبود و سرخ و زنگار رنگ و مغز آن مائل بزردی و سرخی و بعض بسیار سفید می باشد و چون کہنہ شود کرم خوردہ گردد۔ بقول شیخ الرئیس گرم و خشک در آخر دوم و گویند در اول آن ملطف و سخن و مفتح و منقی و منضج۔ جالی مع قبض اندک و آن حافظ صحت ارواح و قوی است ضماد و جوش دادہ آن ملین صلابات و او رام غلیظہ مزمنہ است و نافع قروح چرک ناک و منافع بسیار دارد و مولف گوید کہ ذکر این بر ایرس و ایرسا ہم گذشت (اردو) سوسن کی جڑ دیکھو ایرسا۔

**ایرسون** | بقول برہان با سین بے نقطہ بروزن نیلگون بیونانی طلق و زرورق را گویند و بشیرازی برفک خوانند۔ صاحب جہانگیری بذکر این فرماید کہ بہندی آبہرکہ نامند۔ صاحبان جامع و سروری و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ ما خاصیت و طبیعت این را بر آبرک بیان کردہ ایم۔ لغت یونانی است و در فارسی قدیم مستعمل۔ حالا معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو ابرک۔

**ایرش** | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر اول و فتح ثالث و سکون شین معجمہ لغت فارسی است و آن نام ملکی است دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ ترک این بربیان تفنن داشت (اردو) فارسی مین ایک ملک کا نام ایرش ہے۔

**ایرقان** | بقول برہان با قاف بروزن میہمان بلغت رومی حنا را گویند و آن برگ و ختی باشد کہ بکوبند و خمیر کنند و بر دست و پاے بندند۔ صاحب ہفت ہمزبان برہان مولف عرض کند کہ مزید علیہ ارقان کہ بجایش گذشت تحتانی بعد الف زیادہ شد چنانکہ استاون و

ایستادن (اردو) دیکھو ارجان۔

**ایرگ** بقول برہان بکسر اوّل وسکون ثانی و ثالث و کاف فارسی لغت ژند وپاژند بمعنی مردم باشد چہ ایرگان مردمان را گویند۔ صاحب ناصری ذکر معنی بالا کردہ فرماید کہ برہان چنین گوید و در فرہنگہا ندیدہ ام۔ صاحبان انند و ہفت ہمزبان برہان **مولف** عرض کند کہ شک نیست کہ فارسیان ایرگان را بمعنی مردمان استعمال کردہ اند واز ہمین استعمال محققین نازک خیال ایرگ را واحدش قرار دادہ اند گر بخیال ما واحدش ایر است کہ بمعنی مرد۔ لغت ترک باشد چنانکہ صاحب لغات ترکی ذکرش کردہ فارسیان ہمان لغت ترکی را بزیادت ہاے نسبت ایرہ کردند و بقاعدۂ فارسی ایرگان جمعش آوردند نا واقفان قواعد و ماخذ لغت خیال کردند کہ ہرگاہ الف و نون جمع را دور کنیم واحدش ایرگ باقی می ماند و درحقیقت نہ چنین باشد بلکہ کاف فارسی تعلق است بقاعدۂ جمع براے الفاظیکہ در آخرش ہاے مختفی باشد چنانکہ بندہ و بندگان بخشندہ و بخشندگان۔ پس اگر سند استعمال ایرگ بدینمعنی بدست آید توانیم عرض کرد کہ کاف فارسی زائد است کہ در بعض لغات فارسی زبان کاف فارسی را زائد ہم آوردہ اند چنانکہ مروری و مروریگ و صاحب قوانین دستگیری ذکر این کردہ (اردو) مردم۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ (چونکہ یہ اسم جنس ہے۔ لہذا مفرد و جمع دونوں کے واسطے آتا ہے) عام لوگ۔ مرد۔ آدمی۔ مانس۔ منش۔ انسان۔ آدم۔

**ایرگان** بقول صاحب برہان با کاف فارسی بر وزن مہمان لغت ژند وپاژند بمعنی مردمان کہ جمع ایرگ باشد۔ صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند وپاژند ذکر

| | |
|---|---|
| این کردہ و ہیچ تصریح نکرد کہ کاف فارسی است یا عربی۔ صاحب ہفت ہمزبان برہان۔ صاحب موید ہم ذکر این کردہ۔ صاحبان ناصری و انند ہم بذیل ایرگ ذکر این کردہ اند مولف | عرض کند کہ حقیقت ماخذ این برایرگ عرض کردہ ایم (اردو) لوگ۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر۔ مردم۔ اناس۔ اشخاص۔ خلائق خلق اللہ۔ خلقت۔ بہت سے آدمی۔ |

**ایرمان** بقول برہان (۱) بروزن و معنی میہمان است (۲) مہمان طفیلی کہ برفاقت یاران و دوستان کہ بجائے بروند یا خود بے آنکہ او را طلبیدہ باشند بروند شخصے را نیز گویند کہ بے رضا در خانہ یا ملک کسی فرود آید۔ صاحب جامع فرماید کہ مہمان طفیلی ناخواندہ و شخصے کہ بے رضا در خانہ کسے فرود آید۔ صاحب موید فرماید کہ با یائے فارسی و راے موقوف است۔ صاحب سروری بحوالۂ فرہنگ بہ معنی مطلق مہمان آوردہ و از کلام رفیع لبنانی سندے پیش کردہ (شعر) بدخواہ تو زخانۂ ہستی چو رفت وگفت ؛ جاوید زی تو خانہ خدا کایرمان برفت ؛ صاحبان جہانگیری و ناصری و انند و سراج ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ بخیال ما این مفرس است۔ فارسیان از لغت ترکی ایرمک مفرس کردہ باشند و ایرمک بقول صاحب کنز بہ معنی وصول۔ وفد۔ بلوغ۔ پس تخفیف میم و کاف ایر را با لفظ مان کہ در فارسی زبان بہ معنی مانند و شبیہ آمدہ مرکب کردہ ایرمان را بہ معنی مہمان و طفیلی استعمال کردند بالجملہ در اسم جامد بودن این شکے نیست معاصرین عجم بر زبان ندارند و میہمان و طفیلی را برائے ہر دو معنی استعمال کنند و عجبے نیست کہ مزید علیہ ارمان باشد بزیادت تحتانی ہمچون استادن و ایستادن و بمجاز این را بہ معنی مہمان و طفیلی استعمال

کردند۔ بعض محققین ارمان را لغت ترکی گفتہ اند و مزید علیہ آن را بمعنی مفرس توان گفت۔

(اردو) (۱) مہمان۔ دیکھو آیندہ۔ (۲) طفیلی۔ بقول آصفیہ (ع۔ف) دوسرون کی طفیل گذارہ کرنیوالا۔ اورون کے وسیلہ سے ضیافت اڑانے والا۔ بن بلائے لوگون کے ساتھہ ہوکر دعوتون مین چلا جانیوالا۔ پچھلگو۔ دوسرون کا سر کہانے والا (اسیر ۵) استخوان کہانے سگ یار کے ساتھہ آگے ہما ۞ ہے مناسب کہ طفیلی ہی ہو مہمانی مین ۞

(۲) ایرمان۔ بقول برہان بمعنی عاریت۔ صاحب سروری برائے این معنی از خلاق المعانی سند آوردہ ۵ اے شرع پروری کہ گذشت از جناب تو ۞ اقبال ہر کجا کہ بود کا یرمان بود ۞ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ و این بیت را مال کمال اسمٰعیل گفتہ۔ صاحب رشیدی ہم ذکر این کند۔ و برائے سندش ہمان شعر رفیع لبنانی را بسند گیرد کہ صاحب سروری بحوالہ فرہنگ برائے معنی اوّل آوردہ۔ خان آرزو در سراج بذکر ہمہ معانی ایرمان فرماید کہ عجب است از رشیدی کہ مجرد ایرمان را بمعنی عاریت گفتہ و بیت رفیع لبنانی بسند آوردہ ایرمان را بمعنی عاریت درین بیت گرفتن بے معنی مطلق یا آنکہ اگر عاریت را بمعنی عاریتی گویند عبارات و الفاظ بیت غلط میشود زیرا کہ چیزی را عاریت گویند نہ شخص صاحب آن چیز را (انتہی کلامہ) صاحبان جامع و موید و ناصری و جہانگیری و انند ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ معنی دوم مجاز معنی اوّل باشد و بس۔ معاصرین عجم بدینمعنی بر زبان ندارند و جا دارد کہ بدینمعنی ہم مزید علیہ ارمان باشد کہ بجایش گذشت۔ و ارمان بمعنی ہر چیز عاریتی ہم آمدہ کہ بر معنی چہارمش ذکر کردہ ایم (اردو) عاریت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونث مستعار۔ ادھار۔ قرض۔

۱) ایرمان ۔ بقول برہان بہ معنی آرزو وارمان ہم گفتہ اند ۔ صاحبان جامع و موید و ہفت ہم
این کردہ اند ۔ خان آرزو در سراج نسبت این فرماید کہ بمعنی آرزو امالہ آرمان است
و چنانکہ گذشت مولف را با خان آرزو اتفاق است (اردو) دیکھو آرمان کے پہلے معنے ۔
۲) ایرمان ۔ بقول برہان بہ معنی حسرت وندامت وپشیمانی ہم آمدہ است چہ ایرمان خور حسرت
خورندہ را گویند ۔ صاحب شمس گوید کہ افسوس و دریغ باشد ۔ صاحبان سروری و موید و جا
مع ہم ذکر این کردہ اند ۔ خان آرزو در سراج نسبت این فرماید کہ توسے بہ معنی دریغ و
افسوس نیز آوردہ ظاہرا تمنا وحسرت است و وجہ اشتبا آنست کہ در معنی آن حسرت نوشتہ اند
این لفظ مشترک است کہ در استعمال بہ معنی دریغ وافسوس وآرزو وتمنا ہر دو می آید وتوسی
معنی اول فہمیدہ (انتہی کلامہ) مولف عرض کند کہ بدین معنی ہسم امالہ آرمان توان گفت
این است ماخذ این ومعنی حسرت وندامت ہم مجاز آرزو باشد (اردو) حسرت ۔ بقول
آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مونث ۔ افسوس ۔ تاسف ۔ کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس ۔ پشیمانی ۔ (ذاملکہ)
۞ پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے ۞ حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے ۞
۵) ایرمان ۔ بقول برہان نام شہرے و مدینہ ہم ہست ۔ صاحبان جامع و موید و سراج
ذکر این کردہ اند (اردو) ایرمان فارسی مین ایک شہر کا نام ہے ۔ مذکر ۔

| | |
|---|---|
| ایرمان خانہ \| بقول بحر ۔ (۱) خانہ عاریتی (۲) و دنیا را گویند ۔ صاحب موید فرماید کہ یاے فارسی و راے موقوف خانۂ عاریتی ۔ | این جہان ۔ لفظ مرکب با ایرمان کہ معنی آن حسرت و عاریت وخانہ کہ بہ معنی بیت است ۔ صاحب شمس ہم ذکر این کردہ مولف عرض کند |

که قلب اضافت است وبدین معنی اول حقیقی است ومعنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) عاریتی گھر (۲) دنیا۔ دیکھو اچاک۔

**ایرمان خور** بقول انند بحوالۂ برہان وہفت قلزم۔ بالکسر وضم خاے معجمہ حسرت خورندہ را گویند۔ صاحب برہان وہفت بذیل ایرمان ذکر این کردہ **مولف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) حسرت کرنیوالا۔

**ایرمان سرا** بقول برہان وبرہان جامع بروزن مہمان سرا (۱) خانہ وسراے عاریتی را گویند (۲) سرکوے معلوم وحسرت خانہ را نیز گویند (۳) دنیا را بطریق مجاز۔ صاحب بحر فرماید که خانۂ عاریتی و دنیا باشد وبقول صاحبان ناصری وجہانگیری وسراج ورشیدی بمعنی خانۂ عاریت وکنایہ از دنیاست **مولف** عرض کند که مرادف ایرمان خانہ بمعنی اول حقیقی است ودیگر معانی بمجاز وقلب اضافت باشد (اردو) (۱) عاریتی گھر (۲) حسرت کا گھر۔ کوچۂ یار۔ (۴) دنیا۔

**ایرن** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اول وفتح ثالث وسکون نون۔ لغت فارسی است بمعنی مایۂ شیر **مولف** عرض کند که حیف است که سند استعمال پیش نشد ودیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ نسیدانیم که مقصود صاحب انند از مایۂ شیر چیست وحیف است که ما در مصطلحات فارسی (مایۂ شیر) را نیافتیم که تصفیہ اے کردیم ولیکن بہ تحقیق ما این لغت فارسی نیست وبدین معنی مستعمل نشد البتہ لغت ترکی است بمعنی دوغ چنانکه صاحب کنز آوردہ وجا دارد که تسامح صاحب انند باشد که ترکی را فارسی نوشت ومقصودش (از مایۂ شیر) ہمان دوغ باشد۔ واللہ اعلم۔

(اردو) دہی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ جما ہوا دودھ۔ جغرات۔

**ایرنجن** | بقول صاحب سروری سیلے از طلا ونقرہ وغیرہا کہ بر دست وپا کنند واورنجن واورنجین نیز گویند ومولف فرماید کہ بحذف نون ہمزہ نیز آمدہ۔ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ تصحیف ابرنجن است کہ بہ یاے موحدہ گذشت وتصرف کاتبین کہ بہ یاے موحدہ یک نقطہ زیادہ کردہ اند حیف است از محقق اہل زبان کہ حلیہ لفظ را ذکر نکرد واگر این را مبدل ابرنجن گیریم خلاف قیاس است کہ موحدہ بہ تحتانی بدل نہ شود۔ البتہ این را مبدل اورنجن توان گرفت کہ بہ ہمین معنی گذشت واو بہ یاے موحدہ بدل شود ہمچو او وآب اندرین صورت مبدل مبدل باشد کہ خود اورنجن مبدل ابرنجن است بخیال ما تصحیف است وبس۔ ومعاصرین عجم ہم برزبان ندارند وسندے پیش نشد (اردو) دیکھو ابرنجن۔

**ایرنجین** | بقول سروری مرادف ایرنجن کہ گذشت دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** گوید کہ نسبت این ہم خیال ما ہمانست کہ برایرنجن ظاہر کردہ ایم واین ہم تصحیف ابرنجین است کہ بہ یاے موحدہ گذشت (اردو) دیکھو ابرنجین۔

**اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی** مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی واحسن ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ومحل استعمال ساکت **مولف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجائے زنند کہ لیاقت وطباعی کسے باعث ضرر وتکلیف او شود (اردو) بقول امیر یہی فارسی مثل اردو مین بھی مستعمل ہے اس جگہہ کہتے ہین جہان اپنی ہی ذہانت ولیاقت اپنی مصیبت اور ضرر کا باعث ہو۔

**ایرون** بقول برہان بادا و ونون وحرکت مجہول۔ گوگرد را گویند کہ جزو اعظم باروت است وفرماید کہ آن از کوہ مانند انار دانہ برمی آید۔ صاحب جامع فرماید کہ بروزن بیرون گوگرد زکیہ رتی است۔ صاحب ہفت بہ نسبت حلیہ لفظ گوید کہ بضم اول وسکون مثناۃ تحتانی وضم رائے مہملہ بواو مجہول رسیدہ و نون زدہ باشد بمعنی یا برہان متفق۔ صاحب محیط فرماید کہ ایرون بکسر اول زرنیخ زرد است وہم او بذیل زرنیخ فرماید کہ بیونانی ایرون خوانندش مولف عرض کند کہ متحقق شد کہ لغت یونانی است و ایرون گوگرد نیست چنانکہ محققین اول الذکرشا فرمودہ اند بلکہ زرنیخ باشد کہ ذکرش بر (ارسانیقون) گذشت وحقیقت گوگرد بجای خودش مذکور شود (اردو) ہرتال۔ دیکھو ارسانیقون۔

**ایری** بقول برہان بروزن میری بلغت ژندو پاژند (۱) مردم و (۲) مردمی را گویند صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل لغات ژندو پاژند ذکر این کردہ و بر معنی اول قانع صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند بہر دو معنی مولف عرض کند کہ آیہ بتخمیم کسرۂ ہمزہ و سکون را بترکی مرد را گویند چنانکہ صاحب لغات ترکی ذکرش کردہ۔ پس جزین نیست کہ فارسیان یاے مصدری در آخرش زیادہ کردہ ایری بمعنی مردمی استعمال کردہ اند ومعنی اول مجاز باشد۔ حیف است کہ سند معنی اول پیش نہ شد۔ اگر بدست آید توانیم عرض کرد کہ بدینمعنی تحتانی آخر زائدہ باشد چنانکہ پاے وجاے (اردو) (۱) دیکھو ایرگ (۲) مردمی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ انسانیت وفا۔ رعایت۔ مروت۔ لاحظہ۔ خلق۔ اہلیت۔ جوانمردی

دبیر ؎ ہان دل پہ نسرب ہو کوئی تیغ نگاہ کی ؛ دیکھیں تو مردمی تری چشم سیاہ کی ؛

**ایرین** | بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات بالکسر دہے کہ سلطان اویس بسلمان ساوجی بخشید و فرماید کہ سلمان وقتی کہ این دہ را درخواست سلطان بر کاغذ التماس او نوشت ؎ دہ ایرین کہ در حد و درست است ٭ بد ہید پیش التماس وے است ٭ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد (اردو) ایرین فارسی مین ایک قریہ کا نام ہے جو رَے کے مضافات مین واقع ہے۔

**ابزارپای** | بقول بہار کہ بدیل ازار آوردہ باشباع تحتانی مرادف ازارپا کہ بجایش گذشت۔ صاحب انند ہمزبان بہار **مولف** عرض کند کہ (ازارپا) بدون ہردو تحتانی بجائے خود گذشت وجزین نیست کہ این مرادف آنست بزیادت تحتانی بعد الف اوّل ہمچون اَستاد و اِیستاد و تحتانی آخر ہم زائد باشد چنانکہ جا و جاے (اردو) دیکھو ازارپا

**ایزارہ** | بقول برہان وجامع بازاے نقطہ دار بروزن بیچارہ ازارۂ خانہ را گویند وآن از دیوار مقدارے باشد از زمین خانہ تا کنار طاقچۂ مرتبہ پائین کہ در ہنگام نشستن پشت بران گذارند۔ صاحب سروری فرماید کہ بکسر ہمزہ و فتح راے مہملہ منفصل از جدران خانہ از جانب اسفل بگچ وغیرہ۔ صاحب موید فرماید کہ بالکسر آنکہ فرود دیوار دارند و گچ کنند۔ صاحب شمس ہمزبان موید۔ صاحب انند وہفت ہمزبان برہان۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ برہان ذکر این کردہ فرماید کہ این غلطی برہان است بدو وجہہ یکے آنکہ لفظ عربی است دوم آنکہ ازارہ بدون تحتانی است بروزن اجارہ۔ صاحب بول چال وصاحب ہنا ہم بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این بہمین معنی کردہ

**مولف** عرض کند کہ ما برآزا۔ ہ حقیقت ماخذش را ذکر کردہ ایم پس عیبے نیست کہ فارسیان تحتانی را بعد الف اول زیادہ کردہ اند ہمچون استا و وایستا د و بوجہہ این زیادتی توانیم کہ این مفترس گوئیم محققین عرب این را (ازارۃ الجدار) گویند و فارسیان مجرد آزارہ یا آیزارہ را بدین معنی استعمال کردہ اند: **اردو** آزارہ یا ایزارہ کے لفظی معنے ہاے نسبت کے ساتھہ وہ چیز ہے جو ازار سے منسوب ہو اور ازار عربی زبان مین چادر تہ بند اور شلوار کو کہتے ہین۔ الحاصل جس طرح عربون نے دیوار کے حصّہ زیرین کو جو پہلے طاقچے کے نیچے واقع ہو (ازارۃ الجدار) کہا ہے اسی طرح فارسی مین (ازارۂ دیوار) یا بقاعدۂ تبدیل (ازارۂ دیوار) کہنا صحیح ہے اسلئے کہ زاے ہوز قواعد فارسی کی رو سے جیم سے بدلی جاتی ہے جیسے سوز و سوج اور صرف آزارہ انہین معنون مین (ازارۂ دیوار) کا مخفف سمجھا جائیگا۔ الحاصل دکن مین اسکو ترنچہ کہتے ہین اور ترنچہ دیوار کے اوس حصّہ کا نام ہے جو زمین سے تین یا چار فیٹ کی بلندی تک یعنی پہلے طاقچے کے نیچے بہ نسبت دیوار بالائی کے کسی قدر ابھرا ہوا ہو یہہ ابھار چونے کی استرکاری یا مٹی کے گلابہ یا کہگل مین نمود کیا جاتا ہے اور سارے مکان کے اندرونی حصّہ مین دیوار کا یہہ ابھار ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا دیوار کو تہبند پہنا دیا گیا۔ اسی مشابہت سے فارسیون نے اسکو (ازارۂ دیوار) یا صرف آزارہ کہا ہے دلی اور لکھنؤ کی بول چال مین ترنچہ کے لئے ہمکو کوئی لفظ نہین ملا۔ جب ہمنے اپنے علمی رسالہ (لسان الہند والعجم) مین اس بحث کو چھیڑا اور معاصرین محاورہ دان سے استصواب کیا تو مولوی بشیر الدین احمد اول تعلقہ دار

سلطنت آصفیہ جامعۃ الرشید شمس العلما ڈاکٹر مولوی نذیر احمد مرحوم نے یہہ جواب دیا کہ دہلی کے معمار (تلینچا) کہتے ہین ۔ تلے کے معنے زیرین کے ہین یعنے حصۂ زیرین تلینچا اوس حصہ مکان کو کہتے ہین جو چھت سے نیچے ہو چنانچہ جناب شمس العلماے مرحوم نے ترجمۃ القرآن مین (رفع سمکہا فسواہا) کا ترجمہ یہہ کیا ہے کہ اس کا تلینچا ۔ خوب اونچا رکہا اور حاشیہ پر لکہا ہے کہ معمارون کی اصطلاح مین تلینچا چھت کی اونچائی کو کہتے ہین ۔ دکن کا ترنچہ ذرا ثقیل لفظ معلوم دیتا ہے ۔ پس یا تو اسے تلینچا کہنا چاہئے یا ازارۂ دیوار (انتہی کلامہ) ہم نے خیال کیا کہ دکن کا ترنچا بیشک وہی تلینچا ہے جو زبان اردو کا لفظ ہے ۔ جاہل معمارون نے اس مین تصرف کر کے ترنچا بنا لیا ہے ہمارا خیال یہ ہے کہ اگر بقول شمس العلماے مرحوم دلی والون نے تلینچا کا استعمال بمعنی (چھت کی اونچائی) کیا ہو تو وہ مجازی معنے ہین لیکن لفظ کی حقیقت اسبات کو ظاہر کرتی ہے کہ بیشک تلینچا وہی ہے جس کو دکن کے معمار ترنچا کہتے اور ممکن ہے کہ تلینچا کی اصل تلنچہ ہو تل زبان فارسی مین بقول برہان بفتح اول وسکون ثانی پشتۂ بلند کو کہتے ہین فارسیون نے اسپر نون زائد اور کلمۂ چہ (جو بحالت ترکیب تصغیر کے معنے پیدا کرتا ہے) بڑہا کر تلنچہ اوس حصۂ دیوار کا نام رکہا ہو جسکو بذریعہ استرکاری بلند اور ابہرا ہوا بنا لیتے ہین اور فارسی مین نون زائد کا قاعدہ یہی ہے جیسے گذارش و گذارشن پس تل کو تلن کر لینا خلاف قیاس نہین ہے ۔ اور لام کے بعد یاے تحتانی کی زیادتی بہی قواعد فارسی کے مطابق ہے جیسے استاد و ایستاد ۔ پس تلن کو تلین کر لینا بہی قواعد فارسی کے مطابق ہے اور ہاے ہوز کو الف کے ساتھہ بدل

ویسا ہی قواعد فارسی مین داخل ہے جیسے پاسہ کو پاسا کر لیا ہے پس تلنچہ کا مبدل و مزید علیہ تلنچا قرار پاتا ہے اور کچھ عجیب نہین کہ دہلی کا تلنچا فارسی زبان ہی کا لفظ ہو جس کے حقیقی معنے وہی ہین جنکا بیان ہم اوپر کر آئے ہین اور مجازی معنے وہ جن کو شمس العلماء مغفور نے بیان فرمایا ہے۔ اور ممکن ہے کہ تلنچا کی اصل (تلے اونچا) ہو جو کثرت استعمال سے تلنچا رہ گیا اس صورت مین (تلے اونچا) سے دیوار کا وہ حصہ زیرین مراد ہوگا جو کسی قدر ابھرا ہوا ہو۔ اسی کو معماران دکن ترنچا کہنے لگے۔ اس قدر تحقیق کے بعد جناب مولوی سید احمد دہلوی مولف فرہنگ آصفیہ نے ازارہ فارسی کے ترجمہ محاورہ ارادہ سے ہمکو آگاہ فرمایا آپ فرماتے ہین کہ چونکہ جیم تازی اور زاے معجمہ کا باہم بدل ہے اور زاے منقوطہ کی نسبت جاہلون اور خاص کر ہندی نژادون سے (جن کے ہان نہ تو یہہ حرف حروف تہجی مین موجود ہے اور نہ ان کی زبان لسے آسانی سے نکال سکتی ہے) باسانی ادا ہو سکتا ہے لہذا زاے منقوطہ کی جاے جیم معجمہ سے بولا جانے لگا پس معمارون نے اسے اجارہ مشہور کر دیا اور اس شہرت کے سبب یہہ بھی غلط العام کے زمرہ مین آگیا۔ ملا عبد الحمید مورخ تاریخ شاہجہان نے جو شاہجہان کے وقت مین موجود اور تاریخ نگاری کی خدمت پر ممتاز تہا۔ قلعہ معلے کی عمارات کے ذکر مین لفظ ازارہ ہی استعمال کیا ہے اور خان بہادر شمس العلما منشی ذکاء اللہ مرحوم نے بھی مسلمانون کے عہد سلطنت کی تاریخ مین لفظ ازارہ ہی قائم رکھا ہے۔ البتہ سر سید احمد خان مغفور نے اپنی کتاب (آثار الصنادید) مین جہان دہلی کی جامع مسجد کی عمارت کا حلیہ لکھا ہے وہان لفظ اجارہ برتا ہے جس سے

خاص بول چال کی پابندی پائی جاتی ہے۔ دہلی مین معمار ابتک اس لفظ کا استعمال کرتے
ہین۔ ہان جن لوگون کا یہہ خاندانی پیشہ نہین ہے جیسے ہندو کمہار۔ جولاہے۔ چوڑے۔
چمار وغیرہ وہ ان باتون کو کیا جانین۔ جن لوگون کو اکثر اپنے ہان عمارتین بنواتے رہنے
کا کام پڑتا ہے وہ بہی سب جانتے ہین۔ معمارون کی اصطلاح مین تہ سے لیکر حد طاق تک
کی عمارت کو آجارہ کہتے ہین جو گز یا پون گز تک ارتفاع مین خیال کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ
دہلی کی جامع مسجد مین جو تہ سے ڈیڑھ یا دو گز کے قریب سنگ مرمر کی سلین لگی ہوئی ہین اور
اون کے اوپر سنگ سرخ کی عمارت شروع ہوئی ہے اس سنگ مرمر کی حد کو آجارہ کہتے
ہین چونکہ ازار کی حد کمر کی حد تک ہوتی ہے غالباً اسی وجہ سے یہہ نام رکہا گیا اور طاق
کا دستور بہی تہ سے سوا گز۔ پونے دو گز کے فاصلہ تک ہوتا ہے۔ خلاصہ یہہ ہے کہ عمارت
کے تین حصہ ہوتے ہین اول کرسی جو نبیاد سے اوپر رکہی جاتی ہے دوسرے آجارہ جو
تہ سے طاق کی حد تک مقرر ہے تیسرے اجارہ سے اوپر تلیچہ تک جسے تلینچہ بہی کہتے ہین یہہ
آجارہ فارسی الاصل ہے۔ اور تلیچہ چہت کے نیچے کا وہ حصہ ہے جو ذات سے کنگنی یعنی
زہ تک ہوتا ہے یا محراب کے اوپر کا حصہ کہو یا آجارہ کے اوپر کا حصہ قرار دو (الخ)
**مولف** عرض کرتا ہے کہ دہلی والون نے اپنی بول چال مین فارسی کے لفظ آ
کا مبدل یعنے آجارہ کا استعمال کیا ہے لہذا ہم بلا تامل کہہ سکتے ہین کہ دکن کے معمار
تلینچہ اور اجارے کے معنوی فرق کو نہ سمجھ کر تلینچہ کو لگاڑ کر ترانچہ کر لیا اور اجارہ
معنون مین استعمال کیا اور حقیقت یہہ ہے کہ آجارہ خود اہل دہلی کی زبان سے اتر گ

یہی وجہہ ہے کہ مولف فرہنگ آصفیہ نے لفظ اجارہ پر یہہ معنے نہین لکھے جن کی صراحت آپ نے مولف حقیر کے استفسار پر فرمائی۔ مولف حقیر نے اپنی ایک اردو غزل مین اسی لفظ اجارے کا استعمال اس غرض سے کیا ہے کہ شعر و سخن مین اس کا وجود قائم ہوجاے۔ تاکہ یہہ پھر آیندہ زمانہ مین بے پتا نہونے پاے۔ ہمارے استاد جلیل الشان استاد السلطان حضرت جلیل۔ جانشین حضرت امیر مینائی نے ہماری اس غزل کو نظر اصلاح سے ملاحظہ فرمایا جسکو ہم اسی موقع پر ہدیہ ناظرین کرتے ہین اور اس لفظ کے ترجمہ مین ناگزیر جو طوالت ہوچکی ہے اس کو اس مختصر نظم پر ختم کرتے ہین (**غزل**) آہ جو دل سے نکلتی ہے غبارے کی طرح ؛ جھلملاتی ہے سر چرخ وہ تارے کی طرح ؛ اشک سوزان سے مرے آگ نہ لگجاے کہین ؛ خون دل آنکھون سے اڑتا ہے شرارے کی طرح ؛ شیشۂ سطح سے مین پاگیا میلان ترا ؛ جب مرے دل مین تڑپ آگئی پارے کی طرح ؛ نقش دیوار ہین عشاق تری منزل مین ؛ سر سے آنکھین نکل آئی ہین اجارے کی طرح ؛ سنگ سینہ سے مرے خانۂ دل کی چھت ہے ؛ سر نکالی ہوی آہین ہین منارے کی طرح ؛ گو ہر اشک سے پار اترینگے ہم مقصد مین ؛ سامنے گر دیتی ہے کنارے کی طرح ؛ رنگ لایا ہے **دلا** خون جگر آج نیا ؛ قطرۂ اشک ہھکتا ہے ہزارے کی طرح ؛

**ایزاری** بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است بہ معنی دستمال و رومال - دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** گوید کہ از وضع لغت خیال میکنیم کہ

ترکی است ولیکن صاحبان کنز و لغات ترکی ازین ساکت و دیگر کسے از محققین فرس ہم ذکر این نکردہ وسند استعمال بپیش نشد و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند وہمان دستمال و رومال ۔ استعمال کنند ۔ مجرد بیان صاحب انند اعتبار را نشاید ۔ (اردو) رومال ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ منہ پونچھنے کا کپڑا ۔ بینی پاک ۔ دست پاک ۔ دستمال ۔ دمحسن ؎) آہی کس کے غم مین نکلے آنسو چشم قتان سے پڑ کہ عطر فتنہ مین ڈوبا ی رومال اس سہی قد کا

**ایزان** بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است یعنی روزسی ام ہر ماہ و لیکن بدلیل آنکہ صاحب شمس گوید کہ سی ام روز از ماہ مولف عرض کند کہ بخیال ما تصحیف کاتبین است کہ انیران را کہ با نون وتحتانی و راے مہملہ بود ایزان نوشتند ونقطہ نون را بر راے مہملہ منتقل کردہ زاے ہوز کردند ۔ ماصراحت ماخذ بر انیران کردہ ایم (اردو) دیکھو انیران ۔

**اے زبردست زیردست آزار**
**گرم تاکے بماند این بازار**

مقولہ ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ومحل استعمال ساکت مولف گوید کہ معنیش ظاہر است چون فارسیان بینند کہ کسے بر زیر دستان خود ظلم وستم کند بحق او این مقولہ را استعمال کنند کہ مال سعدی است (اردو) ظالم کا خانہ خراب ۔ "ظالم کبھی نہین پنپتا" وکن مین مروج ہے ۔ صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے "ظالم کی داد خدا کے گھر" یعنی زبردست کا بدلہ خدا ہی دیتا ہے ۔

**ایزو** بقول برہان بکسر اول وثالث وسکون ثانی ودال ابجد ۔ نامی است از نامہاے

باری تعالی جلّ جلاله ـ صاحب ناصری فرماید که بر وزن خیره نام مبارک خداست و فرماید که آنرا ایزدان نیز گویند که یزدان اسم ذات است وآنرا اسم اعظم دانند وایزد بمعنی الله ترجمهٔ اوست بلکه الله ترجمه ایزد است وایزد ضمیر نسبت برائے یزدان هرگاه یزدان واهرمن گویند قرینهٔ رحمان وشیطان است و در دساتیر که (از نامهاے پیمبران پاستانی دانند واصل آنرا زبان آسمانی خوانند) آمده که بن بود یزدان نتوان شناخت یعنی کنه هستی یزدان شناختن محال است ـ صاحب سروری از شیخ شیرازسند آرد

ع اوّل دفتر بنام ایزد دانا ٭ قادر روزی رسان حیّ توانا ٭ صاحب موید فرماید که بیاے فارسی است وصاحب جامع گوید که بر وزن بیصند نام خداتعالی وصاحب جهانگیری هم ذکر این کرده ـ صاحب رشیدی گوید که نام حق تعالی و در وجه ترکیب این نام ازین حروف گفته اند که چون مدار احوال عالم وعالمیان بر تاسع وعاشر وسابع ورابع که آنها را وتا واربعه گویند پس این نام را ازین حروف ترکیب کردن تنبیه است بر آنکه استقامت احوال عالم ازین اسم ومسمی است ویزدان نیز بدین معنی باشد امّا محقق طوسی در نقد محصّل گفته که یزدان ملکے است که مصدر خیرات است واهرمن دیوے است که مصدر شرور است بزعم مجوس وحق همین است چه ظاهر آنست که یزدان مخفف ایزدیان بود یعنی منسوب بایزد ونیز مقابلهٔ اهرمن به یزدان بمعنی ملک نیکوتر است نه بمعنی خدا ـ خان آرزو در سراج فرماید که بیاے مجهول نام بزرگ حضرت باری تعالی وبعد ازان قول رشیدی که مذکور شد نقل کرده فرماید که عجب از رشیدی که حساب جمل را که مقرر عرب است ونسبت

حروف دران داخل اند۔ وخلی در ترکیب لفظ فارسی دادہ واین طبیعت آزمائی بیش نیست غایتش نکتۂ بعد وقوع است ونیز فرماید کہ از اکثر کتب یزدان مرادف ایزد معلوم میشود لیکن بعضی از محققان گفتہ اند کہ یزدان ملکی است مصدر خیر واہرمن دیوے است مصدر شر بزعم مجوس وحق نیز ہمین است چراکہ یزدان مخفف ایزدان است کہ بالف ونون نسبت ترکیب یافتہ یعنی منسوب بایزد ونیز مقابلۂ اہرمن بہ یزدان بہ معنی ملک نیکوتر است نہ بہ معنی خدا تعالی شانہ ولیکن درین ہردو وجہہ نظر است زیراکہ الف ونون زائد نیز میتواند بود چنانکہ شاد وشادان وآباد وآبادان ونیز مقابلۂ اہرمن اقتضاے آن ندارد کہ بمعنی فرشتہ باشد چراکہ در کلام مجید نیز بعض جا مقابلۂ شیطان است باذات باری تعالی و ہمچنین بانفس واین میخواہد کہ رب یا اللہ نام ملک باشد فافہم (انتہی کلامہ) (انوری ۵) کے بود عالم ازو خالی کہ از بہر بقاش ÷ کردایزد روز مولودش فنا را سنگسار ÷ **مولف** عرض کند کہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است صراحت کردہ کہ این لغت فارسی است وصاحب سفرنگ وساتیر ہم این را آوردہ فرماید کہ بیاے تحتانی مجہول وفتح زاے معجمہ وسکون دال مہملہ نام خداے بخشایندہ (اردو) ایزد۔ بقول امیر فارسی۔ جناب باری تعالے کا نام (وزیر ۵) مین وہ طوطی نہین گویا کرے جو آینہ مجھکو ÷ وزیر الطاف ایزد سے یہہ میری خوش بیانی ہے ÷

**ایزد پناہ** | استعمال۔ بقول بحر وبہار آنکہ پناہ ایزدی داشتہ باشد از عالم گردون بارگاہ یا آنکہ پناہندہ بایزد بود از عالم خیر خواہ کہ بمعنی خواہندہ خیر است

**مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
دجا دارد کہ پناہ گرفتہ شدہ از ایزد۔ اسم
مفعول ترکیبی گیریم (خواجہ نظامی ؎) پناہ بد
با ایزد بہ بیگاہ وگاہ ؛ نیفتد بہ بد مرد ایزد
پناہ ؛ (اردو) خدائے تعالیٰ سے پناہ
لینے والا۔ یا لیا ہوا۔

**ایزد تراش** | استعمال۔ بقول بحر وبہار
چیزے کہ تراشیدہ ایزد باشد نہ تراشندۂ
ایزد چون سنگ تراش کہ بہ معنی تراشندۂ
سنگ است۔ ملا طغرا در تعریف مُہر نبوت گفتہ۔
؎ نگینی چو یاقوت در بیخراش ؛ چو
فیروزۂ چرخ ایزد تراش ؛ صاحب
انند ہمزبان شان **مولف** عرض کند کہ
اسم مفعول ترکیبی است (اردو) مصنوع
باری تعالیٰ۔ خدا سے تعالےٰ کا بنایا ہوا
کہہ سکتے ہیں۔

**ایزد تعال** | استعمال۔ بہار فرماید کہ

**ایزد تعالی** | متعارف ومستعمل است **مولف**
گوید کہ بہ معنی خدا سے کہ بلند است شان او
اصل این ایزد تعالی شانہ بود۔ مرکب توصیفی
شانہ را حذف کردند (ایزد تعالی) ترجمہ
اللہ تعالی، باشد و فارسیان تحتانی آخرہ
را حذف کردہ استعمالش کردہ اند۔
(ملا شانی تکلو ؎) فریب شعبدہ بازی حرف
داغ کنی ؛ دو چار من شدہ ایزد تعال تا چہ
کند ؛ (اردو) اللہ تعالیٰ یا خدای تعالیٰ۔
مذکر۔

**ایزد خواست** | استعمال۔ بقول ناصری
شہرکے است درمیان عراق وفارس
اوّل خاک فارس از انجامی باشد۔ صاحب
انند ہمزبان ناصری **مولف** عرض کند کہ
وجہ تسمیہ این چنین بنا شد کہ اسم مفعول
ترکیبی است بہ معنی خواستہ ایزد وخواہش
ایزد۔ خواست اسم مصدر خاستن است

و بہ معنی عطاے خدا ہم توان گرفت کہ خواستن بمعنی دادن ہم می آید۔ (اردو) ایزد خواست فارسی مین ایک چھوٹے سے شہر کا نام ہے جو فارس اور عراق کے درمیان واقع ہے۔

**ایزدگشسپ** استعمال۔ بقول برہان و جامع و سراج و جہانگیری و بحر لیکاف فارسی و شین نقطہ دار مفتوح و بسین بے نقطہ و بای ابجد زدہ (۱) بہ معنی خدا پرست باشد۔ **مولف** عرض کند کہ گشسپدن بزبان ژند و پاژند مصدر ریست بمعنی پرستیدن و گرشسپدن بہ معنی جہیدن و گشسپ را کہ محققین فرس بہ معنی پرستندہ نوشتہ اند تسامح اوشان است کہ کار را از غور نگرفتہ اند بہ تحقیق ما گشسپ بہ معنی پرستش است اسم مصدر و امر حاضر از مصدر مذکور نیز پس ایزدگشسپ) بہ معنی خدا پرست۔ و پرستش کنندۂ خدا۔ اسم فاعل ترکیبی است کہ بترکیب اسم یا امر حاضر صورت گرفت پس آنانکہ گشسپ را بہ معنی پرستندہ دانستہ اند غلط کردہ اند و بر قواعد فارسی اعتنا نہ کردہ۔ و ہمین است ترکیب آذرگشسپ ہم کہ در ممدودہ بجایش گذشت (اردو) خدا پرست۔ بقول آصفیہ فارسی زاہد۔ عابد۔ بھگت۔ خدا کو پوجنے والا۔ حق پرست۔

(۲) ایزدگشسپ۔ بقول برہان نام یکی از امراے بہرام چوبین ہم ہست۔ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ و از حکیم فردوسی سند آوردہ کہ در صفت صف سپاہ بہرام گوید

۵ بیکدست بر بود ایزدگشسپ ؛ کہ بگذشتی از آب دریا باسپ ؛

صاحب ناصری نسبت این فرماید کہ نام یکے از امراے بہرام بودہ کہ بمعنی ایزدپرست است۔ صاحب رشیدی بذکر این معنی فرماید کہ ظاہرا آذرگشسپ است کہ چنین خواندہ اند چنانچہ

معنی گشسپ بر آن دلالت میکند۔ صاحب سراج بذکر قول رشیدی فرماید کہ وجہ این غلط نشد صاحبان جہانگیری و جامع و انند ہم ذکر این کردہ اند **مولف** گوید کہ انچہ صاحب شمس این را ایزدگسپ نوشتہ غلطی کاتبش بیش نیست کہ بیچارہ مولف بدست قدرت اوست عجیب است کہ سند خودش ہمان شعر فردوسی آوردہ کہ بالا گذشت فتامل۔ و خیال صاحب رشیدی نسبت تصحیف این بے دلیل است چہ خطا شد اگر معنی حقیقی این را کہ خدا پرست است وجہ تسمیہ این گیریم ما درین خصوص با خیال صاحب ناصری اتفاق داریم (اردو) بہرام چوبین کے ایک امیر کا نام ایزدگشسپ تہا۔ مذکر۔

**ایزد متعال** استعمال۔ ایزد بمعنی خود گذشت و متعال لغت عرب است کہ اسم فاعل باشد از تعالی پس معنی متعال بلند شوندہ۔ فارسیان استعمال این کنند چنانکہ انوری فرماید

؎ نہ زانکہ از دل و جان مخلصت نبودستم ٭ گواہ دارم و آن کیست ایزد متعال ٭ عرفی گوید ؎ بسوے کاتب اعمال بانگ برزدہ و گفتہ ٭ کہ اے رقم کش کردار خوب ونشتہ عباد ٭ بشوے نامۂ عرفی کہ ایزد متعال ٭ ز بندگان خودش برگزید و کرد آزاد ٭ **مولف** گوید کہ مرکب توصیفی است و بس (اردو) ایزد متعال۔ خداے تعالی۔ مذکر۔

> اے زر تو خدا نۂ ولیکن بخدا
> ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

مقولہ۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت۔ **مولف** عرض کند کہ این مقولۂ مشہور در نظم است و ہیچ بر نگشود کہ مال کیست فارسیان بحق کسے استعمال این کنند کہ با وجودے کہ حق نداشت و مستحق چیزے نبود ولیکن بوسیلہ زر کامیاب شد (اردو) بقول امیر یہی

| | |
|---|---|
| فارسی ضرب المثل اردو میں مستعمل ہی۔ آپ فرماتے ہیں کہ روپے کے کاربرار ہونے کی | تعریف میں مبالغۃً کہتے ہیں کہ ہر عیب اس سے چھپ جاتا ہی اور تمام حاجتیں رفع ہو جاتی ہیں۔ |

**ایزغنج** بقول برہان وسراج بکسرِ اول وسکون ثانی مجہول وزاے ہوز وغین نقطہ دار مضموم بنون وجیم زدہ جوال راگویند وفرماید کہ بضم زاے فارسی ہم بنظر آمدہ۔ صاحبان جہانگیری وسروری وجامع ہم ذکراین کردہ اند مولف عرض کند کہ جوال بقول برہان بضم اول بروزن زغال ظرفی باشد از پشم بافتہ کہ چیزہا دران کنند ویک لنگ بار را نیز گویند وغنج بہمین معنی در فارسی زبان مستعمل بخیال ما غنج وایزغنج مرادف یکدیگر نباشد اگر مرادف گیریم آیزغنج را اسم جامد فارسی زبان دانیم وغنج را مخفّفش ولیکن آنچہ بخیال ما میرسد چیزِ دیگر است یعنی آیر براے مہملہ در آخر بقول صاحب کنز در ترکی زبان بہ معنی سرج آمدہ فارسیان این را با لغت غنج مرکب کردند وایرغنج۔ قلب اضافت غنج ایر۔ باشد بہ معنی جوال سرج واین چیزے است کہ بدو طرف زین اسپ بندند تا تفنگچہ ودیگر سامان ضروری را دران محفوظ کنند آنچہ فارسیان از لغت ترکی یعنی آیر۔ راے مہملہ را بہ زاے عربی وفارسی بدل کردند برخلاف قیاس است اند رینصورت توانیم عرض کرد کہ ایزغنج مفرس باشد بترکیب لغت ترکی وفارسی بتصرّف قلیل۔ معاصرین عجم این را قبورۂ زین وجوال زین خوانند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) خرجی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ خرجین۔ خرج۔ زنبیل۔ بیگ۔ وہ تھیلا جو ٹٹو کی پیٹھ پر ضروری اسباب وغیرہ کے واسطے باندھ دیتے ہیں۔ قبور۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ مذکر۔ پستول کا چرمی

جو گھوڑی کی کاٹھی میں بنا ہوا ہوتا ہے (اس معنی میں مفرد بولنے اور قہوریں اسکی جمع لاتے ہیں)

**اے ز فرصت بیخبر در ہرچہ باشی زود باش**

مقولہ - صاحبان خزینۃ الامثال فارسی و حسن ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال سکوت ورزیدہ اند مؤلف عرض کند کہ فارسیان استعمال این بحق کاہل کنند مقصود آن باشد کہ آدمی را باید کہ در کارہاے خود تاخیر نکند بلکہ ہرچہ کند بروقت کند تا فرصت از دست نرود - مرادف "کار امروز بفردا مگذار" (اردو) مہلت کو غنیمت سمجھ - جو کرنا ہے جلد کر "آج کا کام کل پر نہ رکھ" دکن میں کاہل و جو د اشخاص کو بطور نصیحت کہتے ہیں "آج کا کام آج ہی کرنا چاہیئے" بقول امیر جو کام آج کرنے کا ہے اسے آج ہی کر لینا چاہیئے (ناصر ۵) دیکھ کل پر نہ چھوڑ اے ناداں ؛ آج کا کام آج ہی کر لے (ناسخ ۵) کوئی دن فرصت جسے ملجائے سمجھے مغتنم ؛ رہگیا بس جسے رکھا کام کل پر آج کا ؛

**ایزک** بقول جامع بر وزن سنجک شرارہ آتش را گویند دیگرکسے از اہل لغت ذکر این نکرد و مرادف ایژک کہ می آید مؤلف عرض کند کہ ماصراحت ماخذ این بر ایژک کنیم کہ بہ زاے فارسی می آید (اردو) دیکھو ایژک -

**ایزور** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل وضم ثالث لغت فارسی است بمعنی اینک و ایندم مؤلف عرض کند کہ اے مخفف این است و اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ زور بمعنی وقت و دم باشد حیف است کہ معاصرین عجم ہم برزبان ندارند و محققین فرس ہم زور را بدین معنی ذکر نکردہ اند و در کلام متقدمین

ومتاخرین ہم یافتہ نشد وجا دارد کہ این را مخفف اہرآدن گیریم کہ بہمین معنی گذشت ہاے ہوز مبدل شد بہ تحتانی ہمچون شاہگان وشائگان و نون بہ راے مہملہ چنانکہ تان وتار بانسے حال معاصرین عجم ہم بزبان ندارند. و دیگر محققین فرس ہم ازین ساکت حیث است کہ مستعمل پیش نشد (اردو) دیکھو اہرآدن کے پہلے معنے ۔

**ایژان** بقول انند کہ بدیل (ایزان بزاے تازی) آوردہ بالکسر لغت فارسی مرادف ایران دیگرکسے از محققین فرس ذکر این نکردہ ما حیال خود را ہمدرانجا ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو ایران ۔

**ایژغنج** اصطلاح ۔ بقول برہان کہ بدیل (ایزغنج بزاے ہوز) آوردہ مرادفش صاحب سراج وانند ہم بذیل ایزغنج ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم ۔ جزین نیست کہ این مبدل آن باشد کہ زاے ہوز بہ زاے فارسی بدل شود ہمچون آزیر و آژیر (اردو) دیکھو ایزغنج ۔

**ایژک** بقول برہان بالتحتانی مجہول وزاے فارسی بروزن میخک شرارہ آتش را گویند خان آرزو در سراج فرماید کہ بیاے مجہول وزاے فارسی مفتوح وکاف شرار آتش لیکن آییژ بمدہ و دو تحتانی بدین معنی گذشتہ ظاہر امخفف و مصغر آن باشد و ہاے مختفی در کلمۂ اصلی داخل نبود والا در تصغیر دو کاف می بایست **مولف** عرض کند کہ ہمان آیژک باشد کہ در ممدودہ ذکرش گذشت وصراحت ماخذش ہم ہمدرانجا کردہ ایم ۔ الف ممدودہ ومقصورہ چیزے نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است (اردو) دیکھو آیژک ۔

**ایژہ** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وزاے فارسی لغت فارسی است مرادف

ایژک کہ گذشت دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد و سند استعمال ہم پیش نشد بخیال ما حرف
نیست کہ ہمان آییژہ باشد کہ در ممدودہ بہ دو تحتانی گذشت تصحیف کاتبین تحتانی دوم را قاف
کرد و اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد کہ یک تحتانی را حذف کردند یا ایژک را
بہ تبدیل کاف عربی با ہاے ہوز ایژہ کردند کہ کاف بہ ہا بدل شود چنانکہ پروانگ و پروانہ
معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو ایژک ۔

**ایسا** بقول برہان بکسر اول و سکون ثانی و سین بے نقطہ بالف کشیدہ (۱) نام پیغمبریست
از پیغمبران بنی اسرائیل ۔ صاحب جامع فرماید کہ بروزن عیسی نام پیغمبران بنی اسرائیل ۔ صاحب
ناصری گوید کہ در فرہنگہا نیافتم و درین باب متاملم ۔ خان آرزو در سراج ہم بحوالۂ برہان ذکر
این کردہ فرماید کہ در فارسی بودن این لفظ بدین معنی نظر است **مولف** عرض کند کہ لغت
عبرانی باشد (اردو) عبرانی زبان مین بنی اسرائیل کے پیغمبرون مین ایک پیغمبر کا نام ایسا تھا ۔
(۲) ایسا ۔ بقول برہان نام صحف ابراہیم علیہ السلام ہم ہست ۔ صاحب موید بحوالۂ قنیہ
ذکر این کردہ و صاحب ناصری بحوالۂ برہان این را آوردہ فرماید کہ در فرہنگہا نیافتم و
درین باب متاملم ۔ خان آرزو در سراج نسبت این فرماید کہ بعضی نام صحف ابراہیم علیہ السلام
گفتہ اند و صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ لغت عبرانی
باشد نہ فارسی (اردو) ایسا اُن آسمانی صحیفون کا نام ہے جو حضرت ابراہیم علی نبینا و
علیہ السلام پر نازل ہوے تھے ۔
(۳) ایسا ۔ بقول برہان بہ معنی این زمان و این دم و الحال ہم باشد ۔ صاحب ناصری

فرماید کہ بالکسر وسین مہملہ قبل از الف بہ معنی اکنون و این روز و این ساعت است و این لغت دری است اہل تبرستان و الوار جبال بسیار استعمال کنند۔ صاحب رشیدی فرماید کہ بالکسر وسین مہملہ قبل از الف بہ معنی اکنون و فرماید کہ این روز مرۂ اہل کاشان است۔ خان آرزو در سراج بذکر این معنی فرماید کہ این محاورۂ اہل کاشان باشد۔ صاحبان جہانگیری و جامع وشمس ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض میکند کہ ظاہر مخفف این ساعت معلوم میشود کہ از این نون حذف شد و از ساعت دو حرف آخرش۔ در اکثر لغات فارسی انیقسم تخفیف یافتہ میشود (اردو) دیکھو اکنون۔

**ایستا** | بقول اننداز بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر وسین مہملہ و فوقانی بالف کشید ولغت فارسی است بہ معنی ایستندہ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ از قبیل بینا و شنوا کہ الف در آخر امر حاضر ایستادن زیادہ کردہ اند و دیگر ہیچ۔ ما ذکر این قسم الف بر لغت ایچا ایچ۔ بہ نشان (۷) کردہ ایم (اردو) کھڑا رہنے والا۔

(الف) **ایستاد** | بہار ذکر این کردہ و از بیان معنی سکوت ورزیدہ و از کلام میر خسرو سند آوردہ کہ از ان استعمال-----------

(ب) **ایستا دوادن** | پیدا است کہ بہ معنی ایستادہ کردن باشد میر خسرو ۵ شکیب کو کہ سر شک سبک رکاب مرا ٭ عنان بگیرد و یک ساعت ایستا دہد ٭ **مولف** عرض کند کہ استاد بہ معنی قیام اسم مصدر استادن است و ایستاد بزیادت تحتانی ہم اسم مصدر ایستادن۔ پس الف مزید علیہ (استاد بالکسر) باشد کہ گذشت و (ب) مصدر مرکب از الف

پس ایستادن بمعنی قیام دادن چیزے را و استادہ کردنش و بحث کامل الف بر ایستادن می آید

(اردو) (الف) دیکھو استاد (ب) استادہ کرنا۔ ٹھہرانا۔

(۱۴۹) **ایستادگی** | استعمال۔ حاصل بالمصدر (ایستادن است که می آید) بمعنی قیام و مرادف استادگی که بدون تحتانی بعد الف گذشت۔ (صائب ؎) چنانچہ گردش پرکار راز فشردن پاست ؛ ردائی سخن از ایستادگی باشد ؛

(اردو) دیکھو استادگی۔

**ایستادن** | بقول بحر بیاے معروف و سین موقوف (۱) برپا شدن و راست کردن قامت که ضد نشستن است و (۲) برپا کردن و فرماید که مضارع این ایستد (کامل التصریف) صاحب موارد معنی دوم را ترک کردہ فرماید که (۳) بمعنی توقف کردن و ماندن (نثر نگار دانش) پس از خوردن خون و گوشت باز ایستاد و بمیوہ قناعت کرد" صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ فرماید که برپا و قائم شدن و باز ماندن است۔ **مولف** عرض کند که جز این نیست که بر مصدر استادن که بجاے خودش گذشت فارسیان تحتانی بعد الف زیادہ کردہ اند و ہمہ معانی مرادف استادن باشد و بیان ماخذ این ہم ہمانجا مذکور شد (ایست) امر حاضر این و ایستاد بر وزن ماضی مطلق و ایستادگی حاصل بالمصدرش و جا دارد که ایستا درا اسم مصدر ہم گیریم که چون علامت مصدر (دن) برین زیادہ شد دو دال مہملہ جمع گردید و یکے را ازان حذف کردند۔ استعمال معنی دوم از نظر ما نگذشت حیف است که صاحب بحر سندے پیش نکرد و سند موارد براے معنی سوم متعلق از (باز ایستادن) است نہ (ایستادن) و سند معنی (باز ماندن) بیان کردہ صاحب

انند ہم پیش نہ شدہ ما تکلہ بحث این بر (۱) ایستادن باران کہ نیم کہ می آید (اردو) دیکھو استادن۔

**ایستادن باران** | استعمال۔ بقول وارستہ (۱) بہ معنی باز ماندن بارش باشد چنانکہ وحید گوید ے کجا ز دیدۂ من ضبط گریہ می آید ؎ کہ ایستادن باران بدست مردم نیست ؎ و فرماید کہ مولوی جامی در نفحات در جاہاے متعدد ایستادن باران بمعنی (۲) آمدن باران نیز نوشتہ چنانکہ در حال بابا فرغانی گوید (نثر) یکی در آمد و گفت اے بابا دعا کن تا باران آید۔ دعا کرد و در زمان باران ایستاد و ہفتۂ دیگر ہمان مرد آمد و گفت دعا کن تا باز ایستد دعا کرد و باز ایستاد ؎ صاحبان بحر و بہار و انند ہم زبان وارستہ **مولف** گوید کہ از کلام طاہر وحید معنی دوم ہم توان گرفت او میگوید کہ چون قیام باران بدست مردم نیست ضبط گریہ ہم بدست دیدۂ ما نباشد و از حسن بیانش یعنی بے اختیاری در قیام باران معنی بلیغ بے اختیاری در بند شدن باران ہم پیدا میشود و حاصلش اینکہ گریہ در اختیار من نیست چنانکہ قیام باران در اختیار کسے نیست اندرین صورت ہر دو سند نظم و نثر بکار معنی دوم می خورد و براے معنی اول (باز ایستادن باران) در سند نثر موجود است۔ وارستہ از بلاغت طاہر وحید کار سے نگرفت کہ از کلامش معنی اول پیدا اگر و معلوم میشود کہ محققین ہندی نثر او معنی سوم را ہم مصدر (ایستادن) از ہمین سند پیدا کردہ اند و صاحب انند کہ ہمہ را انجا معنی (باز ماندن) آوردہ سند او ہم ہمین شعر طاہر وحید باشد۔ معاصرین عجم تائید خیال ما میکنند (اردو) (۱) بارش بند ہونا۔ (۲) بارش ہونا۔

**ایستیدن** | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است (۱) بہ معنی

ایستادن و (۲) بمعنی آغاز نمودن ۔ دیگر کسے از محققین مصادر فارسی ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توایم عرض کرد کہ ا ا لہ استادن است مجرد بیدایش اعتبار ز معنی دوم را نشاید تا آنکہ استعمالش بنظر نیاید (اردو) (۱) دیکھو ایستادن کے تمام معنے (۲) دیکھو آغاز فرمودن ۔

| | |
|---|---|
| (الف) ایستی کردن | استعمال (الف) |
| (ب) ایستی کردہ | مصدر رے استا |

مرکب کہ وجودش از (ب) ثابت میشود و (ب) بقول صاحب رہنما کہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار نوشتہ ۔ بہ معنی قدرے توقف کردہ ۔ مولف عرض کند کہ (ب) اسم مفعول الف یا ماضی معطوف باشد (اردو) (الف) ذرا توقف کرنا ۔ (ب) خفیف توقف کیا ہوا ۔ ٹھہرا ہوا ۔ یا توقف کرکے ۔ ٹھہر کر ۔

**ایسو اوسو** استعمال ۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بہ معنی این جانب و آن جانب و این طرف و آن طرف است مولف عرض کند کہ مخفف این سو و آن سو باشد کہ نون را از ہر دو لفظ و واو عطف را حذف کردند (اردو) اِدہر اُدہر ۔ بقول امیر اس طرف اُس طرف آپ فرماتے ہیں کہ کئی جگہہ اس کا استعمال ہوتا ہے (۱) آس پاس ۔ ارد گرد ۔ چار طرف ۔ (فقرہ امیر) اِدہر اُدہر دیکھا کسی کو نیا یا (۲) یہان وہان ۔ ایسی ویسی جگہہ (فقرہ امیر) تم ہمیشہ اِدہر اُدہر چیز ڈالدیتے ہو اور پہر دہونڈتے پہرتے ہو (۳) دونون طرف ۔ دہنی بائین ۔ (نسیم ۵) قربان ہو رہی ہے مری جان اِدہر اُدہر ٭ وان رخ پہ ہے جو زلف پریشان

اِدھر اُدھر ہ ( ۴ ) پراگندہ منتشر تتر بتر ( فقرہ امیرؔ ) سب کا غذات ترتیب سے رکھے ہوئے تھے تمنے لیکر اِدھر اُدھر کر دئے ؎

**ایش** | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر و شین معجمہ لغت فارسی است بہ معنی جاسوس صاحب ہفت گوید کہ بکسر اوّل بمثناۃ تحتانی رسیدہ و شین منقوطہ زدہ جاسوس را گویند صاحب ضمیمۂ برہان فرماید کہ بحرکت مجہول است و ذکر معنی بالا کند دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ این مخفف آیشہ باشد کہ بزیادت ہاے ہوز در آخر می آید ما صراحت ماخذ را در ممدودہ بر آیشتنہ بیان کردہ ایم انچہ محققین بالا معنی دوم را حذف کردہ اند جزین نباشد کہ استعمال این بہ معنی دوم آیشہ از نظر شان نگذشتہ باشد یعنی ندارد ( اردو ) جاسوس ۔ دیکھو آیشتنہ کے پہلے معنے ۔

**ایشا** | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است کہ مخفف ایشان است **مولف** عرض کند کہ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد و حیف است کہ سند استعمال ہم پیش نشد ولیکن خلاف قیاس نیست کہ فارسیان در اکثر لغت این را بحذف نون آی نوشتہ اند و معاصرین عجم در گفتگو ہم اظہار نون کم کنند ( اردو ) دیکھو ایشان ۔

**ایشان** | بقول برہان بروزن خویشان ضمیر است نسبت بذوی العقول حاضر بطریق تعظیم و جمع نیز استعمال کنند ۔ صاحب ناصری ذکر معنی بالا کردہ فرماید کہ ضد اوشان کہ بر غائب اشارہ بود ۔ خان آرزو در سراج نسبت این فرماید کہ صیغۂ جمع است و مفرد آن ( این ) و این را در محل تعظیم گویند و الّا اینہا ( ظہوری ۵ ) بہ نیک و بد سر و کار

نمی خواہم باعیار ش ٭ بایشان کینہ گر روز محبت بر نمی تابد ٭ (انوری ؎) آصف کہ
زسیر قلمش تیغ سکون یافت ٭ حاتم کہ ز دست کرمش کان بسر آمد ٭ اوصاف تو در نسبت
آوازۂ ایشان ٭ وصف نفس عیسی و آواز خر آمد ٭ (ہم او گوید ؎) تا مجلس و دیوان
فلک را ہمہ وقتی ٭ ناہید زن مطربہ و تیر دبیر است ٭ در مجلس دیوان تو صد با دچو
ایشان ٭ تا نام صریر قلم و نالہ زیر است ٭ بہار نسبت این گوید کہ ضمیر جمع غائب ست
و گاہے بجہت تعظیم بر ضمیر واحد غائب نیز آرند لیکن ہمین لفظ فقط و فرماید کہ اینان
در موضعی استعمال می باید کہ تعدد در مرجع متحقق بود نہ فرضا کہ یک کس را من حیث التعظیم
قائم مقام جماعت گردانیدہ باشند و بعضی از محققین می فرمایند کہ لفظ ایشان در محل تعظیم
و اینان در محل تحقیر مستعمل می شود و این محل نظر است (میر معزی ؎) بندگان در خدمت
او چون خداوندان شدند ٭ از بس اکرام خداوندی کہ با ایشان کند ٭ و در قصیدہ
دیگر آوردہ ؎ بدان حصار کہ ایشان مقام ساختہ اند ٭ ز آب و خاک ندارند ہیچگونہ خبر
مگر کہ صاعقہ بارید چرخ بر سر شان ٭ کہ آب ایشان خون گشت و خاک خاکستر ٭ پس ارجاع
ضمیر ایشان بطرف مخالفان و بندگان دلالت صریح دارد بر تحقیر نہ تعظیم ایشان
پس تخصیص ایشان در محل تعظیم صحیح نباشد و نیز باید دانست کہ ایشان را بالف و نون
جمع آوردن پر نامانوس و بے محاورہ می نماید چنانچہ درین عبارت علامی شیخ ابوالفضل
(نثر) "کہ بر مکامن خواطر بائعان و مشتریان و فنون آرایش و نکوہش ایشانان کالا را
نظارہ کردہ سخنے چند با خود درمیان آورد" لیکن در توجیہہ آن میتوان گفت کہ چون

باُعان فرقه ایست وضمیر ایشان لائق است که باو راجع شود وهمچنین مشتریان نیز گرو یکی سست
وبطرف آنهم لائق است ضمیر ایشان بگردانند پس چون بطرف این هردو فرقه ارجاع
ضمیر مطلوب باشد ضمیر جمع بجمع آوردن لائق بود چه فارسیان برائے تثنیه هم صیغه جمع می آرند
(خواجه جمال الدین سلمان ؎) غمزه وچشم توشوخ اند ولے آمده اند ٭ ابروان تو به
پیشانی از ایشان برسر ٭ کذا افاد الاستاد وحق آنست که تا لفظ آمده نباشد استعمال
نباید کرد وشیخ خود سند است که تتبع بسیار کرده برائے اثبات کلام او سند نمی باید و
معهذا ازین قبیل است لفظ ناکسانان درین بیت حکیم سوزنی ؎ اندر ایام تو بر خوان
غرور روزگار ٭ ناکسانان کس شده خورده اند در لوزینه سیر ٭ (انتهی کلامه) صاحب
انند همزبان بهار - صاحب تحقیق القوانین گوید که او برائے واحد غائب وایشان برائے
جمع غائب موضوع است واستعمال لفظ اوشان بجائے ایشان اگرچه صحیح بود ولیکن
مستحسن نباشد ولفظ شان مخفف ایشان است (الخ) **مولف** عرض کند که بخیالش
ایشان مرادف انیان باشد واوشان مرادف آنان وشک نیست که ایشان و
اوشان هردو از ضمائر غائب باشد ولیکن ایشان برائے کسانے است که بیان
شان قریب است واوشان برائے کسانے که بیان شان بعید است وبه تحقیق ما
شان مخفف ایشان نیست چنانکه صاحب تحقیق گفته وصاحب برهان هم همچنین نوشته
بلکه شان بمعنی (کسان غائب) ومن وجه تخصیص ذارد با اوشان ومخفف اوشان تواند گفت
نه مخفف ایشان وحق آنست که لفظاً مخفف هردو می نماید که اشاره این وآن درو نسبة

یعنی ایشان مخفف این شان و مرادف اینان و اوشان مخفف آون شان کہ مبدل آن شان و مرادف آنان باشد۔ ہرگاہ این و آون مراد و رگیریم۔ شان باقی ماند پس چگونہ درست باشد کہ شان را مخفف (مجرد۔ ایشان) گوئیم بخیال ما شان فی الحقیقت مرادف الف و نون جمع باشد۔ خیال (خان آرزو و بہراج براوشان) موید ماست و جا دارد کہ ایشان را من وجہ ضمیر نسبت ذوی العقول حاضہ مجلس گیریم نہ مخاطب چنانکہ صاحب برہان اشارہ آن در آغاز این بحث کردہ و شک نیست کہ فارسیان ایشان را برائے واحد بر سبیل تعظیم استعمال کنند و ہرگاہ استعالش برائے جمع آید تعظیم باقی نماند۔ آنانکہ ایشان را مخصوص بہ تعظیم جمع و اینہا را بدون تخصیص دانند۔ غور کامل نکردہ اند و درین خصوص ما با صاحب بہار عجم اتفاق داریم۔ عجب است از خان آرزو کہ اوّ عالیش۔ مخالف خیال ماست۔ وحق آنست کہ استعمال ایشان برائے تثنیہ و جمع تخصیصے بہ تعظیم ندارد و مرادف اینان و اینہاست۔ و استعمال این یکے آنست کہ ایشان را فاعل گیریم چنانکہ "ایشان چنین می فرمایند" و دیگر آنکہ ایشان را مفعول قرار دہیم چنانکہ "ایشان را نمی پسندم" و بہ ایشان میگوئیم "سوم آنکہ ایشان را مضاف الیہ قرار دہیم چنانکہ کتاب ایشان (اردو) (۱) یے۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم اشارہ۔ یہ کی جمع۔ اینہا۔ ایشان۔ محاورۂ حال مین (یہہ) جمع کے لیئے بھی مستعمل ہے۔ انہون۔ بقول امیر بکسر اوّل۔ فاعل کے لئے تعظیماً آتا ہے۔ جیسے (فقرہ امیر) انہون نے کیا کہا تھا جو آپ نے ایسی سخت بات کہہ ڈالی (۲) انہین۔ (فقرہ امیر) یہہ بڑے ذات شریف ہین انہین کوئی کم نہ سمجھے" (ربخ)

(۴) انکی ۔ انکے ۔ جیسے ان کی بات درست نہیں ہے ۔ ان کے اطوار اچھے نہیں ہیں ۔ انکی کتاب بہت خوشخط ہے ۔

**ایشتی** بقول شمس بکسر الف وشین معجمہ لغت فارسی است وآن اسمی است کہ مدح زنان گویند چون بی بی چنانکہ بعربی ستی گویند (حکیم انوری ؎) بندہ ایشتی دعاہی گوید ؛ بدعاے شبت ہمی جوید ؛ **مولف** عرض کند کہ تحریف کاتبین بیش نیست کہ ایشی را کہ بدون فوقانی بود ایشتی نوشت ودر مصرع اوّل سند ہم ۔ این ہمان است کہ بر ایشی می آید بالف وتحتانی وشین معجمہ وتحتانی آخرہ (اردو) دیکھو ایشی ۔

**ایشک آقاسی** استعمال ۔ بہار گوید کہ درترکی داروغۂ دیوان خانہ را گویند چہ ایشک بہمزہ وتحتانی وشین معجمہ وکاف تازی فضاے دروازہ وآقاسی سردار را گویند لیکن از فرہنگ ترکی اشک بدون تحتانی معلوم شدہ ظہیراے تفرشی گوید (نثر) ایشک آقاسیان جبّار با عصاے مرصّع بنظم ونسق بزم خسروی استادہ ۔ وبقول وارستہ (ایشیک آقاسی) بہ تحتانی دوم وچہارم ودہم لفظ ترکی است بہ معنی داروغہ دیوانخانہ وبہ نقل فقرۂ ظہیراے تفرشی (کہ بالا مذکور شد) فرماید کہ ایشک بدون تحتانی دوم نیز از فرہنگ ترکی معلوم شد ۔ صاحب انند ہمزبان بہار **مولف** عرض کند کہ ایشک بکسر الف و تحتانی ساکن وکسر شین معجمہ واشک بدون تحتانی ہردو لغت ترکی است مرادف یکدیگر کہ بقول صاحب کنز بہ معنی عتبہ آمدہ کہ بمعنی آستان است وبقول صاحب لغات ترکی ایشک بہ تفخیم کسرۂ الف وکسرہ شین معجمہ بمعنی دروازہ ودربار و ۔ این لفظ مرکب را محققین ترکی ذکر نکردہ اند

وجہ این نیست کہ فارسیان بترکیب خود وضع کردہ اند بمعنی داروغۂ دربار یا مہتم دربار باشد شک نیست کہ ہر دو لغت ترکی است و معاصرین عجم ہمین عہدہ دار را (ایشک آقاسی باشی) گویند کہ می آید و (آقاسی) در ممدودہ گذشت ۔ قلب اضافت باشد ۔ (اردو) منتظم دربار کو فارسیون سلئے ۔ ایشک آقاسی کہا ہے جسکے ہاتھہ مین عصاے مرصع ہوتا ہے اور اوس کی مثال بادشاہ دکن کے دربار مین بہالدار ہے ۔

**ایشک آقاسی باشی** استعمال ۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ کہ بمعنی داروغۂ دربار شاہی است **مولف** عرض کند کہ اکثر اسامی عہدہ ہای خدمتیان دربار شاہی الی الآن در ترکی زبانست از ہمین قبیل است این عہدہ و ہم کہ مرکب است از ہر سہ لفظ ترکی و کاتب رہنمای سہولت (ایشیک) را بدو تحتانی نوشتہ ۔ تسامحش بیش نیست و جا دارد کہ تحتانی دوم را علامت کسرۂ شین معجمہ گیریم و ما بر لغت گذشتہ تحقیق این کردہ ایم کہ محققین ترکی بعد شین معجمہ تحتانی را ننوشتہ اند و ایشک در ترکی زبان بمعنی عتبہ یعنی آستان و دربار و دروازہ آمدہ و آقاسی بجایش گذشت کہ در ترکی بمعنی داروغۂ دربار است و باشی بقول بہار زبان ترکی بمعنی سردار ہمچون توپچی باشی و ملا باشی و قحبہ باشی پس درین لغت مرکب قلب اضافت باشد یعنی اصل این (باشی آقاسی ایشک) و معنیش سردار داروغۂ دربار ۔ بہار بذیل (ایشک آقاسی) سندے کہ از کلام نصیر آبادی آوردہ کہ ورا حوال علی بیک نوادۂ علی قلی خان شاملو نوشتہ بکار رامی خورد (نثر) جدّ مشار الیہ درزمان شاہ عباس ماضی دیوان بیگی و ایشک آقاسی باشی دیوان بود ۔ (اردو)

افسر داروغۂ دربار۔ یہاں داروں کا افسر بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے کہ لغت گذشتہ میں یہ صراحت ہوئی ہے کہ (ایشک آقاسیوں) کے ہاتھ میں ایک مرصع عصا بھی رہا کرتا ہے۔

**ایش** بقول برہان (۱) بروزن و معنی بیشہ و جنگل باشد و (۲) جاسوس و (۳) چاپلوس را نیز گفتہ اند۔ صاحب مؤید بحوالۂ اداۃ و شرفنامہ ولسان الشعرا فرماید کہ بروزن تیشہ جاسوس کردار و چاپلوس را گویند۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ بای اول مکسور و یای مجہول و شین منقوطہ مفتوحہ و ہای مختفی است و بمعنی اول و دوم قناعت کردہ از شہیدی سند آوردہ

**شعر** درکوی تو چو ایشہ ہمی کردمے نگاہ ٭ وزدیدہ تا مگر ترا ببینم بہ بام بر ٭ صاحب شمس معنی اول را ترک کردہ نسبت معنی دوم گوید که جاسوس کردار باشد و نسبت معنی سوم فرماید کہ چاپلوسی را گویند خان آرزو در سراج ذکر معنی اول کردہ بحوالۂ برہان معنی دوم و سوم را آوردہ فرماید کہ این تصحیف است صحیح بدین معنی انبیشہ است بنون چنانکہ گذشت صاحبان جامع و انند و ہفت بہ زبان برہان **مولف** عرض کند کہ بہ معنی اول مخفف انبیشہ کہ مزید علیہ بیشہ باشد یای موحدہ حذف شد نسبت معنی دوم و سوم عرض می شود کہ مخفف آلیشہ کہ در ممدودہ گذشت و صراحت ماخذ بر آیشتنہ کردہ ایم (اردو) (۱) دیکھو اغریوس (۲ و ۳) دیکھو آیشتنہ کا نمبر (۱ و ۲)

**الیشہر یار** استعمال۔ بقول برہان (۱) نام روز سی ام است از ماہہای ملکی و (۲) خطاب بلکلانتر و شہر یار ہم۔ صاحب ناصری ہم بحوالۂ برہان ذکر این کردہ

فرماید کہ در فرہنگہا نیافتم صاحبان جہانگیری و جامع بر معنی اوّل قانع و انند و ہفت ہمزبان برہان ۔ خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کردہ و نسبت معنی اوّل فرماید کہ وجہ تسمیہ آن ظاہر نیست مولّف عرض کند کہ در ترکی زبان آی ماہ را گویند کہ ترجمہ آن قمر است و بمعنی شہر نیز۔ فارسیان این را با شہریار مرکب کردہ ۔ و ز رویت ماہ نورا خواندہ باشند و مخفف (ماہ شہریار تو) و مستعمل شد برای سلخ ماہ بر سبیل مجاز ۔ و معنی دوم حقیقی است چنانکہ در سلطنت حیدرآباد دکن ہم فرمانروا را بہ (سرکار) مخاطب کنند و نیز ہمین خطاب بہ حکام سلطنت کہ مقرر کردۂ پادشاہ اند (اردو) (۱) ہر شمسی مہینہ کی آخر تاریخ کو فارسی مین (ای شہریار) کہتے ہین (۲) سرکار ۔ پادشاہ یا حکام سلطنت کو اسی لفظ سے مخاطب کیا جاتا ہے اور (جہان پناہ) کا خطاب مخصوص ہے پادشاہ کے ساتھہ۔

**ای شہ لب جوی** اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است بمعنی صعوہ کہ طائرے است معروف مولّف عرض کند کہ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکردہ و حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و اگر سند استعمال این بنظر آید توانیم عرض کرد کہ کنایہ باشد کہ این جانور را بہ شاہ لب جوی مخاطب کردہ اند ۔ جائیکہ آب لطیف باشد آشیان ساز د و نغمہ ہای گوناگون می سراید حق آنست کہ در نغمہ سرائی نام بلبل شنیدہ ایم و این طائر را موصوف بدان صفت دیدہ ایم در خانہ باغ ما بکثرت یافتہ میشود (اردو) ممولا ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ ایک چھوٹے سے پرند کا نام جو چڑیا کے برابر ہوتا ہے اس کے پیٹ پر

| | |
|---|---|
| مارتا رہتا ہے صعوہ۔ سرچہ۔ جہانپو۔ دہوبن۔ | کالی کالی دہاریاں ہوتی ہیں اور اپنی دُم کو زمین پر |

**ایشی** بقول برہان بثانی مجہول بروزن خویشی وصف زنان است ہمچو بی بی وبیگہ وبیگم۔ صاحب رشیدی فرماید کہ بکسر الف وشین معجمہ اسمی است کہ در مدح زنان گویند چون بی بی چنانکہ بعربی ستی گویند (انوری ؎) بندہ ایشی و عاہی گوید ؛ بدعاے شبت ہمی جوید ؛ صاحب ناصری آوردہ کہ وصف زنان است ہمچو بی بی وبیگہ و بیگم کہ ترکی است یعنی بزرگ من و بذکر شعر بالا فرماید کہ بعضی (بندہ ستی) خواندہ اند کہ در عربی بمعنی بی بی آمدہ است۔ صاحب جہانگیری ذکر این کردہ ونسبت شعر مذکور فرماید کہ حکیم انوری در مثنوی ہجو قاضی کیرنک نظم کردہ وسند دیگر از کلام حکیم سوزنی آوردہ (؎) تا نیم وورد ما اے شہ شادی فزاے ؛ پرخون برلب کند ایشی بیگانہ شناسے ؛ آنکہ بروے وبہ برہست چو خورشید و ماہ ؛ دخت علی ناے آنکہ ہست عطا از خداے ؛ صاحبان سروری وجامع وسراج وانند وہفت ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ صاحب لغات ترکی گوید کہ ایشی بالکسر بمعنی جوان کار آمدنی وصاحبان کنز وموید کہ محقق ترکی زبانند ذکر این نکردہ اند وصاحب کنز محرر وآیش را بدون تحتانی بہ معنی صنعت وعمل وشغل نوشتہ۔ جادارد کہ فارسیان این را بزیادت یاے نسبت با آیش کہ بالا مذکور شد بلقب زنان استعمال کردہ باشند۔ اندرین صورت مقرس باشد۔

(اردو) بی بی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ بول چال میں (بیوی) کلمۂ تعظیم۔ جب کسی عورت کا نام عزت کیساتھ لینا منظور رہتا ہے تو اس کے نام کے اول

مین بہی یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے **مولف** عرض کرتا ہے کہ اسی طرح بیگم بہی نام کے آخر پر بڑہایا جاتا ہے یا صرف بی بی یا بیگم سے مخاطب کیا جاتا ہے۔

**ایشیم** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اول وثالث لغت فارسی است بہ معنی ازار وشلوار وتنبان ودیگرکسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ حقیقتا کہ سند سے پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد۔ مخفی مباد کہ فارسیان تشیمہ چرم وپوست خامی را گویند کہ بزور دست مالش رسانیدہ باشند۔ کذا فی البرہان۔ پس عجبے نیست کہ ازہمین لغت بہ زیادت الف وصلی وتحتانی دوم بعد شین معجمہ وحذف ہاے ہوز از آخر بہ راے ازار وشلوار لغتے ساختہ باشند واللہ اعلم (اردو) دیکھو ازار کے تیسرے معنے۔

**ایطا** صاحب انند بحوالۂ مطلع السعدین ومنتخب آوردہ فرماید کہ بالکسر وطاے مہملہ لغت عرب است بمعنی پائمال کردن ومکرر کردن قافیہ وآن بر دو قسم است (۱) ایطاے خفی و (۲) ایطاے جلی۔ خفی آنست کہ تکرار ظاہر نباشد چون دانا وبینا وآب وگلاب وجلی آنست کہ تکرار ظاہر باشد چون زیباتر وخوشتر وستمگر وافسونگر وزرین وسیمین وگریان وخندان وگفتن وشنیدن ویاران وعزیزان واین عیب فاحش است۔ صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ (انوری ۵) کہ مکرر بود ایطاے درین قافیہ چون ضروری است شہا پردۂ این نظم بدر ؛؛ **مولف** عرض کند کہ لغتے خاص براے معنی اصطلاحی۔ در فارسی زبان نیافتیم ازینجاست کہ این لغت عربی را درین کتاب

جا داد یم کہ فارسیان بضرورت ہمین لغت را استعمال کنند (اردو) ایطا۔ بقول امیر عربی۔ اسم مذکر۔ لغوی معنی پائمال کرنا اور اصطلاح عروض مین تکرار قافیہ کو کہتے ہین یہہ فن شاعری مین عیب ہے سه کہکے معیوب قوافی مین یہہ اے عرش غزل ؎ ہمکو ابیات کا ایطا بہی جتا یا تولنے ؎ اس کی دو قسمین ہین۔ ایطاے جلی و ایطاے خفی۔ جس مین قافیہ کی تکرار خوب واضح ہو وہ ایطاے جلی ہے جیسے اس شعر مین (وردسه) مدرسہ یا دیر تہا یا کعبہ یا بتخانہ تہا ؎ ہم سبہی مہمان تہے وان تو ہی صاحب خانہ تہا ؎ اور اسی طرح یاران و دوستان۔ دردمند و حاجتمند فسونگر و ستمگر وغیرہ مین بہی جلی ایطا ہے اور یہہ قسم معیوب تر ہے اور جن قافیون مین تکرار کیطرف ذہن فوراً منتقل نہو وہ ایطاے خفی ہے جیسے اس شعر مین (ناسخ سه) معطر ان کے نہانے سے بسکہ آب ہوا ؎ حباب بحر ہر اک شیشۂ گلاب ہوا۔ اور علی ہذا القیاس دانا و بینا وغیرہ مین بہی ایطاے خفی ہے۔

(الف) **ایغده** بقول برہان بکسر اول وضم غین نقطہ دار بر وزن بیہدہ بہ معنی سبکسار و بیہودہ گوے باشد و فرماید کہ باین معنی بفتح اول ہم آمدہ است۔ صاحب سروری فرماید کہ بکسر ہمزہ و فتح غین و دال مہملہ باشد و از شمس فخری سند آرده آنا باشد ایغدہ مانند خاموش و صبور ؎ تا بدہ بنو و بنیز دہیچکس چون بیہدہ ؎ یاد در حلمش بدہ بر بیہدہ کار و سپہر ؎ دشمنش خوار و خجل و ائم بسان ایغدہ ؎ صاحب رشیدی گوید کہ بکسر الف و فتح غین معجمہ و دال است۔ صاحبان جامع و ناصری در

بیان اعراب متفق با برہان ۔ صاحب شمس فرماید کہ بقول بعض بحذف یا ہم آمدہ وبحوالۂ
تنجری فرماید کہ بروزن میکدہ باشد وازاستادے سند آردو ۵ اے الغدہ سہرے
بچہ کار آیدت ترا پ درباب آتش وسخن بیہدہ مگو :: خان آرزو در سراج فرماید کہ بیاے
مجہول وفتح غین ودال ودر برہان بروزن بیہدہ بضم غین آوردہ بمعنی سبکسار وبیہودہ
گوے کہ ہرزہ چانہ نیز گویند وبفتح اول نیز گفتہ اند ودر جہانگیری بجاے غین قاف گفتہ
وآن تصحیف است ۔ صاحبان انند وہفت ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ
ارغدہ بمعنی خشمگین وحریص در چیزہا در ممدودہ گذشت وبمقصورہ ہم کہ اشارۂ آن ہمدرانجا
مذکور دبجایش ہم ذکرش کردہ ایم وآلغدہ بہ ممدودہ وغین معجمہ ہم بدین معنی آمد وپس
جا دارد کہ فارسیان لام را بہ تحتانی بدل کردہ الغدہ را مجازاً بمعنی بیہدہ وبیہودہ
گوے وسبکسار استعمال کردہ باشند واللہ اعلم وباشد کہ انیہم بمعنی خشمگین باشد کہ ہمین
معنی درہر دو شعر بالا درست می شود ۔ سیما در شعر ثانی معنی خشمگین بہتر از بیہودہ
گہ (الغدہ سہری) بہ معنی خشمناکی بلحاظ معنی مصرع دوم بسیار بہتر است وبوسیلۂ سند ثانی بنا بایتا
(ب) **الغدہ سری** | بہ معنی خشمناکی قائم کنیم ۔ ممدودہ ومقصورہ چیزے نیست
کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است واختلاف اعراب ہم وابستۂ استعمال است وبس ۔ فتامل
وجا دارد کہ الغدہ را کہ بیاے فارسی بجایش گذشت ۔ الغدہ بہ تحتانی کردہ باشند
واین کارسازی کاتبین وعدم توجہ محققین بشنیست وحیف است ازین کہ ہمین شعر اول اللہ
بسند الغدہ بیاے فارسی ہم نقل شدہ است (اردو) (الف) بیہودہ اور بیہودہ گو

کہہ سکتے ہیں اور بلحاظ معنی خشمگین دیکھو آلغدہ (ب) خشمناکی غضبناکی۔ مونث غصیل پن۔ مذکر۔

**ایغر** بقول بہار و انند بفتح اوّل و ثالث و سکون راے مہملہ لغت فارسی است بہ معنی اسپ (رکناے مسیح ؎) ہر کس رہ قرب لی مع اللہ برد ؛ اوّل پے این عروس نخوا برد ؛ آن ایغر تیز گند گرد و ناگاہ ؛ کز شوق بپاے مادیان راہ برد ؛ صاحب مؤید این را بذیل لغات ترکی آوردہ فرماید کہ بکسر کیم و سوم معجمہ بمعنی گشتن است مولّف عرض کند کہ خطاے اونیست ما خبر داریم کہ مقصود او ازگشن است کہ بمعنی فحل و نر آمدہ کاتب مطبع گشن را کشتن نوشت لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست آیغر را بفتح اوّل و کسر غین معجمہ بمعنی اسپ نر آوردہ و از کلام رکناے مسیح ہم معنی اسپ نر پیدا است پس فارسیان لغت ترکی را بہ معنی حقیقیش استعمال کردہ اند۔ تصفیۂ اختلاف اعراب از سند مذکور نمیشود و جز این نیست کہ فارسیان در اعراب لغت زبان غیر تصرف کردہ باشند امّا صاحب لغات ترکی ذکر این نہ کرد و ایغری بیاے تحتانی در آخر و بہ معنی اسپ نر نوشت اند رینصورت جا دارد کہ آیغر را مفرّس گیریم کہ فارسیان بحذف تحتانی و تصرف اعراب استعمالش کردہ اند۔ معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) نر گھوڑا۔ مذکر۔

**ایغری** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و کسر ثالث لغت فارسی است بہ معنی جماع کردن حیوانات دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولّف عرض کند کہ ما بر آیغر صراحت این کردہ ایم کہ صاحب لغات ترکی آیغری را بمعنی اسپ نر نوشت و صاحب کنز کہ ہم محقق ترکی زبان است مجرّد آیغر را بدون تحتانی بہ معنی اسپ نر

آوردہ پس بخیال ما تحقیق آخر الذکر صحیح باشد مخفی مباد کہ صاحب موید بر لغت آیغر معنی گشن آوردہ و گشن در فارسی زبان بقول صاحب غیاث بمعنی فحل و نر و گشنی بالضم و نون مکسور بقولش جفتی نر با مادہ پس ہم برین قیاس عجب نیست کہ فارسیان ایغر را کہ بمعنی اسپ نر بود بزیادت یائے مصدری ایغری کردند و بمعنی جماع کردن حیوانات استعمال ساختند اندرین صورت باید کہ این را مفرس گیریم حیف کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) حیوانات کا جماع کرنا جسکو عربی میں سفاد کہتے ہیں۔ جفتی۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث نر مادہ کا باہم ملنا۔ نر کا مادہ پر چڑھنا۔

**ایغدن** | بقول ہفت بکسر اوّل بمثناۃ تحتانی رسیدہ و ضم فا و فتح دال ابجد و نون زدہ بہ معنی ایغدہ بضم غین منقوط است کہ بیہودہ گوئی و سبکساری باشد و فرماید کہ در فرہنگی بفتح اوّل ہم بدین آمد دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ ما بر لغت آیغدہ صراحت ماخذش کردہ ایم و خیال ما انیست کہ تصحیف کاتبین این را بدین صورت آوردہ۔ غین معجمہ را فا نوشتند و ہائے ہوز را نون۔ اگرچہ تبدیل غین معجمہ بہ فا می آید چنانکہ غلیو و فلیو ولیکن تبدیل ہائے ہوز بنون بنظر نیامدہ و معنی بینۂ صاحب ہفت ہم متقاضی آنست کہ نون آخر را غلط دانیم اگر ایغدی بہ تحتانی آخرہ می بود فی الجملہ با معنی بیان کردہ اش مطابق می شد بالجملہ مجرد بیان محقق ہندی نژاد بلا وجود سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) بیہودہ گوئی۔ مونث۔

**ایفدہ** | بقول برہان با فا بر وزن و معنی ایغدہ است کہ بیہودہ گو و سبکسار باشد کہ ہرزہ چانہ گویند۔ صاحب جہانگیری فرماید

که باوّل مکسور و یاے مجهول و فا و دال
مفتوح و ہاے مختفی است - صاحب موّید
فرماید که بهمزهٔ مکسور و یا و فاے ساکن و
دال مفتوح است و بحوالهٔ ادات گوید
که بباے فارسی است و فرماید که بعض
گویند که باے عربی است به معنی بیهوده
گوے و سبکسار - صاحب جامع ہمزبان
برہان - صاحب انند ہم ذکر این کرده
سندے که از کلام شمس فخری پیش کرده است
ہمان است که برد ایغده (بغین معجمه) گذشت
لله العجب چه قدر آسانی است که یک شعر

رایکے از محققین براے آیفده پیش میکند
و دیگرے باستناد ایفده می گیرد
غین را به فا بدل کردن مشکلے نیست که
فارسیان غلیوں را فلیو کرده اند - خان آرزو
در سراج بر لغت ایغده ذکر تصحیف این ہم کرده
و ہمین لغت بباے فارسی بعوض تحتانی و بغین
و فاے سوم به ہمین معنی گذشت و سندے
که از کلام استاد وے درانجا مذکور است ہمان است
که برد ایغده (بغین معجمه) نقل شد بالجمله جا دارد
که این را مبدّل آیغده گوئیم و خدامی داند
که حقیقت حال چیست (اردو) دیکهو ایغده

(الف) **ایقاغ** | بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بالکسر و غین معجمه در آخر لغت فارسی است بمعنی (۱) مرد سبکسار و بیهوده گو و (۲) جاسوس و (۳) متّهم را نیز گویند و فرماید که بجاے غین معجمه قاف ہم آمده دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولّف** عرض کند که محقق نازک خیال حرف سوم را ذکر نکرد که فاست یا قاف سلسلهٔ ردیف لغت البتّه تصدیق قاف میکند و ------------

(ب) **ایقاق** | به قاف آخر ہم بمعنی ہرزه گوے آورده و از فرہنگ و صاف استناد

کرده - وایفاغ به فاے سوم وغین آخره بقولش لغت عربی است به معنی غمّاز وغنوده وبهلول - صاحب غیاث نسبت ایفاغ به فا وغین معجمه گوید که در مدار الافاضل بمعنی غمّاز و غنوده وبهلول آمده شارح دیوان حافظ به معنی روستاے وقطب علی بمعنی شوخ نوشته (انتهی) اگرچه لغت زیر بحث را اسم جامد فارسی زبان گفتن آسان است ولیکن شان لغت برخلاف آن است - اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد که فارسیان همان لغت عربی را که به فاے سوم بود بهر سه معنی خاص استعمال کردند که مجاز معنی حقیقی است وتصحیف در کتابت فا را قاف کرد والله اعلم (اردو) (الف) (۱) دیکھو ایغده (۲) دیکھو آیشتنه کے پہلے معنی (۳) متّہم - بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر - وہ شخص جس پر تہمت لگائی گئی ہو (ب) دیکھو ایغده -

**اے قناعت توانگرم گردان**
**که وراے تو ہیچ نعمت نیست**

مقوله - صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده ولیکن از بیان معنی ومحلّ استعمال ساکت **موٴلف** عرض کند که فارسیان این را در مدح قناعت استعمال کنند مقصود آنکه قناعت نعمتے است که قانع را توانگر می گرداند ومستغنی می کند (اردو) قناعت بڑی دولت ہے - صاحب محبوب الامثال نے اسکا ذکر کیا ہے -

**ایقون** بقول برهان بکسر اوّل وسکون ثانی وقاف بواو رسیده ونون زده به لغت رومی گلی است بغایت بدبوے وگنده وبعربی وردالمنتن خوانند ورنگ آن برنگ گل سرخ ماند - صاحبان انند وهفت همزبان برهان - صاحب

محیط ایقون را ترک فرموده و بر و رد منتن فرماید که بضم میم وسکون نون وکسر تاے فوقانی وسکون نون ثانی اسم عربی است که قسمی از گل سرخ باشد که دران بوے نیست و آنرا بیونانی انقون گویند وبہندی بہانٹل وسد اگلاب۔گرم و خشک است وبیخ آن محرّق زبان مثل عاقر قرحا (الخ) **مولف** عرض کند که مبدّل انقون باشد که فارسیان بقاعدۂ خود نون را به تحتانی بدل کردند چنانکه آونج اویج۔ پس بلحاظ تبدیل این رامفرّس توان گفت که در لغت رومی نون بعوض تحتانی است۔ صاحب برہان غور نکرده که ایقون را ہم لغت رومی گفته ذکرانقون بجالیش کرده ایم (اردو) دیکھو انقون۔

**ایک** (۱) بقول ہفت بکسر اوّل بمثناۃ تحتانی رسیده وکاف زده شرارۂ آتش را گویند دیگرکسے از محقّقین فارسی ذکر این معنی نکرد **مولف** عرض کند که (۲) صاحب ناصری ہمین لغت را نام ولایتے از پارس گفته باتے حال براِدّعاے صاحب ہفت سندے پیش نه شد واز محقّقین فارسی کسے با اونیست اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که اسم جامد فارسی قدیم باشد (ایلگ) بہمین معنی گذشت۔ جاداردکه بتصحیف کاتبین ہمان ایلگ بدین صورت نقل شد والله اعلم (اردو) (۱) دیکھو ایلگ (۲) پارس کی ایک ولایت کا نام۔

**ایکاش** لفظی است که ازان تمنّا و آرزو را ظاہر کنند چنانکه ظهوری فرماید

۵ کفن پروانه راازپردۂ فانوس می بایند
مزارش راکسے ایکاش درپای لگن بندد

وتحقیقش آنکہ کاش بقول برہان کلمہ ایست
از اسمائے تمنی و ترجی کہ خواہش و آرزو
وحسرت باشد و در محل طلب چیزے بطریق
آرزو گویند واے حرف ندا باشد و زائد ہم چنانکہ
بجائیش ذکر کردہ ایم بالجملہ این مرادف
حیف باشد (اردو) ایکاش اردو مین
مستعمل ہے ۔ اگرچہ صاحب آصفیہ نے اسکو
ترک فرمایا ہے مگر لفظ کاش کے ذیل مین

اسیر کے کلام سے جو سند پیش کی ہے
اوس مین اس کا استعمال موجود ہے
چنانچہ فرماتے ہین ۔ کاش ۔ فارسی
کلمۂ تمنّا ۔ خدا ایسا کرے ۔ کیا اچھا ہو ۔
کیا اچھی بات ہے ۔ حسرت ۔ خواہش ۔ آرزو
ان سب موقعون پر بولتے ہین (اسیر ؎) روز
محشر کو گناہون کا نہ کھٹکا رہتا ٭ کہین ایکاش
جو ہوتی تھین سزائین ہوتین ٭

**ایگدش** بقول آنند کہ بحوالۂ غیاث آوردہ بکسر اوّل و یاے تحتانی غیر ملفوظ و سکون کاف عربی و کسر دال و شین معجمہ لغت فارسی است بمعنی (۱) دو چیز بہم آمیختہ و (۲) کسیکہ مادر و پدرش چینی و رومی و فرنگی و ہندی باشند و (۳) اسپ مجنّس یعنی اسپیکہ از جفتی اسپ ترکی و تازی پیدا شدہ باشد و صاحب غیاث این را بحوالۂ جہانگیری آوردہ فرماید کہ این لفظ ترکی است ۔ صاحب مؤید این را بذیل لغات ترکی نوشتہ گوید کہ ہمان اگدش مذکور ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ اگدش یعنی یاے تحتانی بعد الف بطور علامت کسرہ باشد بقاعدۂ ترکی ۔ صاحب کنز این را بکاف فارسی و بمعنی حصان مخنثی آوردہ و صاحب لغات ترکی بالف مکسور و کسر کاف عربی نوشتہ گوید کسیکہ مادرا و ہندی بود و انچہ از دو جنس پیدا آید ۔ با صراحت کامل این

بر اگدش - بدون تحتانی کردہ ایم - بخیال ما این شامل باشد بر ہمہ معانی آن
(اردو) دیکھو اگدش -

**اشتی غرق شومنم ہم بجہنم** | مثل - صاحب خزینۃ الامثال کلمۂ این بجائے اتے آوردہ ولیکن بہ تحقیق ما اتے درابتد اصحیح است فارسیان این مثل بحق کسے زنند کہ باعث بربادی دیگر شدہ باشد مقصود آنست تو برباد شدی و مارا ہم باخود بردی - (اردو) خود ڈوبا سو ڈوبا ہمکو بھی ڈبویا۔ خود مرا ہمکو بھی لے مرا۔ دکن مین ان دونون کہاوتون کا استعمال اوس مقام پر ہوتا ہے جب کہ کوئی شخص کسی کو بُرے کام کا اغوا دے اور اوس کو اپنا شریک کرے اور آخر پر خود بھی مبتلاے مصیبت ہو اور دوسرے کو بھی مبتلا کرے امیر مینائی نے فرمایا ہے "آپ ڈوبے تو ڈوبے اورکو بھی لے ڈوبے" جب کوئی اپنے ساتھہ دوسرے کو بھی مصیبت مین پھنساے اسوقت یہ مثل بولتے ہین -

**ایگ** | بقول برہان بکسر اوّل و سکون ثانی وکاف فارسی ولایتی است از ولایات فارس صاحب سراج ہم تصریح فرماید کہ بکاف فارسی است واز رسم الخط صاحب جامع کاف عربی مفہوم میشود مولف گوید کہ این ہمانست کہ بکاف عربی گذشت ازین ہر دو یکی را اصل گیریم و دیگر را مبدل آن کہ کاف عربی بفارسی بدل شود ہچو ن کنند وگنند حیف است کہ محققین بالا صراحت مزید این نکردند (اردو) دیکھو ایک -

**ایک بادن** | بقول صاحب برہان ایگ معلوم و باے ابجد بالف کشیدہ و واو مفتوح بنون زدہ نام کتابی است در مذہب مغان وکیش آتش پرستان وفرماید کہ باین معنی بجاے باے ابجد میم و بجاے واو دال ہم بنظر آمدہ وہیچ تصریح نکردکہ

کاف فارسی است یا عربی۔ صاحبان جہانگیری و ہفت ہم ذکر این کردہ اند و ہیچ تصریح نکردند که کاف فارسی است و از رسم الخط صاحب جامع کاف فارسی مفہوم میشود خان آرزو در سراج فرماید که بکاف فارسی و باے موحدہ بالف کشیدہ و واو مفتوح و نون نام کتابے در مذہب گبران و نسبت تبدیل حروف که ذکرش بالا گذشت فرماید که تصحیف باشد مولف عرض کند که وجہہ تسمیہ این جزین نباشد که بمعنی ایمان یا شندگان ملک اگ باشد یعنی مذہب و مشرب اگیان۔ مبدل (اگ باور) و باور بقول محققین بمعنی قبول و تصدیق سخن و استوار و راست آمدہ و صاحب کنز گفته که باور در فارسی بمعنی صادق و صحیح و ایمان آمدہ پس راے مہملہ را بہ واو بدل کردہ باون کردند چنانکه تارو تان (اردو) اگ باون فارسی مین ایک کتاب کا نام ہے جو آتش پرستون کی مذہبی کتاب ہے۔

اگر | بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و کاف فارسی مفتوح براے قرشت زدہ نام دوائیست که بہ اگر شہرت دارد و بعربی وج و بیونانی اقارون خوانند سفید و سطبر و گرہ دار می باشد۔ صاحب جامع فرماید که دوائے است که ترکی اگر و بعربی وج گویند۔ صاحبان انند و ہفت ہمزبان برہان۔ صاحب محیط بر (اگر ترکی) فرماید که اسم وج و بر (وج) فرماید که اسم ترکی آن اگر است و اسم رومی اش اقارون مولف عرض کند که بقول صاحب محیط لغت ترکی است و محققین ترکی ازین ساکت و بقول ساطع اگر بمعنی لغت سنسکرت باشد و جا دارد که فارسیان تحتانی

زائدہ بعد الف زیادہ کردہ باشند ہمچون استاہ و ایستادما ذکر خواص این بر اگر و (ادیمی) کردہ ایم (اردو) دیکھو اگر کے تیسرے معنے ۔

**اے گل بتو خرسندم تو بوی کسی داری** مقولہ ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی و محل استعمال سکوت ورزیدہ **مولف** گوید کہ فارسیان این مقولہ را برائے اظہار محبت معشوق زنند دیگر ہیچ (اردو) گل سے مین خوش ہون کہ محبوب کی بو رکھتا ہے بدیہہ فی البدیہہ مصرع حضرت جلیل جانشین حضرت امیر مینائی مرحوم کا ہے ۔ جب ہمکو اس مقولہ فارسی کے مقابل کوئی مقولہ اردو زبان کا نہین ملا تو آپ نے اس کا ترجمہ فی البدیہہ مصرع کے ذریعہ سے فرما دیا ۔ مصرع ذیل ہی اسی کا ترجمہ ہے ۔ ع کسی گلرو کی بو آتی ہے گل سے ۔

**ایک ماون** بقول جامع بروزن نیک زادون نام کتابی است در مذہب آتش پرستان صاحب برہان بذیل ایگ باون ذکر این کردہ چنانکہ گذشت ۔ صاحب سراج بذیل ایگیاون فرماید کہ بعضی بجاے موحدہ میم وبجاے واو دال گفتہ اند اغلب کہ تصحیف باشد ۔ صاحب ہفت ہم بذیل ایگیاون ذکر این کردہ وما ہمدرانجا ذکر این کردہ ایم (اردو) دیکھو ایگیاون

**ایل** بقول برہان و موید بکسر اول و سکون ثانی مجہول و لام (۱) بلغت سریانی یکے از نامہاے خداے تعالی است جل جلالہ ۔ صاحب جامع فرماید کہ بیونانی یکے از نامہاے حق تعالی باشد و بقول صاحب منتہی الارب نام باری تعالی است بعبرانی ۔ صاحب جہانگیری درخاتمہ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ

فرماید کہ با ّول مکسور و یاے معروف اسمی است از اسماے حق تعالی۔ **مولّف** عرض کند کہ فارسیان قدیم این لغت را از سریانی یا عبرانی یا یونانی گرفتہ باشند و این قدر محقق است کہ لغت فارسی زبان نیست۔ صاحب سوار آمیل ہمزبان صاحب منتہی الارب است (اردو) اللہ۔ بقول امیر۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اسم ذات واجب الوجود (امیر ؏) مفلسی مفلس کی منعم کی بجا ہے منعمی ۔ مصلحت سے کب کوئی خالی ہے کام اللہ کا۔ (۲) ایل بقول برہان بزبان ترکی بہ معنی مردمان وجماعت باشد و بہ معنی دوست وموافق و رام نیز کہ نقیض وحشی است۔ صاحب جامع گوید کہ بترکی قبیلہ و طائفہ را گویند و بقول انند بکسر اوّل و یاے مجہول در ترکی زبان بہ معنی مردمان و قوم وجماعت وسال و درست و موافق و رام ہم۔ صاحب ہفت ہمزبان برہان وصاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ فرماید کہ بمعنی قوم وقبیلہ و خیل و ذات و صاحب بول چال تصریح فرماید کہ لفظ ترکی است وفرماید کہ جمع این ایلات آمدہ **مولّف** عرض کند کہ صاحب کنز کہ محقق زبان ترکی است بہ معنی ولایت و بلد قناعت کردہ و بقول صاحب لغات ترکی بہ تفخیم کسرۂ ہمزہ و سکون یاے حطّی ولام بمعنی مردم و بتوفیق کسرۂ ہمزہ بمعنی مطیع و بقولش الخ بمعنی سال و بادی آید ایل بہمزۂ دوم است و آیل بالفتح بہ معنی فرزند و ولایت (الخ) مارا از ہمہ معانی این لغت کہ بزبان ترکی است سروکارے نیست۔ معاصرین عجم ہمین لغت ترکی را بہ معنی قوم وقبیلہ استعمال می کنند (اردو) قوم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث

فرقہ۔ خاندان۔ خیل۔ دودمان۔ قبیلہ۔ (عربی) اسم مذکر۔ خیل۔ فرقہ۔ خاندان
(۳) ایل بقول برہان ہیل را ہم میگویند کہ قافلۂ صغار باشد۔ صاحب جامع فرماید
کہ بمعنی ہیل و قافلہ۔ صاحب محیط ذکر ایل نکردہ بر ایلا فرماید کہ اسم الائچی است
مولف عرض کند کہ ما ذکر خواص این بر الاچی کردہ ایم و خیال ما انیست کہ ایل
مبدل ہیل است کہ الف بہ ہائے ہوز بدل شود چنانکہ ہیپون و ایپون و مہنباز و
انباز۔ انچہ بعض محققین ہیل را مرادف ایل بہ الف و یائے موحدہ قرار دادہ اند
چنانکہ بجاپیش گذشت نتیجۂ کم التفاتی شان بر ماخذ باشد۔ کہ تصحیف کاتبین تحتانی را
موحدہ کردہ و انچہ صاحب محیط ایلا را بدیں معنی آوردہ تصحیف کتابت بیش نیست کہ ایلا
بہ بائے فارسی بزبان سنسکرت ہیل را گویند و ذکرش بر الاچی کردہ ایم پس ہمان
اپلا (بپائے فارسی) را بجائے دیگر ایلا بہ تحتانی نوشتہ یا جا دارد کہ ایلا بزبان
ہندی مخفف ایلاچی باشد (اردو) دیکھو الاچی۔
(۴) ایل۔ بقول برہان بکسر اول و فتح ثانی مشدد گاؤ کوہی را گویند و گویند کہ
چون بیمار شود بینی خود را بر سوراخ مار نہد و بنفس مار را بجانب خود کشد چنانکہ
مقناطیس آہن را چون مار را بخورد شفا یابد و بعربی بقر الوحش خوانند و بعضی گویند
کہ ایل گوسفند کوہی است و خون او علاج کسے است کہ زہر بادہ دادہ باشند
و بضم اول ہم گفتہ اند۔ صاحب ہفت ہمزبان برہان۔ صاحب جامع فرماید کہ
باین معنی لغت زبان عرب است۔ صاحب انند ہم تصریح کند کہ ایل بمعنی گوزن

و بزکوہی عربی است مولف عرض کند کہ باتفاق محققین لغت عرب این لفظ باین معنی عربیت تسامح صاحب برہان است کہ این را لغت فارسی خیال کرد (اردو) پہاڑی بکرے - مونث -

**ایلا** بقول برہان و سراج بروزن زیبا (۱) نام پہلوانے بودہ از ترکستان - صاحب جامع فرماید کہ نام پہلوانے بود تورانی - صاحب ناصری بحوالہ برہان ذکر این کردہ و صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل الفاظ ثرند و پاژند آوردہ گوید کہ باول مکسور و یائے معروف نام یکے از مبارزان افراسیاب ترک است کہ او را ایدا (بہ دال مہملہ عوض لام) نیز گویند (اردو) ایلا فارسی زبان مین ایک پہلوان کا نام ہے جو افراسیاب سے نبرد آزما ہوا تہا -

**ایلات قالموق** استعمال - بقول صاحب روزنامہ کہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بہ معنی قوم قالموق است مولف عرض کند کہ بر معنی دوم ایل ذکر ایلات کردہ ایم کہ جمع ایل است بہ معنی قبیلہ ہا و اقوام و این تصرف معاصرین عجم باشد کہ لغت ترکی ایل را گرفتند و بقاعدہ عربی جمع آن ایلات آوردند - پس درینجا اضافت ایلات بسوے قالموق باشد و قالموق را محقق بالا صراحت نکرد بخیال ما ہمان قلماق باشد کہ مملکتیست و ذکرش بر ایلاق می آید - قلماق را معاصرین عجم قالموق گویند بہ لام سوم و میم چہارم (اردو) قبائل قلماق - مذکر - اور قلماق ایک مملکت کا نام ہے -

**ایلاق** بقول برہان بروزن قپماق (۱) نام شہریست از ختا و قلماق - صاحب جامع فرماید کہ بروزن بیلاق نام شہریست از خطا - صاحب سروری بحوالۂ ادات ذکر این کردہ فرماید کہ بفتح ہمزہ وسکون یاے حطی نام شہریست - صاحب موید بذیل لغات فارسی ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ لغت ترکی یافتہ میشود کہ صاحب کنز این را بمعنی ییلاق آوردہ وصاحب لغات ترکی بمعنی جاے تابستان نوشتہ - وجہ تسمیۂ این شہر معلوم نہ شد کہ چرا باین نام موسوم شد و جزین نباشد کہ مقام سرد باشد کہ در تابستان ہمہ را انجا بسر کنند وحقیقت این معنی از معنی سوم ظاہر میشود - (استاد منوچہر) اگر خان برا بترکستان فرستد مہر گنجوری ؛ بپایدہ از بلاساغون دواند تا بایلاقش ؛ (اردو) ایلاق فارسی مین ایک شہر کا نام ہے جو ملک خطا مین واقع ہے - مذکر -

(۲) ایلاق - بقول برہان نام درختی ہم ہست - صاحب سروری بحوالۂ شرفنامہ ذکر این کردہ - صاحبان موید و جامع و انند وہفت ہم ذکر این کردہ اند اما صاحب محیط ذکر این نکرد **مولف** گوید کہ ترک این بر این اجمال تفوق داشت - بخیال ما این ہمان درخت باشد کہ صاحب جامع الادویہ نامش آیلا نوشتہ فرماید کہ درختیست کہ برگ آن دراز و ثمرش مثل تمر ہندی شیرین و گرم و ترش و سرد - مقوی اعضا مفتح ریاح غلیظ و فساد صفرا - اکثر ہنود استعمال این کنند - غیر سمی - سرو باشد - اسم این در السنۂ غیر بیان نکرد وصراحت نکرد کہ ایلاق لغت کدام زبان است محققین اول را

این را فارسی قرار دادہ اند۔ بظاہر لغت ترکی زبان یافتہ میشود۔ صاحب لغات ترکی این را بمعنی جاے تابستان نوشتہ۔ حاوار دکہ این درخت موسوم شد بنام شہر ایلاق کہ بر معنی اوّل گذشت واللہ اعلم (اردو) ایلاق فارسی مین ایک درخت کا نام ہے جسکا اردو نام متحقق نہو سکا۔

(۳) ایلاق۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ وصاف بالکسر در ترکی جاے سرد را گویند کہ سلاطین بوقت گرمی آنجا روند باحشم خود۔ و بعربی مصیف خوانند۔ صاحب بول چال فرماید کہ ترکی است بمعنی مقام سرد سیر و مقامی کہ دران موسم گرما بسر کنند۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کند و فرماید کہ مقامات سرد را گویند کہ گرمی در انجا گذارند و بمعنی ہواے سرد نیز آید **مؤلف** عرض کند کہ باین معنی ییلاق بدو تحتانی ہم آمدہ چنانکہ صاحب غیاث آوردہ و این ضد قشلاق کہ بقول صاحب غیاث بالکسر جاہاے گرم را گویند کہ زمستان دران بسر برند و این لفظ ہم ترکی است و صاحب لغات ترکی ایلاق را بمعنی جاے تابستان آوردہ مقصودش جزین نباشد کہ جائے کہ تابستان در انجا بسر کنند (اردو) ایلاق فارسی مین اُس سرد مقام کو کہتے ہین جہان موسم گرما بسر کرتے ہین ٹھنڈا مقام۔ سرد مقام۔ مذکر۔

**ایلاوس** بقول برہان بکسر اوّل و ضم واو و سکون سین بے نقطہ بلغت یونانی قسمی از قولنج است و آن مہلک می باشد۔ صاحبان آنند و ہفت ہمزبان برہان۔ صاحب سوار السبیل فرماید کہ بیونانی ایلیوس گویند و آن در دیست ردی و مہلک

کہ در امعاے وقاق حادث شود فارسیان استعمال ہمین لفظ کنند (اردو) قولنج کی قسم کا ایک درد جسکو یونانی مین ایلاوس کہتے ہین - صاحب آصفیہ لے قولنج کا ذکر فرمایا ہے - قولنج (یونانی معرّب کولنج) اسم مذکر - وہ درد جو قولون انتڑی مین پیدا ہوتا ہے - ایک قسم کا درد شکم -

**ایلاول** | بقول برہان بفتح اوّل وکسر وا و بر وزن دریا دل نام کوہی است صاحبان جامع وجہانگیری وسراج وانندہم ذکر این کردہ اند **مولّف** عرض کند کہ صراحت مزید ووجہہ تسمیۂ این بیان نہ شد (اردو) فارسی مین ایلاول ایک خاص پہاڑ کا نام ہے - مذکر -

**ایلچی** | بقول صاحب ضمیمۂ برہان بہ معنی رسول وپیغامبر باشد - صاحب انند بحوالۂ فرہنگ وصّاف فرماید کہ بالکسر وکسر جیم فارسی - لغت ترکی است بمعنی پیامبر ورسول وقاصد وبفارسی پیک وپیامبر باشد چہ ایل بہ معنی پیام است وچی افادۂ معنی فاعلی کند یعنی پیامدار یا پیغام گذار - صاحب سوار السبیل بر لفظ ایلچی فرماید کہ ایلچی در ترکی سفیر وقاصد را گویند **مولّف** عرض کند کہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست ذکر این کردہ ومجرد ایل بمعنی ولایت وبلا دگفتہ وایل بقول صاحب لغات ترکی بمعنی مطیع آمدہ امّا ہردو محققین ترکی ایل را بہ معنی پیام نہ نوشتہ اند وکلمۂ چی را اہم ترک کردہ اند - صاحب برہان نسبت کلمۂ چی می فرماید کہ مخفف چیز است وچون در آخر کلمات ترکی افزایند بمعنی صانع وفاعل آنچیز شود ہمچو قشاقچی - معاصرین عجم ایلچی بہ معنی

پیامبر بزبان دارند (اردو) ایلچی - بقول امیر - ترکی - قاصد (رندہ) بولا غ نامہ برکوکرکے ذبح ٭ یہ سزا ہے ایلچی کے واسطے ٭

**ایلچی را چہ زوال** مقولہ - صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و احسن ذکراین کردہ اند و از بیان معنی ومحل استعمال ساکت **مولف** عرض کند کہ این مقولہ ایست کہ فارسیان نسبت پیامبر استعمالش کنند مقصود آنست کہ اگر پیام ملک کہ بزبان پیامبر بمقابل ملک رسید ناگوار خاطرش ہم شود پیامبر را نقصانے نمیرسد زیراکہ او فریضۂ خدمت خود ادا کردہ است و کفیل مضمون و نتیجۂ آن نیست (اردو) ایلچی کو زوال نہین - بقول امیر - مقولہ - پیام کی نفع و ضرر سے پیام رسان محفوظ رہتا ہی (اشک ہ) ایلچی پر یہی سنا ہی کہین دنیا مین زوال ٭ بے سبب میرے کبوتر سے ہو پرخاش نہین ٭

**ایلچی کبیر** استعمال - بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار سفراء روس وانگلیند و روم و فرانس را گویند **مولف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است - (اردو) روس اور انگلینڈ اور روم و فرانس سے ہر ایک کے سفیر کو معاصرین عجم ایلچی کبیر کہتی ہین جسکی معنے بڑے ایلچی کے ہین (مذکر)

**ایلخ** بقول صاحب رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی رمۂ اسپان باشد - صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ و صاحب انند بحوالۂ غیاث این را آوردہ فرماید کہ بکسر اوّل و یاے رسم الخط وسکون لام و خاے معجمہ لغت ترکی است بمعنی گلۂ اسپان وفرماید کہ از بعض ترکان ایلخی بزیادت یا در آخر مسموع گردیدہ **مولف** عرض کند کہ بقول صاحب لغات ترکی ایلقی بقاف و ایلغی بہ غین معجمہ - گلۂ اسپان را گویند

نمیدانیم کہ صاحب غیاث واتند ایلغ والیخی را بہ خاے معجمہ چگونہ ترکی گفت وازکجا
این معنی را آوردہ۔ صاحبان کنز ولغات ترکی ہرو وازین دو لفظ آخرالذکر ساکت
صاحب لغات ترکی ایلغ را بالغین معجمہ بدون تحتانی آخر بمعنی فرس آوردہ۔ بخیال ما
تصحیف کتابت بیش نیست کہ صاحب رہنما بعوض غین معجمہ خاے معجمہ نقل کرد یا فارسیان
غین معجمہ را بہ خاے معجمہ بدل کردند ہمچون تاغ و تاخ و چرغ و چرخ وانہم تصرف
فارسیان است کہ ایلخ را بمعنی رمۂ اسپان استعمال کردند بدون تحتانی آخر ہ پس
جزین نیست کہ این مفرس باشد (اردو) گھوڑون کا گلّہ۔ مذکر۔

**ایلخان** | بقول برہان باخاے نقطہ دار بروزن فیلبان (۱) لقب سلاطین مغول ست
ہمچنانکہ قیصر از سلاطین روم و خاقان از چین۔ صاحب سروری فرماید کہ نام ملوک مغول مرکب باشد
و خان آرزو و سراج فرماید کہ لقب سلاطین مغول چنانکہ قیصر روم و خاقان چین و رای ہندوستان و شاہ
ایران و خان توران۔ صاحبان جامع وانند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ
این مفرس باشد کہ فارسیان ایل را کہ بترکی بمعنی ولایت است بالفظ خان مرکب
کردند کہ بقول صاحب کنز در فارسی زبان امیر و پادشاہ را گویند و ہم این لفظ
مرکب را بصراحت نوشتہ کہ فارسی است۔ صاحب برہان ذکر لفظ خان کردہ فرماید
کہ پادشاہان ختا و ترکستان را گویند چنانکہ شاہان روم را قیصر و چین را فغفور نامند
پس بہ تحقیق ما اصل این خان ایل بود۔ مرکب اضافی و بقلب اضافت ایلخان شدہ شک
نیست کہ این مفرس باشد مخفی مباد کہ خان بقول صاحب لغات ترکی در ترکی زبان

ہم لقب پادشاہ است و فرماید کہ گاہے بر امیر بزرگ نیز اطلاق کنند اند رین صورت ہم ایلخان را مرکب فارسی خیال کنیم از ہر دو لغت ترکی و بدین وجہ مقدس گوئیم کہ محققین ترکی این مرکب را فارسی گفتہ اند (اردو) فارسی مین ایلخان قوم مغل کے بادشاہون کا لقب ہے۔ جیسے قیصر بادشاہان روم کا اور خاقان چین کے سلاطین کا لقب ہے۔

(۲) ایلخان۔ بقول صاحب شمس بکسر و بالام موقوف نام ممدوح بندگی شیخ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ و صاحب سراج نسبت این فرماید کہ در نسخہ ابراہیمیہ وارد شدہ کہ ایلخان نام پادشاہی است کہ ممدوح سعدی بود و قوسی گوید کہ این تفسیر بغایت سقیم است چہ ایلخان لقب تولیخان پسر چنگیز خان است زیرا کہ چنگیز خان حکومت ایل والوس خود را باو دادہ بود و بعد از تولی ایلخان مخصوص ہلاکو خان شد و تا ہلاکو در مغلستان بود برسم عم و پدر را ایلخان بودہ و این خطاب باو مخصوص تا آنکہ بایران آمد وہمان لقب باو بازماند بعد از و اولاد او را ایلخانی می گفتند یعنی منسوب بہلاکو خان و در دیوان شیخ سعدی ہرگز نیافتیم کہ مدح ہلاکو گفتہ باشد بلکہ ممدوح او سعد بن زنگی وابوبکر بن سعد اند و اگر مدح کسے از ایلخانیہ گفتہ باشد چگونہ تواند بود کہ تفسیر ایلخان بہ ممدوح سعدی کنند (انتہی) **مولف** عرض کند کہ ہرگاہ بمعنی اول مذکور شد کہ ایلخان لقب سلاطین مغول است۔ عیبے ندارد کہ سعد بن زنگی وابوبکر بن سعد۔ (ممدوحین شیخ شیراز) را ایلخان گوئیم و انچہ خان آرزو این لقب را با حکومت ایل مخصوص کند باشد کہ ایل نام سلطنتے ہم باشد و لیکن ہرگاہ بہ تحقیق رسید کہ

ایل ترکی زبان بمعنی مطلق ولایت ہم آمدہ وایلخان لقب سلاطین مغول گردیدہ اند
صورت اعتراض خان آرزو باقی نمی ماند (اردو) شیخ سعدی کے ممدو
نام ایلخان تہا۔

ایلچی بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱)
گلۂ اسپ را گویند۔ صاحب انند فرماید
کہ بالکسر و کسر خاے معجمہ لغت ترکی است
بمعنی رمہ و گلۂ اسپان و صاحب رہنما بحوالۂ
سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار این را
آوردہ فرماید کہ بمعنی گلۂ بزرگ اسپان است
صاحب بول چال این را مرادف ایلخ
قرار دہد مولف عرض کند کہ ما بر ایلخ
صراحت کافی کردہ ایم واشارہ این ہم
ہمدرانجا گذشت (اردو) دیکھو ایلخ۔
(۲) ایلچی۔ بقول صاحب روزنامہ کہ
بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار
آوردہ بمعنی جاے بچہ کشی دیگر کسے ذکر این
نکرد مولف عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این

بر ایلخ کردہ ایم و جزین نیست کہ این
معنی حقیقی است کہ بر ایلخ گذشت (ار
چارپایون کی بچہ کشی کا مقام سند کر۔

ایلدانہ بقول صاحب ضمیمۂ برہان
مجہول و دال ابجد بروزن فیلخانہ
را گویند کہ قافلۂ صغار باشد۔ صاح
بحوالۂ قنیہ فرماید کہ بالکسر با لام موقو
الاچی بزرگ باشد۔ صاحب محیط ایز
ترک کردہ مولف گوید کہ ما ذکر ماخذ
بر معنی دوم ایل کردہ ایم و جزین نہ
کہ این مبدل ہیل دانہ باشد و ذکر
این بر الاچی گذشت (اردو) د
ایل کے دوسرے معنی اور الاچی۔

ایلدگز بقول برہان بکسر اول و

بے نقطہ و کاف فارسی و سکون ثانی و ثالث
وزاے نقطہ دار نام پادشاہی است مشہور
گویند کہ این لغت ترکی است ۔ صاحب مؤید
این را بذیل لغات ترکی آوردہ فرماید کہ بالکسر
باکاف فارسی نام پادشاہے و فرماید کہ بدون
تحتانی الدگز ہم گویندش ۔ صاحب سروری
ہمزبان شان **مؤلف** عرض کند کہ دگز
با دال مہملہ و کاف فارسی وزاے ہوز بقول
صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است بمعنی بحر
وآیل بہ معنی ولایت ۔ بجایش مذکور پس عجبے
نیست کہ حکومت بحری ہم بدست اختیار آن
پادشاہ باشد کہ لقبش ایلدگز شد ۔ حیف است
کہ محققین بالاتفصیل مزید نکردند (اردو)
ایلدگز مشہور پادشاہ کا نام ہے ۔

**ایلقی** | بقول صاحب ضمیمۂ برہان
مرادف ایلچی **مؤلف** عرض کند کہ
دیگرکسے از محققین فارسیان ذکر این نکرد
و سندے پیش نشد ۔ معاصرین عجم بر زبان
ندارند و ما حقیقت این بر ایلخ بیان کردہ ایم
(اردو) دیکھو ایلخ ۔

**ایلک** | بقول برہان وجامع و سروری بفتح اول بروزن نغزک (۱) نام شہریست
در ترکستان منسوب بخوبان و فرماید کہ بکسر اول نیز آمدہ و بقول صاحب رشیدی
و ناصری بالکسر و فتح لام و یاے مجہول ملکی است در ترکستان بحسن معروف (سند و
شاہ ۵) بیا اے خسرو خوبان ایلک ؛ کہ بے تو جان شیرین گشت مہلک ؛ (اثیرالدین
اومانی ۵) زہرہ مشاطہ عروس حشمت وجاہ تو باد ؛ تا فلک آرایش خوبان ایلک میکند ؛
خان آرزو و سراج فرماید کہ بیاے مجہول بروزن پیلک و بعضی بفتح اول نیز گفتہ اند
اول صحیح است نام شہرے حسن خیز در ترکستان بحسن معروف ۔ صاحبان آنند و ہفت

ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است
این را بفتح الف وکسر لام آوردہ گوید کہ بمعنی احسان باشد وبقول صاحب لغات
ترکی بالکسر وسکون تحتانی وسکون لام وکاف بمعنی آبادان و ہردو محققین بالا ذکرے
از اسم شہر نکردوند۔ جا دارد کہ شہرے بدین نام موسوم باشد و تصرف فارسیان
در حرکات حروف چیزے نیست و در وجہ تسمیہ این معنی آخر الذکر را دخل است و باشد کہ بر
ایل کہ بترکی زبان بقول صاحب کنز بمعنی ولایت وبلد آمدہ کاف تصغیر زیادہ کردند
آنچہ صاحب ناصری این لغت را ترکی گفتہ من وجہ درست است (اردو) ایلک فارسی
مین ایک ملک کا نام ہے جو ترکستان مین واقع ہے اور جہان کے لوگ حُسن مین مشہور ہین۔
(۲) ایلک۔ بقول برہان ورشیدی وناصری نام پادشاہ یغما ہم ہست کہ ترکستان باشد
صاحب سروری بذکر معنی اول فرماید کہ اما از بین بیت استاد ابوالفرج ؎ تا ایلک
و خان قبلۂ یغما وتتارند ٭ جز درگہ تو قبلہ مبا و ایلک و خان را ٭ چنان مستنبط میشود کہ نام پادشاہ یغماست کہ
شہریست حسن خیز وفرماید کہ مسعود سعد نیز موید این معنی گوید ؎ بر بزمگاہ تو شاہان وخسروان خدام ٭
بہ بزمگاہ تو خانان وایلکان حجاب ٭ ونیز فرماید کہ از بیت لامعی جرجانی ؎ نہ راحت یا بد
از ہمیش ہمی ایلک بفرغانہ ٭ نہ لذت یا بد از ہوش ہمین قیصر بقسطنطین ٭ مستفاد میشود کہ ایلک
نام پادشاہ فرغانہ باشد۔ صاحب سراج بذکر این فرماید کہ صحیح ہمان نام شہر است
و ایلک لقب سلاطین آنجا نیست بلکہ ہر صاحب ایل و الوس را ایلک گویند (انتہی) وبقول
صاحب جامع نام پادشاہ و ایلک شہر باشد **مولف** عرض کند کہ محققین ترکی از نیمی ساکت

مایا خان آرزو و اتفاق داریم (اردو) ایلک ۔ بادشاہان ایلک کا لقب ہے ۔ مذکر ۔

(۳) ایلک ۔ بقول صاحب رشیدی بمعنی سردار و سرخیل نیز چون مقابلہ خان واقع شود و بسند خود ہمان بیت استاد ابوالفرج پیش میکند کہ بمعنی دوم گذشت و مثال ثانی از کلام مسعود سعد آوردہ کہ آنہم بمعنی دوم مذکور شد ٭ صاحب سراج بذکر این فرماید کہ صحیح ہمان نام شہر است و ایلک لقب سلاطین آنجا نیست بلکہ ہر صاحب ایل و الوس را ایلک گویند و خان پادشاہ را گویند کہ چندین ایلک فرمان بردار او باشند و از کلام ابوالفرج ہمان سند پیش کند کہ بمعنی دوم گذشت ۔ صاحب شمس ہمزبان رشیدی دیگری از محققین فارسی ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ محققینے کہ ذکر معنی دوم کردہ اند اہل زبانند ۔ پس بمقابلہ شان ایمعنی را پیدا کردن قابل غور است و از ہر دو اسناد مذکورۂ بالا ہر دو معنی پیدا میشود اما از کلام مسعود سعد کہ بمعنی چہارم می آید تائید ایمعنی میشود (اردو) دیکھو ارغون کے دوسرے معنے ۔

(۴) ایلک ۔ صاحب سروری فرماید کہ بر بندہ و چاکر و وشاق ہم اطلاق کنند (مسعود سعد ۵) کدام خان کہ بنود است پیش تو ایلک ٭ کدام میر کہ او نیست نزد تو سرہنگ ٭ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ ازین سند تصدیق معنی سوم میشود پس دعواے صاحب سروری بلا دلیل است (اردو) بندہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ غلام ۔ داس ۔ پابند ۔ نوکر ۔ چاکر ۔ ملازم ۔ فرمانبردار ۔

**ایلوچ** | بقول صاحب شمس بر وزن محمود و بجیم فارسی لغت فارسی است (ا

ا است از قند سفید و (۲) نیز بواو فارسی حلوائیست مانند قرص آفتاب بغایت
رسیان قند را ایلوج کرده اند دیگرے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** گوید
نج بالام والف و نون وجیم وحرکت غیر معلوم بقول برہان وسراج بمعنی مطلق حلواست
ر دکه ایلوج را مبدل و یالانج گیریم که الف به واو بدل شود همچون وارنج و آسنج
و توغ وجیم عربی به فارسی هم چنانکه کاج و کاج و نون حذف هم شود چنانکه ایشان
و این و ای ولیکن استعمال این نه بزبان معاصرین عجم است و نه در کلام
ن و متاخرین یافته شد و نه محققین فارسی ذکر این کرده اند و نه سند استعمال پیش
ں مجرد بیان صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) (۱) قند سپید کا شربت۔ مذکر
ایک خاص قسم کا نرم حلوا۔ مذکر۔

ل | بقول برہان بر وزن معقول بلغت سریانی نام ماه دوازدهم از سال
یان باشد و آن بودن آفتاب است درین زمان از اواسط برج سنبله تا
ط برج میزان۔ صاحب مویّد بحوالۂ شرفنامه گوید که مدت ماندن آفتاب در برج
ه رومیان یک ماه شمرند و بهندش بهادون خوانند و بحوالۂ قنیه فرماید که آخرین
یف است بزبان رومیان۔ صاحب سروری فرماید که نام ماه اوّل از سال
یان چنانکه امیر مختاری گوید ؎ از فتح یاد و نصرت مرداد و تیر تو ٭ ذرنجت
د ولت ایلول و آب تو ٭ و بقول صاحب سواد السبیل لفظ سریانی است و آن
ج ماه ستمبر باشد۔ صاحبان اند و بول چال هم ذکر این کرده اند (اردو)

ایلول سریانی زبان مین ایک مہینہ کا نام ہے جو ماہ سپٹمبر کے مطابق ہے۔ مذکر۔

**ایلی** بقول انند بحوالۂ فرہنگ وصاف بالکسر لغت فارسی است بہ معنی اطاعت و فرمانبر‌ی دیگرے از محققین فارسی ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ ما معنی دوم را بر لغت ایل ذکر کردہ ایم کہ در ترکی زبان بمعنی مطیع ہم آمدہ پس فارسیان یاے مصدری در آخرش زیادہ کردہ بمعنی اطاعت استعمالش کردند کہ مفرس باشد (اردو) دیکھو اطاعت۔

**ایلیا** بقول برہان وجامع بروزن کیمیا بلغت سریانی کہ لغت ترسایان باشد (۱) نام امیر المومنین علی علیہ السلام و (۲) نام یکی از پیغمبران بنی اسرائیل و (۳) نام شہریست کہ الیبای پیغمبر منسوب است بآن شہر و (۴) نام بیت المقدس ہم و (۵) بعضی گویند نام اصلی خضر علیہ السلام و (۶) نام یکے از فتح ہاے عمر خطاب و (۷) معنی آن صدیق اکبر است صاحب شمس گوید بکسر اول بروزن کیمیا قبلۂ پیشینیان وآن مسجدیست در شام وآن را بیت المقدس خوانند و نام پیغمبرے و نیز نام شہرے کہ بنام آن پیغمبر خوانند وآن از جملۂ مفتوحات عمر بن خطاب است (رضی اللہ تعالی عنہ) و بحوالۂ حل اللغات فرماید کہ نام حضرت علی کرم اللہ وجہہ و نام بیت المقدس و ایلیا بن ملکا نام خضر علیہ السلام نیز و فرماید کہ بکسر و بغیر ہمزہ نام شہر قدس خلیل اللہ و صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ فرماید کہ باول مکسور سہ معنی دارد اول نام حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ و ایشان را ایلیا نیز خوانند دوم بیت المقدس را نامند سوم نام حضرت خضر است واو را ایلیاے بن ملکان نیز گفتہ اند۔ صاحب سروری

آوردہ کہ نام نامی حضرت علی کرم اللہ وجہہ و نام بیت المقدس و نام یکے از پیغمبران بنی اسرائیل - صاحبان انند وہفت ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ بظاہر عبارت صاحب برہان معلوم میشود کہ ایلیا بہفت معنی آمدہ چنانکہ صراحتش بالا گذشت ولیکن تحقیق آنست کہ درحقیقت ایلیا را بیش از چہار معنی نباشد (۱) معنی حقیقی آن صدیق اکبر و (۲) نام حضرت علی رضی اللہ عنہ و این مجاز معنی اوّل باشد چنانکہ استادے فرماید (ع) درین معنی کہ گفتی بگیناہم ٭ بہ پیغمبر بحق ایلیا ہم ٭ و (۳) نام بیت المقدس و اینہم مجاز باشد چنانکہ حکیم اسدی فرماید (ع) بدانگہ کہ ضحاک شد بادشا ٭ ہمی خواند آن خانہ را ایلیا ٭ و (۴) نام پیغمبر خضر علیہ السّلام کہ از پیغمبران بنی اسرائیل است چنانکہ شیخ شیراز فرماید ع بحق ایلیا ادریس ویحیی ٭ باسمعیل واسحاق وعیسی ٭ پس معنی دوم وپنجم برہان ہمان یک معنی چہارم ماست ومعنی سوّم وچہارمش ہمان یک معنی سوّم ما ومعنی ششمش چیزے نیست زیراکہ ہمان بیت المقدس است کہ بزمانہ خلیفۂ دوّم فتح شد (اردو) (۱) صدیق اکبر لفظی معنوں مین - بڑا سچا - نہایت سچا - نہایت راست گو - عربی - صفت (۲) ایلیا سریانی زبان مین حضرت علی کرّم اللہ وجہہ کا لقب ہے - علّی - بقول آصفیہ - عربی - خلیفہ چہارم کا نام جو رسول مقبول کے داماد اور چچازاد بھائی تھے - (۳) بیت المقدس - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - مسجد اقصی کا دوسرا نام - یروشلیم کا عبادت خانہ جو شام یعنی الشیای روم مین واقع اور قوم یہود کا قبلہ ہے - مکہ سے پیشتر اور انبیا کا یہی قبلہ رہا ہے اس مقدس مکان کو داؤد علیہ السّلام نے قوم بنی اسرائیل کے علت طاعون کے

عذاب شدید سے نجات پانے کے شکریہ مین جبکہ ستر ہزار آدمی طعمۂ اجل ہو چکے تھے بنوایا
بعض مورخون کا بیان ہے کہ حضرت داؤد نے صرف سنگ مرمر سے اس کی بنیاد ڈالی اور
حضرت سلیمان نے اس کی تعمیر شروع کی اس کے بارہ برج تھے جو سونے چاندی اور
بیش قیمت جواہرات سے جگمگا رہے تھے جب بخت نصر اس پر قابض ہوا تو وہ تمام چاندی
سونا اور جواہرات اکھڑوا کر اپنے ملک بابل مین لے گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ
مین پھر اس مسجد کی تعمیر اور مرمت ہوئی (۴۸) خضر - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر
ایک پیغمبر کا نام جن کا معجزہ یہ تھا کہ جہان بیٹھتے وہان سبزہ نمودار ہو جاتا یا جس جگہ سے
گزر جاتے وہ جگہ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتی چنانچہ اسی وجہ سے یہہ لقب پڑ گیا کیونکہ
خضر بمعنی سبز و سبزہ کلام عرب مین آیا ہے -

**ایم** بقول برہان و جامع و ہفت بر وزن جیم مردے را گویند کہ زنش مردہ باشد
صاحب شمس فرماید کہ ایم بالفتح و ایوم بضمتین لغت فارسی است بمعنی بیزن شدن مرد و
بیمرو شدن زن و صاحب انند فرماید کہ ایّم بہ تشدید تحتانی بر وزن کیّس زن بے
شوہر (بکر باشد یا ثیبہ) و مرد بے زن (کتخدا باشد یا نہ) خان آرزو در سراج نسبت
این فرماید کہ بر وزن جیم مرد زن مردہ کہ بعربی عزب خوانند و تحقیق آنست کہ بہ تشدید
تحتانی است بر وزن قیّم بہ معنی مذکور و لفظ عربی است - صاحب منتخب کہ محقق لغات
عرب است می فرماید کہ ایم بالفتح بے زن بودن مرد و بے شوہر بودن زن و
بالفتح و کسر یاے مشدد مرد بے زن و زن بے شوہر (الخ) **مولف** عرض کند کہ

تصرف فارسیان است کہ این با یہ مرد زن مردہ مخصوص کردہ اند (اردو) رنڈوا
بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - مرد بے زن - وہ مرد جس کی بیوی مرگئی ہو -

ایما | بقول صاحب آصفی بحوالۂ منتخب و بہار بمعنی اشارہ مولف گوید کہ بالکسر لغت عرب است بہ معنی اشارہ کردن چنانکہ صاحب منتخب ذکر کردہ فارسیان این را بہ معنی حاصل بالمصدر را استعمال کنند و با مصادر فارسی ہم مرکب کردہ اند چنانکہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) ہمہ با نیش دوش رسمی بود ؛ آفت انداز رمز و ایما ماند ؛ (ولہ ؎) اگر لنگر شود صد کوہ تمکین کشتی دل را ؛ بیک ایما کشا ند گردش چشمے بگرد ابش ؛ (اردو) ایما - بقول امیر - عربی - اسم مذکر - اشارہ - حکم (صبا ؎) ایما ہے عاشقوں سے یہی چشم یار کا ؛ وہ ترک ہی نہیں جو کھیلے شکار روز ؛

ایما رفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی سکوت ورزیدہ مولف عرض کند کہ بمعنی واقع شدن اشارہ چنانکہ ظہوری گوید ؎ رفتہ خواہد بود ایماے درنگے از وصال ؛ ہجر را در گشتن من اینقدر تعجیل نیست ؛ نثر ابوالفضل اکبرآبادی "آنکہ ایمائی رفتہ بود کہ التجا نمودن شاہرخ مرزا و فرزندان محمد حکیم مرزا" (اردو) دیکھو اشارہ شدن -

ایماق | بقول بہار بالفتح و قاف الوس را گویند و ایماقات جمع و فرماید کہ این لفظ غیر فارسی است (فوقی یزدی ؎) کلید قفل جامع است زر و لے کو زر ؛ سراغش از چہ بلد گیرم و کدام ایماق ؛ صاحب انند گوید کہ بضم اول و سکون یاے تحتانی

لغت ترکی است بمعنی تبار و قبیلہ باید دانست کہ الوس بضمتین و واو غیر ملفوظ وسین مہملہ ساکن در ترکی قوم راگویند۔ کما فی الغیاث مولف عرض کند کہ بقول صاحب لغات ترکی آویماق بتفخیم ضمۂ ہمزہ وسکون تحتانی وفتح میم بالف وسکون قاف بترکی زبان قبیلہ راگویند۔ پس تصرف فارسیان است کہ بحذف واو وتبدیل حرکات بمعنی مذکور استعمال کردہ اند۔ بخیال ما مفرس است (اردو) قبیلہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ گروہ۔ ایک واوا کی اولاد۔ خیل۔ فرقہ۔ زمرہ۔ جتھا۔ ٹولی۔ (دیکھو ایل)

**ایماکردن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ واز بیان معنی ساکت مولف گوید کہ بمعنی اشارہ کردن باشد چنانکہ وحشی یافتی فرماید ؎ سینۂ ماہی و پشت گاؤ باہم داشت راہ بتیغ را تا دست او ایما بہ بلیمان کردہ است؎ ظہوری ؎ غمزہ از شوخی بقصد فصد من ایما کردہ؎ خون رگ در گردن مژگان نشتر زن بماند؎ (اردو) ایماکرنا دیکھو ابروکشیدن کے پہلے معنے۔

**ایمان** بقول بہار بمعنی گرویدن و بعدی بالباء و ایمن گردانیدن و بعدی بنفسہ و فرماید کہ بالفظ آوردن و تازہ کردن بصلۂ با و بالفظ برافشاندن بنفسہ مستعمل۔ صاحب انند گوید کہ بالکسر گرویدن و ایمن گردانیدن و امان دادن و فرماید کہ این ماخوذ از امن است صاحب موید فرماید کہ گرویدن و بے بیم گردانیدن و در شرع تصدیق بدل و اقرار بزبان وحدانیت خداے تعالی را وحقیت پیغمبر علیہ السلام را مولف عرض کند کہ لغت عرب است بالکسر بروزن اکرام بقول صاحب منتخب بمعنی گرویدن و ایمن گردانیدن و امان دادن۔ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر و معنی شرعی استعمال کنند و بترکیب

مصادر فرس ہم کہ در ملحقات می آید و انچہ بہار تخصیص سہ مصادر میکند قلت تلاش اوست (ظہوری سہ) شعلہ عشق بت از عقل برآوردہ دمار ؛ چشم زخمی نرساند شررش ایمان را ؛ (ولہ سہ) رشتۂ باید چہ درکفر و چہ در ایمان بکف ؛ گر گرہ نکشود از تسبیح زنارے بخر ؛ (انوری سہ) تا ہیچ نسب بود ز ایمان ؛ در دیدۂ مردمی حیا را ؛ (اردو) ایمان ۔ بقول امیر ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ بےخوف کرنا ۔ امن دینا ۔ شریعت اسلام مین دل سے خدا پر یقین لانا اور زبان سے اوس کی خدائی اور توحید کا اقرار کرنا ۔ دین دھرم ۔ (ذوق سہ) زاہد شراب پینے سے کافر ہوا مین کیون ؛ کیا ڈیڑھ چلو پانی سے ایمان بہ گیا ؛

**ایمان آوردن** استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت مولف عرض کند کہ (۱) بمعنی قبول کردن اسلام و بصفت ایمان متصف شدن باشد مرادف اسلام آوردن کہ گذشت و (۲) بہ معنی تسلیم کردن و یقین دانستن (صائب سہ) از تماشاے تو چون خلق نیارند ایمان ؛ کافر است آنکہ ترا بیند و بے دین نشود ؛ (حافظ سہ) دیدہ نا دیدہ باقبال تو ایمان آورد ؛ مرحبا اے بہمہ لطف خدا ارزانی ؛ (اردو) ایمان لانا یا لے آنا بقول امیر ۔ (۱) دین اسلام قبول کرنا ۔ مسلمان ہونا (آتش سہ) برہمن کہتے ہین تیرا مصحف رخ دیکھکر ؛ کفر سے باز آئیے ایمان لانا چاہیئے ؛ (۲) ماننا ۔ برحق جاننا ۔ کسی پر یقین لانا ۔ (مومن سہ) اگر مشہور ہوا افسانہ اپنی بت پرستی کا ؛ برہمن کیا عجب ایمان لے آئین بنارس مین ؛

(داغ ۵) سمجھ معجزہ ایمان ، لائین لوگ
اس پر ، خدا کرے غلطی کچھ مرے سخن مین
رہے ،

**ایمان افشاندن** استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت
**مولف** گوید کہ بمعنی نثار کردن ایمان باشد
(صائب ۵) بیا در جلوہ اے سرو روان
تا جان بیفشانم ، بیفشان زلف کافر کیش
تا ایمان بیفشانم ، بہار ہمین سند را برائے
ایمان برافشاندن ذکر کردہ و بجائے
بیفشانم برافشانم نوشتہ و صاحب آصفی
ہم شعر مذکور را موافق بہار نقل کردہ و
مصدر رش ایمان افشاندن قائم کردہ
ولیکن در دیوانے کہ پیش ماست ردیف غزل
(بیفشانم) است وخندان وریحان قافیہ
آن (اردو) ایمان کو فدا کرنا ۔ نثار کرنا ۔

**ایمان باختن** استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی
سکوت ورزیدہ **مولف** گوید کہ بمعنی از
دست دادن ایمان باشد (کاتبی نیشاپوری
۵) اے دل سرگشتہ بے خانمان ، باختی
از بہر تن ایمان جان ، (اردو)
ایمان کھونا ۔

**ایمان بردن** استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت
**مولف** عرض کند کہ بمعنی خلل انداختن
در ایمان و زائل کردن ایمان و کافر
کردن و خراب ساختن ایمان باشد
(حزین اصفہانی ۵) برہمن زادہ زنار
بندے برد ایمانم ، کہ سودا میکنم با کفر
زلفش دین و دنیا را ، (اردو) ایمان لیجانا
ایمان مین خلل ڈالنا ۔ کافر بنا دینا ۔ کافر کردینا

**ایمان بریدن** استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت

مصادر فرس ہم کہ در ملحقات می آید و آنچہ بہار تخصیص سہ مصادر میکند قلت تلاش اوست (ظہوری ؎) شعلۂ عشق بت از عقل برآوردہ دمار ٭ چشم زخمی نرساند شررش ایمان را ٭ (ولہ ؎) رشتۂ باید چہ در کفر وچہ در ایمان بکف ٭ گر گرہ نکشود از تسبیح زنارے بجر ٭ (انوری ؎) تا ہیچ نسب بود ز ایمان ٭ در دیدۂ مردمی حیا را ٭ (اردو) ایمان - بقول امیر - عربی - اسم مذکر - بےخوف کرنا - امن دینا - شریعت اسلام مین دل سے خدا پر یقین لانا اور زبان سے اوس کی خدائی اور توحید کا اقرار کرنا - دین دہرم - (ذوق ؎) زاہد شراب پینے سے کافر ہوا مین کیون ٭ کیا ڈیڑھ چلو پانی سے ایمان بہ گیا ٭

**ایمان آوردن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ واز بیان معنی ساکت مولف عرض کند کہ (۱) بمعنی قبول کردن اسلام و بصفت ایمان متصف شدن باشد مرادف اسلام آوردن کہ گذشت و (۲) بہ معنی تسلیم کردن و یقین دانستن (صائب ؎) از تماشاے تو چون خلق نیارند ایمان ٭ کافر است آنکہ ترا بیند و بے دین نشود ٭ (حافظ ؎) دیدہ نادیدہ باقبال تو ایمان آورد ٭ مرحبا اے بہمہ لطف خدا ارزانی ٭ (اردو) ایمان لانا یا لے آنا بقول امیر - (۱) دین اسلام قبول کرنا - مسلمان ہونا (آتش ؎) برہمن کہتے ہین تیرا مصحف رخ دیکھکر ٭ کفر سے باز آئیے ایمان لانا چاہئے ٭ (۲) ماننا - برحق جاننا - کسی پر یقین لانا - (مومن ؎) اگر مشہور رہو افسانہ اپنی بت پرستی کا ٭ برہمن کیا عجب ایمان لے آئین بنارس مین ٭

(داغ ۵) سمجھے معجزہ ایمان نہ لائیں لوگ اس پر ؛ خدا کرے غلطی کچھ مرے سخن مین رہے ؛

**ایمان افشاندن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت **مولف** گوید کہ بمعنی نثار کردن ایمان باشد (صائب ۵) بیا در جلوہ اے سرو روان تا جان بیفشانم ؛ بیفشان زلف کافر کیش تا ایمان بیفشانم ؛ بہار عجم سند را برائے ایمان بر افشاندن ذکر کردہ و بجائے بیفشانم برافشانم نوشتہ و صاحب آصفی ہم شعر مذکور را موافق بہار نقل کردہ و مصدرش ایمان افشاندن قائم کردہ ولیکن در دیوانے کہ پیش ماست ردیف غزل (بیفشانم) است و خندان و ریحان قافیہ آن (اردو) ایمان کو خدا کرنا - نثار کرنا -

**ایمان باختن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی سکوت ورزیدہ **مولف** گوید کہ بمعنی از دست دادن ایمان باشد (کاتبی نیشاپوری ۵) اے دل سرگشتہ بے خانمان ؛ باختی از بہر تن ایمان جان ؛ (اردو) ایمان کھونا -

**ایمان بردن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بمعنی خلل انداختن در ایمان و زائل کردن ایمان و کافر کردن و خراب ساختن ایمان باشد (عزیز اصفہانی ۵) برہمن زادۂ زنار بندے برد ایمانم ؛ کہ سودا میکنم با کفر زلفش دین و دنیا را ؛ (اردو) ایمان لیجانا ایمان مین خلل ڈالنا - کافر بنا دینا - کافر کر دینا

**ایمان بریدن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت

مولّف عرض کند که به معنی سلب و زائل
کردن ایمان باشد مرادف ایمان بر
گذشت (زلالی خوانساری ؎) چه زلفِ
کافرے ایمان بریده ٭ سیاهی پاسے بر
مصحف کشیده ٭ (اردو) ایمان کو سلب
کرنا ۔ زائل کرنا ۔

**ایمان پذیرفتن** | استعمال ۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده و از بیان معنی سکوت
ورزیده مولّف عرض کند که بمعنی ایمان
را درست داشتن و قدر ایمان کردن ۔
(حزین اصفهانی ؎) نے کفر پذیرد سرِ زلف
تو نه ایمان ٭ در بندگی عشق تو شد طاعت
ما هیچ ٭ (اردو) ایمان کو درست رکھنا
ایمان کی قدر کرنا ۔

**ایمان تازه کردن** | استعمال ۔ بهار
بذیل ایمان ذکر این کرده و لیکن از بیان
معنی ساکت مولّف عرض کند که بمعنی تازه
کردن یعنی تجدید ایمان چنانکه مومن دم واپسین ایمان
خود را تازه کند (صائب ؎) بیا و تازه
کن ایمان بنوبهار امروز ٭ که شد قیامت
موعود آشکار امروز ٭ (انوری ؎)
ایمنی باشندهٔ جاهت چو دمسازی گرفت ٭
فتنه را گفتند ایمان تازه کن کاخر دم است
(عرفی ؎) صنم گفتم دلا جان تازه کردی ٭
مبارک باد ایمان تازه کردی ٭ (اردو)
ایمان کو تازه کرنا کہہ سکتے ہیں جیسے موت
کیوقت ہر مومن کیا کرتا ہے ۔

**ایمان حقیقی** | استعمال ۔ مرکب توصیفی است
بقول صاحب بحر در اصطلاح متصوفه تصدیق
بوحدانیت حق است بے شائبه تشکّک ۔
صاحب شمس بذکر معنی بالا فرماید که این وقتی
میسر شود که از فناے خود ببقاے حق متحقق
گردد و عین وحدت شود (اردو) ایمان
حقیقی ۔ صوفیه کی اصطلاح ہے جسکے معنے یہ

ہین کہ وحدانیت حق کی اسطرح تصدیق کی جاے کہ اس مین شکل وصورت کا شائبہ

**ایمان دادن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ بمعنی عطا کردن ایمان و سپردن آن باشد (شفائی اصفہانی ؎) جبریل گر ایمان دہد ش منت نگیرد ؛ درعشق تو آن برہمنی کز سر دین خاست ؛ (اردو) ایمان عطا کرنا - دینا بخشنا -

**ایمان داشتن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ (۱) بمعنی یقین داشتن و یقین کردن و (۲) ایمان را قائم و بر قرار داشتن - مخفی مباد کہ داشتن بقول صاحب بحر بمعنی نگاہبانی کردن ہم آمدہ (عرفی ؎) چنان از بے زری شادم کہ گویی ؛ کہ پنداری بزر ایمان ندارد ؛

(ظہوری ؎) آنکہ خواہد داشت فردا رحمتش ایمان ما ؛ گشتہ وصفش آفتاب مطلع دیوان ما ؛ (اردو) (۱) یقین کرنا - (۲) ایمان کو قائم رکھنا - برقرار رکھنا

**ایمان ربودن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی سکوت ورزیدہ مولف گوید کہ مرادف ایمان بردن باشد کہ گذشت (حزین اصفہانی ؎) زلف بربودہ ایمان حزین را از زلف او زاہد ؛ مگو از سبحہ دیگر کافر زنار رلے مارا ؛ (اردو) دیکھو ایمان بردن -

**ایمان سپردن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت مولف عرض کند کہ بمعنی بخشیدن ایمان و عطا کردن آن باشد مرادف ایمان دادن (حزین اصفہانی ؎) بخود لسپردم

در عاشقی ہر چند ایمانے ز دست انداز ی
آن زلف کافر کیش می ترسم (اردو)
دیکھو ایمان دادن ۔

(الف) **ایمان فروختن** | استعمال
صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان
معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بمعنی
بیع کردن ایمان و بے ایمان و کافر شدن
حزین اصفہانی ﴿﴾ رنج تو بود راحت
ما دل فتادگان ❊ اے ز ہد مژدہ باد
کہ ایمان فروختیم ❊ و ازین مصدر راست ۔
(ب) **ایمان فروشی** | کہ حاصل بالمصدر
الف باشد چنانکہ ظہوری فرماید ﴿﴾
ببازار سودا اے ہند ونژادے ❊
کشادیم دکّان ایمان فروشی ❊ (اردو)
(الف) ایمان کو بیچنا ۔ ایمان فروخت کرنا
(ب) ایمان فروشی کہہ سکتے ہین ۔

**ایمان کردن** | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ و از بیان معنی ساکت **مولف** گوید کہ ساختن ایمان
باشد چنانکہ کفر را ایمان کردن (نظیری نیشاپوری
﴿﴾ ہیچ اکسیر بتاثیر محبت نرسد ❊ کفر آوردم و در
عشق تو ایمان کردم ❊ (اردو) ایمان
کر دینا ۔ ایمان بنالینا جیسے کفر کو ایمان بنا دیا ۔

**ایمپراطور** | بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر الف و سکون تحتانی و
میم و باے فارسی و راے مہملہ بالف کشیدہ و ضم طاے مہملہ بزبان لاطینی شہنشاہ
را گویند ۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد ۔ معاصرین عجم بر زبان دارند ۔
(اردو) شہنشاہ یا شہنشہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ (شاہان شاہ کا
مخفف) شاہون کا شاہ ۔ بادشاہون کا بادشاہ ۔ شہریار ۔ بڑا بادشاہ ۔
جسکے ماتحت اور بادشاہ بھی ہون ۔

ایمۃ الاسماء | استعال - بقول صاحب بحر و بہار اسماے سبعۂ الٰہیّہ کہ عالم و قادر و حیّ و مرید و سمیع و بصیر و متکلم است - صاحب شمس فرماید کہ بالفتح اسماے سبع را گویند چنانکہ الٰہ و عالم و مرید و قادر و سمیع و بصیر و متکلم - فرماید کہ این اسماے سبعہ اصول مجمع اسماے الٰہی اند مولف عرض کند کہ مرکب اضافی است بقاعدۂ عربی و معنی لفظی این امامان اسما و مراد از اصول کل اسماے الٰہی صاحب انند ہم ذکر این کردہ باتفصیل بیان کردہ صاحب بحر عجم متفق - فرماید کہ اصطلاح عربی است (اردو) ائمۃ الاسماء - فارسی ہیں اللہ تعالیٰ کے سات ناموں کو کہتے ہیں جو بقول بعض عالم و قادر و حیّ و مرید و سمیع و بصیر و متکلم ہے -

ایمد | بقول برہان و جامع بر وزن امجد (۱) گاوآہن را گویند و آن آہنی است کہ زمین را بدان شیار کنند و بعضی گویند کہ (۲) ایمد چوبی است کہ گاوآہن را بران نصب کنند و زمین را بشگافند و آن را بعربی سِنّہ خوانند - صاحب جہانگیری فرماید کہ باول مفتوح بیاے تحتانی زدہ و میم مفتوح با دال زدہ آہن پارۂ سرتیز است کہ بر سر قلبہ نصب کنند و بدان زمین را شدیار کنند - صاحبان جامع و ناصری این را مرادف آیمر براے مہملہ گویند مولف عرض کند کہ بخیال ما اسم جامد فارسی قدیم است بہ دال مہملہ در آخر و آنچہ بذال معجمہ ہمین معنی می آید مبدل این کہ دال مہملہ بذال معجمہ بدل شود ہمچون آدر و آذر و استاد و استاذ و عجبے نیست کہ اہل عرب ہمین اسم جامد فارسی زبان را تعریباً بذال معجمہ خواندہ باشند حیف است کہ محققین عجم

ذکر این نکردہ اند و انچہ ہمین لفظ بہ راے مہملہ عوض دال مہملہ می آید غیر از تصحیف نباشد کہ دال مہملہ با راے مہملہ یا بالعکس آن اصلا بدل نمیشود - وجا دارکہ آیر را بہ راے مہملہ ہم اسم جامد گیریم بالجملہ این ہمان است کہ تحقیقش بر آہن جفت و آہن گاو درمد ودہ گذشت (اردو) (۱) دیکھو آہن گاو - (۲) ہل کی وہ لکڑی جس کی نوک پر پہال نصب کرتے ہین -

**ایمذ** بقول رشیدی چوبے کہ بر گردن گاو نہند و آن را خیش نیز گویند و آہنے کہ بر ان چوب نصب کنند و زمین بدان بشگافند (آہن ایمذ) گویند و بعربی سنہ خوانند امّا در سامی بذال معجمہ گفتہ و بعضی بہ راے مہملہ گفتہ اند - صاحب شمس ہمزبان رشیدی و صاحب سروری بذیل ایمر فرماید کہ امّا در سامی فی الاسامی - ایمذ بذال معجمہ بہ معنی آن چوبے آمدہ کہ بر گردن گاو نہند و آن را خیش نیز گویند (الخ) صاحب - اج ہم بذیل ایمر تصحیح این نمودہ چنانکہ قولش بذیل آیر می آید **مولف** عرض کند کہ ما صراحت این بر لغت گذشتہ کردہ ایم کہ بدال مہملہ گذشت و اختلافے کہ در معنی این پیدا ست ہمان اختلاف بہ لغت خیش ہم موجود پس ایمذ را چوبے گیریم یا (آہن پارۂ سر تیز کہ مرادف است بہ آہن گاو) تحقیق ما بر آیر می آید کہ بہ راے مہملہ می آید - (اردو) دیکھو ایمر -

**ایمر** بقول برہان بفتح اوّل بر وزن خنجر آہن سر تیزے را گویند کہ بر چوب قلبہ نصب کنند و بدان زمین را شیار کنند و فرماید کہ بکسر اوّل ہم آمدہ است - صاحب

رشیدی این را مرادف ایمذ (بذال معجمہ)
قرار دادہ و بقول صاحب جامع مرادف
ایمد (بدال مہملہ) صاحب سروری بحوالۂ
شرفنامہ ذکر این کند و فرماید کہ گاو آہن
باشد و صاحب موید بحوالۂ شرفنامہ فرماید کہ
بفتح یکم و سوم - آن آلتی آہنی است کہ برزگران و
کدیوران زمین بدان شیار کنند و اہل ہند
آن را پھال گویند - صاحب شمس ہمزبان موید
- خان آرزو در سراج فرماید کہ بفتح اول و
میم بر وزن خنجر در اکثر کتب - آہن سرتیزے
کہ بر چوب قلبہ نصب کنند و زمین شیار کنند
و صواب آنست کہ ایمذ است بذال معجمہ نہ
بہ راے مہملہ و آن چوبے است کہ بر گردن
گاو نہند و خیش نیز گویند و آہنے کہ بر ان
نصب کنند آن را (آہن ایمذ) گویند و بعربی
سنہ خوانند کما فی السامی فی الاسامی -
مولف عرض کند کہ حیف است کہ خان آرزو
ہم با محققین حقیقت ناشناس نقل عبارت کرد
نمیداند کہ قلبہ را چوبے است و بر طرف زیرینش
آہن سرتیزے کہ بوسیلۂ آن زمین را شیار کنند
پس اگر آن چوب را فارسیان آیمد - یا - ایمذ
یا - آیمر - گفتہ باشند جا دارد و اگر آہن تیز
را گفتہ باشند کہ بہ طرف زیرین آن چوب
نصب میشود ہم عیبے نیست و از (آہن ایمذ)
اگر ہمین آہن سرتیز مراد باشد متحقق میشود کہ ایمد
یا ایمذ یا آیمر نام ہمان چوب است کہ آہن
سرتیز بطرف زیرینش نصب میکنند ولیکن این
چوب را بر گردن گاو نمی نہند و ہمین چوبست
کہ با آہن سرتیز مرکب شدہ موسوم می شود
بہ قلبہ و چوبے کہ بر گردن گاو نہند آن چیزے
دیگر است کہ با قلبہ تعلق ندارد فارسیان
این را جوغ و توغ گویند و ہندیان جوا
نامش نہند و بمحاورۂ عرب نیر نام است بکسر
نون و سکون تحتانی و راے مہملہ در آخر -

پس قابل غور است که آیَد یا آیَذ یا آیَر چوبے را چگونہ توانیم گفت کہ بر گردن گاو نہند۔ تحقیق ما اینست کہ آیَد بدال مہملہ مبدّل آیَذ بہ ذال معجمہ ہمان چوب است کہ بہ طرف زیرینش (آہن گاو) نصب کردہ میشود و فارسیان مجموعۂ این ہر دو را ہم آیَد و آیَذ گفتہ باشند بر سبیل مجاز و آنانکہ مجرّد آہن سر تیز را آیَد و آیَذ گفتہ اند آنہم مجاز باشد۔ بائے حالِ بر سبیل استعمال آیَد و آیَذ مرادف آہن جفت و آہن گاو است وبس۔ یا رثبوت این کہ بہ معنی چوبے ہم باشد کہ بر گردن گاو نہند بر گردن محققین بالا ست فتامّل و آیَر بہ رای مہملہ بخیال ما تصحیف است کہ کاتبین دال مہملہ را رای مہملہ کردند یا اینکہ اسم جامد فارسی زبان باشد بہ رای مہملہ ہم و تعلقش را با آیَد و آیَذ کہ تبدیل دال مہملہ و ذال معجمہ بارای مہملہ نیامدہ (اردو) دیکھو آہن جفت۔

**ایمن** بقول بہار (۱) بمعنی بے ترس و فرماید کہ این در اصل آمن بروزن ضامن است کہ فارسیان باماله و فتح میم استعمال کردہ اند و بالفظ شدن و نشستن مستعمل و نفی آن بلفظ نا (میر معزی ع) قمر ز قبضۂ شمشیر نشست نا ایمن ٭ زحل ز پیکیر پیکان نشست ناپروا ٭ صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ اصل این آمن صیغہ اسم فاعل از امن۔ الف را امالہ کردہ ایمن ساختند چون حسیب و کتیب و آمن اسم فاعل بمعنی مامون اسم مفعول است مثل عامر بمعنی معمور و اشرف مانند رانی بفتح میم می آرد و میگوید ع مرد را النقش را از خصم ایمن میکند ٭ موم صاحب مہر کار قفل آہن میکند ٭ صاحب غیاث گوید کہ بالکسر و میم مکسور بمعنی بیخوف و بیدہشت اما الف

آمن بکسر میم کہ اسم فاعل است از امن و آمین بالکسر و میم مفتوح بمعنی بخو فتر و این امالۂ آمن است بفتح میم کہ اسم تفضیل از امن است **مولف** عرض کند کہ مفترس باشد کہ فارسیان از امالہ تصرفے کردہ اند و بقول صاحب انند استعمال آمین بزبان عرب نیست (اردو) ایمن - بقول امیر - عربی - محفوظ بخوف (ناسخ ؎) و لیکن ایمن ہو نہ خونخوار و جو دشمن ہے ضعیف ۔ مور چہ دیکھو تو کہا جاتا ہے کیا تلوار کو ۔

**ایمن آباد** اصطلاح - بقول صاحب ضمیمۂ برہان و بحر و موید و شمس (۱) جاے امن - بہار بحوالۂ عنصر و انشع آرزو کہ (۱) محل امن و (۲) بہشت و (۳) کعبۃ اللہ و فرماید کہ ایمن آباد بمعنی معمورۂ ایمن است از عالم خرم آباد کہ بعد ازین بیاید پس ترکیب محمول بر قلب و آباد بمعنی معمورہ باشد و اگر بمعنی ایمنی آباد گفتہ شود پس ایمن بہ معنی ایمنی بود بر قیاس خاموش و فراموش کہ بہ معنی خاموشی و فراموشی ہم آمدہ (خواجہ نظامی ؎) بنود اعتمادش دران مرز و بوم ۔ کہ ہست ایمن آباد رومی بہ روم ۔ (ولہ ؎) شرومند را خوبی از داد اوست ۔ پناہ و خدا ایمن آباد اوست ۔ (میر خسرو ؎) خدا را اید ر ماندگی یاد کرد ۔ حصار دعا ایمن آباد کرد ۔ (میر حسن دہلوی ؎) ایمن آباد ہست مارا عشقت از ہر آفتے ۔ ماہیان بحر بین از شست طفلان جستہ اند ۔ **مولف** عرض کند کہ معنی دوم و سوم مجاز باشد بر سبیل کنایہ (اردو) (۱) امن کا مقام مذکر - (۲) دیکھو ادریس خانہ (۳) کعبہ - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - بیت اللہ کا نام - مکہ - بیت الحرام - قبلہ - وہ مربع عمارت جو عرب مین اہل اسلام کا

ایک مقدس اور متبرک مقام ہے جہاں ہر سال حج ہوتا ہے (امیرؔ) سجدے کرتے ہیں طاق ابروئین ؛ ہمنے کعبہ نیا بنایا ہے ؛

**ایمن بودن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ بمعنی بے بیم بودن (انوریؔ) پرتو واقف نشود عقل کل از ہیچ قیاس ؛ وز تو ایمن نبود خصم تو از ہیچ قبل ؛ (صائبؔ) آفتابیکہ بود ایمن از آسیب زوال ؛ قرص نانیست کہ بر سفرۂ درویشان است ؛ (ظہوریؔ) ظہوری در خطر خود را فگندی خطر داری ؛ کہ ایمن بودن صید حرم باشد حرام اینجا ؛ (اردو) بیفکر رہنا - بیخوف ہونا -

**ایمن ساختن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت - مولف گوید کہ بمعنی بے ترس و بے بیم گردانیدن است (رفیع قزوینیؔ) افتادگیم ساختہ از حادثہ ایمن ؛ ہرگز ندہد تاب کسے پنجہ پا را ؛ (ظہوریؔ) فکرت عشرت زر برد ہجر زغم خویش ؛ ایمنم ساز کہ خاطر خطرستان گشتہ است (اردو) بیفکر کرنا -

**ایمن شدن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ بمعنی بے ترس و بے بیم شدن است (حافظؔ) ایمن مشو ز عشوۂ دنیا کہ این عجوز ؛ مکارہ می نشیند و محتالہ می رود ؛ (ظہوریؔ) از غم ہجر اگر شوم ایمن ؛ خطر شادی وصال - بلا ست ؛ (صائبؔ) ایمن از ہجران نتوان شد بہیچ حال ؛ خط بر زمین زر رفتن خود مار میکشد ؛ (انوریؔ) باآنکہ مہر نوح تو اندر سفینہ شد ؛

این شو و زغرقۂ طوفان روزگار ہ (اردو) بیفکر ہونا ۔

**این کردن** استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ وازبیان معنی سکوت ورزیدہ ۔ **مولف** گوید کہ مرادف این ساختن کہ گذشت (حافظ شیرازی ؎) زخوف ہجرم این کن اگر امید آن داری ٭ کہ از چشم بد اندیشان خدایت درامان دارد ٭ (انوری ؎) دین تازی را زبیم ترکتاز چینیان ٭ چون حریم این بدان تیغ ہند کردہ اند ٭ (اردو) دیکھو این ساختن ٭

**این گرویدن** استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ واز بیان معنی ساکت **مولف** گوید کہ مرادف این شدن کہ گذشت (جناب اصفہانی ؎) این از گرمی خورشید قیامت گردد ٭ آنکہ درسایۂ دیوار تو خوابش ببرد ٭ (اردو) دیکھو این شدن ۔

**این گشتن** استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ واز بیان معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ مرادف این گردیدن واین شدن کہ گذشت (حافظ شیرازی ؎) نگار مے فروشم عشوہ داد ٭ کہ این گشتم از مکر زمانہ ٭ (ظہوری ؎) اگرچہ از خطر مرگ گشتہ ام این ٭ بعد کشندگی حسرت آرزوے تو ہست ٭ (اردو) دیکھو این شدن ۔

(۳۶۶)

**این نمودن** استعمال ۔ مرادف این ساختن واین کردن کہ گذشت (صائب ؎) زانتقام حق این نمود دشمن را ٭ زخصم ہر کہ بزور خود انتقام کشید ٭ (اردو) دیکھو این ساختن ۔

**اینی** صاحب آصفی بحوالۂ بہار فرمایدکہ بمعنی بے خوف بودن است **مولف** گوید کہ درنسخ موجودۂ بہار این لفظ موجود نیست

وحقیقت این جزین نیست که یاے مصدری
بر لفظ ایمن زیاده کرده اند ومعنی این
بے خوفی است (انوری ؎) دانکه باقی
به بد دادن جاهش بودی ؛ نعمت ایمنی
امروز نه درحال بقاست (وله ؎)
چون سدّ ایمنی لکد چرخ رخنه کرد ؛ آن رخنه
را به تیغ وبرای التیام داد ؛ (اردو)
بے خوفی۔ بیفکری۔

**ایمنی جستن** | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده ولیکن از بیان معنی ساکت
**مؤلف** عرض کند که بے خوفی خواستن
باشد (خسرو دہلوی ؎) ایمنی امت
از انگونه جست ؛ کامن خود از امنهٔ خود
بشست ؛ (اردو) دیکھو بیخوفی چاہنا ؛

**ایمنی خواستن** | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از بیان معنی ساکت
**مؤلف** گوید که مرادف ایمنی جستن که گذشت
(خسرو دہلوی ؎) عدل توچون ایمنی
دهر خواست ؛ نرگس رعنا ز زمین خفته
خاست ؛ (اردو) دیکھو ایمنی جستن۔

**ایمنی یافتن** | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده واز بیان معنی سکوت ورزید **مؤلف** گوید که یعنی
بیخوفی حاصل کردنست و بیخوف شدن (فردوسی طوسی ؎)
زبس لابه و هرسوگند بند ؛ بروایمنی یافت شد از گزند ؛
(انوری ؎) خون کاهنا بخیت کان سخاش ؛ کوه از ان یافت
ایمنی زخناق ؛ (اردو) بیفکر ہونا۔ بیفکری حاصل کرنا۔

**ایمه** | بقول برہان بفتح اوّل بروزن خیمه (۱) بمعنی اکنون واین زمان واین دم
باشد۔ صاحب ناصری بحواله برہان ذکر این کرده فرماید که بقول صاحب رشیدی
مخفف اینهمه واز خلّاق المعانی حکیم خاقانی سند آرد ؎ ایمه دوران چه سر ایمه سرست ؛
نسبت جور به دوران چه کنم ؛ صاحبان جهانگیری وسروری وجامع وانند وهفت

وبہار ہم ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ جا دارد کہ این را اسم جامد فارسی زبان گوئیم ولیکن از تحقیق این چیزے کہ بفہم ما می آید عرض میکنیم کہ مبدل آینہ باشد بہ یائے نسبت بمعنی منسوب بہ این ومراد از ایدون واکنون واین زمان نون بہ میم بدل شد ہمچون چکین وچکیم وصاحب کنز کہ محقق زبان ترک است فرماید کہ مہ بالفتح در ترکی ترجمۂ کلمۂ عربی (ہاک وہو ذا) باشد پس جا دارد کہ فارسیان آئی کہ مخفف این است بران زیادہ کردہ استعمال کردہ اند چنانکہ (این دون) را (ایدون) کردند پس آخرا توی است اند رینصورت باید کہ این را مفرس گوئیم وبہ تحقیق ما ازہمین سند حلیم خاقانی کہ مذکور شد ایمہ بمعنی (این ہیئ) باشد کہ بعربی (ہا) گویند چنانکہ (ہاہو معی) پس معنی اکنون کہ بیان کردۂ محققین است قابل غور۔ (اردو) دیکھو اکنون اور ہمارے خیال کے لحاظ سے اس کا ترجمہ (یہہ دیکھہ)

(۳) ایمہ۔ بقول برہان بمعنی ہرزہ ویاوہ وبیہودہ را نیز گویند۔ صاحب سروری بحوالۂ تحفہ آرد کہ یاوہ باشد کہ یافہ نیز گویند واز کلام خلاق المعانی سند آردہ ایمہ مگو کہ آسمان اہل بر ون نمید ہد ؛ اہل چو نامد از عدم چیست گناہ آسمان بلا حکیم فردوسی الفہ) تو ایمہ سخن چند گوئی ہمی ؛ گل زہر خیرہ چہ بوئی ہمی ؛ و فرماید کہ اگرچہ معنی مرقوم برائے این لغت بعنوانیکہ در بیت مذکور و دیگر ابیات استادان واقع شدہ پر مناسبت ندارد اما چون در تحفہ و دیگر نسخ باین معنی آمدہ و معنی دیگر بنظر نرسیدہ بود بنا برین ہمان طریق نوشتہ شد۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ در ابراہیمی نسخہ

که آیه و یاوه مرادف اند و بحوالهٔ قوسی گوید که لفظ آیه را درین بیت حمل بر معنی یاوه نمودن ـ ما صدق بیان معنی است چه جاے مواضع دیگر زیرا که درانجا قطعاً بدین معنی نسبت نمی توان کرد چنانکه هم خاقانی گوید (ب ۵) آیه نه بغداد و جاے شیشه گرانست ؛ بهر گلاب طرب فزاے صفاهان ؛ و امثال این بیت که از حد بیرون است در کلام فضلا وقوع یافته و تفسیر آن بیاوه صین یاوه است اما تحقیق آیه آنکه لفظی است دال بر معنی استفهام و بلفظ آخر ازان تعبیر توان کرد بنا براین تفسیر معنی هر دو بیت صحیح میشود و نیز می توان گفت که ایه مخفف این همه باشد غایتش در بعض موارد مناسبت تمام ندارد (انتهی کلام القوسی) و باز فرماید که درین نظر است بچند وجه اول آنکه معنی استفهام در بیت اول خاقانی بهیچ وجه درست نمی شود چرا که جمع نهی که هم انشا است با استفهام که نیز انشا است در یک جمله از غرب غرایب و تجویز آن از مثل قوسی نهایت بعید و مخفف این همه چه قسم درست باشد زیرا که آیه بفتح اول روایت است و این همه بکسر اول و بهر تقدیر تسلیم معنی این همه در بیت خاقانی درست نمی شود (خاقانی ج ۵) بس مگو کایه همه آدمی اند ؛ آدمی نیست که شیطان شیم است ؛ و نیز درین بیت سیف اسفرنگی (د ۵) گوهر عمرم شکسته شد ز فراقت ؛ ایه بصد پاره شد کدام شکسته ؛ پس قول رشیدی نیز که مخفف این همه بمعنی یاوه گفته درست نباشد و صحیح بمعنی این چنین و همچنین بود و بحوالهٔ جهانگیری گوید که در بیت اسفرنگی بمعنی اکنون گفته لیکن بفتح و در بیت اول خاقانی به معنی این چنین

گفتہ اما بکسر و این تفرقہ بیجا ست بلکہ خطا زیرا کہ در شعر اسفرنگی بہ معنی اکنون درست نمی شود وصحیح ہمان معنی اینچنین است ولفظی است علیحدہ ۔ مخفف این ہمہ نیست (انتہی کلامہ) صاحب ناصری فرماید کہ در بعضی فرہنگہا بمعنی ہرزہ و بیہودہ آمدہ ۔ صاحب شمس گوید کہ بفتح یکم و دوم و سوم در فارسی بیہودہ و یاوہ گو را گویند ۔ صاحبان رشیدی و جہانگیری و جامع و انند و بہار ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ محققین ہند نژاد را نمیرسد کہ بر خلاف زباندانان روند ۔ صاحب برہان را او اگذاریم اما از صاحب سروری و جامع قطع نظر نتوان کرد کہ فارسی زبان مادری ایشان است و ہرد و آیہ را بہ معنی یاوہ گفتہ اند اگر ماخذ این معلوم نہ شود توانیم گفت کہ اسم جامد است سند (الف) از فردوسی بدعوی شان دلیل باشد کہ ایہ سخن در مصرع اولش بہ معنی (یاوہ سخن) باشد و ہمین معنی چسپان تر و مناسب تر است از دیگر معانی و سند (ب) از خاقانی متعلق بہ معنی اول بیان کردہ ما ست کہ ترجمہ آن در عربی (ہا) باشد و این سند را برای معنی یاوہ آوردن خطای ما ست و سند (ج از خاقانی) متعلق است بہ معنی چہارم کہ مرادف این باشد کہ می آید در مصرع اولش (ایمہ ہمہ) بمعنی اینہمہ باشد و سند (د از سیف اسفرنگی) متعلق است بمعنی سوم کہ مرادف اینچنین می آید و خان آرزو را ہم درین معنی کلام نیست ۔ مختصر اینست کہ بر اختلاف معانی اسناد پیش شدہ بر خلاف اصل مقصد بحث کردن ایکگی است و الہی و شک نیست کہ بقول محققین تبریزی و کاشانی ایہ بمعنی یاوہ آمدہ (اردو) یاوہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ صفت ۔ بیہودہ ۔ لغو ۔ پوچ ۔ ہرزہ ۔ نامعقول ۔ لچر ۔

(۳) ایمہ۔ بقول برہان بکسر اوّل بمعنی این چنین وہمچنین است۔ صاحب رشیدی گوید
کہ بفتح الف ومیم بہ معنی این چنین وفرماید کہ ظاہر امخفّف (این ہمہ) باشد بہار گوید کہ از بیت
سیف الدین اسفرنگی بہ معنی این چنین مستفاد میشود (و نقلش دربحث معنی دوم بر (د) گذشت)
وبقول ناصری وجہانگیری وسروری وجامع وشمس ہم تصدیق معنی این چنین می شود و
صاحب سراج ہم بصحّت این معنی اعتراف دارد مولف عرض کند کہ معنی اوّل اصلی است
چنانکہ از ماخذش پیدا ست ودیگر معانی مجاز آن باستثنائے معنی دوم وتحقیق ما این است
آیہ را بہ معنی این چنین گیریم نہ ہمچنین کہ فرق نازک این ہر دو را صاحب برہان از دست
دادہ است (اردو) ایسا۔ بقول امیر۔ ہندی۔ (ایدرش سے بگڑ کر بنا ہے جو سنسکرت
مین انہین معنون مین ہے) اسقدر۔ اتنا۔ فقرہ امیر "ایسا مارا کہ ادھموا کر دیا"۔
(برق ۵) اس بادہ کش کا جسم ہے ایسا لطیف وصاف ؛ زنار پہ گمان ہے موج
شراب کا ؛

(۴) ایمہ۔ بقول بہار بالفتح بہ معنی این کہ اسم اشارہ لقریب است۔ صاحب انند بمثل ان
بہار وسند این ہمان است کہ از کلام خاقانی (ج) دربحث معنی دوم گذشت (اردو) دیکھو این

**ایمہ دار** استعمال۔ صاحب انند بحوالۂ
غیاث بر آیمہ گوید کہ انچہ درکو اغذار اضی
واملاک نویسند کہ (ایمہ داران پرگنۂ فلان)
غلط است بجائے آن یمہ داران صحیح باشد

بدون الف اوّل چہ یمہ بکسر تحتانی وفتح میم
در ترکی خوراک وروزینہ را گویند وایمہ
بکسر الف ویائے تحتانی غیر ملفوظ وفتح میم ہم
باین معنی آید واین تفاوت از تفاوت لہجۂ

| | |
|---|---|
| ن ترکان است مولف عرض کند که نید ایم | زیاده کرده (ایمه داران) معاشداران |
| ون وجود ایمه را هم به معنی ایمه تسلیم کرده است | را گفته اند چنانکه از فراین شاهان |
| ن چرا بر استعمال ایمه داران حرف می‌نهند | سلف که بزبان فارسی است تصدیق |
| حب لغات ترکی ذکر ایمه به تفخیم کسرهٔ یا فتح | این میشود ـ پس ایمه دار در فارسی |
| م و هاے وقفی به معنی خوراک کند | زبان به معنی معاشدار باشد (اردو ک |
| سیان الف وصلی در اولش | معشدار ـ |

ن | بقول صاحب ضمیمهٔ برهان (۱) مخفف آن باشد ـ صاحبان موید و شمس ذکر این کرده اند ـ بهار فرماید که اسم اشاره بقریب چنانکه آن اسم اشاره ید و فرماید که جمع هردو بالف و نون و بها و الف نیز می آید و نیز فرماید که هرگاه ازیا دریا بر بالفظ این یا آن مقارن شود حرکت ماقبل الف نحو و شایع است لونش جائز ـ (بابا فغانی ؎) بگوے در دلنشان می فشانم قطرهٔ اشکے ؛ ز این خاک بوے مردم آزاده می آید ؛ (ابوطالب کلیم ؎) یک مرغ فارغ بال در این چمن ندیدم ؛ در قید دام اگر نیست در بند آشیانست ؛ صاحب ند فرماید که بالکسر لغت فارسی است مولف عرض کند که (بر اسماے اشاره) اشارهٔ این هم کرده ایم ـ اسم اشاره بقول صاحب تحقیق القوانین اسمیست ضوع بود بنا بر تعین مشار الیه یعنی چیزے که بطرفش اشاره کرده شود و چون شار الیه یا واحد باشد یا جمع و هریک ازینها یا بعید بود یا قریب لهذا مقرر است

لفظ آن براے مشار الیہ واحد بعید و این براے مشار الیہ واحد قریب ولفظ آنہا و آنان براے جمع مشار الیہ واحد بعید ولفظ اینہا و اینان براے جمع مشار الیہ قریب لیکن استعمال آنہا و اینہا در ذوی العقول وغیر ذوی العقول بہردو واقع است برخلاف آنان و اینان کہ در ذوی العقول مستعمل فقط و فرماید کہ باعتبار معنی حقیقی اشارۂ مشار الیہ باید کہ حسی باشد یعنی مشار بیکی از اعضاے ظاہری پس بعضی جا غیر حسی و متصور در ذہن بودنش برسبیل مجاز باشد برخلاف مرجع ضمیر کہ آن بحسب حقیقت مشار باشارۂ ذہنی است نہ حسی وہمین است در ضمیر و اسم اشارہ فرق معنوی و جائیکہ لفظ آن و چنان یا لفظ این و چنین ہم آیند در آنجا باید کہ لفظ لاحق را بمعنی مانند گیرند یا لفظ سابق را زاید شمارند چنانکہ (حزین ع) دل آن چنان و سینۂ سوزانم اینچنین ؛ (اردو) یہہ - بقول آصفیہ - ہندی - اسم اشارہ ایک لفظ ہی جو اشارۂ قریب کیواسطے آتا ہے - اِس - سامنے کا - حاضر - موجود - جیسے یہہ مرد - یہہ عورت - یہہ بیل - یہہ کبوتر وغیرہ (غالب ۵) کیون رد قدح کرے ہے زاہد ؛ مے ہے یہہ مگس کی قے نہین ہے ؛

(۳) این بقول صاحب ضمیمۂ برہان بمعنی شک ہم آمدہ است - صاحبان موید و شمس بمعنی شکر نوشتہ اند مولف عرض کند کہ مندانیم کہ کاتب ضمیمۂ برہان شکر را شک نوشتہ است یا کاتبین موید وشمس شک را شکر کردہ اند - حیف است کہ ہرسہ محققین بالا از سند این ساکت و محققین دیگر این معنی را ذکر نکردہ اند - معاصرین عجم

ہم بر زبان ندارند و در کلام متقدمین و متاخرین ہم استعمال این بدین معنی ندیدیم۔
مخفی مباد کہ آین بفتح الف و سکون تحتانی و نون غنہ در ہندی زبان کلمہ ایست کہ برائے
تعجب و استفہام و تنبیہ و تہدید می آید اگر مقصود محققین بالا ازہمین استعمال باشد کہ
ازان من وجہٖ شک ہم پیدا میشود۔ جا دارد و شک نیست کہ ما ہمین کلمہ را در تقریر معاصرین
عجم شنیدہ ایم و خیال ما این بود کہ سکونت ہند ایشا نرا تعلیم این محاورۂ ہند کردہ است
و قول شان است کہ در فارس ہم مستعمل۔ پس جز این نباشد کہ فارسیان از کلمات
ہندی این را گرفتہ اند و بہ تصرف خفیف در معنی مفرس کردہ (اردو) آین۔ بقول
امیر۔ ہندی۔ ایک کلمہ ہے جو مختلف مقامات پر استعمال کیا جاتا ہے (۱) تعجب کی جگہ
جیسے "محمد عاقل نے حیران ہو کر پوچھا" این کیونکر گئیں کہاں گئیں (۲) استفہام کی جگہ
جیسے "این کیا کہا" مولف عرض کرتا ہے کہ یہہ استفہام شبہ و شک کی
حالت مین ہے اور استعمال فارسی کا ترجمہ ہے (۳) تنبیہ و تہدید کی جگہ جیسے
"این تم نہین مانتے" این تم کیا کرتے ہو"

(۴) این۔ بقول بہار بمعنی از برائے این مثل ازین۔ صاحب انند ہمزبان بہار۔
مولف عرض کند کہ صاحب موید گوید کہ (این ضد آن یعنی اتمام اشارت قریب است
وہم از بہر کنایت (از پنہان) بود) مقصود موید جز این نیست کہ این کنایہ باشد از
(از پنہان) کہ ذکرش بمعنی پنجم می آید۔ پس صاحب بہار بگمان ازہمین عبارت صاحب موید
معنی (از بہر) پیدا کردہ باشد پس فارسی دانان داد تلاش طبیعت او دہند ایجاد اوست

وہم اولپسند وعواے خود فرماید کہ مثل (ازین) یعنی بدینوجہہ کہ (ازین) بمعنی (از براے این) آمدہ خیال او انیست کہ (این) ہم معنی (از براے) دارد۔ قائل فی تاملہ بخیال ما کم غوری اوست و آین بمعنی (از براے این) ہرگز نباشد معاصرین عجم خندہ می زنند و محققین فرس ازین معنی سکوت ورزیدہ اند (اردو) اسلئے۔ اسواسطے۔

(۴) این۔ بقول بہار بمعنی چنین و از کلام ظہوری سند وہد (ع) عالی ہمت بناے پستی نکند ۞ این طرح بجز دراز دستی نکند ۞ برخاستہ اندگا وہای بفغان ۞ سنگین ستا بنا زین نشستی نکند ۞ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد۔ **مولف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش آین بمعنی چنین ظاہر میشود ولیکن آنانکہ ذوق محاورۂ فارسی دارند بخیال شان را۔ بعد لفظ طرح محذوف است و آین بمعنی اولش (اردو) ایسی ایسا۔ دیکھو ایمہ۔

(۵) این۔ بقول مؤید کنایہ از ین جہان بود دیگر کسے از محققین فرس ذکر این معنی نکرد **مولف** عرض کند کہ در ہمہ مرکباتے کہ بسبیل کنایہ در ملحقات آین بمعنی دنیا آمدہ کلمۂ این داخل است و ہمین است چیزے کہ صاحب مؤید را در غلط انداخت ورنہ مجرد آین بمعنی دنیا نیست و نباشد حیف است کہ سندے پیش نکرد (اردو) دنیا۔ مونث

**این آبگون پل** اصطلاح۔ بقول صاحب ہفت بکسر اول بمثناۃ تحتانی رسیدہ و نون زدہ اشارہ بفلک است دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ کنایہ باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو آسمان کے

پہلے معنے - امیر نے تشبیہات آسمان مین
پل کا ذکر فرمایا ہے (ناسخ ۵) افق سے
افق بس ایک ہی سطح ہے پانی کا ہمارے
شک کا دریا ہے عالم آسمان پل ہے ؛

**ین آتش ور** | استعمال - بقول - صاحب
نمس لغت فارسی است کنایہ از دنیا دیگر
لسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مولف
رض کند کہ بہ واو باشد نہ دال مہملہ - انجوف
طان صراحت این کردہ ایم و قول بقول
رہان بہ واو مفتوح افادۂ معنی صاحب
خداوند - و دارندہ کند پس معنی لفظی این
این صاحب آتش) باشد - کنایۂ لطیف
بست و تا آنکہ سند استعمال پیش نشود اعتبار
انشاید معاصرین عجم بر زبان ندارند -
اردو) دنیا - مونث -

**ینان** | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
لکسر لغت فارسی است کہ جمع این باشد

بہار و انند بدین کلمۂ این ذکر این کردہ -
مولف عرض کند کہ ما ہم صراحت این
در بحث این کردہ ایم جزین نیست کہ الف
و نون جمع بر این زیادہ کردہ اند مخصوص ست
برائے ذوی العقول مقابل آنان -
(اردو) یہہ لوگ - اسم اشارۂ قریب
کی جمع - صاحب آصفیہ نے ئیے کا ذکر فرمایا
ہے یہ کی جمع - لیکن محاورۂ حال مین
(ییے) متروک ہے -

**این بارگاہ** | اصطلاح - بقول ہفت
بکسر اول بمثناۃ تحتانی رسیدہ و سکون نون
و موحدۂ تحتانی بالف کشیدہ و رائے
مہملۂ ساکن و کاف پارسی بالف کشیدہ
و ہائے مدورۂ زدہ (۱) اشارہ بسوے
فلک - صاحب انند فرماید کہ لغت فارسی است
بمعنی (۲) این جہان و (۳) اشارت
بسوے سینۂ زمان نیز و معنی اول را

ترک کردہ - صاحب موید ذکر این ہر سہ معنی کردہ
**مولف** عرض کند کہ استعارہ باشد بہر سہ
معنی کہ بارگاہ بقول برہان خیمۂ پادشاہان
و سلاطین آمدہ پس اشارہ اش بسوے
فلک و دنیا و پستان زنان نظر بر تشبیہ بلندی باشد
و بس حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد
(اردو) (۱) دیکھو آسمان کے پہلے معنے -
(۲) دیکھو چاک (۳) عورتون کی چھاتیان
صاحب آصفیہ نے پستان کا ذکر فرمایا ہے -
فارسی - اسم مونث - چھاتی - چوچی - امیر نے
تشبیہات آسمان مین خیمہ کا ذکر فرمایا ہے
(ناسخ ؒ) تیرے رہنے کو اے رفیع القدر
خیمۂ آسمان بلند ہوا ؎

**این بلغ** | اصطلاح - بقول ہفت
کنایہ از دنیاست - صاحبان موید و
شمس ہم ذکر این کردہ اند - **مولف**
عرض کند کہ استعارہ باشد کہ وجودش بمعنی
حقیقی موجود است و نظر بر نیرنگی دنیا تشبیہا
استعارہ باشد (اردو) دیکھو چاک -

**این بہ بیداری است یارب یا بخواب**
مقولہ - صاحبان خزینۃ الامثال و امثال
فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ساکت
**مولف** عرض کند کہ این مصرع است
از بیت مشہور ملا حسین واعظ کاشفی (صاحب
انوار سہیلی) کہ صورت مقولہ گرفتہ ؎ اینکہ می بینم
بہ بیداریست یارب یا بخواب ؛ خویشتن را در
چنین نعمت پس از چندین عذاب ؛ فارسیان
این را بجائے استعمال کنند کہ خلاف توقع
چیزے بدست آید کہ حصول آن تعجب خیز
باشد (اردو) جب خلاف توقع کوئی
کامیابی ہوتی ہے تو فرط مسرت اور تعجب
کی حالت مین اہل دکن کہتے کہ "الہی خواب
تو نہین ہے"

**این بیک انگشت او بستہ است** | مقولہ

بقول وارستہ وبحر یعنی بہ کمتر توجہ او سرانجام شود **مولف** عرض کند کہ مقصود ازین انگشت کہ این کار وابستۂ یک انگشت اوست یعنی بیک ایماو اشارۂ انگشت او درست شود (اردو) دکن مین کہتے ہین" یہ تیرے اشارہ کا محتاج ہے" "تیرے ایک اشارہ پر کام نکلتا ہے" اسی طرح" انگلی ہلے تو بلا ٹلے" "انگلی ہلے تو بیڑا پار" "انگلی ہلے تو سب کچھ ہوجاتا ہے"

**این پردہ** اصطلاح - بقول صاحب موید (۱) کنایہ از آسمان و (۲) حجاب نفس - صاحب ہفت بر معنی اول قانع - جامع شمس فرماید کہ (۳) کنایہ از دنیا باشد و معنی اول ودوم را ترک کردہ **مولف** عرض کند کہ استعارہ باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) (۱) دیکھو آسمان کے پہلے معنی (۲) پردۂ دل - مذکر - جس سے وہ پردہ مراد ہے جو پھیپڑے اور دل کے درمیان ہوتا ہے امیر نے تشبیہات آسمان مین پردۂ نیلگون کا ذکر فرمایا ہے -

**این پردۂ دیرسال** اصطلاح - بقول موید وہفت (۱) سپہر و (۲) دہر را گویند صاحب شمس ہمزبان موید **مولف** عرض کند کہ کنایہ باشد - حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) (۱) دیکھو آسمان کے پہلے معنے (۲) زمانہ دیکھو اچاک

**این پردۂ نیلگون** اصطلاح - بقول صاحب ہفت بکسر ہمزہ و مثناۃ تحتانی رسیدہ و نون زدہ پردۂ نیلگون معلوم - اشارہ بفلک است - صاحب موید ہم ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ استعارہ باشد و معنی لفظی این پردہ ایست کہ ہمرنگ نیل است و ازانکہ پردۂ نیلگون بہ معنی حقیقی ہم موجود است پس بہ تشبیہ نیلگونی فلک - فلک را استعارۂ

(۱) این پردۂ نیلگون ) توانیم گفت - حیف است
کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو
آسمان کے پہلے معنے - دیکھو (این پردہ)

**این پردۂ ہفت رنگ** اصطلاح -
بقول صاحب ہفت بکسر اوّل بمثناۃ تحتانی
رسیدہ و نون زدہ (پردۂ ہفت رنگ)
معلوم (۱) کنایہ از فلک است و (۲) زمانہ
را نیز گویند - صاحب شمس گوید کہ بالکسر و باء
و کاف فارسی است و تبرک معنی اوّل ذکر معنی
دوم کردہ فرماید کہ (۳) دنیا را نیز گویند - صاحب
موئید ہم ذکر این کردہ و بر معنی دوم و سوم
قانع **مولف** عرض کند کہ بخیال ما استعارہ
باشد و معنی لفظی این پردۂ کہ ہفت رنگ
دارد و وجودش بمعنی حقیقی مسلّم - پس بہ معنی
اوّل اشارہ بہ ہفت آسمان و بہ معنی دوم
اشارہ بہ نیرنگی زمانہ باشد و بمعنی سوم ہمان
معنی دوم کہ زمانہ و دنیا ہر دو یکی است

(اردو) (۱) دیکھو آسمان کے پہلے
(۲)و(۳) دیکھو اچاک -

**این پشت کوز** اصطلاح - بقول ہف
بکسر اوّل بمثناۃ تحتانی رسیدہ و نون زد
وضم بای پارسی و سکون شین منقوطہ
کسر مثناۃ فوقانی وضم کاف بواو رسیدہ و
ہوز زدہ کنایہ از فلک است - صاحبا
موئید و شمس ہم ذکر این کردہ اند **مولف**
عرض کند کہ این استعارہ باشد بہ تشبیہی ک
فارسیان صورت ظاہری فلک را خمید
گیرند و معنی حقیقی این یعنی کسے کہ پشت او
بحال خود است ازین است کہ ما این را کنایہ
حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (ارد
دیکھو آسمان کے پہلے معنے -

**این پنج گنج** (اصطلاح) بقول
حواس خمسہ را گویند - صاحب ہفت
کہ کنایہ است از حواس خمسہ **مولف** عرض

کہ پنج گنج معروف از گنج ہاے حقیقی کہ غیر موجود است
ازینجاست کہ این استعارہ گرفتہ اند حیف است
کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) حواس خمسہ
کہہ سکتے ہیں - صاحب آصفیہ نے حواس کا
ذکر فرمایا ہے - عربی - اسم مذکر - حاسّہ
کی جمع - اندای مدرکہ - قوتین - وہ قوت
جو حس کرتی ہے آپ ہی فرماتے ہیں حواس
گنتی میں دس ہیں پانچ ظاہری جیسے قوت
باصرہ - سامعہ - شامّہ - لامسہ - ذائقہ
اور پانچ باطنی - جیسے حس مشترک - خیال
وہم - حافظہ - متصرفہ -

**این پنج گنج یاد آوردہ** (اصطلاح)
بقول موید حواس خمسہ را گویند - صاحب
ہفت گوید کہ اشارہ بحواس خمسہ است ما
این را اصطلاح (این پنج گنج) کردہ ایم
حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد -
وصفت آخرین زائد از ضرورت است
و دیگرے از محققین فرس ذکر این نکرد -
(اردو) دیکھو این پنج گنج -

**اینہا پیرزان** اصطلاح - بقول موید دنیا
را گویند - صاحب ہفت فرماید کہ اشارہ
بدنیاست مولف گوید کہ استعارہ باشد
حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد
(اردو) دیکھو اچاک -

**اینت** بقول برہان بکسر اوّل وسکون
ثانی و نون و فوقانی (۱) بمعنی اینت بفتح نون است
یعنی ترا این چنانکہ گویند (اینت می رسد)
یعنی ترا این میرسد - صاحب سراج فرماید بمعنی
کہ بیاے معروف و نون موقوف و فوقانی
این تراست - صاحبان ناصری و انند
و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض
کند کہ متاخرین استعمال این کردہ اند
بفتح نون و بسکون آن ہر دو چنانکہ "اینت
کافی است" - و حالا معاصرین عجم استعمال

نمی کنند و (این بتو) بر زبان شان است
(اردو) یہہ تمکو۔ جیسے یہہ تمکو کافی ہے۔
(۲) اینت بقول برہان بمعنی زہی وپہ پہ
صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی خہ خہ ولفظ
تحسین نیز می آید۔ خان آرزو در سراج
گوید کہ بمعنی زہی وخہ خہ کہ کلمۂ تحسین است
**مولف** عرض کند کہ صاحب ہفت نسبت
علیہ لفظ فرماید کہ بکسر اول وسکون یاے
حطی ونون و مثناۃ فوقانی زدہ باشد
پس حزین نیست کہ اسم جامد فارسی زبان
گیریم یا مفرس۔ بترکیب آین وتاے ضمیر
مخاطب و آین بقول صاحب لغات ترکی
بہ تفخیم کسرۂ ہمزہ وکسر یاے حطی وسکون
نون بہ معنی روشن۔ آمدہ پس اینت بمعنی حقیقی
روشنت۔ اشارہ باشد براے تحسین و
آفرین۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔
(اردو) زہی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔

کلمۂ تعجب وتحسین۔ واہ وا۔ کیا کہنا۔
(۳) اینت بقول ناصری گاہی او
معنی طعن و ملامت می کند (حکیم سنائی)
اندران میدان کہ خود را اندر انداز وجہ
وندران مجلس کہ بت را می بسوزد برہمن
اینت بے ہمت شگرفے کو برون ناید ز
واینت بیدولت سوارے کو فرو ناید
(حکیم خاقانی ؎) جرم زشا گرد ولیر
بر استاد ٭ اینت بر استاد اذ کیا
سپاہان ٭ (حکیم سنائی ؎) اینت بز
کہ در بازار صدق ومعرفت ٭ ر و
از عیسی بگردانید وسم خر گرفت ٭ (ا
؎) نوحہ زار ہمی کردم وبگفتم وا
اینت بے سیمی و با سیم ہمی آید بار
**مولف** گوید کہ بمقام تف وحیف استعما
شدہ دیگر ہیچ (اردو) تف بقول آ
۔ اردو۔ اسم مذکر۔ زوف۔ لعنت

ملامت ۔ کلمۂ نفرین ۔ اور حیف بقول آصفیہ عربی اسم مذکر ۔ دریغ ۔ افسوس ۔ ہاے ۔

**این تخم و این زمین** | مثل ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت **مولف** عرض کند کہ فارسیان اگر از خاندان بزرگ نا اہلے را بینند گویند (پناہ بخدا این تخم و این زمین) ہمچنان اگر از خاندان ارا ذل نامورے پیدا ایشو د گویند کہ (سبحان اللہ این تخم و این زمین) (اردو) دکن مین کہتے ہین "سبحان اللہ یہہ خاندان اور یہہ شیطان" یہ اس موقع پر کہا جاتا ہے جب کہ کسی شریف خاندان سے کوئی ظالم پیدا ہو ۔ اسیطرح کہتے ہین "خدا کی قدرت شیطانون مین فرشتہ پیدا ہوا" یہہ اس موقع پر کہتے ہین جب کہ ایک ہلکی قوم اور خاندان مین ایک نامور شخص پیدا ہو ۔

**این ترک سلطان شکوہ** | اصطلاح ۔ بقول موید و شمس و انند و بفت اشارہ بآفتاب عالمتاب **مولف** گوید کہ سلطان شکوہ اسم فاعل ترکیبی است بہ معنی کسیکہ شان و شکوہش مثل ملوک و سلاطین باشد معنی لفظی این ترکے کہ شکوہ سلطان دارد و کنایہ باشد از آفتاب کہ مجرد وجود وش عالمی را روشن کند ۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے ۔

**این تنگ نشیمن نہنگ** | اصطلاح بقول صاحب شمس بالکسر و با ہر دو کاف فارسی (۱) فلک را گویند و فرماید کہ بقول بعض (۲) بمعنی دنیا ست **مولف** عرض کند کہ نشیمن بقول برہان کہ بہ لفظ نشیم نوشتہ جا و مقام نشستن است مطلقاً و آشیانہ مرغ نیز و نہنگ بقولش بر وزن پلنگ جانوریست آبی بصورت سوسمار کہ طول بدنش تا شصت

گزیدہ شد۔ معنی لفظی این نہنگے کہ نشیمن او تنگ باشد و عاقو تاً نہنگ را کہ جانوری است طویل نشیمن بزرگے باید پس فارسیان دنیا را کنایۃً این نام نہادہ اندکہ من وجہ موافق بہ قیاس است و برائے فلک درست نیست بائے حال طالب سند استعمال باشیم کہ مجرد بیان صاحب شمس کنایہ را روشن نمیکند (اردو) دیکھو اچاک۔

(۱۵۳۴) **اینجا** | معنی این مقام و این منزل مرکب از کلمۂ این و لفظ جا۔ بہ معنی درینجا مستعمل و مقابل آنجا باشد کہ در حد ودہ گذشت چنانکہ انوری فرماید ؎ چون نہم سر در زمین اینجا چنان دانم کہ پائے ٭ از رہ رفعت بر اوج آسمان آوردہ ام ٭ (اردو) یہان۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ تابع فعل اینجا۔ اس جگہ۔ ادہر۔ اس مقام پر۔

**اینجا حسب نگنجد و اینجا نسب نہ باشد** | مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ساکت و صاحب محبوب الامثال در آخرین بجائے (نباشد) (نماند) نوشتہ **مولف** عرض کند کہ مقصود ازین آنست کہ در دنیا حسب و نسب بکار نمی آید بلکہ ہنر ذاتی۔ (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال (ع) آدمی وہ ہے کہ جس نے یان ہنر پیدا کیا۔ دکن مین کہتے ہین ”نسب سے کسب بہلا“

**اینجا مقام دم زدن جبرئیل نیست** | مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ فارسیان چون رفعت شان حکم پادشاہ بیان کنند کہ دیگر کسی یکسر مو برخلاف آن نمی توان کرد این مثل را زنند اگرچہ معنی حقیقی این متعلق بہ شان کبریائی است ولیکن بہ بیان جبروت حکمرانان

صورت مثل گرفتہ (اردو) یہان کسیکو دم مارنے کی مجال نہین " دکن مین یہہ اس مقام پر کہا جاتا ہے جبکہ فرمان شاہی کی تعمیل ہوئی ہو۔ صاحب آصفیہ نے (دم مارنیکی بات نہین) کا ذکر کیا ہے۔ یعنی خاموشی وصبر اختیار کرنے کی جاے ہے۔

**اینجا موش بعصا راہ می رود** مقولہ

صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان چون دشواری امرے ونزاکت مقامی بیان کنند این مصرع را آرند مقصود آنکہ دشواری این مقام بغایتی است کہ اگر موش ہم درین راہ درآید بدون عصا راہ رفتن نمی تواند پس کار باحتیاط وحزم کردن لازم است۔ وقدم درین کار باحتیاط نہادن اولی (اردو) بڑے بڑے لوگ یہان پہونک پہونک کر قدم رکہتے ہین " دکن مین یہ مقولہ اُس مقام پر استعمال کیا جاتا ہے جہان ہر قسم کے اندیشے ہون اور احتیاط سے کام کرنیکی ضرورت ہو۔ صاحب آصفیہ نے (پہونک پہونک کر پاون رکہنا) (پہونک پہونک کر قدم رکہنا) کا ذکر فرمایا ہے یہ معنی کمال احتیاط سے چلنا۔

**این جامہ را برقامت فلانی بریدہ اند**

مثل۔ بقول بہار یعنی لیاقت این کار ہمین او دارد وبس چنانکہ درین بیت مجرد ؎

ہر کس کہ لاف گوشہ نشینی زند خطاست ٭ این جامہ را بقامت عنقا بریدہ اند ٭ (سلیم ؎) لباس فقر بر اندازۂ من است سلیم ٭ کہ جامہ ایست کہ بر قد من بریدہ خدا ٭

صاحب انند ہمزبان بہار۔ صاحب بحر این را (این جامہ برابر قامت فلانے بریدہ اند) آوردہ ودر معنی متفق باہما

(اردو) وہی اس کام کے لیے پیدا ہوئے ہین" بس یہ انہین کا کام ہے" وہ اسی کام کیلئے پیدا ہوے ہین" اون سے بہتر کوئی یہہ کام نہین کرسکتا" یہ انہین کا حصہ ہے"

**این جبۂ ہزار میخ** اصطلاح - بقول صاحب شمس کہ بذیل (این حصن ہزار میخ) آوردہ بمعنی فلک است وبعضی گویند کہ جبۂ درویشان باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ معنی لفظی این تعلق با فلک ندارد و خرقۂ درویشان را توان گفت کہ با پارہ ہاے رنگارنگ می دوزند حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد و کنایہ لطیف ہم نبست (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے اور بقول بعض گدڑی - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مونث - دلق - خرقہ - فقیرون کا جبہ جس مین بہت سے پیوند رنگ برنگ کے لگے ہوے ہوتے ہین - ژندہ - بادامہ - پیوند لگا ہوا پرانا جامہ - گوڑی - گودڑ کا لباس (آتش ؎) و لعل لب ہے میرے شہنشاہ حسن کا ؛ سودے مین جس کے بکتی ہے گدڑی فقیر کی ؛

**اینجو** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر وضم جیم تازی وسکون واو لغت فارسی است وآن نام پادشاہ خوارزم است دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ انجو بقول صاحب کنز بکسر الف وسکون نون وضم جیم عربی تبرکی زبان بمعنی لولو وجواہر آمدہ زیادت تحتانی باظہار کسرہ باشد وصاحب کنز ذکر این ہم کردہ (اردو) اینجو فارسی مین ایک پادشاہ کا نام جو خوارزم کا والی تھا -

**اینجیدن** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است بمعنی (۱) ریزہ ریزہ

کردن نان را و (۲) تباہ و ضائع نمودن کرم چیزیرا و (۳) برانگیختن و (۴) پریشان نمودن ۔ دیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ انجیدن بمعنی ریزہ ریزہ کردن و بیرون کشیدن بجاے خودش گذشت و دیگر معانی بالا بر سبیل مجاز باشد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ فارسیان یاے تحتانی بعد الف زیادہ کردہ اند ہمچو آستادن و ایستادن (اردو) (۱) روٹی چورنا ۔ صاحب آصفیہ نے چورنا کے ذیل مین اس کا ذکر فرمایا ہے (۲) کیڑون کا کسی چیز کو ضائع کرنا اور ریزہ ریزہ کرنا ۔ تباہ کرنا (۳) برانگیختہ کرنا ۔ ابھارنا ۔ (۴) پریشان کرنا ۔

**این چاہ** بقول ہفت بکسر اول بمثناۃ تحتانی رسیدہ و سکون نون و جیم فارسی بالف کشیدہ و ہاے مدورہ زدہ اشارہ بدنیاست ۔ صاحب شمس ہم بذیل (این دائرہ) ذکر این کردہ **مولف** عرض کند استعارہ باشد کہ دنیا ہم ہمچون چاہے محل خطر است (اردو) دیکھو اچاک ۔

**این چاہ و این ریسمان** مثل ۔ صاحب خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ساکت ۔ **مولف** گوید کہ چون کسے لاف امرے زند فارسیان این مثل را زنند و گویند بسم اللہ کارے بکن و آنچہ لافش میزنی ثبوتش دہ ۔ مرادف (ہمین گو وہمین میدان) کہ بجایش می آید یعنی ہرگاہ چاہ و ریسمان ہر دو موجود است اکنون کار باختیار تست کہ آب برداری و ثابت کنی کہ اہل آن باشی (اردو) جو کہتے ہو کر دکھلاؤ ۔ دکن مین مستعمل ہے صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے "ہمین گوے ہمین میدان" ترت ابھی امتحان "

**ایچنین** بمعنی ہمچو این - مثل این ظہوری
گوید ؎ شد کار من ز دیدۂ تر مشکل ایچنین ٭
پاے کسے نرفتہ فرو در گل ایچنین ٭ و این لفظ
مرکب است از (این) کہ بجایش گذشت و چنین
کہ بہمین معنی باشد چنانکہ ذکرش بجاے خودش
می آید مقابل آنچنان - صاحب تحقیق القوانین
فرماید کہ جائیکہ لفظ آن و چنان یا این و چنین
بہم آید در انجا باید کہ لفظ لاحق را بمعنی مانند
گیریم یا لفظ سابق را زاید شماریم (اردو) ایسا -
بقول آصفیہ - صفت - مانند - اس قسم کا -
اس طرح کا -

**ایچنین سان** (اصلاح) بقول بہار
بہ معنی اینگونہ (میر معزی ؎) بود دستور
و مشیر پدرت خواجہ نظام ٭ فخر ملک است
کنون پیش تو دستور و مشیر ٭ ایچنین سان
کہ وزیر است پسر پیش پسر ٭ ہمبران سان
کہ پدر پیش پدر بود وزیر ٭ **مولف**
گوید کہ از (ایچنین سان) معنی مثل این زمان
و چنانکہ درین عہد پیدا می شود (اردو)
جیساکہ اسوقت جیساکہ اس زمانہ مین -

**این حصن ہزار میخ** (اصطلاح)
بقول صاحب ہفت و شمس - فلک را گویند
صاحب موید بحوالہ قنیہ فرماید کہ اشارہ
بسوے فلک باشد و بعضی گویند کہ اشارہ
بسوے شب (انتہی) **مولف** عرض کند
کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد
و این کنایہ باشد و مراد از ہزار میخ ستارگان
(اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے - امیر نے
تشبیہات آسمان مین حصار - حصار فیروزہ
حصار کبود - حصار معلق کا ذکر کیا ہے -

**این خاک تاریک** (اصطلاح)
بقول ہفت و شمس (۱) اشارہ بسوے
زمین و (۲) قالب البشر - صاحب موید
بر معنی دوم قانع **مولف** عرض کند کہ طالب

سند باشیم و بخیال ما کنایہ باشد و مناسب
تر است کہ دنیا را گوئیم (اردو) (۱) زمین
مونث - (۲) انسان کا قالب - انسانکا
بدن - جسم - مذکر -

**این خاک تیرہ** (اصطلاح) بقول
موید و شمس و ہفت و انند اشارہ بسوے
قالب بشر است **مولف** عرض کند کہ
حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد
کنایہ باشد و مرادف معنی دوم اصطلاح
گذشتہ (اردو) دیکھو این خاک تاریک
کے دوسرے معنے -

**این خاکدان** (اصطلاح) بقول
بہار و انند کنایہ از دنیا میرزا صائب
۵) بیک ہوا نبود چون کمان دو خانہ
او ❊ خوشا کسے کہ ازین خاکدان چو تیر گذشت
**مولف** عرض کند کہ بخیال ما استعارہ
باشد (اردو) دیکھو احاک -

**این خاک گون** (اصطلاح) بقول
ہفت بکسر ہمزہ و مثناۃ تحتانی رسیدہ و نون زدہ
و خاک گون معلوم - کنایہ از فلک است دیگر
کسے از اہل لغت ذکر این نکرد - **مولف**
عرض کند کہ معنی حقیقی این چیزے کہ رنگ
خاکی دارد و بہ معنی اصطلاحی استعارہ
باشد - حیف است کہ سند استعمال پیش نشد
(اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے -

**این خانہ تمام آفتاب است** مثل -
صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی
و احسن ذکر این کردہ اند و لیکن از بیان
معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ فارسیان
این مثل را در مدح خانوادہ زنند کہ ہر
فرد آن لائق و فائق باشد یا حسین و خوبرو
وغیر ذالک و گاہے بطور ہجو ملیح ہم بحالت
زشت روئی و حمق وغیرہ کہ در جمیع افراد
یافتہ شود (اردو) یہی فارسی مثل اردو میں

مستعمل ہے جناب امیر مینائی مغفور نے اسکو امیر اللغات مین لکھا ہے ۔ یعنی گھر کا ہر شخص لائق و فائق اور قابل تعریف ہے کبھی واقعی تعریف اور کبھی ہجو ملیح کے طور پر کہتے ہین ۔

**این خشن ہزار میخ** (اصطلاح) بقول آصفت بکسر اول وسکون مثناۃ تحتانی و نون زدہ وفتح خاے منقوطہ و شین قرشت و نون زدہ بمعنی آسمان است ۔ صاحب موید بذیل (این حصن ہزار میخ) بحوالۂ ادات ذکر این ہم کردہ فرماید کہ مرادف اوست ونیز فرماید کہ بدانکہ اطلاق لفظ خشن بر سپہر در کلام خاقانی نیز آمدہ چنانکہ (ع) تیر باران سحر دارم سپر چون نفگند ؛ این کہن گرگ خشن بارانی از غوغاے من ؛ یعنی فلک زیراکہ آن درشت است ہزار میخ کنایہ از ستارگان است ونیز ہزار میخ نوعے از اسلحہ کہ ہمچو سیاہ میشود و مانند دلق و خرقۂ درویشان ومی تواند بود کہ لفظ خشن از خطاے کاتب باشد (انتہی کلامہ) **مولف** عرض کند کہ در کلام خاقانی اطلاق لفظ خشن بر سپہر نیست بلکہ (گرگ کہن خشن بارانی) فلک را گفتہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے ۔

**این خم آہن گون** (اصطلاح) بقول موید کنایہ از آسمان است دیگر کسے ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے ۔ امیر نے متشبہات آسمان مین خم اور خم لاجورد کا ذکر کیا ہے (ناسخ ؎) میکشو روز ازل سے ہین وہ صاحب ظرف ہون ؛ جس کے اک پیمانہ سے خالی خم گردون ہوا ؛

**این خیلگی کاریست** مقولہ ۔ بقول وارستہ و بہار و بحر و انند یعنی عظیم کارست

وشکل امرے (خان خالص ے) ہر کسے باسیفرا ران برنمی آید بزور پکشتن ماخیلگی کارستیز سیمابیم ما ؛ (اردو) یہ بہت مشکل کام ہے۔

**این دامگاه** (اصطلاح) بقول مؤید وہفت کنایہ از دنیا باشد۔ صاحب شمس بذیل این کارگاه) ذکر این کرده مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو اچاک۔

**این دائره** (اصطلاح) بقول شمس کنایہ باشد از دنیا دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرد۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد وبخیال ما استعاره باشد نہ کنایہ (اردو) دیکھو اچاک۔

**این دائرهٔ دیرپاے** (اصطلاح) بقول مؤید (۱) دہر۔ واین را دیرپاے گفته است بہ نسبت موجودات دیگر کہ درست از حیوانات ونباتات وبحوالہ شرح مخزن فرماید کہ این دائره (۲) اشارت بفلک است بہ سبب طول مدت وخلقت آدمی۔ گویند از آفرینش آسمان وزمین بر قول حکما و اصحاب زیج وصاحب کفایہ یک لک ہشتاد ہزار چہار صد ونود وشش سال است وبر قول حکماے ہندی ہشت لک ونود ہزار وچہار صد ونود وپنج سال است وہر فلک تا قیامت خواہد بود بدین سبب دیرپاے گفت وبحوالہ تنزیل آورده کہ بعض میگویند کہ آنچہ فرود فلک قمر است عالم کون وفساد است وآنچہ بالاے فلک قمر است عالم بقا وثبات وبعد چہل ونہ ہزار سال قیامت عظمی میشود ودر قیامت عظمی زمین بیکبار در زیر آب فرو رود وآب محیط خاک گردد وبعد از مدتے آن نیمہ دیگر کہ در آب بود پیدا آید (تم کلام التنزیل) وبنقل این فرماید کہ ازین لازم نمی آید کہ آسمان جاوید خواہد ماند میتواند کہ بعد از

چیندگاہ و یک قیامتی این چنین آید کہ آسمان ہم بماند چنانچہ از قرآن ہم معلوم میشود اذا السماء انفطرت و اذا السماء انشقت و مانند آن در قرآن بسیار است و روز قیامت راندانند مگر خدائے تعالی (انتہی) صاحبان اند و هفت همزبان موید۔ صاحب شمس بمعنی اول قانع مولف عرض کند کہ دیر پا صفت دائرہ باشد و عیبے ندارد اگر از فلک و دنیا کنایہ گیریم۔ (اردو) (۱) دیکھو چاک۔ (۲) دیکھو آسمان کے پہلے معنے۔ امیر نے تشبیہات آسمان میں دائرۂ مینا کا ذکر کیا ہے۔

**این دختر** (اصطلاح) بقول شمس سہ ستارہ کہ متصل یکپایۂ بنات النعش اند دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ بخیال ما غلطی کاتب مطبع باشد کہ (این سہ دختر) راکہ می آید (این دختر) نوشت دیگر ہیچ (اردو) دیکھو این سہ دختر۔

**این دژ رویین** (اصطلاح) بقول موید و هفت کنایہ باشد از فلک مولف عرض کند کہ دژ بکسر اول و سکون ثانی بقول برہان قلعہ و حصار را گویند و رویین بقولش با ثانی مجہول و یائے حطی بروزن روزین ہر چیز را گویند کہ از فلزات ساختہ باشند (انتہی) یعنی بزیادت تحتانی و نون نسبت در آخر روے کہ یکے از فلزات است از مس یا قلعی گداختہ رویین شد بمعنی منسوب بہ یکی از فلزات مذکور پس (این دژ رویین) بمعنی این قلعہ مسی یا این قلعۂ قلعی گداختہ باشد و چون فلک مشابہ قلعہ ایست و ہم رنگ قلعی گداختہ بنا بر علیہ فارسیان فلک را (این دژ رویین) گفتند بسبیل کنایہ۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے۔

**این دست را مباد بآن دست احتیاج**

مقوله۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از بیان معنی و محل استعمال سکوت ورزیدہ **مولف** عرض کند کہ چون فارسیان کسے را در عالم احتیاج بینند بہ مذمت احتیاج این مقولہ را استعمال کنند و این دعائے است کہ خداوند کریم کسے را محتاج نکند (اردو) دکن مین کہتے ہین " خدا کسیکو محتاج نکرے "

**این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد**

مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت **مولف** عرض کند کہ فارسیان چون براے ممدوحے دعا کنند بہ ختم دعا این مقولہ را استعمال کنند (اردو) جب کسی کے حق مین کوئی دعا دیتا ہے تو ختم دعا پر حاضرین مجلس سے کہتا ہے کہ آمین کہو (حزین ع) ین دعا مانگون تم کہو آمین "

**این دغل دوستان کہ می بینی مگسانند گرد شیرینی۔**

مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از بیان معنی و محل استعمال ساکت **مولف** عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را در مذمت دوستان دغا باز و نا راست میزنند کہ اعتماد بر ایشان نباید کرد (اردو) دکن مین کہتے ہین " دسترخوان کے بلاوون سے بچو " یعنی اون دوستون سے پرہیز کرو جو خود غرض اور جہوٹے ہین۔ نیز کہتے ہین " خود غرض دوستون کو منہ نہ لگاؤ "

**این دو خواہر** (اصطلاح) بقول موتید اشارہ بسوے دو ستارہ است کہ عرب آن را اختا سہیل گویند۔ صاحب ہفت قلزم ذکر این کردہ و صاحب شمس این را ذیل

این دو دختر آوردہ کہ می آید **مولف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال این پیش نہ شد۔ بخیال ما این استعارہ باشد (اردو) این دو خواہر فارسی ہیں اُن دو ستارونکو کہتے ہیں جن کو عربی میں اختا سہیل کہتے ہیں ۔

**این دو دختر** (اصطلاح) بقول شمس دو ستارہ کہ عرب آن را اختا سہیل گویند مرادفِ این دو خواہر کہ گذشت دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرد (اردو) دیکھو این دو خواہر۔

**این دو رنگ** (اصطلاح) بقول شمس و موید بالکسر و باکاف فارسی یعنی روزگار ابلق ۔ صاحب ہفت گوید اشارہ بہ روزگار است کہ روز و شب باشد **مولف** عرض کند کہ از لیل و نہار زمانہ دو رنگی او پیدا است پس کنایہ باشد از دنیا (اردو) دنیا ۔ مونث ۔ زمانہ ۔ مذکر۔

**این دو زنگی و رومی** (اصطلاح) بقول شمس (۱) کنایہ از روز و شب و (۲) پیری و جوانی و (۳) نیک و بد را نیز گویند۔ صاحبان موید و ہفت بہ معنی اول و دوم قانع **مولف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد و بخیال ما استعارہ باشد تشبیہ سیاہ و سپید کہ زنگی سیاہ رنگ است و رومی سپید رنگ ۔ مثل روز و شب و (پیری و جوانی باعتبار موے) مجرد بیان صاحب شمس نسبت معنی سوم اعتبار را نشاید۔ (اردو) (۱) رات دن ۔ لیل و نہار۔ مذکر ۔ (۲) جوانی بڑھاپا (۳) نیک و بد ۔ مذکر۔

**این دو سہ چنبر** (اصطلاح) بقول ہفت بکسر اول و سکون مثناۃ تحتانی و نون وضم دال مہلہ بہ واو رسیدہ و کسر سین مہلہ و ہاے مدورہ زدہ و فتح جیم پارسی و سکون

ون وفتح موحدہ و تحتانی و راے مہملہ زدہ کنایہ از افلاک است ۔ صاحب مؤید فرماید کہ افلاک را گویند **مؤلف** عرض کند چنبر بقول برہان محیط دائرہ را گویند مطلقاً اعم از چنبر دف و چنبر گردن و افلاک وغیرہ و بہ معنی حلقہ ہم آمدہ است پس این دو سہ چنبر بہ معنی این دو سہ حلقہ باشد و کنایہ باشد از افلاک زیرا کہ آنہم بصورت حلقہ و محیط بر زمین است لفظ دو سہ برائے تعداد نیست بلکہ برائے اندازۂ قلت است بہ معنی چند حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو افلاک

(الف) **این دو سہ ویرانہ** (اصطلاح) بقول شمس (۱) اقالیم سبعہ و (۲) حواس خمسہ را نیز گویند دیگر کسے از اہل تحقیق فارسی ذکر این نکرد بلکہ صاحبان مؤید و ہفت ....

(ب) **این دو سہ ویرانہ دہ** را بہ معنی اول ذکر کردہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد ۔ نسبت معنی دوم مجرد بیان صاحب شمس اعتبار را نشاید و جز این نیست کہ این را استعارہ گیریم و مراد از (دو سہ) بیان قلت است بہ معنی چند ۔ (اردو) (الف و ب) (۱) ہفت اقلیم ۔ بقول آصفیہ اسم مؤنث ۔ سات ولایت ۔ کل دنیا ۔ دنیا کی وہ تقسیم جو حکماے سابق نے سات مشہور بستیاں رون یا اون خطوط سے کی ہے جن سے ربع مسکون کا عرض معلوم کیا جاتا ہے اور زمین کے سات حصہ کر دئے ہیں مگر اب زمین کل پانچ بڑا عظموں پر تقسیم کی گئی ہے) (۲) دیکھو این پنج گنج ۔

**این دو کلہ دار** (اصطلاح) بقول انند و مؤید و ہفت بہ کاف تازی لغت فارسی است کنایہ از مہر و ماہ باشد صاحب شمس این را (این دو کلمہ دار) نوشتہ و غلطی کتابتش بیش نیست کہ کلہ را

بزیادت میم کلمہ نوشت مؤلف گوید کہ کلہ‌ دار مخفف کلاہ دار ہست و کلاہ دار یعنی صاحب تاج یعنی بادشاہ پس این کنایۂ خلاف قیاس نیست و لیکن حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) آفتاب ۔ مذکر ۔ دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے ۔ چاند ۔ مذکر ۔

## این دو مریخ ذنب فعل و زحل سیما

(اصطلاح) بقول مؤید بحوالۂ قنیہ اشارہ بسوے دو حلقہ زاولانہ است دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ زاولانہ بقول برہان بند آہنی است کہ بر پاے ستوران و گریز پایان گذارند (الخ) پس بدینوجہ کہ بند آہنی جفت باشد و آن را بر دو پاے انسان می گذارند فارسیان آنرا دو مریخ نام نہادند و (ذنب فعل) و (زحل سیما) صفت بند زنجیر است (اردو) بیڑیان ۔ صاحب آصفیہ نے بیڑی کا ذکر کیا ہے ۔ ہندی ۔ اسم مؤنث ۔ جولان ۔ زنجیر پا ۔ سلاسل ۔ وہ لوہے کی زنجیر جو مجرمون کے پاؤن مین ڈالتے ہین ۔

## این دو منزل

(اصطلاح) بقول مؤید و شمس و ہفت اشارہ بدنیا و عقبیٰ مؤلف عرض کند کہ کنایہ ایست مرادف دو جہان بخیال ما عالم عدم و وجود را این نام مناسب تر بود زیرا کہ منزل ۔ مقام سکونت دائمی نباشد و عقبیٰ را منزل گفتن قابل غور ۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دنیا و آخرت ۔ مؤنث ۔

## این دہ دیوان

(اصطلاح) بقول مؤید و ہفت اشارہ بدنیا مؤلف عرض کند کہ اگر دہ را بالفتح گیریم از قبیل دہ روزہ باشد کہ دنیاے دہ روزہ گویند یعنی کم مدت و غیر بقا ۔ یعنی مقامی کہ چند تا دیوان دارد و بس و اگر بالکسر خوانیم قلب اضافت باشد بمعنی این دیوان دہ ۔ و مقصود از تحقیر و

کنایہ از دنیا۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو اچاک۔

**این دہ ویران** (اصطلاح) بقول مؤید وہفت بکسر دال مہملہ اشارہ بدنیا۔ **مؤلف** عرض کند کہ دنیا را کہ آبادیش غیر مستقل است و فانی بہ تحقیر "دہ ویران" نام کردند۔ واین استعارہ باشد و مرکب توصیفی۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو اچاک

**این دہ ویرانہ** (اصطلاح) بقول مؤید وہفت (۱) اشارہ بدنیا و (۲) قالب زنہا را نیز گویند۔ صاحب شمس ہم بذیل این دائرہ ذکر این کردہ و در بیان معنی متفق با مؤید۔ **مؤلف** گوید کہ وجہ تخصیص زنہا ہیچ معلوم نہ شد اہل تحقیق محرر "دہ ویران" را بمعنی دنیا و قالب انسان آوردہ اند کہ بجایش می آید۔ یائے حالی مرکب اضافی است بہ معنی دہے کہ از ویرانہ باشد یا مرکب توصیفی بہ معنی دہے کہ منسوب بہ ویران است یعنی مرادف "دہ ویران"۔ مقصود از تحقیر و بہر دو صورت کنایہ باشد برائے دنیا و قالب انسان۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) (۱) دیکھو اچاک (۲) آدمی کا بدن۔ آدمی کا جسم۔ مذکر۔

**این را کسے گو کہ ترا نشناسد** مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و احسن و محبوب الامثال ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را بحق کسے زنند کہ بہ لاف و گزاف حرف زند در مجلسے کہ مجلسیان از عادت او خبر دارند (اردو) یہہ داو پیچ اُن سے کرو جو تمہیں نہیں جانتے۔ صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے۔

**این را نیامدہ ام** (مقولہ) بہار گوید یعنی این رائے من نیست۔ مثلاً چند نفر

باہم نشستہ باشند وہمہ بگویند کہ امروز بباغ
می رویم ویکے ازان بیاید وبگوید کہ این را
نیامدہ ام و فرماید کہ از اہل زبان بتحقیق
پیوستہ۔ صاحب انند ہمزبان بہار۔ **مولف**
عرض کند کہ مرادف (از براے این نیامدہ ام)
مقصود از انکار و اظہار اختلاف باشد
معاصرین عجم ہم برزبان دارند (اردو)
مین اسلئے نہین آیا ہون۔ یعنی مین وہ کام
نہ کرونگا جو آپ کرنا چاہتے ہین۔

**این روزگار رفتگان** (استعمال)
بقول شمس کنایہ از بے دولتان دیگر کسے
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مولف**
گوید کہ روزگار بمعنی زمانہ ونیز بمعنی شغل و
نوکری بجاے خودش می آید۔ پس جا دارد
کہ روزگار رفتگان مفلسان را گوئیم۔ معاصرین
عجم بر زبان ندارند وسند استعمال پیش نشد
و در اکثر لغات بے تحقیقی صاحب شمس اظہر من الشمس
بیچارہ ندانست کہ ضرورت اسم اشارہ با
این نبود کہ بدون آن ہم معنی لفظی پیدا می شد
وجز این نیست کہ ایجاد بندہ باشد باتمید
کنایہ (اردو) یہ بے روزگار لوگ۔

**این روم وحبش** (اصطلاح) بقول
شمس وہفت بمعنی (۱) روز وشب و (۲) سپید
وسیاہ و (۳) روے وموے۔ صاحب
موید بحوالہ قنیہ ذکر این کردہ و بر معنی اول قانع
**مولف** گوید کہ جا دارد کہ بمعنی اول ودوم
این را مرادف (این زنگی و رومی)
گیریم کہ بجایش گذشت و براے معنی سوم مشتاق
سند باشیم (اردو) (۱) دن رات (۲)
سپید و سیاہ (۳) چہرہ اور بال۔

**این زوال ابرو** (اصطلاح) بقول
موید وہفت کہ بحوالہ قنیہ آوردہ اشارہ ست
بسوے آسمان **مولف** گوید کہ کنایہ باشد
کہ ابروے سپیدانہ ہلال واز زوال درینجا

مجازاً بمعنی سپید۔ باید کہ بدون اضافت خوانیم (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنی۔

این زال رعنا اصطلاح۔ بقول مؤید اشارت بسوے دنیاست مؤلف گوید کہ کنایہ باشد دیگر ہیچ نظر بر کہن سالی دنیا آنرا بزال تشبیہہ دادند وبدین وجہ کہ رعنائی او مسلّم است بنظر دنیا داران کہ زیبا وخوشنما است (زال رعنا) گفتند (اردو) دیکھو اچاک۔

این زال عقیم اصطلاح۔ بقول مؤید دنیا را گویند صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ این را آوردہ فرماید کہ برائے ہتوز لغت فارسی است وکنایہ باشد از دنیا صاحبان شمس و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف گوید کہ زال بمعنی پیرزن است وعقیم بمعنی نازائندہ دنیا داری کہ این زال را میگیرد نتیجۂ او بے حاصلی است کہ بارور نمی شود از اینجا است کہ فارسیان بر سبیل کنایہ دنیا را بدین اسم مرکّب موسوم کردند (اردو) دیکھو اچاک

این زال مستحاضہ اصطلاح۔ بقول مؤید وانند وہفت دنیا را گویند مؤلف عرض کند کہ زال بمعنی پیرزن مستحاضہ بقول صاحب منتہی الارب زنے کہ خون آید ورا از رگ عازل نہ از حیض وبقول صاحب غیاث بالضم زنیکہ ورا زیادہ از ایام حیض خون آید انتہیٰ وظاہر کہ زن مستحاضہ ناپاک باشد بسبب کثرت سیلان خون پس فارسیان بر سبیل کنایہ دنیا را بدین نام موسوم کردند (اردو) دیکھو اچاک

این زمان استعمال۔ بمعنی این وقت واین ساعت وترجمۂ الحال ومقابل آنزمان ومرادف اکنون کہ بجایش گذشت (عرفی ۵) فتاد چشم تو بیمار وترک عشوہ گرفت کہ زپشت پاے برآرد سر این زمان نرگس کہ

(اردو) دیکھو اکنون۔

**این زن** اصطلاح۔ بقول مؤید دنیا را گویند دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد حیف است کہ سندے پیش نشد وجز این نیست کہ استعارہ باشد (اردو) دیکھو اچاک۔

**این زور** اصطلاح۔ بقول شمس اشارہ بہ دنیاست **مؤلف** گوید کہ زور بہ زاے ہوز مضموم بقول منتخب بالضم بمعنی دروغ وچون دنیا ہم ناراست است بر سبیل کنایہ بدین نام موسوم کردند بدون سند استعمال مجرد بیان صاحب شمس از اعتبار ساقط۔ (اردو) دیکھو اچاک۔

**این سادہ دشت** اصطلاح۔ صاحب ہفت فرماید کہ عالم ناسوت را نامند زیرا کہ درین عالم ہیچ نیست ہرچہ ہست دران عالم است وبقول بعض گوید کہ آسمان دنیا را نامند کہ درین ہیچ ستارہ نیست وستارگان

ہمہ در فلک البروج اند وآن فلک ہشتم باشد دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد وبس۔ قلب اغناثیت (اردو) عالم ناسوت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ دنیاے فانی۔ عالم اجسام اور بقول بعض پہلا آسمان جس پر قمر ہے۔

**این سبز طاؤس** اصطلاح۔ بقول مؤید فلک را گویند صاحب ہفت ہم بانش **مؤلف** گوید کہ استعارہ باشد وبس۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنی۔ اثیر نے تشبیہات آسمان مین طاؤس آبگون۔ طوطی طاؤس پر۔ کا ذکر کیا ہے۔

**این سبز طشت** اصطلاح۔ بقول مؤید اشارت بسوی فلک است صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنی۔

آمیر نے تشبیہات آسمان مین طشت کبود کا ذکر فرمایا ہے۔

**این سبو گر نشکند امروز فردا بشکند** مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ چون فارسیان بینند کہ سعی در اخفاے رازے و چیزے می کنند کہ بد باشد این مثل را زنند و بجائی کہ اسباب خرابی را جمع بینند ہم این را استعمال کنند۔ (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال "بکرے کی مان کب تک خیر منائیگی" "کاغذ کی ناؤ آج نہ ڈوبی کل ڈوبیگی"۔

**این ستم کدہ** اصطلاح۔ بقول بہار و انند اشارہ بدنیا (میرزا صائب سه)

جنون دوری من بیش میشود از سنگ ٭ درین ستمکدہ حاصل فلاخن است مرا ٭ **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد کہ دنیا جاے ستم است (اردو) دکھیوا چاک۔

**این سرش و آن سرش** استعمال بہار گوید کہ در اصطلاح کشتی گیران است کہ کہنہ سوار حریف غالب را گوید (این سرش کن و آن سرش کن) یعنی این طرف و آن طرف بگردان تا از پا درآید و فرماید کہ این از اہل زبان بتحقیق پیوستہ و ارستہ و صاحبان بحر و انند ہم ذکر این بمتابعت بہار کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این سر و آن سر بمعنی این سو و آن سو باشد دیگر ہیچ و مخصوص با کشتی گیران نباشد بہر جا و موقع مناسب استعمال این می شود و ضرورت نداشت کہ این را باشین ضمیر بیان کنیم۔ (اردو) ادہر اور ادہر۔

**این سر و آن سر** استعمال بقول بحر و بہار و وارستہ و انند یعنی ازین سر تا آن سر

(میر نجات ۵) خوش بود گوشۂ زندان بن
زندانی را این سر و آن سر گلزار بگل ار زنی را
(اردو) اس سرے سے اوس سرے تک۔

**این سگ نشیمن نهنگ** اصطلاح۔ بقول مؤید کنایہ باشد از فلک دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و بخیال ما قلب اضافت (این نهنگ سگ نشیمن) باشد و کنایہ از فلک کہ بظاہر ہمچو سگے است بی خطر و فی الحقیقت نهنگ خطرناک و (سگ نشیمن) اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنی۔

**این سواد** اصطلاح۔ بقول مؤید بمعنی این جہان **مؤلف** گوید کہ صاحب شمس (این سوار) برائے قرشت بہمین معنی آوردہ است تحریف کاتبین بیش نباشد کہ سواد بالفتح لغت عربست بقول منتخب بمعنی دہ ہائے شہر و بقول صاحب غیاث حوالی شہر و نواحی آن پس جز این نیست کہ این استعارہ باشد (اردو) جہان۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ دنیا۔ عالم۔ پرتھی۔ سنسار۔ جگت۔ گیتی۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ یہہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ جو اردو مین مستعمل ہوا ہے۔

**اینسہ** بقول برہان بکسر اول و سکون ثانی و فتح ثالث و سین بے نقطہ ہر چیز بستہ را گویند کہ بدشواری واشود و دیر حل گردد و فرماید کہ ظاہرا این لغت با انیسہ کہ بانون و یاے حطی است تصحیف خوانی شدہ باشد و اصل این لغت انبستہ بروزن برجستہ است چنانچہ در بیان ہمزہ بانون گذشت صاحب جامع فرماید کہ باسین چو ہمزہ ہر چیز بستہ کہ بدشواری منحل و کشادہ گردد گویا انبستہ و مشتبہہ شدہ صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ

**مؤلف** عرض کند اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد کہ بدل بعض انیسہ باشد وحالا رجحان ماہم بسوئے تصحیف است۔ (اردو) دیکھو انیسہ۔

**این سہ جوہر** اصطلاح۔ بقول صاحب شمس جوہر حیوانی و نباتی و کانی۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد اگر پیش شود توانیم عرض کرد کہ کنایہ باشد۔ (اردو) جوہر حیوانی و نباتی و جمادی۔ مذکر۔

**این سہ دختر** اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت کنایہ از سہ ستارہ کہ متصل بہ بنات النعش است **مؤلف** عرض کند کہ مقصود شان جز این نباشد کہ سہ ستارہ کہ متصل بہ نعش است آنرا فارسیان (این سہ دختر) گفتہ اند و ترجمۂ (بنات النعش) و استعارہ باشد (اردو) بنات النعش عربی۔ مؤنث۔ اُن تین ستارون کو کہتے ہین جو نعش کے شرق اور شمال مین واقع ہین اور نعش اون چار ستارون کا نام ہے جو قطب شمالی کے قریب چارپائی کی شکل مین ہین (غالب ؎) تھین بنات النعش گردون دن کو پردے مین نہان ٭ شب کو اون کے جی مین کیا آیا کہ عریان ہوگئین۔

**این سیلگاہ** اصطلاح۔ بقول مؤید و انند و ہفت کنایہ از دنیا۔ **مؤلف** گوید کہ معنی لفظی این رہگذر سیل آب و جائے سیل آب است کہ ہر کجا گذرد نقصان جان و مال کند پس فارسیان کنایۃً دنیا را بدین اسم موسوم کردہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو اچاک۔ دنیا۔ مؤنث۔

**اینش** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی معشوقه را گویند و صراحت کند که لغت فارسی است ولیکن محققین فارسی ازین ساکت ـ شک نیست که این لغت ترکی است بفتح اول و کسر نون بمعنی (آنش بدون تحتانی) و آنش بمعنی نزله چنانکه صاحب کنز آورده ـ اگر سند استعمال پیش شود و استعمال فارسی بدین معنی متحقق شود توانیم عرض کرد که بمعنی معشوقه مفترس باشد که معشوقه هم بلاے جان عاشق است (اردو) معشوقه بقول آصفیه ـ عربی ـ اسم مؤنث ـ محبوبه ـ پیاری ـ

**این شاهد رخ زرد** اصطلاح ـ بقول مؤید کنایه (۱) از می زعفرانی و (۲) آفتاب نیز ـ صاحب هفت هم ذکر هر دو معنی کرده و صاحب انند این را (این شاهد زرد رخ) آورده فرماید که کنایه باشد از شراب مؤلف عرض کند که حیف است که سند استعمال پیش نشد (اردو) (۱) می زعفرانی یا زعفرانی شراب کهه سکتے ہیں (مؤنث) (۲) آفتاب ـ مذکر

**این شش در** اصطلاح ـ بقول شمس و هفت و مؤید اشاره بدنیاست باعتبار شش جهت مؤلف عرض کند که استعمال ـ

باشد (اردو) دیکهو اچاک ـ

**این شمع یهودی وش** اصطلاح ـ بقول مؤید و هفت بحوالۂ قنیه می زعفرانی را گویند و بقول شمس اشاره بمی و بقول انند کنایه از شراب مؤلف عرض کند که رنگ یهودیان هم سرخ و سپید و فتد شمع هم در مزاج شراب موجود پس خبر این نیست که این کنایه باشد حیف است که سند استعمال پیش نه شد ـ (اردو) دیکهو این شاهد رخ زرد ـ

**این شیرین** اصطلاح ـ بقول شمس

م معتبری است (انوری ۵) خواب جز توش
نالیش تو خوش چند است ؛ کابن سیرین
نادم نزدش در تاویل ؛ مؤلف عرض
کہ (ابن سیرین) از اکابر تابعین است
ہیر در علم تعبیر خواب بود ۔ صاحب غیاث
را این کرده است ۔ این است حالت تحقیق
شقین ہند کہ صاحب شمس یک نقطہ را ابر
ف دوم زیادہ کردہ سین مہملہ را بہ شین
معجمہ بدل فرمود و سلسلہ ردیف الفاظش
ب مطبع را برائت می بخشد کہ قصور صاحب
مس است نہ کاتب للہ العجب بضمن تحقیق
قدر تصحیف راہ یافتہ است ما بیان این
قعہ را بر ترک لغت مرجح خیال کردیم تا
قیق جویان از حقیقت حال خبردار شوند
( اردو ) ابن سیرین اکابر تابعین سے
ب شخص گزرا ہے ۔

**ابن طارم** | اصطلاح ۔ بقول مؤیّد
فلک را گویند صاحب ہفت فرماید کہ اشارہ بہ
فلک دنیا است **مؤلف** عرض کند کہ
طارم بقول برہان بروزن آدم خانہ را گویند
کہ از چوب سازند ہمچو خرگاہ وغیرہ و بام خانہ
را نیز گویند و معنی گنبد ہم آمدہ است پس فارسیان
نظر بر بلندی فلک استعارۃً فلک را بدین نام
استعمال کردند ( اردو ) دیکھو آسمان
کے پہلے معنی امیر نے تشبیہات آسمان مین
طارم اخضر ۔ طارم فیروزہ ۔ طارم نیلگون
کا ذکر کیا ہے ۔

**این طاق نیلوفری** | اصطلاح ۔ بقول
ہفت اشارہ بفلک قمر است ۔ دیگر کسی ذکر
این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ طاق بقول
برہان بروزن ساق معروف است کہ
آن محراب و ایوان و عمارت و پل رودخانہ
باشد و بقول صاحب غیاث بنا رخمیدہ و
صاحب برہان ذکر (طاق نیلوفری) کردہ

فرماید کہ بمعنی طاق لاجوردی است کہ کنایۃ از آسمان باشد (نظامی سہ) چنان بستی این طاق نیلوفری ہا کہ اندیشہ رانیست زد برتری ہا (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین طاق نیلوفری کا ذکر فرمایا ہے۔

**این طبقات** اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت اشارہ بسوے افلاک **مؤلف** عرض کند کہ استعارہ باشد کہ ہر یک فلک طبقہ را ماند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو افلاک۔

**این طلل** اصطلاح۔ بقول شمس بفتح طاے مہملہ (۱) دنیا و (۲) فلک دنیا را گویند صاحب ہفت فرماید کہ بکسر اول شمناۃ تحتانی رسیدہ و نون زدہ و طلل باطاے حطی معلوم۔ اشارہ بدنیا و فلک دنیاست صاحب مؤید بمعنی اول قانع **مؤلف** عرض کند کہ طلل بفتحتین بقول منتخب شخص ہر چیز نشان خانہ و سراے ویران شدہ کہ بجا ماندہ باشد۔ پس دنیا ہم بنظر اہل عرفان ویران است و خراب و عمارت فلک ہم غیر آبادی نماید بنا؁ علیہ ہر دو را بر سبیل کنایہ بدین نام موسوم ساختند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔ (اردو) (۱) دیکھو اچاک (۲) پہلا آسمان۔ مذکر۔

**این ظلل** اصطلاح۔ بقول مؤید باظاے معجمہ مضموم یعنی آسمانہا و زمین ہا صاحب شمس بذیل (این طلل) کہ بطاے مہملہ گذشت فرماید کہ باظاے معجمہ مضموم آسمان و زمین را گویند **مؤلف** عرض کند کہ ظلل بضم اول و فتح ثانی لغت عرب است کہ جمع ظلہ باشد و ظلہ بقول منتخب بالضم و تشدید لام بمعنی سائبان و آنچہ سایہ کند و ہرچہ بدان از حرارت و برودت پناہ برند

پس آسمانہا را کہ مثل سائبان اند ظلل گفتن درست
است اما زمین ہا را این ظلل گفتن محل تأمل
حیف است کہ سند استعمال این پیش نہ شد
و آنچہ صاحب شمس بمعنی واحد آورده تسامح
او بیش نیست (اردو) آسمانین اور
زمینین۔

**این عدت دار** | اصطلاح۔ بقول شمس
و ہفت بکسر اشاره بسوے خمی است کہ
سرش ہنوز نکشاده و می آن نخورده باشند
**مؤلف** عرض کند کہ عدت لغت عرب است
بالکسر و دال مشدد و بعده فوقانی بقول صاحب
منتہی الارب ایام حیض یا طہر زن و مدت سوگ
زن بمرگ شوہی پس معنی لفظی (عدت دار)
زنے کہ در عدت باشد و فارسیان بہ
مشابہت آن خمی را کہ سرش باز نکرده
باشند استعارةً بدین اسم موسوم کردند
کہ از دخل و تصرف می کشان محفوظ است
چنانکہ زن بزمانہ عدت۔ (اردو) شراب
کا وہ خم جو کھولا نہ گیا ہو۔ مذکر۔

**این عدت دارِ بکر** | اصطلاح۔ بقول
مؤید و انند اشاره بسوے خم است کہ سرش ہنوز
نکشاده باشد صاحب شمس فرماید کہ اشاره
بسوے آن خم است کہ سرش ہنوز بجوش نیامده
**مؤلف** عرض کند کہ تحقیق (عدت دار) بر لغت
گذشتہ گذشت و بکر بالکسر لغت عرب است بقول منتخب
بمعنی زن دوشیزه و معلوم است کہ زن بعد
طلاق یا موت شوہر تا زمانہ معین عدت دار است
و بکر صفتش یعنی عدت دار باکره۔ پس فارسیان
خم سربند را استعارةً (عدت دارِ بکر) گفتند دیگر
ہیچ (اردو) دیکھو این عدت دار۔

**اینغت** | بقول برہان و جامع بفتح ثالث بروزن میرفت بمعنی حاجت از کسے خواستن
و استدعاے مطلبی نمودن۔ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کرده و خان آرزو

در سراج فرماید که صاحبان تحقیق این را اگرچه بمعنی حاجت از کسی خواستن نوشته اند
ولیکن آلفت بمدّه گذشت مؤلّف عرض کند که آلفت به ممدوده نیامده و
صاحب سراج هم نیاورده نمیدانیم که در اینجا چگونه حواله اش می دهد البته (الفت
بمقصوره - بدون تحتانی) بجایش مذکور شد که بمعنی نقصان و خسارت و زیان است
پس جا دارد که بزیادت تحتانی این را بمعنی احتیاج و محتاجی گیریم که حاصل بالمصدر
باشد از حاجت خواستن اندرین صورت این معنی را بر سبیل مجاز من وجه تعلّق باشد با
معنی (الفت) باختلاف اعراب و خیال ما اینست که همین معنی در سند مختاری هم خوشتر
می نماید که بر آلفت گذشت و جز این نیست که در آنجا بعوض معنی احتیاج و محتاجی -
معنی نقصان مرقوم شد - باقی حال این مفرّس است از لغت عرب (الفته) که بقول
منتخب بالفتح بمعنی ننگ و عار آمده و احتیاج و محتاجی مجاز اوست و تصرّفی در اعراب
شده از اینجاست که این را مفرّس گفته ایم و زیادت تحتانی درین لغت از قبیل
استاد و استاد باشد و بس - (اردو) احتیاج - محتاجی - مؤنث -

**این قبای مُعلَم** اصطلاح - بقول هفت
بکسر اول بمثناة تحتانی رسیده و نون زده
و بفتح قاف بمعنی فلک دنیا باشد و بعضی
مراد از هشتم فلک گیرند - صاحب مؤیّد
فرماید که آسمان دنیا را گویند - صاحب
شمس ذکر این کرده ولیکن از بیان معنی
ساکت مؤلف عرض کند که سهو کتابتش
بیش نباشد و قبا بالفتح لغت عرب است
بقول منتخب بمعنی جامهٔ معروف و صاحب
منتهی الارب گفته که عَلَم بفتحتین بمعنی نشان

جامہ باشد پس (قبائے معلم) قبائی باشد
کہ بران نقش و نگار کردہ باشند و ظاہر
است کہ فلک ہم نقش و نگار از ستارگان
دارد پس فارسیان بر سبیل استعارہ فلک
را بدین اسم موسوم کردہ باشند و تخصیص فلک
دنیا یا فلک ہشتم قابل غور است مشتاق سند
باشیم (اردو) پہلا آسمان۔ آٹھوان
آسمان۔ مذکر۔

(۱۹۲۰) **اینقدر** مقابل آنقدر باشد کہ گذشت
یعنی باین مقدار۔ مرکب است از این
و قدر و قدر بقول صاحب منتخب لغت
عرب و بفتحتین بمعنی اندازہ (انوری ؎)
چہ کنم باز گیرم از تو مدیح ٭ بندہ را آخر
اینقدر بصر است ٭ (عرفی ؎) ہست
ہشیاری آسودہ دلان قابل راز ٭ اینقدر
ہست کہ بیہوشی ازان بیشتر است ٭
(اردو) اسقدر۔ امیر نے اتنا
کے ذیل مین اس کا ذکر فرمایا ہے۔
مقدار بتانے کے لئے۔ (آتش ؎) رُو
اسقدر کہ آبروے ابر تر رہے ٭ اتنا ہنس
کہ برق کبھی خندہ زن نہو۔ (غالب ؎) اب
جفا سے بھی ہین محروم ہم اللہ اللہ ٭ اسقدر دشمن
ارباب وفا ہو جانا ٭

**این قلعہ کہربا گون** اصطلاح۔ بقول
شمس دنیا را گویند صاحب ہفت فرماید
کہ کنایہ از دنیاست باین اعتبار کہ مردمان
را ہمچو کاہ ربا بجانب خود می کشد یا ہمچو کہربا
زیباست مؤلف گوید کہ کہربا بقول
غیاث مُہرۂ باشد زرد رنگ چون آن
را بر جرم سودہ بگاہ قریب کنند کاہ را
بخود می کشد (الخ) حیف است کہ سند
استعمال پیش نہ شد (اردو)
دنیا۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ جگ۔ سنسار
جہان۔ جگت۔ عالم۔ دہر۔

**اینک** بقول برہان و جامع و ناصری بفتح ثالث بر وزن میرک (۱) مصغر آین
است کہ اشارت بقریب و نزدیک باشد صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ گوید کہ مصغر
این چنانکہ آنک مصغر آن و صحیح آنست کہ اینک بمعنی این زمان یعنی زمان حال
و زمانیکہ اندک و لطیف است (الخ) و فرماید کہ اینگ با یاے فارسی لفظی است
علیحدہ موضوع براے این معنی زیراکہ اگر مصغر آین بودی استعمال آن عام شدی
در ہر مشار الیہ حاضر (مولوی معنوی ؎) چون منکر مرگ است او گوید کہ اجل
کوکو ؛ مرگ آیدش از شش سو گوید کہ منم اینک ؛ (ظہوری ؎) دل بہ تحقیق
خبرہاے زسر ساختہ بود ؛ اینک از پیش کسے رو بقفا می آید ؛ (ولہ ؎) سجدۂ
دائمی بود تمناے جبین ؛ کردہ پیری مدد اینک بخمیدن رفتم ؛ (انوری ؎) اے
از ان برتر کہ در طیّ زبان آید ثنات ؛ طوطی معنی منم اینک زبانم الکم است ؛
(عرفی ؎) اے کفر و دین حلال کنندم کہ می برم ؛ اینک ز دیر و کعبہ سلامی بکوی دوست
؛ **مؤلف** عرض کند کہ بتحقیق ما از معاصرین عجم (اینک) ترجمۂ (ہا ہو) باشد بمعنی (این ہمین یا
و ہمین این را) و جز این نباشد کہ کاف تشبیہہ گیریم بمعنی (مثل این) یا کاف نسبت
بمعنی (منسوب بہ این) صاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست ذکر این کردہ است و طرز بیانش
مصدّق خیال ماست و صراحت کند کہ کلمۂ فارسی زبانست (ار د و) یہ دیکھ۔
(۲) اینک بقول برہان بضم ثالث آبلہ را گویند کہ از بدن اطفال بر می آید صاحب
جامع ہمزبان برہان صاحب ناصری بذکر این معنی فرماید کہ این قول برہان است

نہ دیگران صاحب انند ہمزبان ناصری **مؤلف** گوید کہ آنک در ممدودہ بہ ہمین معنی گذشت و آن اسم جامد فارسی زبان باشد واین مبدّل آن بامالہ کہ الف دوش بہ تحتانی بدل شد ہمچون اگدش و یگدش (اردو) دیکھو آنک۔

(۲) اینک بقول مؤید حنجرہ را گویند کذا فی بعض اللغات دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ حنجرہ بالفتح حلقوم را گویند کذا فی المنتخب۔ طالب سند استعمال باشیم و بحالت وجود سند توانیم عرض کرد کہ فارسیان این را از لغت سنسکرت آنک بقاعدۂ تبدیل کہ بہ معنی دوم مذکور شد مفرس کردہ اند و آنک بقول صاحب ساطع بممدودہ بزبان سنسکرت جسم و تن را گویند۔
(اردو) حلقوم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ حلق۔ گلو۔ نرخرہ۔

**این کار از تو آید و مردان چنین کنند** مقولہ۔ صاحب خزینۃ الامثال و احسن ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بحق کسے این مقولہ را استعمال کنند کہ کار نمایان کند و مستحق ستایش باشد (اردو) یہی فارسی مقولہ اردو مین بھی مستعمل ہے۔ بقول امیر۔ کیا کہنا ہے یہہ کام تمہین سے ہو سکتا ہے اور مرد ایسا ہی کرتے ہین؎ بیشتر طنز کی جگہہ بولتے ہین۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ دکن مین کسی شخص کی عمدہ کارگزاری اور نمایان خدمت کے موقع پر کہتے ہین "یہہ آپ ہی کا کام تھا"۔

**این کارخانہ** اصطلاح۔ بقول مؤید و شمس و ہفت و انند مراد از دنیا باشد **مؤلف**

عرض کند که استعاره کارخانه و بس۔ حیف است که سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو اچاک ۔

**این کار دولت است کنون تا کرا رسد** مقوله۔ صاحب خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که چون خدمتی خاص و اعلیٰ ترین عهدهٔ۔ خالی شود فارسیان این مقوله را استعمال کنند مقصود آن باشد که ببینیم که این عهدهٔ جلیله بکدام کس عطا می شود (اردو) جب کوئی جلیل القدر خدمت خالی ہوتی ہے تو دکن مین کہتے ہین خدمت تو بہت بڑی ہے دیکھئے کون بازی لیجاتا ہے یعنے وہ خدمت کون پاتا ہے۔

**این کارگاه** اصطلاح ۔ بقول مؤید و شمس و انند و هفت کنایه از دنیاست **مؤلف** عرض کند که استعاره ایست و حیف است که سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو اچاک ۔

**این کاسه** اصطلاح ۔ بقول مؤید مراد از (۱) فلک و (۲) زمین و (۳) دنیا و (۴) آفتاب باشد صاحب شمس بر معنی اول و دوم و چهارم قانع و صاحب هفت بر معنی اول و دوم۔ **مؤلف** عرض کند که کاسه بقول محیط المحیط مرادف کاس لغت مولد است عربی نیست و کاس بقول منتهی الارب جام یا شراب را گویند و صاحب منتخب فرماید که جام شراب و بمعنی مطلق جام نیز آمده (انتهیٰ) پس فلک و زمین و آفتاب را به تشبیهه کاسه استعاره توان گرفت ولیکن تشبیهه کاسه با دنیا محل نظر جز این که دنیا شامل است بران هر سه حیف است که سند استعمال پیش نه شد

(اردو) (۱) دیکھو آسمان کے پہلے معنی (۲) دیکھو ارتا (۳) دیکھو اچاک۔ (۴) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین کاسہ کا ذکر فرمایا ہے (ذوق ؎) پوچھین گر مجھ سے می عیش ہوئی کب سے تلخ ؎ کہون جبدن سے فلک کاسہ زہراب ہوا ؎ کاسۂ سرنگون۔ کاسہ پشت بھی کہا ہے اور آفتاب کی تشبیہات مین قدح۔ کاسہ (صبا ؎) اون کے روی آتشین کے عشق کا یہہ جوشش ہے ؎ کاسۂ خورشید بنتا ہے حباب شیر صبح ؎

**اینک بسر راہ رود خوش بسلامت** مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال واشال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ چون از فارسیان کسے با مخاطب خود ناخوش شود واز مجلس برخیزد این مقولہ را استعمال می کند ومی رود (اردو) خانہ آباد دولت زیاد" صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ دُعا۔ دولت وافر او رگھر معمور۔ تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش" مؤلف کی رائے مین آپنے کافی صراحت نہین فرمائی ہے کہ یہہ مقولہ کس موقع پر استعمال کیا جاتا ہے دکن مین جب کوئی شخص کسی مجلس یا مخاطب سے بگڑ کر اوٹھ کہڑا ہوتا ہے اور ناراضی سے جانے لگتا ہے تو اس مقولہ کا استعمال کرتا ہے۔

**این کبود حصار** اصطلاح۔ بقول مؤید کنایہ از آسمان اول۔ صاحب ہفت فرماید کہ اشارہ بہ آسمان دنیاست۔ صاحب شمس گوید کہ آسمان را گویند۔ مؤلف عرض کند کہ کبود بہ وزن حسود

بقول غیاث بمعنی نیلگون و حصار بالکسر بقول منتخب بمعنی قلعہ و چون آسمان ہم بصورت قلعہ است و رنگش نیلگون لہذا فارسیان باین اسم موسوم کردند مخفی مباد کہ کبود حصار بقلب اضافت حصار کبود گیریم بمعنی این قلعۂ نیلگون ۔ حیف کہ سند استعمال پیش نشد و تخصیص و تعمیم معنی منحصر است بر آن (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے ۔ آمیر نے تشبیہات آسمان مین کبود حصار کا ذکر فرمایا ہے ۔

**این کبود وش** اصطلاح ۔ بقول مؤید و شمس باکاف فارسی و دال موقوف فلک را گویند صاحب ہفت فرماید کہ بمعنی فلک اول است مؤلف عرض کند کہ کبود بمعنی نیلگون و وش بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی بمعنی شبہ و مانند است ہمچو شاہ وش و ماہ وش پس بمعنی لغطی این نیلگون صورت باشد و کنایہ از فلک ...
است کہ سند استعمال پیش نشد و تعمیم و تخصیص معنی بدون آن دشوار بخیال ما وجہ تخصیص پیدا نیست ۔ (ار...) دیکھو این کبود حصار ۔

**این کرہ** اصطلاح ۔ بقول مؤید و شمس بمعنی فلک است مؤلف گوید کہ کر... بقول غیاث بضم اول و تخفیف را ... مہملہ بمعنی گوے کہ بدان بازی کنند و ... مدور و گرد کہ مثل گوے باشد (انتہی) اگر سند استعمال پیش شود استعال (این ... بمعنی فلک استعارہ باشد (اردو) آسمان کے پہلے معنے ۔ آمیر نے تشبیہا... آسمان مین کرہ کا ذکر فرمایا ہے (ناسخ) تصور ہے جو اک خورشید رو کا ۔ کرہ ... کا شال آسمان ہے ؎

**این کرۂ وہم سوز** اصطلاح ۔ بقوا...

وہفت کنایہ باشد از فلک **مؤلف** گوید کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ کنایہ باشد۔ مخفی مباد کہ (وہم سوز) درینجا اسم فاعل ترکیبی وصفت گرہ واقع شدہ۔
(اردو) دیکھو این کرہ۔

**این کعبتین بے نقش** اصطلاح۔ بقول مؤید وشمس وہفت کنایہ از ماہ و آفتاب صاحب انند این را (این کعبتین دو نقش) آوردہ فرماید کہ مہر و ماہ را گویند **مؤلف** عرض کند کہ کعبتین بقول غیاث دو پانسہ باشند کوچک از استخوان مربع شش پہلو کہ بر پہلوی ہر یک پانسہ از یک تا شش عدد نقش کنند و بدان نرد بازند۔ (انتہی) پس (بے نقش) یا (دو نقش) درینجا صفت کعبتین است زیرا کہ در مہر و ماہ نقش کعبتین نیست و اگر (دو نقش) را صحیح خیال کنیم جز این نباشد کہ آن نشان و داغ سیاہ مقصود باشد کہ در مہر و ماہ موجود حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔
(اردو) آفتاب ومہتاب۔ مہر وماہ۔ چاند سورج۔ مذکر

**اینک من و تو ہر آنچہ دانی می کن** مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ومحل استعمال ساکت۔ **مؤلف** گوید کہ معنی این مقولہ ہمین قدر است کہ من و تو ہر دو موجود اند پس ہر چہ خواہی بکن فارسیان این مقولہ را بجائی استعمال می کنند کہ میان دو کس نزاع باشد و یکی از آنہا دیگری را منحصر علیہ گرداند
(اردو) مین بھی ہون اور آپ بھی جو مناسب ہو کیجیے۔

**این کوچۂ پاستان** اصطلاح۔ بقول ہفت کنایہ از دنیا باشد صاحب مؤید این را (این کوچۂ پاستان) بباے فارسی آوردہ۔

مؤلف عرض کند کہ باستان بقول برہان (کہ در لغات باے عربی آوردہ) بہ وزن داستان کہنہ و گذشتہ و قدیم و دیرینہ را گویند و صاحب غیاث باے فارسی را غلط خیال سکند و بخیال ما دعوی او بے دلیل باشد کہ باے عربی بہ فارسی بدل شود چنانکہ تب و تپ۔ پس معنی لفظی این سہ کوچہ قدیم است و کنایہ از دنیا حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو اچاک۔

**این کوز** اصطلاح۔ بقول مؤید کنایہ از فلک باشد صاحب شمس ہم بذیل این پشت کوز کہ گذشت ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ مراد و مخفف (این کوز پشت) کہ می آید (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنی۔ آمیر نے تشبیہات آسمان مین کوزہ پشت کا ذکر فرمایا ہے۔

**این کوز پشت** اصطلاح۔ بقول انند و مؤید و ہفت (۱) کنایہ از آسمان باشد و بقول مؤید (۲) دنیاے دون مؤلف عرض کند کہ معنی دوم را بدون وجود سند تسلیم نتوانیم کرد (اردو) (۱) دیکھو آسمان کے پہلے معنی اور (این کوز) (۲) اچاک

**این کوے ہفتاد راہ** اصطلاح۔ بقول مؤید و انند و ہفت کنایہ از دنیاست مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این۔ این ہفتاد راہ و باعتبار ملل متفرقہ کہ بقول محقق زائد از ہفتاد است کنایہ شد از دنیا ہفتاد درانیجا براے اظہار کثرت است و بس (اردو) دیکھو اچاک۔

**اینکہ** مرکب است از (این) کہ اشارہ قریب است و (کہ) کہ براے باشد مقابل (آنکہ) کہ در مد دہ گذشت معنی (اینکس کہ) و (این چیز کہ) (انو ۵) اینکہ رحمت کم کنی۔ نوعی زتشویہ

ازآنکہ ؎ نقدہائے بس نقایہ است این
دنا قدلبس بصیر ؎ (ملاحسین واعظ کاشفی
ؔ۵) اینکہ می بینم بہ بیداریست یارب
یا بخواب ؎ خویشتن را درچنین راحت
پس از چندین عذاب ؎ (اردو)
یہ کہ۔ یہ ہے جو۔

**این کہن گرگ** اصطلاح۔ بقول مؤید وشمس بالکسر و باکاف فارسی فلک را گویند۔ صاحب ہفت این را (این کہنہ گرگ) آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ نہ دو درست است۔ سند این از کلام خاقانی بذیل (این خشن ہزار میخ) گذشت۔ (اردو) دیکھو آسمان کی پہلے معنی۔

**این کہنہ طاق** اصطلاح۔ بقول مؤید وشمس وہفت کنایہ باشد از فلک **مؤلف** گوید کہ طاق لغت عرب است بمعنی بنائے خمیدہ ومحراب پس فارسیان کہن طاق یا طاق کہنہ فلک را گفتہ اند بر سبیل تشبیہ واین استعارہ باشد نہ کنایہ (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے۔ آصفیہ نے تشبیہات آسمان میں طاق خضرا۔ طاق فیروزہ رنگ۔ طاق کحلی۔ طاق منقش۔ طاق نیلوفری کا ذکر فرمایا ہے

**این گل پروردہ** اصطلاح۔ بقول مؤید وشمس وانند کنایہ از قالب بشر **مؤلف** عرض کند کہ بکسر کاف فارسی باشد یعنی پروردۂ گل قلب اضافت۔ (اردو) آدمی کا قالب۔ انسان کا کالبد ۔ مذکر۔

**این گل دیگر شگفت** مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی وحسن ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ومحل استعمال سکوت ورزیدہ **مؤلف** گوید کہ چون امرے برخلاف توقع حادث

شود فارسیان این مثل را زنند ۔
(اردو) یہی فارسی مقولہ اردو مین
بھی مستعمل ہے بقول اسیر کوئی نئی بات
واقع ہونے پر کہتے ہین (وزیر ؎)
ہنس کے بولا وہ گل تر این گل دیگر
شگفت ۔ دانۂ گوہر کف رنگین مین
جیب گلگون ہوا ۔

**این گوہر نیم سُفت** | اصطلاح ۔ صاحب
مؤید فرماید کہ در کلام خواجہ نظامی (۱) اشارت
بسوے سکندر نامہ است ؎ تو دانی کہ
این گوہر نیم سُفت ۔ چہ گنجینہا دارد اندر
نہفت ۔ و فرماید کہ نیم سُفت نیم چکیدہ را
گویند بدینکہ سُفتن مرادف تراویدن است
و تراویدن رفتن آب ببالا اندک اندک
و چکیدن بنرمی و آہستگی و سخن نیز اندک
اندک فراہم می آید بعدہٗ بآہستگی در تحریر
و تقریر می آرند و نیم سُفت کہ گفتہ یا
بدین جہتہ گفت کہ بیان استعداد خود می کند
کہ تمام استعداد خود درین ریختم با این ہمہ
اینچنین مشکل فہم شدہ است اگر تمام استعداد
خرچ میکردم ازین ہم زیادہ تر مشکل شدی
یا بیان مشقّت خود می کند بنابران گہ گفت
بزرگان است کہ سخن را با سخن ضم کردن
قطرۂ از خون جگر کم کردن است پس میگوید
درین کتاب نیمی خون جگر صرف کردم یعنی
مشقّت بسیار نمی کردم می گوید کہ از نیمۂ خون
جگر شدہ است و یا نیم سُفتہ بمعنی نیم گفتہ
است بدینکہ سکندر نامۂ بری و دیگر سکندر نامہ
بحری است پس گویا نیمی گفتہ شدہ است
و سُفتن بمعنی گفتن بسیار آمدہ است بدین
جہتہ کہ ع سخن گفتن و بکر جان سُفتن است
(انتہی) مؤلف عرض کند کہ گوہر نیم سُفتہ
بمحاورۂ فارسی کلام سربستہ و مُغلق و کلامی را
گویند کہ تمام قواعد و قوانین و صنایع و بدایع

سخن درآن صرف نشده باشد۔ صاحب بحر عجم ذکر این کرده و این بحذف ہاے ہوز آخر است و معنی (نیم سفتہ) و (نیم سفت) نیم سوراخ کرده و ناتمام کہ صفت گوہر باشد گویند کہ گوہر سفتہ بہتر از نیم سفتہ و گوہر نیم سفتہ بہتر از ناسفتہ پس نظامی گنجوی بر سبیل استغنا تصنیف خود را گوہر نیم سفتہ گفت و (۲) یعنی اگر استعارۃً چیز دیگر را گوئیم کہ ثمین باشد و من حیث التشبیہ درست بود (اردو) (۱) سکندر نامہ۔ (۲) ہر قیمتی چیز۔ مؤنث۔

**این گوی و این میدان** | مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ چون کسی لاف سرہنگی زند یا دعوی چیز دیگر کند فارسیان این مثل بحق او زنند مقصود آن باشد کہ گوی و میدان ہر دو پیش تست پس چوگان بازی کن تا ثابت شود کہ ذوق این داری و این مرادف (این چاه و این ریسمان) باشد کہ بجایش گذشت بعض معاصرین عجم (ہمین گوی و ہمین میدان) ہم گویند (اردو) دیکھو (این چاه و این ریسمان)

**این لعاب لعل** | اصطلاح۔ بقول شمس کنایہ از (۱) می انگوری و (۲) آفتاب را نیز گویند صاحب مؤید و ہفت بر معنی دوم قانع **مؤلف** گوید کہ لعاب بقول منتخب بالضم لغت عربست بمعنی آب دہن و آب غلیظ کہ از دارو ہاے خیسانیده بر آید مثل لعاب بذر قطونا وغیره پس ازین لغت مرکب کنایہ می انگوری گرفتن بر سبیل تشبیہ درست باشد ولیکن معنی دوم قابل غور۔ مخفی مباد کہ بقول منتخب لعاب الشمس مانند تارہاست کہ در شدت گرما پیدا میشود پس جا داشت کہ ازین اصطلاح۔ لعاب الشمس را کنایہ گیریم

باالجملہ مشتاق سند استعمال باشیم بمعنی دوم۔
(اردو) (۱) انگوری شراب۔ مؤنث (۲)
دیکھو آفتاب کے پہلے معنے۔

**این مدر** اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیہ
(۱) اشارت بسوے زمین است و (۲) ہمی از
دریدن نیز یعنے این را مدر مؤلف عرض کند
کہ مدر لغت عربست بقول منتخب بفتحتین
کلوخ را گویند فارسیان بطور استحقار کرۂ
زمین را این مدر نامند این است حقیقت
معنی اول۔ صاحبان ہفت و شمس ہم ذکر این
کردہ اند (اردو) (۱) دیکھو ارتا۔ (۲)
مت پھاڑ (پھاڑنا) کے مصدر سے نہی۔

**این مردہ باین شیون نمی ارزد** مثل۔ بقول بہار یعنے این کار باین
محنت سزاوار نیست دیگر کسے ذکر این
نکرد مؤلف گوید کہ ما این مثل را بالفظ (زہ)
بعد لفظ شیون) شنیدہ ایم کہ مصرعی است معروف
نمیدانیم کہ مال کیست فارسیان چون سعی کسے را
بہ کارے بے فائدہ بینند این مثل را زنند یعنی
اینقدر سعی سزاوار این کار خفیف نیست (اردو)
جب کسی بے نتیجہ کام مین کوشش کیجاتی ہے تو
دکن مین کہتے مین "بے کار محنت کرتے ہو۔
ناحق کوشش کرتے ہو"

**این مشدد** اصطلاح۔ بقول مؤید کنایہ
باشد از دنیا دیگر کسے از محققین فارسی ذکر
این نکرد مؤلف گوید کہ تشدید بالفتح بقول
منتخب لغت عرب است بمعنی استوار کردن
و بر کسے سختی کردن (الخ) پس مشدد بہ کسر
دال مہملہ اسم فاعل ہمین مصدر است بمعنی
سختی کنندہ و بدین سبب کہ دنیا جفاکار و
بے رحم است بدین اسم موسوم کردند بر
سبیل کنایہ حیف است کہ سند استعمال پیش
نشد۔ (اردو) دیکھو اچاک۔

**این مطبخی باغ** اصطلاح۔ بقول مؤید و

صفت (۱) کنایہ از آفتاب عالم تاب باشد صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ فرماید کہ (۲) کنایہ از دنیاست **مؤلف** عرض کند کہ مطبخی بمعنی باورچی وطباخ است وچون آفتاب عالمتاب ہم در باغ دنیا کار مطبخی انجام می دہد یعنی تمازت او چیزہا را پختہ گرداند لہذا فارسیان۔ (این مطبخی باغ) را از آفتاب عالمتاب کنایہ کنند اندرین صورت باید کہ مطبخی را مضاف گیریم بسوے باغ کہ آفتاب ثمرات باغ را از تموز خود پختہ کند۔ آنچہ صاحب انند بمعنی دنیا آوردہ محل نظر است طالب سند باشیم (اردو) (۱) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے (۲) دیکھو اچاک۔

**این مہد** اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ ادات بمعنی این ہواے زمین دیگر کسے از اہل تحقیق ذکر این نکردہ **مؤلف** عرض کند کہ مہد بالفتح لغت عرب است بقول منتخب بمعنی گہوارہ و زمین و صاحب منتہی الارب ہم ذکر این کردہ وچون زمین دائما متحرک است پس براے اہل زمین بمنزلۂ گہوارہ جا دارد کہ این را بر سبیل استعارہ بمعنی دنیا استعمال کنند حیف است کہ صاحب مؤید براو عاے خود سندے پیش نکرد (اردو) دیکھو ارتھی

**این مہر دہان روزہ داران** اصطلاح بقول انند بحوالۂ بہار کنایہ از آفتاب است ولیکن در بہار نیافتیم **مؤلف** عرض کند کہ خاقانی در تحفۃ العراقین خطاب بآفتاب کردہ فرماید کہ (ع) اے مہر دہان روزہ داران ہا گردۂ آفتاب را بمہر تشبیہہ می دہند وچون آفتاب غروب شود روزہ داران افطار کنند و مہرے کہ بر دہان شان بود باقی نماند پس ہمین است وجہ کنایہ (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

**ایسند** بقول برہان وجامع وجہانگیری بروزن رتوند (۱) بمعنی اند است وآن عددے باشد مجہول میان سہ و نہ وآن را بعربی بضع خوانند وفرماید کہ بمعنی چندان وچندین ہم آمدہ است صاحب رشیدی فرماید کہ بکسر الف وفتح نون اول وسکون دوم شمار مجہول۔ مرادف (اند) و (ایدند) صاحب ناصری فرماید کہ عددے بود مجہول کہ آنرا (اندوایدند) گویند کہ بدہ نمی رسد صاحب سروری فرماید کہ بروزن ببیند شمار مجہول را گویند وبحوالۂ ادات آوردکہ۔ (اندو ایسند) بمعنی عدد مجہول است کہ میان سہ و دہ باشد۔ خان آرزو در سراج آوردہ کہ بمعنی شمار مجہول از دو تا نہ وبقول جہانگیری عددے مجہول کہ بدہ رسیدہ باشد (ناصر خسرو ؎) از خورد و برد ورفتن بیہودہ ہر سوئی ترا ایسند سال بود تنت ہمسر ستور را (استاد رودکی ؎) جہان اینست وچونینست تا بود وہمچونین بود اینند یارا (اردو) دیکھو اند کے پہلے معنے۔

(۲) ایسند۔ بقول برہان سخن عجیب وسخن از روے شک وریب را نیز گویند صاحب جامع ہمزبان برہان صاحب رشیدی بحوالۂ شمس فخری فرماید کہ بمعنی مطلق سخن گفتن باشد صاحب سروری ہم بحوالۂ فخری ذکر این کردہ فرماید کہ بمعنی مطلق سخن گفتن است۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بعضے بمعنی سخن گفتن نیز آوردہ اند۔ صاحبان انند وہفت ہمزبان برہان۔ **مؤلف** عرض کند کہ ایمعنی بہ مجاز باشد و ہمین خیال بر معنی چہارم آند ہم ظاہر کردہ ایم وبراے معنی مطلق سخن گفتن طالب سند

باشیم وظاہر اغیر از تسامح اہل تحقیق چیزے بنظر نمی آید (اردو) دیکھو آند کے چوتھے معنے۔

(۳) ایند۔ بقول سروری بمعنی امید داشتن۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ مرادف آند بمعنی ششمش حیف است کہ سند استعمال این پیش نشد۔ (اردو) دیکھو آند کے چھٹے معنے۔

(۴) ایند۔ بقول رشیدی بمعنی اندایش باشد صاحب سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان است معاصرین عجم بر زبان ندارند ومجرد قول دو محققین ہند نژاد بدون سند اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو اندایش۔

(۵) ایند۔ بقول سروری و رشیدی و سراج کہ بحوالۂ فرہنگ آوردہ نام درختے نیز باشد کہ جہک نیز گویند وبتازی سوس وبیخ آن را اصل السوس گویند۔ مؤلف عرض کند کہ مرادف آند بمعنی سومش (اردو) دیکھو آند کے تیسرے معنی۔

**این نشیمن تنگ** اصطلاح۔ بقول ہفت بکسر اول بمثناۃ تحتانی رسیدہ و نون زدہ و (نشیمن تنگ) معلوم۔ اشارہ بدنیاست مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد کہ عرصۂ دنیا برائے ہر کس تنگ است وہہلت کم (اردو) دیکھو اچاک۔

**این نقرہ گیران** اصطلاح۔ بقول مؤید (۱) کنایہ از طالبان دنیائے فانی (۲) بمعنی شراب خواران کہ می بہ پیالہ خورند و (۳) بمعنی قحبگان نیز مستعمل۔ صاحب ہفت بذکر معنی اول وسوم نسبت معنی دوم گویدکہ بمعنی می خواران باشد کہ در پیالۂ

نقرہ می خورند مؤلف عرض کند کہ ظاہرا
طالبان دنیا دادۂ جمع مال اند و می خواران
اکثر در پیالۂ نقرہ شراب می خورند و قحبگان
ہم قحبگی را وسیلۂ جمع مال کردہ اند کنایہ
خوب نیست برائے ہر سہ معنی طالب سند باشیم
(اردو) (۱) طالبان دنیا۔ دنیا داران
کہہ سکتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے طالب
دنیا کا ذکر فرمایا ہے۔ جو اس کا واحد ہے
عربی۔ دنیا دار۔ لالچی۔ حریص۔ مذکر۔
(۲) میخوار۔ شراب خوار جو چاندی کے
پیالوں میں شراب پیتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے
شراب خوار کا ذکر فرمایا ہے۔ فارسی شرابی
میخوار۔ بادہ نوش (۳) فاحشہ عورتیں یا
قحبائیں۔ مؤنث۔ کہہ سکتے ہیں۔ صاحب آصفیہ
نے فاحشہ اور قحبہ کا ذکر فرمایا ہے۔

**این نہ** | اصطلاح۔ بقول شمس وہفت
(۱) اشارہ بفلک و (۲) نہ سوراخ و
نہ راہ کہ در قالب بشر است دو چشم و دو
گوش و دو پرۂ بینی و یک دہان و دو
فرود مؤلف گوید کہ بضم نون دوم استعارہ
باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد
بخیال ما معنی نہ فلک باشد نہ مجرد فلک۔
(اردو) (۱) دیکھو آسمان کے پہلے معنے۔
(۲) وہ نو سوراخ جو آدمی کے جسم میں ہیں۔

**این نہ صحیفہ** | اصطلاح بقول شمس کنایہ
باشد از افلاک۔ دیگر کسے از اہل لغت ذکر
این نکرد مؤلف گوید کہ بضم نون دوم
بمعنی نہ کتاب باشد و استعارہ از نہ طبقات
آسمان۔ فارسیان کنایۃً اوراق فلک
ہم گویند کہ ہر طبقہ را بہ ورقے استعارہ کنند
(اردو) دیکھو افلاک۔

**این نہنگ** | اصطلاح۔ بقول مؤید
(۱) کنایہ باشد از دنیا زیرا کہ ہمہ را فرو
می برد صاحب ہفت بذکر معنی مذکور فرمایا

کہ (۲) فلک را ہم گفتہ اند مؤلف عرض کند
کہ استعارہ باشد نہ کنایہ و باعتبار تشبیہہ
مناسب تر است بادنیا۔ (اردو)
(۱) دیکھو اچاک۔ (۲) دیکھو آسمان کے پہلے معنے

**این و آن** بقول صاحب ضمیمۂ برہان
و بحر (۱) بمعنی حاضر و غائب و قریب و بعید
صاحب مؤید فرماید کہ اشارت بقریب و بعید
و نیز برائے تعمیم و صاحب ہفت گوید کہ اشارہ
بقریب و بعید (انوری ے) تزویر این
و آن نہ ہمانا بدل کند ٭ اقرار روزگار بہ
انکار روزگار ٭ (ظہوری ے) باخیال
این و آن بیدار بختان راچہ کار ٭ خاطرم
در خواب بہ افسانۂ نسیان کجاست ٭ (ولہ ے)
ظہوری از ثنائے این و آن قطع سخن اولی
٭ روم گنجی بریدن در زبان لا بہ گر چینم ٭
مؤلف گوید کہ ہر دو اسم اشارۂ قریب
و بعید بمعنی حقیقی خود است و بضرورت
برائے لف و نشر ہم مستعمل (اردو) یہ اور
وہ۔ اسم اشارۂ قریب و بعید۔
(۲) این و آن۔ بقول ضمیمۂ برہان کنایہ
از دنیا و آخرت صاحبان مؤید و بحر و ہفت
ہم ذکر این کردہ اند (اردو) دنیا و آخرت مجموعی
(۳) این و آن۔ بقول مؤید در مرض بمعنی
شکر و نمک نیز بدیدن آمدہ صاحب بحر ہم
بدون تخصیص مرض ذکر این کردہ مؤلف
عرض کند کہ بدون سند استعمال۔ این معنی
را تسلیم نکنیم (اردو) شکر و نمک۔ اردو
مین شکر مؤنث ہے اور نمک مذکر۔
(۴) این و آن۔ بقول مؤید بحوالۂ مؤید الفوائد
کنایہ از جہان و روزگار صاحب ہفت
بحوالۂ مؤید ذکر این کردہ مؤلف عرض کند
کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد
و ظاہر اتسامح محققین بالاست دیگر ہیچ کہ
جہان و روزگار ہر دو یکی است و جز این نباشد

کہ معنی دوم است وبس (اردو) دیکھو
این و آن کے دوسرے معنے ۔

**این ویران** اصطلاح ۔ بقول شمس
کہ بذیل (این زور) ذکر این کردہ اشارہ
بدنیاست دیگر کسے از اہل لغت ذکر این
نکرد **مؤلف** گوید کہ کنایہ باشد (اردو)
دیکھو اچاک ۔

**اینہا** بقول چراغ (۱) جمع این باشد
بہار و انند بذیل (این) ذکر این کردہ
**مؤلف** عرض کند کہ جمع اسم اشارہ
قریب باشد برائے ذوی العقول و غیر
ذوی العقول ہر دو چنانکہ صاحب تحقیق القوانین
ذکر این کردہ (محمد قلی سلیم ؏) چند
اغیار را نکو گوئی ؛ از تو اینہا نکو نمی باشند ؛
(اردو) یہہ لوگ اسم اشارہ قریب
کی جمع ۔ ذوی العقول کے لئے اور یہہ غیر
ذوی العقول اور ذوی العقول دونون کیلئے

(۲) اینہا ۔ بقول بہار گاہے بمعنی این قسم و
این نوع ہم استعمال می یابد (باقر کاشی ؏)
باقر چرا بہرزہ کند ترک عشق کس ؛ اینہا مکن
مکن مکن اے بے ہنر مکن ؛ صاحب چراغ
ہم ذکر این کردہ و صاحب انند ہم بذیل
(این) این را آوردہ **مؤلف** گوید کہ از سند
باقر کاشی بمعنی چنین مستعمل ولیکن معاصرین
عجم بدین معنی بہ زبان ندارند (اردو)
ایسا بقول امیر ۔ ہندی ۔ (ایداش سے
بگڑ کر بنا ہے جو سنسکرت مین انھین معنون مین
ہے) اسطرح ۔ یون ۔ یہہ ۔ فقرۂ امیر مین نے
ایسا سنا ہے کہ آج دونون بھائیون مین چلگئی ۔
(۳) اینہا ۔ بقول بہار بمعنی وغیرہ و مانند آن
(سید حسین خالص ؏) فرہاد و کوہ کندن
و اینہا فسانہ است ؛ صاحب انند ہم بذیل
(این) ذکر این کردہ **مؤلف** گوید کہ معاصرین
عجم حالا بر زبان ندارند (اردو) بقول آصفیہ

عربی۔ اور سوا اس کے غیرذالک۔ اور بھی علیٰ ہذالقیاس۔

**اینہمہ** بقول صاحب ضمیمۂ برہان بروزن اینہمہ بمعنی اینسہ است و آن چیزی باشد کہ دیر واشود و دیر حل گردد **مؤلف** گوید کہ فرید علیہ آنسہ نیز بادّ ہاے ہوّز برخلاف قیاس و تا آنکہ سند استعمال پیش نشود اعتبار را نشاید کہ از محققین فارسی کسے باو نیست و معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو اینسہ

**این ہفت اوراق** اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت کنایہ از سبع سموات است **مؤلف** گوید کہ از قبیل (این نہ صحیفہ) کہ گذشت۔ بخیال ما استعارہ باشد (اردو) سات آسمان مذکر۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین ورق لاجورد کا ذکر کیا ہے۔

**این ہفت بنا** اصطلاح۔ بقول مؤید کنایہ باشد از افلاک دیگر کسے ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ بخیال ما استعارہ از ہفت آسمان (اردو) دیکھو این ہفت اوراق

**این ہفت جزیرہ** اصطلاح۔ بقول مؤید اشارہ بسوے ہفت کشور صاحبان انند و ہفت جزیرہ مؤید **مؤلف** گوید کہ استعارہ باشد و بس (اردو) ہفت اقلیم۔ بقول آصفیہ فارسی۔ وعربی۔ اسم مؤنث۔ سات ولایت۔ کل دنیا فرماتے ہین کہ دنیا کی وہ تقسیم جو حکماے سابق نے سات مشہور ستارون یا اون خطوط سے کی ہے جس سے ربع مسکون کا عرض معلوم کیا جاتا ہے کیونکہ انھون نے ربع مسکون کے عرض کو خط استوا سے نوّے درجہ تخمینہ کیا ہے اور اس مین تیس درجے قطب شمالی کی سمت سے خارج کر کے اقالیم سبعہ کا ساٹھ درجے

عرض رکھا ہے اور اسی کے موافق زمین
کے سات حصے کر دئیے گئے ہین مگر اب
زمین کل پانچ برّ اعظمون پر تقسیم کی گئی ہے

**این ہفت خُم** | اصطلاح۔ بقول مؤید و
ہفت کنایہ از ہفت آسمان **مؤلف**
گوید کہ استعارہ باشد کہ آسمان را تشبیہاً
خُم گفتند و خُم بقول برہان بالفتح طاق ایوان
و مانند آن و بالضم ظرفی باشد بزرگ کہ
در آن شراب و دوشاب و امثال آن
کنند و گنبد و عمارات را نیز گفته اند (اردو)
سات آسمان۔ مذکر۔ امیر نے تشبیہات
آسمان مین خم لاجورد کا ذکر فرمایا ہے۔

**این ہفت رواق** | اصطلاح۔ بقول صاحب
ہفت کنایہ از سبع سموات است صاحب
مؤید بذیل (این ہفت اوراق) ذکر این کرد
**مؤلف** گوید کہ رواق بقول منتخب لغت
عربی است بالکسر و الضم بمعنی خانہ کہ بر
یک ستون ساختہ باشند و سقف خانہ و
پردہ کہ در کشیدہ باشند از سقف خانہ و
اول شب و ابر (انتہی) پس بخیال ما این
استعارہ باشد (اردو) سات آسمان
مذکر۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین (ذیل
رواق) کا ذکر کیا ہے۔

**این ہفت صحیفہ** | اصطلاح۔ بقول ہفت
اشارہ بسوے سبع سموات است صاحب
مؤید فرماید کہ اشارہ بسوے سموات سبعہ
و عرش و کرسی است۔ کذا فی القنیہ و فی الآخرین
نظر (انتہی) **مؤلف** عرض کند کہ وجہ نظر
اینست کہ نزد حکما نہ آسمانست ہفت از آن
مخصوص براے سیارات سبعہ و ہشتم براے
ثوابت کہ آنرا فلک ثوابت و فلک ہشتم گویند و
نہم را فلک اطلس نامند زیرا کہ بر وے ہیچ ستارہ
نیست و در اصطلاح شرع فلک ہشتم را کرسی۔
و فلک نہم را عرش نامند پس (این ہفت صحیفہ

استعارہ باشد از سمٰوات سبعہ عرش و کرسی درآن داخل نیست مخفی مباد کہ صحیفہ لغت عرب است بقول منتخب بمعنی کتاب و ازینکہ فلک ہم مثل کتابے است باعتبار طبقات فارسیان استعارۃً ہفت افلاک را این ہفت صحیفہ گفتند (اردو) سات آسمان یذکر۔

**این ہفت نقطہ** | اصطلاح۔ بقول مؤید دانند و ہفت باشارہ بسبعہ سیارہ باشد مؤلف عرض کند کہ بہ تشبیہ نقطہ با سیارہ استعارہ باشد (اردو) دیکھو انجم گردون کے

**این ہم آثار پیری است** | مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان استعمال این مقولہ بحق کبر سنان بر ہر موقع لغزش شان کنند یعنے بہر خطائیکہ از پیران سر زند گویند کہ این ہم آثار پیری است۔ و مرادف این است (پیری و صد عیب) کہ بجاے خودش می آید یعنے استعمال ہم ہمچنین مواقع می شود (اردو) جب کسی بڈھے سے کوئی غلطی یا خطا ہوتی ہے تو دکن میں کہتے ہیں "بڈھاپے کا منہ کالا" "پیری و صد عیب" کا بھی استعمال ہے۔ صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے "پیری و صد عیب چنین گفتہ اند" یعنے بڑھاپا ہو عیب کے برابر ہے۔

**این ہم اندر عاشقی بالاے غمہاے دگر** | مثل) صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ چون کسے را مصیبتی بر مصیبت یا آفتی بر آفت پیش آید یا آنکہ صرف بر صرف لاحق شود فارسیان این مثل را بحق او زنند مقصود آنست کہ صبر بر این ہم باید کرد۔ (اردو) یہی فارسی

مقولہ اردو مین بھی مستعمل ہے بقول امیر
مصیبت پر مصیبت یا صرف مین صرف پیش
آنیکی جگھہ کہتے ہین کہ جہان بہت کچھہ
بھگت چکے وہان یہہ بھی سہی -

**این ہمہ** بقول بہار و انند (۱) بمعنی انیقدر
(میر خسرو ؎) خاک زد روئے شدہ بر زعفران
وخندہ نہ با این ہمہ در ارغوان ؛ مؤلف
گوید کہ سند پیش کردۂ بہار برائے (با این ہمہ)
بکار می خورد و بخیال ما معنی اینقدر درین
لفظ یافتہ نمی شود و بہ تحقیق ما معنئ است کہ
بزبان عرض می شود (اردو) اس قدر -
امیر نے ایسا کے ذیل مین اس کا ذکر فرمایا
ہے (غالب ؎) اب جفا سے بھی ہین
محروم ہم اللہ اللہ ؛ اسقدر دشمن ارباب
وفا ہوجانا ؛
(۲) این ہمہ بمعنی این تمام چنانکہ انوری
فرماید ؎ ز روزگار خوش است اینہمہ
جز آنکہ لبم ؛ ز دستبوس نہادند روزگار
جداست ؛ (مقولۂ مشہور) اینہمہ شکل از
برائے اکل " (اردو) یہہ تمام
- یہہ سب -

**این ہمہ آوردۂ تست** مقولہ بقول
انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ یعنی باعث وقوع
اینہمہ تولی دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این
نکرد مؤلف گوید کہ این مقولہ جزو لیست
از مثل مشہور (اے بادصبا اینہمہ آوردۂ
تست) کہ بجایش گذشت و فارسیان جزو
این مثل را بر زبان ندارند و مثل کامل را
می زنند تسامح صاحب انند و فرہنگ فرنگ
است کہ این را آورد (اردو) دیکھو اے
بادصبا این ہمہ آوردۂ تست ؛

**این ہمہ از پے آن است کہ زرمی خواہد** مقولۂ صاحبان خزینۃ الامثال و محبوب الامثال
ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل

استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف
" این ہمہ شکل از برائے اکل " باشد فارسیان
چون کسے را بینند کہ بہ طرق مختلفہ حاضرین
را محظوظ می کند این ہر دو مقولہ را بحق او
استعمال کنند (اردو) این ہمہ شکل
از برائے اکل " اردو مین مستعمل ہے دکن
مین کہتے ہین " بھروپ کرے پیٹ بھرے " صاحب
محبوب الامثال نے اس فارسی مثل کے مقابلہ مین
لکھا ہے " روپیہ سے سب کام نکل سکتے ہین "
ہماری راے مین یہ ترجمہ قابل غور ہے ۔

**این ہمہ ترسیدہ است کہ ہندوانہ در کونش می غلطد** مقولہ بقول بحر یعنی از
بیم و ترس کونش آنقدر پارہ شدہ کہ ہندوانہ
در آن می غلطد۔ مخفی مبادکہ ہندوانہ بقول
بہار بمعنی تربز است و (ہندوانہ در کون غلطیدن)
بقول بحر بمعنی بسیار ترسیدن و بقول بہار کنایہ
از کمال پارہ شدن کون بود مؤلف گوید
کہ فارسیان این مقولہ را بحق کسے استعمال
کنند کہ بسیار ترسناک شدہ باشد (اردو)
گانڈ پھٹ کر حوض ہو گئی ہے " یعنے نہایت
ڈر گیا ہے ۔ صاحب آصفیہ نے اس کے
مصدر کا استعمال فرمایا ہے ۔ بازاری
زبان ہے ۔

**این ہمہ شکل از برائے اکل** مقولہ۔ مرادف (اینہمہ از پے
آنست کہ زر می خواہد (اردو) دیکھو
" اینہمہ از پے آنست کہ زر می خواہد "

**این ہمہ نیست** استعمال۔ بقول بہار
اے چندان مہلک نیست (سید غلام نبی
نسیم بخاری ۵ رباعی) اے چارہ گران
لطف شما خواہد کشت ٭ گر درد امان داو
دوا خواہد کشت ٭ زخمی کہ رسید بر دلم اینہم
نیست ٭ این دوختن زخم مرا خواہد کشت ٭
صاحبان بحر و انند ہمزبان بہار ۔ مؤلف

(۱۶۴۹)

یدکہ معاصرین عجم بزبان ندارند ومعنی
لی این (چیزے نیست وچندان نیست) باشد
نی مہلک نبودن پیدا می شود از قرینہ
مرع چہارم۔ (اردو) چندان مہلک
بن ہے۔

ن یتیم | اصطلاح۔ بقول شمس (۱)
یہ از حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
ہ وسلم و(۲) آفتاب نیز۔ صاحب ہفت
منی دوم قانع مؤلف گوید کہ یتیم لغت
بست بقول منتخب بمعنی طفل بے پدر از
مے وبچہ بے مادر از حیوان ونفیس ویگانہ
مروارید وچون پدر آنحضرت صلعم در
مسنی رحلت فرمود لہذا آنحضرت را فارسیان
ن نام خوانند وآفتاب را این یتیم گفتن
استعارہ ایست نظر بر یکتائیش اما
ناق سند استعمال این می باشیم (اردو) مدینے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲) آفتاب

اے وا | استعمال۔ بقول بہار کلمہ تاسف
است وفرماید کہ وا اے وحیف و دریغ با
حرف ندا نیز استعمال کنند اعم از آنکہ محل
ندبہ باشد یا غیر ندبہ اول چنانکہ معز فطرت گوید
؎ نالہ انگشتی زند گر برلب خاموش من
آسمان فریاد بردارد کہ اے واگوش من
وثانی چنانکہ درین مصرع کہ مادۂ تاریخ فوت ہمایون
پادشاہ است ع ایوا اے پادشاہ من از
بام اوفتاد و نیز فرماید کہ گاہی بعد از وے
لفظ مصیبتاہ نیز آرند چنانچہ درین بیت میرزا
صائب ؎ ایوا مصیبتاہ کہ شد خرج مردگان
چون حافظ مرا سراسر کلام من صاحب
بحر فرماید کہ مرادف اے حیف باشد صاحب
انند ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ
اشارۂ این بر کلمۂ آے گذشت کہ زائد باشد
(زیب النساء ؎) صد غنچہ شگفت الاّ دل من
اے وا دل من اے وا دل من (اردو)

ایولے ۔ دیکھو اے حیف ۔ (مہع) اے
واے یہ بلازدہ دل مبتلا ہوا ؛

**ایوار** | بقول برہان بثانی مجہول بروزن دیوار وقت عصر باشد کہ نماز دیگرش نیز گویند چنانکہ شبگیر صبح را خوانند و فرماید کہ راہ رفتن وقت عصر را ایوار کردن و وقت صبح را شبگیر نمودن گویند صاحب رشیدی فرماید کہ بفتح الف بمعنی وقت عصر است چنانکہ شبگیر وقت سحر۔ صاحب سروری بحوالۂ فرہنگ ذکر این کردہ فرماید کہ بروزن دیوار بمعنی وقت عصر باشد و شبگیر بمعنی صبح۔ صاحب جہانگیری متفق با برہان فرماید کہ باوّل مکسور و یاے مجہول است۔ اتفاق صاحب جامع و ناصری برین است کہ وقت عصر قریب بغروب کہ نماز دیگرش گویند سفر و حرکت آنوقت را ایوار و صبح و سحر را شبگیر گویند (ناصری ؎) آوخ نرسیدیم بہ شبگیر و بہ ایوار ؛ در سایۂ ہمسایۂ دیوار بدیوار ؛ و بقول وارستہ ایوار بہمزۂ مکسورہ وقت عصر و رفتن بر وقت مذکور نیز و نیز فرماید کہ مجد الدین علی قوسی نوشتہ کہ ایوار مقابل شبگیر است و این ہر دو لفظ مصطلح مسافران باشد چون قافلہ وقت پسین براہ افتد گویند ایوار کرد و اگر وقت سحر براہ افتد گویند شبگیر کرد پس ایوار داخل کردن پارۂ از روز است بشب و شب گیر عکس آن لیکن در محاورہ مطلق بر رفتن راہ در روز مستعمل است چنانکہ شرف الدین علی یزدی گوید (فقرہ) چاشتگاہ ایوار کردند (سالک یزدی ؎) فلک با دیدۂ بیدار با ایوار و شبگیر است ؛ تو با این پاے خواب آلودہ خواہی قطع منزلہا ؛ بہار متفق با وارستہ (اشرف ؎) بروزار بروزہ ہمگیری بر شب زندہ داری کن ؛ مگو ایوار دار و راہ دین شبگیر ہم دارد ؛ (ولہ ؎) براہش گرد در آیم خوا[illegible]

می نہد بالین ؂ ظہوری گوشش شبگیر در ایوار می چنیم ؂ خان آرزو در سراج فرماید کہ ایوار ہم
وزن دیوار لیکن مشہور بفتح اول است و در کتب معتبرہ نیز بفتح وظاہرا این تفاوت
بنابر لہجہ جا ہاست از عالم چرا کہ بکسر اول و فتح ہر دو آمدہ وآن در اکثر نسخ بمعنی وقت
عصر است چنانکہ شبگیر سحر را گویند وتحقیق آنست کہ این اصطلاح مسافران است وایوار
وشبگیر ۔ رفتن پیش از شام وپیش از صبح باشد چنانکہ گویند فلانے ایوار کرد وفلانے شبگیر نمود
(ہاتفی گوید ؎ ) شب قیرگون روز کافور رنگ ؂ ز ایوار وشبگیرش آمد بہ تنگ ؂ ودرین
بیت پندار رازی ؎ تو گر شبگیر بر توران نہی زین ؂ بآبان کے رسی کا یوار رانند ؂ ایگلو
مجاز است پس بمعنی اوقات مذکورہ محل نظر است واگر صحیح می بود طعام در ایوار خوردیم و
آب در شبگیر خوردیم بمعنی ہر دو وقت درست می بود وآن ہرگز نیامدہ وغیر از رفتن مستعمل
نمی شود مؤلف گوید کہ اسم جامد فارسی زبان باشد وجا دارد کہ مفرس گیریم کہ یر بہ
تحتانی مضموم وسکون رائے مہملہ بقول صاحب لغات ترکی بمعنی روان شو ویورتق بفتحتین
مشدہ یا وسکون رائے مہملہ بقولش مصدر ترکی است بمعنی روانہ شدن ووار بقول صاحب کنز
کہ محقق ترکی زبان است بمعنی بر وہم آمدہ پس آسے در اول این حرف ندا است ومعنی لفظی
ایوار (روانہ شوائے فلان) باشد باتی حال وجود مصدر ترکی وصیغۂ امرش بدین معنی
تائید خیال ما می کند کہ فارسیان این را مفرس کردہ اند بمعنی اصطلاحی ۔ پس مقصود فارسیان
از ایوار رحیل سرشام است وبس کہ بعد عصر باشد (اردو) بعد عصر سرشام کوچ ۔
مذکر ۔ روانگی ۔ مؤنث ۔

**ایوار کردن** استعمال - صاحب برہان بذیل ایوار فرماید کہ راہ رفتن وقت عصر را (ایوار کردن) گویند صاحبان جامع وجہانگیری ہم بذیل ایوار ذکر این کردہ اند - وارستہ ذکر ماضی این کردہ چنانکہ فرماید چون قافلہ وقت پسین براہ افتد گویند ایوار کرد صاحب سراج ہم ماضی این را آوردہ فرماید کہ ایوار رفتن پیش از شام است چنانکہ گویند فلانی ایوار کرد بہار وانند ہمزبان وارستہ مؤلف گوید کہ صراحت ماخذ بر ایوار کردہ ایم (ظہوری ؎) کردم ایوار نالہ ہیچ خواہم ٭ کہ بہ شبگیر آہ برخیزم ٭ (اردو) بعد عصر قریب شام کوچ کرنا روانہ ہونا - سفر پر جانا -

**ایواز** بقول برہان بروزن شیراز بمعنی آراستہ و پیراستہ باشد صاحب جامع ہمزبان برہان صاحب جہانگیری فرماید کہ باول مکسور و یاے مجہول بمعنی آراستہ آمدہ واز حکیم سوزنی سند آرد و صاحب جامع ازہمین استناد کند ؎ بہاے یاسمن و چکریم فرست امروز ٭ کہ دوستیم دو بلخی شراب داد ایواز ٭ صاحب ناصری بذیل (ایورہ) فرماید کہ در جہانگیری ایواز و ایوازہ باول مکسور و یاے مجہول بمعنی آراستہ آوردہ صاحب سراج فرماید کہ بزاے تازی بروزن شیراز بمعنی آراستہ و پیراستہ و ایوازہ بزیادت ہا نیز بہمان معنی و آیوزہ و آیوز مخفف آن و بعضے براے مہملہ گفتہ اند پس صحیح ابراز است بباے موحدہ کہ براز مخفف آنست بمعنی آراستہ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ابراز بالکسر و سکون باے موحدہ بقول محققین عرب مصدریست بمعنی بازکشادن نامہ را و زر خالص گرفتن و بیرون کردن و بقول منتخب بیرون آوردن

(انتہی) پس حاصل بالمصدرش عیان و روشن توان گرفت عجبی نیست کہ فارسیان این (۱)
مجازاً بمعنی آراستہ و پیراستہ استعمال کردہ باشند درینصورت مفرس باشد۔ رائے مہملہ
بہ واو بدل شود چنانکہ برتمر و برتو و کلار و کلاو و تبدیل موحدہ بہ تحتانی غیراز تصحیف نباشد
کہ کاتبان چابک دست این قسم تصرفہا کنند وجا دارد کہ آیواز را اسم جامد فارسی زبان گیریم
(اردو) آراستہ پیراستہ یا آراستہ و پیراستہ بقول آمیر۔ استعمال مین دونو ایک دوسرے کے
مرادف بمعنی مزین ہین مگر منظر دقیق حکم کرتی ہے کہ آرایش کی چیزین بڑہانے سے جو تزئین
ہوا وسکو آراستگی کہتے ہین اور ناخوش آیندہ چیزین دور کرنے سے جو زینت ہو، وس کو
پیراستگی کہتے ہین ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم اس ترجمہ کی تکمیل آیوازہ پر کرین گے ۔

**آیوازہ** بقول برہان بثانی مجہول بر وزن شیرازہ بمعنی ایواز است کہ آراستہ و پیراستہ باشد صاحب جامع ہمزبان برہان صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ و صاحب ناصری بحوالۂ جہانگیری این را آوردہ۔ خان آرزو در سراج بذیل آیواز مرادفش قرار دادہ **مؤلف** گوید کہ صراحت ماخذ بر آیواز گذشت وجز این نیست کہ ہائے ہوز در آخر آیواز زیادہ کردہ اند ہمچون ستمگار و ستمگارہ (اردو) دیکھو آیواز۔ لیکن شراب وغیرہ کی صفت مین عمدہ یا دو آتشہ وغیرہ کا استعمال ہوگا نہ آراستہ و پیراستہ

**ایوان** بقول برہان و جامع و ہفت و ناصری بروزن کیوان (۱) صفہ و طاق باشد صاحب ناصری باتفاق برہان صراحت مزید کند کہ بالفتح لغت فارسی و بالکسر معرب است و بقول شمس طاق و نشست گاہ پارسی است بہار گوید کہ بالفتح صفہ بزرگ و بالکسر

عربی است یا معرب و فرماید کہ بالفظ فرو افتادن بصلۂ بر مستعمل (نظامی ص) رو ید گیا
نیاز آر کہ ایوان غرور را عاقبت بر سر مغرور فرو می آید کو صاحب غیاث بحوالۂ شروح لقا آب
آوردہ کہ ایوان بالکسر و یای معروف نشستگاہ بلند کہ بران سقف باشد و بحوالۂ منتخب گوید
کہ بالکسر صفۂ بزرگ کہ ظاہراً معرب ایوان است کہ در فارسی بفتح مستعمل میشود۔ صاحب
رہنماے سہولت بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ فرماید کہ صفہ و پیش نشین
را گویند کہ بہندی چبوترہ باشد مؤلف گوید کہ اگرچہ بعضے از اہل لغت ایوان را بمعنی
عام گرفتہ اند چنانکہ بمعنی سوم ذکرش می آید و بعضے این را مخصوص کردہ اند بہ سائبان
در چنانکہ بمعنی دوم ولیکن فی الحقیقت ایوان در فارسی زبان حصۂ منزل است کہ
داخل خانہ بہ تخصیص می سازند کہ کرسی آن از کرسی مکان بلند و سائبانے بااو مخصوص
کہ مقام نشست صاحب خانہ باشد و چون بر منزل اولین ساختہ شود شہ نشین نام
دارد و چون بر منازل بالا خانہ تعمیرش کنند ایوانش گویند کہ از حد دیوار خانہ بالاے
شارع عام برمی آید و ایوان نشین بوسیلۂ آن از ہر دو طرفش تا دور تماشامی کند۔
شکل ہر دو محرابی۔ اسم جامد فارسی زبان است بالفتح (اردو) شاہ نشین و شہ نشین
بقول آصفیہ اسم مؤنث وہ برآمدہ جو آگے نکلا ہوا ہو جس پر اکثر پادشاہ بیٹھکر لوگون کو
درشن دیا کرتے تھے۔ اور دالان کے اندر کا وہ اونچا دالان جس کے چھوٹے چھوٹے
در ہوتے ہین۔

(۲) ایوان۔ بقول ناصری بمعنی طاقِ در نیز آمدہ صاحبان برہان و جامع فرمایند کہ

بمعنی مطلق طاق باشد چنانکہ گذشت۔ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند۔
مؤلف عرض کند کہ طاق بقول منتخب بنائے را گویند کہ خمیدہ و کج سازند چون محراب
پس طاقِ در بمعنی بنائے باشد کہ پیشِ در سازند تا از بارش و امثال آن محفوظ ماند
(اردو) چھجا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ وہ آگے بڑھا ہوا چھت کا حصہ جو
کڑیون یا سلون کا ہوتا اور بارش کی حفاظت کے واسطے یا دھوپ کے بچاؤ کے لئے
لگایا جاتا ہے۔ پس طاقِ در سے دروازے کا چھجا مراد ہے۔

(۳) ایوان۔ بقول ناصری عمارتی را گویند کہ شکل آن محرابی و ہلالی بودہ باشد و فرماید کہ
این معنی ازین بیت حکیم فرخی استنباط می شود کہ گفتہ ؎ ہمی بصورت ایوان تو فرود آید
ہامہ نو و غرض آن تا از وکنی ایوان ٭ صاحب شمس بحوالۂ تاج آرد کہ بمعنی خانۂ پیش کشادہ
و بلند است و بحوالۂ دستور گوید کہ بمعنی کوشک و سراپردہ باشد صاحب غیاث بحوالۂ شرح
نصاب وغیرہ گوید کہ بمعنی کوشک و دالان بزرگ آید۔ صاحب انند ہم بحوالۂ ناصری ذکر
این کردہ (ظہوری ؎) فتاد کنگر ایوان کبر و ناز بلند ٭ گذشتہ آہ و فغان کسے کمند اینجا
(ولہ ؎) گرچہ ندارد کمند کنگر ایوان وصل ٭ نالۂ شبگیر را تار رسیدن دہیم ٭ (صائب
؎) ہست زندانی پر از وحشت بچشم عارفان ٭ پیش طاق آن دو ابرو قصر و ایوان
بہشت ٭ (انوری ؎) ہر کہ سر بر خاک ایوانت نہد از روے قدر ٭ پایش از
تحت الثریٰ بر اوج کیوان آمدہ است ٭ مؤلف عرض کند کہ درینجا معنی عام است
مطلقاً یعنی منزل بلند و معنی اول و دوم خاص باشد چنانکہ بجایش مذکور شد (اردو)

ایوان - بقول آتیہ فارسی - اسم مذکر - محل - مکان (کیف ؎) حباب بحر ہستی تھے ہوئے نابود ہستی سے ٭ کہاں اب طاق کسریٰ ہے کہاں ایوان فریدون کا ٭
(۴) ایوان - بقول ناصری کنایہ از آسمان ہم ہست و از استادے سند آرد ؎ جور ازین برکشیدہ ایوانست ٭ کہ در و مشتری و کیوانست ٭ (انوری ؎) چون شمع روز روشن از ایوان آسمان ٭ ناگہ در او فتاد بدریاے قیروان ٭ صاحب انند ہمزبان ناصری - مؤلف عرض کند کہ در شعر اول (این برکشیدہ ایوان) و در شعر دوم (ایوان آسمان) مستعمل است اگر مجرد ایوان را آسمان گیریم استعارہ باشد نہ کنایہ (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے -

**ایوان را طرح کردن** استعمال بمعنی بنیاد ایوان افگندن باشد (عرفی ؎) این مزاریست کہ صد چون تو درو مدفون است ٭ کہ توامروز بر و طرح کنی ایوان را ٭ مخفی مباد کہ درینجا ایوان بمعنی سوم است - (اردو) مکان کی بنیاد ڈالنا -

**ایوان زرکاری** اصطلاح - بقول صاحب ضمیمۂ برہان کنایہ از آسمان باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد - مؤلف گوید کہ فارسیان فلک را ایوان گفتہ اند و (زرکاری) صفت اوست نظر بر ستارگان فلک (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے امیر نے تشبیہات آسمان میں ایوان سیمابی اور گنبد زرنگار کا ذکر کیا ہے -

**ایوان زنگاری** اصطلاح - بقول بحر آسمان را گویند صاحب مؤید فرماید کہ اشارہ بفلک قمر است صاحب ہفت ہمزبان مؤید - مؤلف عرض کند کہ زنگاری بہ تحتانی نسبت است فارسیان فلک را زنگاری گفتہ اند و این کنایہ باشد (اردو) دیکھو آسمان کے

| | |
|---|---|
| پہلے معنے ۔ امیرؔ نے تشبیہات آسمان مین | خیمۂ زنگاری ۔ سپرِ زنگاری کا ذکر کیا ۔ |

**ایوانس** بقول برہان بفتح اول وسکون ثانی وثالث بالف کشیدہ ونون مکسور بہ بے نقطہ زدہ نام شہرے باشد از فرنگ و در آن شہر کلیسائی است کہ ہر سال در تحویل آفتاب بہ برج جدی مار بسیار می آیند وہر یک را زیتونی در منقار بود ومجمہ زیتونہا را دران کلیسا می ریزند گویند آنقدر زیتون جمع می شود کہ ساکنان آنجا تمام سال کافی است ونیز گویند کہ درصد فرسنگی آنجا درخت زیتون نیست ۔ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ وصاحبان انند وہفت ہم این را آوردہ اند (اردو) ایک شہر کا نام ایوانس ہے ۔

(۱۶۱) **ایوان ساختن** استعمال ۔ تعمیر ایوان کردن چنانکہ عرفی گوید (ص) خدا را خانقاہ کہنۂ صوفی برندان دہ ٭ کہ ایوانہا بسازند وبیارایند محفلہا ٭ (اردو) ایوان بنانا ۔

**ایوان سیمابی** اصطلاح ۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان کنایہ از آسمان است صاحبان بحر وہفت ہمزبان او صاحب مؤید فرماید کہ اشارہ است بفلک قمر مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است نظر بہ رنگ فلک

(اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے امیرؔ نے تشبیہات آسمان مین ایوان کا ذکر فرمایا ہے ۔

**ایوان طراز** استعمال ۔ بقول بہار عالم انجمن طراز (طالب آملی ص) ا۔ شاہد خیال تو ایوان طراز چشم ٭ وقف حریم ناز تو فرش نیاز چشم ٭ صاحب ہمزبان او صاحب بحر فرماید کہ ازہ انجمن آرا باشد مؤلف گوید کہ

بفتح اول بقول برہان بروزن نماز بمعنی نقش
و نگار و زیب و زینت آمدہ و بخیال ما اسم
مصدر طرازیدن است و طرازیدن بقولش
بفتح اول پیراستن و آراستن و نقش و نگار
کردن و ساختن چیزہا باشد پس (ایوان طراز
چشم) درین شعر بمعنی قایم کنندہ و زیب و
زینت دہندۂ ایوان چشم است بالجملہ
(ایوان طراز) اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) ایوان کو زینت دینے والا۔
ایوان بنانے والا۔ ایوان قائم کرنے والا

**ایوان کیف** | اصطلاح۔ بقول چراغ بفتح و
سکون تحتانی و نون و فتح کاف و سکون تحتانی
و فا نام جائیست از ایران چنانچہ از کتب
تواریخ و اہل زبان بتحقیق پیوستہ و وارستہ
بحوالہ عالم آرائے عباسی نواب وحید الزمان
فرماید کہ معمورہ ایست نزدیک بلدۂ طہران
بہار ہم بحوالہ عالم آرائے عباسی ذکر این
کردہ فرماید کہ نام جائی است در ایران
و از زکی ندیم سند آوردہ ؎ چو می در
منزل ایوان کیف آسا بشیشے داری ¤ اگر
زادرہے با خود ز برگ تاک برداری ¤
صاحب بحر ہم بحوالہ چراغ و وارستہ این
را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی
این کیفیت ایوان دارندہ۔ اسم فاعل
ترکیبی است و عجبی نیست کہ این معمورہ
خاص بالائے کوہ یا زمین بلند واقع باشد
کہ بدین نام موسوم شد (اردو) ایوان
کیف ایک آبادی کا نام ہے جو طہران کے
قریب واقع ہے ۔

**ایوان ماہ** | اصطلاح بقول بحر و ضمیمہ
برہان و ہفت کنایہ از فلک قمر باشد
کہ آسمان دنیاست صاحب انند گوید کہ
(ایواہ ماہ) بالکسر لغت فارسی است
بمعنی آسمان دنیا **مؤلف** عرض کند کہ

جز این نباشد کہ بر زبان عجم (ایو اماہ) باشد بحذف نون چنانکہ در بسیاری از لغات فارسی این قسم حذف بنظر آمدہ چنانکہ ایشان را ایشا و آین را آی کردہ اند یانا و افغان ما خذ بہ تصحیف کتابت نون را بہ ہا بدل کردند کہ بر خلاف قیاس است باقی حال مجرد بیان صاحب انند اعتبار را نشاید و دیگر کسے از محققین فارسی (ایواہ ماہ) را نہ نوشت بہ خیال ما (ایوان ماہ) مرکب اضافی است کنایہ از فلک اول کہ مقام قمر است (اردو) پہلا آسمان مذکر

**ایواے** بقول بہار کلمۂ تاسف است مرادف آیوا کہ بجایش گذشت و بخیال ما مؤلف ایوا بزیادت تحتانی در آخر ہمچون جا و جاے پا و پاے و صراحت معنی ہمہ را نجا مذکور۔ (میرزا صائب ؎) قالب تہی ز دیدن ویرانہ کردہ ٭ ایواے اگر نگاہ تو افتد بروے گنج ٭ (ظہوری ؎) از ہیچ دلی رم نکند مہر غزالان ٭ ایواے اگر رام نشد آرام برآید (ولہ ؎) صاحب جمال راہ نیابد بہیچ دل ٭ ایواے اگر ز خاطر صاحب نظر رود ٭ (اردو) دیکھو اے وا۔

**ایوب** بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱) نام پیغمبرے است کہ بصفت صبر معروف است صاحب منتہی الارب گفتہ کہ نام پیغمبر یست و آن معرب است بر وزن دیجور زیراکہ در اصل آیوب بودہ و بحقیقت لفظ عجمی است **مؤلف** گوید کہ فارسیان ہمین معرب را استعمال کنند و اصل لفظ عجمی را بر زبان ندارند (اردو) ایوب بقول امیر۔ ایک پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ہے۔ جو مصیبتوں اور بلاؤں پر نہایت صابر و شاکر تھے (امیر ؎) روز خلقت صبر کے خالق نے دو حصے کئے ٭ ایک مجھکو ایک

بجا حضرت ایوب کو ۴

(۲) ایوب - فارسیان استعمال این لغات
بمعنی دل کردہ اند چنانکہ عرفی گوید ے ناصبوری
مرکند عرفی دلم عیبش مکن ۴ ناصبوری شرط
صلاحست ایوب مرا ۴ (اردو) دل
دیکھو آئینہ خاکیان کے تیسرے معنے

**ایورہ** | بقول رشیدی بحوالہ ادات
بفتح الف وضم وفتح یا و راے مہملہ بمعنی
آراستہ باشد صاحب سروری ہم بحوالہ
ادات الفضلا این را آوردہ فرماید
بفتح ہمزہ و واو و راے مہملہ بمعنی آراستہ
باشد وصاحب ناصری بحوالہ رشیدی
فرماید کہ بفتح اول وضم یا و فتح راے مہملہ
آمدہ صاحب شمس در بیان اعراب متفق
با ناصری۔ صاحب انند ہم ذکر این کردہ
صاحب برہان بذیل ایوزہ این را آوردہ
مرادفش قرار دادہ مؤلف گوید کہ
حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و ما
صراحت کامل بر (ایواز) کردہ ایم (اردو)
دیکھو ایواز۔

**ایوز** | بقول برہان وجہانگیری وہفت
بکسر اول وسکون ثانی و واو مفتوح بزاے
نقطہ دار زدہ بمعنی ایواز است کہ آراستہ
و پیراستہ باشد صاحب سراج بذیل ایواز
ذکر این کردہ فرماید کہ مخفف ایواز باشد
و ما از صراحت ماخذ ہمہ را آنجا بحثے کردہ ایم
(اردو) دیکھو ایواز۔

**ایوزہ** | بقول برہان وجہانگیری وہفت
بروزن بیزہ بمعنی ایوازہ کہ آراستہ و
پیراستہ باشد و فرماید کہ این معنی با راے
بے نقطہ ہم آمدہ است مؤلف گوید کہ
صراحت ماخذ این بر ایواز کردہ ایم۔
(اردو) دیکھو ایواز۔

**ای وقت تو خوش کہ** | مقولہ۔ صاحبان

**وقت ماخوش کردی** | خزینۃ الامثال و اشال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بحق کسے استعمال این مقولہ کنند کہ از کلامش یا از تحریرش لطفے حاصل کردہ باشند (اردو) یہی فارسی مقولہ اردو مین بھی مستعمل ہے ۔ بقول امیر۔ جب کوئی شخص کسیکو اچھی خبر سناتا یا اور کسی بات سے خوش کرتا ہے تو اوسے دعا دینے کے طور پر کہتے ہین۔

**ایومن** | بقول برہان بفتح اول وضم ثانی وسکون ثالث ومیم مکسور بنون زدہ بلغت ژند و پاژند چشم را گویند کہ بعربی عین خوانند۔ صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ فرماید کہ باوّل مفتوح و واو معروف چشم باشد۔ صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کردہ و صاحبان انند و ہفت ہم **مؤلف** گوید کہ اسم جامد فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو) آنکھ۔ بقول امیر۔ ہندی۔ آکش۔ سنسکرت چشم۔ (فارسی) عین (عربی) آئی (انگریزی) دیکھنے کا عضو۔ (مؤنث) (آتش ۵) شعر ؎

میرے یار کی جادو سے بھری آنکھ ۔ دیوانہ ہوا جس نے کہ دیکھی وہ پری آنکھ ؎

**ایہام** | لغت عربی است بالکسر بر وزن اکرام بقول منتخب در غلط وگمان انداختن و باصطلاح ارباب معانی آوردن کلمہ ایست کہ دو معنی داشتہ باشد یکے قریب و یکے بعید و ارادہ کردن معنی بعید از آن کلمہ ایہام است صاحب مؤید بذیل لغات عربی ذکر این کردہ فرماید کہ بمعنی بگمان افگندن و نام صنعتے از بدائع کہ

آن را ذوالمعنیین خوانند۔ صاحب غیاث بحوالۂ کشف و مجمع الصنایع آرد کہ بالکسر در غلط انداختن و در شک افگندن و نام صنعت شعری و آن چنان باشد کہ در شعر لفظ ذومعنیین آرند یعنے لفظے ذکر کنند کہ دو معنی داشتہ باشد و معنی بعید مراد باشد صاحب انند بحوالۂ مطلع السعدین دارستہ گوید کہ ایہام بالکسر لغت عربست بمعنی در غلط انداختن و در شک افگندن۔ و نام صنعت شعری و آن چنان باشد کہ در شعر لفظ ذومعنیین آرند یکے قریب و دوم بعید کہ ذہن سامع بمعنی قریب انتقال کند و معنی بعید مراد متکلم باشد و ہمین مابہ التمیز است میان ذوالمعنیین و ایہام (قاضی سیستانی ۵) تیغی کشیدہ بر سرم آن سیمبر رسید ؎ گفتم کہ چیست گفت کہ عمرت بسر رسید ؎ (میر شمس الدین فقیر گوید ۵) گم کردہ بتے را در کوچۂ خرابات ؎ اے خضر راہ مستان بنما بمن خدا را ؎ (انتہیٰ) صاحب حدائق البلاغہ بذیل ادماج فرماید کہ فرق در ایہام و ادماج آنست کہ در آنجا لفظی می آرند کہ دو معنی یا بیشتر داشتہ باشد و اینجا مجموع کلام مفید ہر دو معنی می شود و لیکن ذکر ایہام علیحدہ کردن مؤلف عرض کند کہ معنی اصطلاحی این در موضوع ما داخل است کہ برائے آن اصطلاحی خاص در فارسی زبان نیست از اینجاست کہ ما ذکر این کردہ ایم (اردو) ایہام۔ بقول امیر۔ عربی۔ مذکر۔ لغوی معنی وہم مین ڈالنا۔ اصطلاح شاعری مین اس صنعت کو کہتے ہین کہ۔ شعر مین ایک ایسا لفظ لائے جسکے دو معنی ہون ایک معنی اس مقام سے قریب ہون دوسرے بعید مگر شاعر کی مراد معنی بعید ہون

اور معنی قریب صرف حسن کلام اور رعایت شاعرانہ کا فائدہ دیتے ہوں یعنی قرینہ
اسی اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ اس لفظ کو شعر کے بعض اور لفظ سے مناسبت ہو۔
جیسا اس شعر مین (آباد ۵) ہے رنگ کب گلون مین جو ہے بوے یار مین ہا اک
عندلیب کیا ہے مین کہدون ہزار مین ہؔ ہزار کے دو معنی ہین ایک تو بلبل کو کہتے ہین
اور دوسرے شمار کا عدد ہے ہرچند اس جگہ معنی اول کو بسبب رعایت گل و
عندلیب کے قربت ہے مگر شاعر کو مقصود معنی ثانی ہین جس کو رعایت معنوی کے اعتبار
سے کوئی لگاو کسی لفظ سے نہین ہے۔

**ایہقان** بقول برہان با ہا و قاف بروزن پہلوان خردل صحرائی است و آن
رستنی باشد کہ بعربی جرجر خوانند گویند اگر آب آن را بگیرند و در پاے درخت انار
ترش ریزند انار آن درخت شیرین گردد۔ صاحب مؤید این را بذیل لغات عربی
آوردہ بحوالۂ قنیہ فرماید کہ بالضم و بالفتح و ضم ہا جرجیر یا یابانی کہ آنرا بہندی ترمرا
گویند و بحوالۂ تاج گوید کہ مندلو دشتی باشد صاحب جامع فرماید کہ بروزن احمقان
خردل صحرائی را گویند۔ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب محیط فرماید
کہ بفتح اول جرجیر بری است و برجرجیر گوید کہ بکسر اول و سکون ثانی و کسر جیم و سکون
یاے تحتانی و را اے مہملہ اسم عربی است بیونانی اودمین و سریانی کرکیرا و بفارسی
کیکر و گلج و کہزک و بہندی ترمرا نامند و آن صحرائی و بستانی می باشد صحرائی آنرا
حرشا و ایہقان نامند و بستانی را بقلۂ عائشہ و بشیرازی کہرک گویند مؤلف عرض

کہ ہمان آنداو است کہ بجایش گذشت۔ صاحب آنند این را لغت فارسی نوشتہ وصاحب مخزن الادویہ کہ پابند لغات عرب است ذکر این نکردہ و بہ تحقیق ما ہم لغت فارسی است (اردو) دیکھو انداو۔

## ردیف بائے موحّدہ

**ب** یعنی بائے مکتوبہ برخلاف بائے ملفوظہ بقول انند حرف دوم حروف تہجی است و بحساب ابجد عدد این دو باشد بہار گوید کہ بائے تازی بحذف الف ہرگاہ با لفظ دیگر ملحق گردد بے اعتبار حرکت لفظ مابعد خود دائما مفتوح باشد خواہ آن لفظ اسم باشد خواہ فعل الا بائے تازی در امر کہ عند الفتح والکسر لفظ مابعد مکسور می باشد و عند الضم آن مضموم مؤلف عرض کند کہ در عربی و فارسی و اردو دومین حرف باشد از حروف تہجی و این را بائے ابجد و بائے موحدہ و بائے تازی ہم گویند و بقول غیاث بہ بائے مسمّٰی موسوم است و این ہمہ اسما از برائے آنست کہ با بائے فارسی و مکتوبی ملتبس نشود و در رسم الخط گاہے این را متصل لفظ مابعد می نویسند چنانکہ (برائے) و گاہے منفصل و اندرینصورت در کتابت با ہائے مختفی آوردن ضرور است چنانکہ (بہ یعقوب) و ما ہرقدر کہ جُستیم کلیۂ این بدست نیامد کہ در رسم الخط اتصال موحدہ با لفظ مابعد بکدام حالت لازم است و اینقدر متحقق شد کہ در فن جُمل موحدہ را جدا نوشتن ممنوع است مطلقاً و این برچند قسم آمدہ (۱) بمعنی مع و این بیشتر افادۂ معنی مصاحبت کند (مظہر ۵) چو کم عمرے بہم عمرے بگلشن شادمی آید کہ مرا بے اختیار ایام طفلی یاد می آید و گاہے افادۂ معنی الصاق ہم و بعضے این را بائے

اتصال ہم گویند (جامی ؎) می نالم از جدائی تو دمبدم چونے ؛ و این طرفہ ترکہ از تو نیم یکنفس جدا ؛ پس دمبدم درینجا بمعنی دم متصل دم است۔ صاحب تحقیق القوانین ذکر این کردہ

(اردو) مع دیکھو (با) کے پانچوین معنی۔

(۲) بقول غیاث بمعنی باوجود (شیخ شیراز ع) بعصیان در رزق برکس نہ بست ؛ صاحب تحقیق القوانین بذیل قسم اول ذکر این کردہ چنانچہ فرماید کہ گاہے آن با بمعنی (با بمعنی مع) متضمن معنی باوجود ہم باشد چنانکہ درین قول حزین ؎ سرت گردم باین بے التفاتی ؛ چرا بسیار می خواہد ترا دل ؛ (اردو) دیکھو (با) کے ساتوین معنے۔

(۳) بقول غیاث بمعنی طرف وجانب چنانکہ (ع) بکوی او ندہم طفل اشک را رخصت ؛ یعنے بسوے کوی او (ع) بملک عجم رغبت شاہ خاست ؛ صاحب تحقیق القوانین ہم ذکر این کردہ وازعرفی شیرازی سند آوردہ (؎) زہے صفاے عمارت کہ در تماشایش ؛ بدیدہ باز نگردد نگاہ از دیوار ؛ یعنے بسوے دیدہ۔ (اردو) دیکھو (با) کے نوین معنے

(۴) بقول غیاث بمعنی مقدار چنانکہ بجو یعنے بمقدار جو۔ شیخ شیراز (؎) بجو می ستاند ز دہقان پیر ؛ بمن می فروشد بدیوان میر ؛ (شیخ شیراز ؎) اگر بر رفیقان نباشی شفیق ؛ بفرسنگ بگریزد از تو رفیق ؛ یعنے بمقدار فرسنگ۔ صاحب تحقیق القوانین ذکر این کردہ (اردو) مقدار۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اندازہ۔ شمار۔

(۵) بقول غیاث بمعنی براے (عراقی ؎) بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند ؛ کہ برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی ؛ کہ بطواف درین شعر بمعنی براے طواف است (حافظ شیراز

ص) اگر بسیر چمن سیروِی قدم بردار ﴿ کہ ہچو رنگ حنامی رود بہار از دست ﴿ صاحب تحقیق القوانین ہم ذکر این کردہ (اردو) واسطے۔ بقول آصفیہ۔ لئے۔ برائے۔ دیکھو اور برائے

(۶) بقول غیاث برائے تقابل باشد چنانکہ (ص) بآبداری لعلت یکے نخواہد بود ﴿ اگر ہزار عقیق ازین شود پیدا ﴿ (بآبداری) درایتجا بمعنی (مقابل آبداری) باشد (اردو) دیکھو (با) کے گیارہویں معنے۔

(۷) بقول غیاث برائے توافق باشد و بقول تحقیق القوانین بمعنی موافق (دانش ص) شاید بمدعاے تو گویم حکایتے ﴿ یکبار عرض حال مرامی توان شنید ﴿ پس (بمدعا) درین شعر بمعنی موافق مدعاست (اردو) موافق۔ بقول آصفیہ۔ عربی (تابع فعل) حسب۔ بر حکم۔

(۸) بقول غیاث برائے قرب باشد و بقول صاحب تحقیق القوانین بمعنی نزدیک چنانکہ درین قول (نوئی ص) یکروز صبا بوے گلے برد بہ یعقوب ﴿ بگریست کہ این نکہت پیراہن ما نیست ﴿ پس بہ یعقوب درین شعر بمعنی نزد یعقوب و پیش یعقوب باشد (اردو) نزدیک بقول آصفیہ۔ فارسی (تابع فعل) قریب۔ پاس۔ نیرے۔ ڈھورے۔

(۹) بقول غیاث برائے سبب باشد چنانکہ (ص) بجرم عشق توام می کشند و غوغا ئیست ﴿ تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست ﴿ پس (بجرم) درین شعر بمعنی (بسبب جرم) است۔ صاحب تحقیق القوانین بذیل (ب بمعنی از) فرماید کہ این با جائے متضمن معنی سبب بود و درین صورت بباے تعلیل موسوم گردد چنانکہ امید گوید (ص) بآب دیدہ

زبس پاے درگل است مرا ؂ سفر زکوے تو بسیار مشکل است مرا ؂ یعنے بسبب آب دیـ
(انتہی) (اردو) سبب - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - موجب - باعث - وجہ
واسطہ - کارن - خاطر - لئے - واسطے - علت -
(۱۰) بقول غیاث - براے تشبیہہ باشد چنانکہ (ف) لطفش ببہار شاد مانیست ؂ قہ
بسموم مہرگانیست ؂ پس (بہ بہار) درین شعر بمعنی (مثل بہار) باشد صاحب تحقیـ
فرماید کہ بمعنی مانند باشد کہ بباے تشبیہہ موسوم گردد چنانکہ درین قول صائب (صا
بوے سر زلف تو بشیدائی من نیست ؂ آوازۂ حسن تو برسوائی من نیست ؂ (ار
دیکھو آرد کے تیسرے معنے -
(۱۱) بقول غیاث بمعنی عوض و بقول تحقیق القوانین بمعنی مقابل و عوض باشد چنا
درین قول حافظ (ف) پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت ؂ ناخلف باشـ
اگر من بجوے نفروشم ؂ پس (بجوے) درین شعر بمعنی (مقابل جوے) است (ار
دیکھو با کے بارہوین معنے -
(۱۲) بقول غیاث براے قسم باشد و صاحب تحقیق القوانین فرماید کہ باے قسم کہ
بمعنی قسم بود چنانکہ درین قول ہلالی (ف) منم و زعشق دردی کہ اگر بکوہ گویم ؂ بخـ
نرم گردد دل سخت سنگ خارا ؂ پس (بخدا) درینجا بمعنی قسم بنام خدا باشد (ار
بقول آصفیہ (ب) اردو مین بھی قسم کے لئے آتی - جیسے بخدا - واللہ باللہ وغیرہ - اللہ
(۱۳) بقول غیاث براے تیمن و توسل چنانکہ (رباعی) یارب برسالت

یارب بغزاکننده بدر وحنین ٭ عصیان مراد و حصہ کن در عرصات ٭ بنیم بحسن بخش و نیمے بحسین ٭ پس (برسالت) و (بغزاکننده) بمعنی (بہ تیمن و توسل رسالت و غزاکننده) باشد (اردو) وسیلہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ذریعہ۔ واسطہ۔

(۱۴) بقول غیاث۔ برائے استعانت صاحب تحقیق القوانین بذیں (بے بمعنی از) فرماید کہ این با جائے مفید معنی استعانت بوده و درین صورت بیائے استعانت موسوم گردد سعدی فرماید (ﷺ) پیرے کہ زجائے خویش نتوان برخاست ٭ الا بعصا کیش عصا برخیزد ٭ (یعنی بمدد عصا) (انتہی) (اردو) دیکھو با کے تیرھوین معنے۔

(۱۵) بقول غیاث بمعنی زیر چنانکہ بہ تیغ بمعنی زیر تیغ صاحب تحقیق القوانین ہم ذکر این کرده چنانکہ درین قول نظامی (ﷺ) چنین تا بمقدار ہفتاد مرد ٭ بہ تیغ آمد از رومیان ہم نبرد ٭ یعنی تا باندازهٔ ہفتاد مرد از رومیان تہ تیغ شدند و فرماید کہ ممکن است کہ درینجا مدخول با لفظ ضرب مقدر باشد پس برین تقدیر آن با بمعنی در بود (انتہی کلامہ) مؤلف گوید کہ ہیچ ضرورت ندارد کہ ضرب را مقدر گیریم۔ (اردو) نیچے۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ (تابع فعل) تلے۔ تحت۔ زیر۔

(۱۶) بقول غیاث برائے آغاز۔ صاحب تحقیق القوانین فرماید کہ بائے ابتدا کہ مفید معنی ابتدا باشد چنانکہ درین قول باذل (ﷺ) بنام خداوند بسیار بخش ٭ خرد بخش و دین بخش و دینار بخش ٭ یعنی ابتدا میکنم این کتاب را بمدد نام خداوند بسیار بخشنده و فرماید کہ ازین تعریف اشارت است برین معنی کہ بائے ابتدا در حقیقت بائے استعانت است و بسبب متعلق

بودنش بفعل مقدر شتمل بر معنی ابتدا مجاز آمد ان اسم موسوم گردید (اردو) دیکھو
بآ کے تیرہوین معنے۔
(۱۷) بقول غیاث بمعنی رخ وسمت چنانکہ ع بگردن فتد سرکش تندخو ۱۶ صاحب
انندہمزبان او (اردو) بل بقول آصفیہ۔ہندی۔مذکر۔رخ۔سمت۔پہلو جیسے
"ہاتھ کے بل۔سر کے بل"
(۱۸) بقول غیاث باے اضافی وآن معانی اضافی دہد و صاحب تحقیق القوانین بذیل
(ب بمعنی براے) فرماید کہ این نوع بآ بعضے جا افادہ معنی اضافت دہد چنانکہ درین
قول رفیع (ـہ) کسے برادۂ خود خصم نیست حیرانم ۱۶ کہ سنگ بہر چہ گردید دشمن میناز
یعنے ہیچکس خصم زادۂ خود نیست۔ (اردو) کا۔بقول آصفیہ حرف اضافت یہ لفظ
اردو مین تعلق نسبت۔لگاؤ۔ملکیت۔قبضہ وغیرہ ظاہر کرنے کے واسطے آتا اور حرف
اضافت کا کام دیتا ہے۔بشرطیکہ مضاف مذکر ہو کیونکہ اردو مین تذکیر و تانیث بلحاظ
مضاف ہوا کرتی ہے اور مضاف الیہ کے مذکر یا مؤنث ہونے سے کچھ واسطہ نہین
ہوا کرتا۔الخ۔مؤلف عرض کرتا ہے کہ اگر مضاف مؤنث ہو تو حرف کی سے کام لیا
جاتا ہے۔جیسے مضاف مذکر کی مثال (زید کا گھر) اور مضاف مؤنث کی تمثیل (زید
کی ٹوپی)
(۱۹) بقول غیاث و انند بمعنی لائق چنانکہ صائب گوید (ـہ) صائب کنون کہ درد بدرمان
نماندہ است ۱۶ آن بہ کہ راہ چارہ و تدبیر نسپریم ۱۶ یعنے درد کار بہلاکت رسانیدہ

لائق درمان نمانده (اردو) لائق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ (تابع فعل) واجب۔ سزاوار۔ قابل۔ شایان۔ زیبا۔ مناسب۔ جوگ۔ موزون۔

(۲۰) بقول غیاث بمعنی آز چنانکہ (س) بتن بو یا کند گلہاے تصویر نہالی را ؛ بپا بدار سازد خفتگان نقش قالی را ؛ یعنے از تن و از پا (حافظ فرماید س) حافظ بخود نپوشید این خرقۂ می آلود ؛ اے شیخ پاکدامن معذور دار ما را ؛ اے از خود نپوشید صاحب تحقیق القوانین ہم ذکر این کردہ و از صائب سند آوردہ (س) نماند نالہ دل در رو پیشۂ ما را ؛ بسنگ سرمہ شکستند شیشۂ ما را ؛ **مؤلف** گوید کہ جا دارد کہ این را بمعنی چہار دہم متعلق کنیم ولیکن در کلام حافظ شیراز معنی آز بہتر از استعانت است (اردو) دیکھو بآ کے پندرہوین معنے۔

(۲۱) بقول غیاث و انند بمعنی در چنانکہ ع دشنام بمن دادی۔ شکر بدہان تو ؛ یعنے شکر در دہان تو۔ صاحب تحقیق القوانین فرماید کہ باے موحّدہ بمعنی در کہ بباے ظرفیت موسوم گردد چنانکہ درین قول غنی (س) فراغتی بہ نیستان بوریا دارم ؛ مباد راہ درین بیشہ شیر قالی را ؛ و فرماید کہ ہرجا کہ باے استعلا بر لفظ بر و باے ظرفیت بر لفظ در مقدم شود باید کہ از ہر دو بآ معنی گیرند و بر و در را براے تزئین کلام یا بضرورت شعر زائد شمارند و بعضے ذکر بر و در را بر سبیل تفسیر دانستہ ہر یک بآ را باے مفسّرہ نامند چنانکہ درین قول جامی (س) بتن دربوش عنبر بوی جامہ ؛ بسر ہر بند کافوری عمامہ ؛ (اردو) دیکھو بآ کے چودہوین معنے۔

(۲۲) بقول غیاث بمعنی بر۔ صاحب تحقیق القوانین فرماید کہ بائی کہ بمعنی بر می آید بباے استعلا نامیدہ شود چنانکہ درین قول صائب (ص) ہیچ ہمدردی نمی یابم بسزاے خویشتن ٭ می نہم چون بید مجنون سر بپاے خویشتن ٭ (اردو) اوپر۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ حرف ظرف۔ اونچا۔ بالا۔ فوق۔ بلند۔ نیچے کے خلاف۔

(۲۳) بقول غیاث بمعنی را۔ صاحب تحقیق القوانین ہم ذکر این کردہ واز واعظ سند آوردہ کہ در حمد گوید (ص) عطا کردہ از گنج انعام خویش ٭ بدل یاد خویش و بلب نام خویش ٭ (اردو) دیکھو با کے دسوین معنے۔

(۲۴) بقول غیاث زائدہ باشد و فرماید کہ آن[1] در اول اسماے حروف مفتوح می آید[2] و در ابتداے افعال اکثر جا مکسور و بعض جا مضموم چنانکہ (مصرع) بہ تنہا ندانست روے رہی ٭ (مصرع) بجز این نکتہ کہ حافظ ز تو ناخوشنود است ٭ (مصرع) و رنجتی بمیرد اندر غار ٭ مؤلف گوید کہ بہار در آغاز بیان کلیۃً این بیان کردہ و محققین فارسی متفق با او کہ باے موحدہ کجا مکسور می باشد و کجا مضموم و مفتوح۔ (اردو) اردو مین باے زائد مستعمل نہین ہے۔

(۲۵) صاحب قانون دستگیری گوید کہ با براے تعدیہ ہم آید یعنی فعل لازم را متعدی گرداند چنانکہ (گذشتم بزید) یعنی بردم آنرا و (فلانے بمن رفت) یعنی مرا ہم برد۔ و فرماید کہ صاحب تحفہ و جامع نوشتہ کہ بائیکہ بمعنی را آید آنرا باے تعدیہ گویند (الخ) مؤلف عرض کند کہ ما بر معنی بست و سوم ذکر این کردہ ایم ولیکن مثالی کہ صاحب

قانون دستگیری برائے بائے تعدیہ پیش کردہ کہ بالا مذکور شد تسامح اوست زیراکہ (گذشتم بزید) بمعنی گذشتم بر زید۔ باشد نہ بمعنی (بردم آنرا) ومعنی بیان کردہ اش پیدا میشود از (گذشتم بازید) فقائل حیف است کہ از محاورۂ زبان کار نگرفت (اردو) دیکھو با کے دسوین معنے۔

(تبدیل ب) باید دانست کہ بائے موحدہ بدیگر حروف تبدیل ہم می یابد (۱) بباے فارسی چنانکہ تب وتپ و (۲) بدال مہملہ چنانکہ بالان ودالان و (۳) بفا چون زبان وزفان و (۴) بکاف عربی چون بوشاسب وکوشاسب و (۵) بقول غیاث و انند بکاف فارسی نیز چون بالہ وگالہ و (۶) بمیم چون غرب و غرم و (۷) بواو چنانکہ آب وآو ونبشتن ونوشتن (۸) بہاے ہوز چنانکہ بوش وہوش وبیخ وہیخ۔

| | ردیف بائے موحدہ باالف ممدودہ | |
|---|---|---|

**بآب افتادن** استعمال بقول بہار بمعنی درآب فروافتادن باشد صاحب انند ہمزبان بہار مؤلف گوید کہ متعلق است بمعنی اول افتادن کہ بجایش گذشت۔ وموحدہ بمعنی بست وتکمیش کہ ہمدرانجا مذکور شد وبہمین معنی باشد (افتادن آب ودرآب) (اردو) پانی مین گرنا۔

**بآب انداختن** مصدر اصطلاحی بقول صاحب ضمیمۂ برہان وبحر کنایہ از دور کردن وبدور انداختن مؤلف گوید کہ بمعنی فراموش کردن وبر زبان نیاوردن

که حاصل معنی مذکور است فارسیان گویند
که "نیکی کن و بآب انداز" یعنے ذکرش
بزبان میار و فراموش کن و خواهان عوض
مشو - ازهمین مقوله عجم مصدر بجاے
خودش می آید - و این مرادف (درآب
انداختن) است و موحده درینجا بمعنی
بست و بکیش که گذشت و انداختن بمعنی
دوّمش که مذکور شد حاصل اینست که
چیزیکه درآب اندازند ضائع می شود
و آبش می برد و باز بدست نیاید پس از
همین معنی حقیقی کنایةً معنی دور کردن
پیدا می شود (اردو) دور کرنا بقول
آصفیه الگ کرنا - الغط کرنا - جدا کرنا -
خارج کرنا - ہٹانا - (رشک ؎) خوشگو
دل نالان حضور کرتے ہین ٭ ہم اس فساد کو
پہلو سے دور کرتے ہین ٭ مؤلف عرض
کرتا ہے کہ فارسیون کے استعمال کے لحاظ سے اسکا
ترجمه بھول جانا - زبان پر نہ لانا -

**بآب اندر شکر دارد** مقوله - صاحب
فرہنگ رشیدی فرماید یعنے گداز ان
است صاحب مؤید بحوالۂ شرفنامه ہمزبانش
و فرماید که این بیان تعجب می کند بسبب
اجتماع ضدّین و آن آب و شکر آب است
یعنے شکر کنایه از لب است و از آب
آب دہان خواسته و مقصود آن است
که در آب شکر دارد چه شکر در آب نماند
و بگدازد - صاحب انند نقل بردار مؤید -
صاحب سروری در ضمیمه فرماید یعنے گداز ان
است و ضعیف می شود (سراج الدین راجی
؎) میان لاغر چنانبود که گوئی می کشد دائم
٭ لبش باریک چون بنود بآب اندر شکر دارد
٭ مؤلف گوید که (بآب اندر) بمعنی در آب
باشد و (شکر دارد) بمعنی خودش - پس
مقصود ازین مقوله - شربت است و بس

شاعر گوید کہ لبش نازک چرا نبود کہ در رو لطافت
شربت پیدا و ہمہ تن شربت است یعنے
شکر لبش با آب دہنش صورت شربت
پیدا کردہ و جسم شکر باقی نماند کہ فی الجملہ
درشتی داشت (اردو) شکر گھل گئی
ہے۔ شربت بن گیا ہے۔

**آب حمام ضیافت کردن** مصدر
اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و وابستہ
(۱) در ایران رسم است کہ چون کسے
در حمام باشد و آشنائے از قفا در شود آب
گرم بر پایش ریزد و این را ضیافت
حمام گویند۔ **مؤلف** گوید کہ اہل تمیز در
حمام با کسے ملاقات نمی کنند و دوستان
بے تکلف البتہ داخل حمام می روند پس
صاحب حمام بر سبیل تمسخر آب گرم بر پائے
شان می ریزد و این سزائے دخل در حمام
است و فارسیان این را ضیافت حمام
نام نہادند (شفیع اثر ؎) بہم اہل جہان
گرمی کنند از گریۂ مردم ؏ بیاپے یکدگر ریزند
گاہ آب حمامی ؏ (مسیح کاشی ؎) بیا کہ
گر نکنم تر دماغت از جامے ؏ کنم ضیافت
خشکی ز آب حمامی ؏ (اردو) ایران میں
قاعدہ ہے کہ جب کوئی بے تکلف دوست
حمام میں بغرض ملاقات صاحب حمام جاتا ہے
تو وہ گرم پانی دل لگی کے طور پر اوس کے
پاؤن پر چھڑکتا ہے۔

**آب دادن** اصطلاح۔ بقول بحر و بہار
بمعنی (۱) در آب فرو بردن باشد **مؤلف**
گوید کہ بمعنی غرق کردن چیزے یعنے آن
چیز را حوالۂ آب کردن است و (۲)
بمعنی مطلق تباہ و برباد کردن و درہم
و برہم ساختن چیزے است و این مجاز
معنی اول باشد و سند این در ملحقات
می آید (ظہوری ؎) می توانم داد چون

(۵۰۳)

بلکہ عمان را بآب ﴿ تند سیل گریہ را با آنکہ طوفان کم شد است ﴿ صاحب آنند ہمزبان شان۔ (اردو) (۱) ڈبونا۔ بقول آصفیہ۔ غوطہ دینا۔ غرق کرنا (۲) تباہ کرنا۔ برباد کرنا۔ برہم و درہم کرنا۔

**بآب دادن امید** مصدر اصطلاحی بمعنی غرقاب کردن امید و کنایہ از دل دور کردن امید و نا امید شدن باشد (ظہوری ؎) امید آمدنت را بآب خواہم داد ﴿ اگر چنین برہ انتظار می گریم ﴿ (اردو) امیدوں پر پانی پھیرنا۔ ضایع کرنا۔ امید دل سے دور کرنا۔ نا امید ہونا۔

**بآب دادن بنا** مصدر اصطلاحی۔ یعنی حوالۂ آب کردن بنا۔ یعنے آب در بنا کردن تباہ و برباد کردن و منہدم ساختن آن باشد (میرزا بیدل ؎) بیدل ز آبرو طلبی دست شستہ ایم ﴿ کین آبرو بناے جہان را بآب داد ﴿ (لا ادری ؎) بہر کجا کہ خوری بادہ تن بخواب مدہ ﴿ بناے خانۂ ناموس را بآب مدہ ﴿ (اردو) عمارت ڈہانا۔ عمارت منہدم کرنا۔

**بآب راندن** مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ بمعنی فریب دادن است (سلیم ؎) خراب آنکہ مرا خواہد از شراب کند ﴿ ز ابلہی است کہ راند بآب ماہی را ﴿ و فرماید کہ ہر چند درین بیت معنی حقیقی نیز درست می شود اما ہنوز اشارتے بمعنی مجازی ہست و طرف لطف ہمانست و امثلۂ این در اشعار متاخرین بسیار است (انتہی) صاحبان بہار و انند و بحر ہمزبانش۔ **مؤلف** گوید کہ بخیال ما (راندن بآب) و (بآب راندن) ہر دو بمعنی فریب دادن نیامدہ و معنی حقیقی این غرق کردن است و بس مقصود شاعر اینست کہ کسے کہ ما را از شراب خراب کردن میخواہد۔ مثال آنست کہ ماہی را خواہد کہ در آب غرق کند و این محال است زیراکہ

مسکن او آب باشد و او در آب مثل
اہل برّ غرق نمی شود پس آنچہ خان آرزو
معنی فریب دادن بمجاز پیدا کردہ تسامح اوست
قائل (اردو) دیکھو آب دادن ۔

**بآب رساندن بنا** مصدر اصطلاحی
(۱) مرادف (آب دادن بنا) باشد کہ گذشت ۔
(ابوطالب کلیم ؎) بنائے میکدہ را محتسب
بآب رساند ٭ بنائے صومعۂ شید ہیچنان بر پاست
٭ (۲) عمق بنیاد را تا آب رساندن و عمیق
کردن بنا (امیر خسرو ؎) آب کند گرچہ بنا
را خراب ٭ زود فتد گر نرسانی بآب ٭ (اردو)
(۱) دیکھو (آب دادن بنا) (۲) بنیاد مکان
کو زیادہ عمیق کرنا ۔ پانی تک پہنچا دینا تاکہ
خوب مضبوط رہے ۔

(الف) **بآب رساندن بنیاد** مصادر
(ب) **بآب رساندن بنیاد خانہ** اصطلاحی
وارستہ نسبت (ب) گوید کہ (۱) کنایہ از
محکم و استوار کردن از جہت عمیق کردن بنا
و (۲) خراب کردن نیز ۔ حاجی قدسی در حمد
الٰہی کہ ضمن آن مدح شاہی گفتہ گوید (؎)
بگوش عطایش رساند این خطاب ٭ کہ بنیاد
کان را رساند بآب ٭ مؤلف گوید کہ (الف)
مرادف (بآب رساندن بنا) باشد ولیکن
این را مخصوص بہ خانہ کردن درست نباشد
و از کلام قدسی (بنیاد کان) پیداست و این
اصطلاح مخصوص بہ بنیاد عمارت نیست از اینجاست
کہ (الف) را قائم کردہ ایم (اردو) دیکھو
(بآب رساندن بنا)

(۱۹۶۵) **بآب رساندن خانہ** مصدر اصطلاحی
یعنی خراب و ویران کردن خانہ باشد یعنے
رساندن آب بخانہ و غرق کردن خانہ در
آب (صائب ؎) بآب از اشک شادی
می رسانم خانۂ زین را ٭ اگر افتد بدست من
عنان شہسوار من ٭ (ولہ ؎) میرساند

خانۂ چشم نظر باز ان آب ٭ مردم چشمش به
مژگان سیه عیار رواره ٭ (محسن تاثیر ۵)
بود ز گریۂ پشیمانیم بجا تاثیر ٭ که زود خانۂ صبر
مرا آب رساند ٭ (ابوطالب کلیم ۵)
سرشک خانۂ بینائیم رسانده آب ٭ کجا کباب
تو چشم امید ها دارد ٭ (صائب ۵) بهر
دل مومین من چه خواهد کرد ٭ رخی که خانۂ آئینه
را آب رساند ٭ (وله ۵) نغمۂ در جوش
آرد چون من دیوانه را ٭ می رساند ناخن
مطرب آب این خانه را ٭ (اردو)
مکان) کو ڈبو دینا - غرق کر دینا - ڈھا دینا -
گرا دینا -

**آب رسانیدن بنا** (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار (۱) محکم و استوار کردن از
جہت عمیق کندن بنا و (۲) کنایہ از خراب
و ویران کردن - (عبد الله وحدت قمی
۵) رسانی چون بنائی را آب افزون
شود محکم ٭ کسے باید که دل بر ربط صادق
طفلان بندد ٭ (خان آرزو ۵) ز بسکه
جوش بود بے تو گریۂ ما را ٭ بنا رساند آب
آشیان عنقا را ٭ خان آرزو در چراغ
بر معنی دوم قانع - صاحب بحر بذیل (آب
رسیدن بنیاد) ذکر این کرده فرماید که متعدی
(آب رسیدن بنا) باشد و بذیل (آب رسیدن
بنا) ذکر ہر دو معنی لازمش کرده صاحب انند
ہمزبانش **مؤلف** گوید که ہمان است که
ذکرش بر (آب رساندن بنا) گذشت و
سند خان آرزو ہم متعلق بدوست (اردو)
دیکھو آب رساندن بنا -

**آب رسانیدن بنیاد** (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار مرادف (آب رسانیدن بنا) بہر دو معنی
صاحب انند ہمزبان بہار و خان آرزو در چراغ
بر معنی دوم قانع (ابوطالب کلیم ۵) بدل
کردم بمستی عاقبت زہد ریائی را ٭ رسانیدم

تاب از زمین می بنیاد تقوی را ہاؤ و سند معنی اول پیش نشد مؤلف گوید عیبی ندارد شک نیست که این مرادف (تاب رساندن بنیاد) است که گذشت (اردو) دیکھو (تاب رساندن بنا)

**تاب رسیدن بنا** مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و انند (۱) محکم و استوار شدن از جہت عمیق کردن بنا و (۲) بمعنی خراب شدن تیز آمده (صائب ۵۲) بناے عمر مسیح و خضر تاب رسید ہا ہنوز تشنۂ خونست تیغ قہر گاش مؤلف گوید که لازم (تاب رساندن بنا) است بہر دو معنیش۔ (اردو) (۱) عمارت کا استوار ہونا۔ (۲) عمارت کا خراب ہونا گرنا

**تاب رسیدن بنیاد** مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و انند مرادف تاب رسیدن بنا بہر دو معنیش (نعمت خان عالی ۵) نیست محکم گر رسد بنیاد دنیا تا به آب ہا چون حباب این خانه بے بنیاد می دانیم ما مؤلف عرض کند که لازم (تاب رساندن بنیاد) باشد بہر دو معنی۔ (اردو) دیکھو تاب رسیدن بنا۔

**تاب رسیدن بنیاد خانه** مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ کنایہ از محکم و استوار شدن از جہت عمیق کندن و بسند شاں ہمان مثال آورده که بذیل (تاب رسیدن بنا) گذشت مؤلف گوید که لازم (تاب رساندن بنیاد خانه) باشد و مرادف (تاب رسیدن بنا) ترک معنی دوم محل نظر (اردو) دیکھو تاب رسیدن بنا۔

**تاب رسیدن خانه** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی خراب و ویران شدن خانه باشد (صائب ۵) مرا آب رسد خانۂ شکیب و قرار ہا ز درد دیدۂ ہر کس پر آب می گردد (وله ۵) چندین ہزار خانۂ دل می رسد بتاب ہا تا از میان گرد برآید سوار ما ہا (اردو) مکان گرجانا

(۱۴۹۰)

(۱۹۷۷) **بآب رسیدن کوزہ** مصدر اصطلاحی بمعنی لائق آب شدن کوزہ و این مخصوص بآب و کوزہ نیست بلکہ برای ہر چیز از مصدر (رسیدن) بمعنی پیدا می شود کہ بقول صاحب موارد رسیدن بمعنی لائق و سزاوار بودن آمدہ (صائب ؎) بے تب و تاب بخور شرابی نرسد ؎ تا بآتش نرود کوزہ بآبی نرسد ؎ (اردو) کوزہ کا پانی کے لائق ہونا ۔

**بآب روان انداز** مقولہ ۔ صاحب مؤید فرماید یعنے دور کن کذا قیل ۔ صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ **مؤلف** گوید کہ مقولہ فارسیان (آب انداز) است و این از مصدر یست کہ گذشت (اردو) دور کر ۔ پھینکدے ۔

(۱۹۷۸) **بآبرو ساختن** استعمال ۔ بمعنی موافقت کردن با آبرو چنانکہ صائب فرماید (؎) زجیب بحر سبک سر برآورد چو حباب ؎ صدف زآب گہر گر بآبرو سازد ؎ مخفی مباد کہ ساختن بمعنی موافقت کردن آمدہ (اردو) آبرو سے موافقت کرنا ۔

**بآب زدن** مصدر اصطلاحی بمعنی دست و پا زدن در آب و مراد از (۱) شناوری کردن باشد و (۲) فرود آمدن بآب ۔ و خود را بآب زدن و افگندن بآب ۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر ماضی این کردہ گوید کہ "بآب زدہ بود" یعنے در آب شنا کردہ بود و "باید باین آب زد" یعنے درین آب فرود آمدن ضروری است "و باین رودخانہ باید زد" یعنے درین رود فرود آمدن لازمی است (اردو) (۱) تیرنا ۔ بقول آصفیہ ۔ شناوری کرنا ۔ پیرنا ۔ (۲) پانی مین اترنا ۔ پانی مین کودنا

**بآب کشیدن** مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر و بہار ۔ در آب غوطہ دادن **مؤلف**

گوید کہ مراد از شستن است آب و پاک و صاف کردن (طالب آملی ؎) خرقۂ زاہد نگردد پاک از نیل ریا ٭ جبرئیلش گر بآب زمزم و کوثر کشد ٭ (محمد قلی سلیم ؎) خوش آن حریف کہ ہمچون حباب می دائم ٭ بیادہ دامن آلودہ را بآب کشد ٭ (اردو) پانی مین غوطہ دینا۔ پانی مین دہونا۔

**بآب و دانۂ خویش ساختن** مصدر اصطلاحی

بقول انند بحوالۂ بہار عجم لغت فارسی است بمعنی قناعت و توکل نمودن (قلندر ؎) بحشم ژرف نگاہان عزیز تر باشد ٭ ہر آنکہ ساخت چو گوہر بآب و دانۂ خویش ٭ مؤلف گوید کہ معنی لفظی این موافقت کردن باآب و دانہ۔ حیف است کہ در نسخ موجودۂ بہار عجم نیافتیم و بقاعدۂ فارسی خلاف قیاس نیست و سند پیش کردۂ شما معنی لطیفی دارد۔ (اردو) قناعت کرنا۔ توکل کرنا۔

**بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روے زیبا را** مقولہ صاحب محبوب الامثال

ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ این مصرعی است از شعر خواجہ حافظ شیراز (؎) زعشق ناتمام ما جمال یار مستغنیست ٭ بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روے زیبا را ٭ بجایش این مقولہ را براے خوبرویان استعمال کنند۔ مرادف (حاجت مشاطہ نیست روے دلارام را) باشد (اردو) نہین محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی ٭ صاحب محبوب الامثال نے اسکا ذکر کیا ہے "حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را" دکن مین مستعمل ہے۔ خوبصورتون کے لیے صاحب محاورات ہند نے بھی اس کا ذکر کیا ہے

**بآتش پارہ گیراندن** مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بدنبال کسے متصل شدید

وعنید برگاشتن - سعید اشرف گوید (ب) شاطرے شوخی فرستادہ است و مارا خواندہ است ٭ یار چون شمعم بہ آتشپارۂ گیراندہ است ٭ (ولہ ب) بادیم چون شمع استادن بیکپا تا بصبح ٭ کو بآتشپارۂ گیراندہ ما را ہمچو شمع ٭ وبقول بحر و وارستہ تعیین کردن محصل است و سزاول شدید بدنبال کسے و فرماید کہ بلے آتشپارہ بمعنی شوخ و شنگ بسیار است - صاحب انند ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ آتشپارہ درینجا بمعنی اول اوست کہ بجایش گذشت و گیراندن متعدی بدو مفعول است پس معنی لفظی این گرفتار کنانیدن ذریعۂ شوخ و شنگ باشد و کنایہ از تعیین سزاول و محصل (اردو) کسی چلتے پرزے کو کسی پر سزاول متعین کرنا -

**باتش گرفتن آمدہ بود** مقولہ - بقول بحر یعنی جا گرم ناکردہ رفت مبالغہ است از زود برگشتن - بہار از طالب آملی سند آرد (ب) برفت جان بشتابی کہ درتن آمدہ بود ٭ گمان بری کہ بہ آتش گرفتن آمدہ بود ٭ صاحب انند ذکر این فرماید کہ ازین قبیل آمد و آتش گرفت و رفت مؤلف گوید کہ مقولۂ آخرین را در ممدودہ ذکر کردہ ایم و این بمعنی (زود برگشت) باشد کہ ہر کہ برای آتش گرفتن می آید زود برمی گردد تا بکار و بار خود مشغول شود - در زمانہ سلف مطبخیان چون می خواستند کہ مطبخ را گرم کنند زحمت چقماق برنمی داشتند و بخانۂ ہمسایگان از و بلند می دیدند میرفتند و پارۂ از آتش می گرفتند و زود برمی گشتند تا او عام ما ہمین طریقہ را مرعی دیدہ ایم کہ صبح پیرزنان برای آتش پارۂ بخانۂ ما میرسیدند ذرایع آتش افروختن اینقدر وسیع نبود چنانکہ درین

| | |
|---|---|
| روزہا کہ الآن حاجت بچقماق ہم باقی نماندہ است (اردو) آگ لینے | آیا تھا۔ اردو مین (آگ لینے آنا) بمعنی آتے ہی پلٹ جانا۔ |

**بآخر آمدن** استعمال۔ بقول بہار مرادف بسر آمدن باشد (حافظ ؎) نغمہ بآخر آمد نظرم ندید سیرش ٭ بجز این نماند مارا ہوسی و آرزوئی ٭ صاحب انند ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی انجام پذیرفتن است وختم شدن بمعنی لفظی (اردو) آخر ہونا۔ بقول امیر ختم ہونا۔ پورا ہونا (ناسخ ؎) کرو ن نالے ہوئی آخر شب وصل ٭ طلوع صبح ہے وقت اذان ہے ٭

**بآرام دل بودن** استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی آسودہ حال بودن است دیگر کسے از محققین مصادر فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ مرادف آسودہ حال بودن باشد کہ بجایش گذشت۔ بمعنی حقیقی است (اردو) دیکھو آسودہ حال بودن۔

**بآزار مکش** مقولہ۔ صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ فرماید اے خرافات مگوی و لاف مزن دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ طالب سند باشیم زیراکہ خلاف قیاس است (اردو) گپ مت مار۔ فضول مت بک۔ شیخی مت بگھار۔

**بآستانۂ رکاب محمد عنان در آر** مقولہ۔ بقول مؤید یعنے متابع محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باشی و فرماید کہ در اصطلاح الشعرا در فصل زاے معجمہ آوردہ است دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مشتاق سند استعمال می باشیم

(اردو) تابع سنت رہ۔

**باآستین نم از جبین گرفتن** مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف آستین بر چشم کشیدن کہ بجایش گذشت صاحب انند بحوالہ بہار ذکر این کند و فرماید کہ بمعنی دلاسا و استمالت دادن باشد مرادف (آستین بر جبین کشیدن) کہ بجایش گذشت **مؤلف** گوید کہ بہار این را (باآستین نم از جبین گرفتن) آوردہ چنانکہ بجائے خود می آید و از تشنیعے اثر سند آوردہ کہ ہمدر آنجا مذکور خواہد شد (اردو) دیکھو آستین بر جبین کشیدن۔

(۱۹۷۹) **باآماج دادن** مصدر اصطلاحی بمعنی نشانہ قرار دادن باشد چنانکہ ظہوری فرماید (ے) ہر جا خدنگ نازکگان ابروان جہد ٭ صندوق ہائے سینہ باآماج می دہند ٭ (اردو) نشانہ بنانا۔ بقول آصفیہ۔ نشانہ کرنا۔ مشق گاہ بنانا۔ مقام زد باشت قرار دینا۔ (آتش ے) ہشیاری رنج دیتی ہے قید فرنگ کا ٭ دیوانگی نشانہ بناتی ہے سنگ کا ٭

(۱۹۸۰) **باآواز خندہ کردن** استعمال۔ بمعنی قہقہہ زدن باشد چنانکہ صائب فرماید (ے) خندہ چون کبک باآواز نمی باید کرد ٭ خویش را طعمۂ شہباز نمی باید کرد ٭ (اردو) کھل کھلا کر ہنسنا۔ بقول آصفیہ زور سے آواز کے ساتھ ہنسنا۔ قہقہہ مار کر ہنسنا۔ قہقہہ مارنا بھی لکھا ہے۔

(۱۹۸۱) **باآوازہ بودن چیزی** استعمال۔ بمعنی علانیہ بودن و بشہرت بودن چیزے چنانکہ صائب فرماید (ے) بجل بہتر ز سخائی کہ باآوازہ بود ٭ تیرگی بہ ز چراغیست کہ فریاد کند ٭ (اردو) کسی چیز کا مشہور ہونا۔

**باآہن فشردہ** اصطلاح - بقول شمس کنایہ از (۱) بے ہنری و (۲) بے دردی و سنگدلی و (۳) مردہ دلی و فرماید کہ معنی ترکیبی باآہن منجمد کہ زخم در وا اثر نکند و نرمی ندارد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ سند استعمالی باید و بدون آن اعتبار را نشاید (**اردو**) (۱) بے ہنری کہہ سکتے ہیں - صاحب آصفیہ نے بے ہنر کا ذکر کیا ہے فارسی ۔ وہ شخص جس کے ہاتھ مین کوئی کام نہو - پھوہڑ - (۲) بے دردی - بقول آصفیہ فارسی - اسم مؤنث - بے رحمی - سنگدلی - (۳) مردہ دلی - کہہ سکتے ہین - صاحب آصفیہ نے مردہ دل کا ذکر کیا ہے - افسردہ دل - اداس - آزردہ - رنجیدہ - مغموم - دل شکستہ -

**باآہن کشیدن** مصدر اصطلاحی - صاحب شمس ذکر ماضی این کردہ فرماید کہ (۱) یعنی در سلک کشید و (۲) بقول ہفت بمعنی در زنجیر و سلاسل بست **مؤلف** گوید کہ معنی بیان کردۂ صاحب ہفت موافق قیاس است و معنی شمس خلاف قیاس غیر ازین نباشد کہ کاتبش سلاسل را سلک نوشت غیر از سند استعمال اعتبار را نشاید - محققین فارسی ذکر این نکردہ اند (**اردو**) (۱) پرونا (۲) مقید کرنا -

**باآہو سوار بودن** مصدر اصطلاحی - بقول بحر بسیار دویدن و جلد رفتن و ارستہ فرماید کہ کنایہ از شتاب و جلد رفتن باشد **مؤلف** گوید کہ تیز رفتاری آہو مشہور است و ازہمین است این کنایہ (طاہر وحید ؒ) زدست آن نگہ چون جان توان برد ؂ باآہو آن شکار افگن سوار است ؂ صاحب انند ہمزبان وارستہ (**اردو**) دوڑنا - جلد جانا - ہوا پر سوار ہونا - بقول آصفیہ - جلد جانے پر آمادہ ہونا

| | |
|---|---|
| **باآہو سوار شدن** مصدر اصطلاحی بقول خان آرزو (در چراغ) کنایہ از کمال دویدن (سلیم ؎) چو مست سن سوار بعزم شکار شد ٭ شیر از پے گریز باآہو سوار | شد ٭ صاحب بحر فرماید کہ مرادف (باآہو سوار بودن) باشد کہ گذشت و مؤلف را با او اتفاق است (اردو) دیکھو باآہو سوار بودن ۔ |

## باے موحدہ با الف مقصورہ

**با** بقول برہان (۱) مضاف باسامی آشہا مانند (ماست با) و (زیرہ با) و (کدو با) وامثال آن ۔ صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی آش باشد مانند سکبا و زیرہ با و شوربا صاحب رشیدی گوید کہ مخفف آبا یعنے آش مرادف و آچنانکہ گویند (زیرہ با) و (ماست با) و مانند آن صاحب مؤید آوردہ کہ نانخورشی کہ درآن شوربا بود چنانچہ (زیرہ با) و (دوغ با) وامثال آن ۔ صاحب شمس از حکیم سنائی سند آوردہ (؎) کے شود سفراے تو ساکن زخون ماکہ ہست ٭ مطبخ مارا بجاے (زیرہ با) تقصیر ٭ خان آرزو در سراج فرماید کہ مخفف آبا بمعنی آش است و آ مبدل آن چنانکہ (زیرہ با) و (غورہ با) ۔ صاحب جامع گوید کہ بمعنی آش باشد در حال ترکیب مؤلف گوید کہ ما بر (ابا) اشارۂ این کردہ ایم کہ آن اصل است و این مخففش (اردو) دیکھو (ابا) کے دوسرے معنے ۔

(۲) با ۔ بقول برہان مخفف باد و باشد ہم ہست ۔ صاحب رشیدی فرماید کہ مخفف باد است و از مولوی معنوی سند آرد (؎) مہمان شاہم ہر شبی برخوان الخوان القفف

با مہمان صاحب، دولتی کش دولتش پاینده بابا خان آرزو در سراج گوید که مخفف باد که برای دعا است - صاحبان ناصری وشمس و جامع وہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف گوید کہ حقیقت باد بجایش مذکور شود بہ معنی چہارد ہمش (اردو) دیکھو باد کے چودھویں معنے

(۳) با - بقول صاحب ضمیمۂ برہان بمعنی مرد بسیار شہوت - صاحب انند فرماید که در عربی مرد کثیر الجماع باشد - صاحب غیاث ہمزبان انند - دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف گوید که جز این نیست که صاحب ضمیمۂ برہان ہمان لغت عرب را گرفته است که ذکرش صاحب انند کرد و بدین معنی لغت فارسی نیست (اردو) وہ شخص جو زیادہ شہوت پرست ہو -

(۴) با - بقول غیاث در فارسی مخفف باز که طائر شکاری باشد - صاحب انند ہمزبان غیاث - دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف گوید که موافق قیاس است مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو ادلہ کے پہلے معنے -

(۵) با - بقول برہان بمعنی مع است که بجہت مصاحبت باشد - صاحبان مؤید و ناصری و سراج وہفت و جامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب غیاث گوید که لفظ با که حرفیست مرکب از باے مسمی و الف مسمی در فارسی براے چند معنی آید اول بمعنی مع - چنانکه گوئی (اسپے با زین مکلل خریدم) صاحب تحقیق القوانین گوید که لفظ با بیشتر براے افادۂ مصاحبت بمعنی مع آید چنانکه درین قول وحید (۵) دمے باحق نبودی چون زنی لاف شناسائی بتمامی عمر با خود بودی و نشناختی خود را ہٗ (اردو) مع - بقول آصفیہ - عربی - تابع فعل

ساتھ۔ ہمراہ۔ سنگ۔

(۶) با۔ بقول برہان و جامع بمعنی بہ کہ بفتح بائے ابجد باشد۔ صاحب رشیدی و سراج فرماید کہ بطریق ندرت بمعنی (ب) نیز آید چنانکہ (با یاد آمد) یعنی بیاد آمد۔ صاحب مؤید گوید کہ بمعنی بہ بفتح مؤحدہ تحتانی باشد۔ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم استعمال این بدین معنی ترک کردہ اند و غیر فصیح دانند و در مثال مذکورہ بالا جز این نیست کہ بمعنی در باشد یا بدون ہیچ معنی بطور زائد (اردو) اردو مین اس کا ترجمہ نہین ہو سکتا

(۷) با۔ بقول صاحب غیاث حرفیست مرکب از بائے سببی و الف مستی و بمعنی باوجود چنانکہ (باآنکہ او را بسیار فہمانیدم مگر نہ فہمید) (اردو) باوجود۔ جیسے "باوجودی ممانعت کے وہ اُس کام کو کر رہے ہین"

(۸) با۔ بقول غیاث برائے عطف آید بہار ہم ذکر این کردہ و از علی قلی بیگ علی خراسانی سند آوردہ (ع) می دود چون باد بر شیب و فراز این جہان ؎ پیش عاشق در طریقت کوہ با صحرا یکیست ؎ مؤلف گوید این را متعلق بہ معنی پنجم ہم توانیم کرد (اردو) اور۔ بقول امیر۔ (سنسکرت مین اپر ہے اپر سے اَوَر۔ اَوَر سے اَور ہو گیا حرف عطف (قلق ع) وہ تناسب اور وہ انداز اور وہ موزونی کہان ؎ راستی سے سرو اوس قد کے برابر ہو گیا ؎

(۹) با۔ بقول غیاث و انند بمعنی طرف و جانب (استادی ع) بر دازوے پیام چند با او ؎ زلیخا را دہد پیوند با او ؎ (اردو) طرف۔ بقول آصفیہ عربی۔ جانب۔ سمت۔ جہت

(۱۰) با۔ بقول غیاث و انند بمعنی را صاحب تحقیق القوانین ہم ذکر این کردہ (علی حزین ؎) جان را سپند ساز و بر آتش نثار شو ॥ با دل قرار عشق دہ و بیقرار شو ॥
(اردو) کو۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ علامت مفعول۔ را۔ تئین۔ جیسے " اوسکو مارا۔ گھر کو گیا۔ شام کو جائیگا۔ مین تو اپنے کو حقیر سمجھتا ہون "

(۱۱) با۔ بقول غیاث و انند برائے تقابل۔ صاحب تحقیق القوانین فرماید کہ گاہے متضمن بمعنی مقابل نیز باشد چنانکہ درین قول صائب (؎) با اختیار حق نبود اختیار ما ॥ با نور آفتاب چہ باشد شرار ما ॥ (اردو) مقابل بقول آصفیہ۔ عربی صفت روبرو

(۱۲) با۔ بقول غیاث و انند برائے معاوضہ باشد چنانکہ (ع) فرہاد کوہ غم را با جان نمی فروشد ॥ صاحب انند ہمزبان غیاث (اردو) عوض۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ کسی چیز کا بدل۔ بدلہ۔ معاوضہ۔

(۱۳) با۔ بقول غیاث و انند برائے استعانت باشد (عرفی ؎) با صیقل ضمیر تو چون عکس آئینہ ॥ مرئی شود ز ظل بدن صورت حواس ॥ (حکیم سنائی ؎) یکے با چشم دل بنگر درین زندان خاموشان ॥ کہ اینجا صد ہزاران کس ندیمان ندم بینی ॥
(اردو) دیکھو استعانت۔

(۱۴) با۔ بقول انند بمعنی (فی) چنانکہ (خواجہ جمال الدین سلمان ؎) جان بیارم باستقبال آمد تا لب ॥ قوتی از تو مگر با جان بیمار آمدہ است ॥ صاحب مؤید فرماید کہ در قنیہ مذکور است کہ در اصطلاحات بمعنی ور کہ ترجمۂ فی است بسیار آمدہ است

مؤلف گوید کہ در سند پیش شدہ معنی دہم ہم توان گرفت (اردو) دیکھو آندر کے پہلے معنے۔
(۱۵) با۔ بقول انند بمعنی من صلہ باشد (محمد قلی سلیم ﴿) حسن با مہر و وفا بیگانہ است ولی
ہر کہ عاشق می شود دیوانہ است ۞ صاحب مؤید فرماید کہ بمعنی الصاق نیز آمدہ چنانچہ سعدی
گوید (﴿) رایت از رنج راہ و گرد رکاب ۞ گفت بابیدہ از طریق عتاب ۞ مؤلف
گوید کہ از سند مؤید ہم تائید بیان صاحب انند می شود (اردو) سے۔ بقول آصفیہ۔
ساتھ۔ دیکھو آز تیرہوین معنے۔
(۱۶) با۔ بقول انند بمعنی من تفضیلیہ باشد چنانکہ باقر کاشی گوید (﴿) پیچان تر است
زلف تو با گفتہاے من ۞ شیرین تر است لعل تو با قند عسکری ۞ دیگر کسے ذکر این نکرد
مؤلف گوید کہ درین شعر با بمعنی آز باشد چنانکہ ذکرش بر معنی پانزدہمش گذشت
پس عیبی ندارد کہ این را بمعنی من تفضیلیہ گوئیم و جا دارد کہ متعلق کنیم بمعنی یا نزدہمش
کہ باے مقابلہ باشد (اردو) سے۔ اردو مین بھی تفضیل کے معنی مین مستعمل ہے۔
جیسے "اس وقت فلان شخص سے بہتر کوئی عالم نہین"
(۱۷) با۔ بقول صاحب تحقیق القوانین گاہے باسمے مرکب گشتہ فائدہ معنی اسم فاعل
دہد چنانکہ بلفظ باخبر و باہوش (اردو) با۔ انھین معنون مین اردو مین بھی مستعمل
ہے جیسے باایمان۔ باتمیز۔ باحیا وغیرہ مین۔ صاحب آصفیہ نے لفظ با پر اس کا ذکر ترک
فرمایا ہے۔ اور مفرد (ب) پر اس کا ذکر کیا ہے چنانچہ فرماتے ہین کہ یہہ حرف اردو مین فارسی
اور عربی کے الفاظ کے ساتھ کبھی صاحب و والا کے معنون مین بالفتح آتا ہے لیکن جہان

والا کے معنی دیتا ہے وہاں الف کے ساتھ لکھتے ہین ۔

**با آب و رنگ** استعمال ۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیہ ۔ فربہی و سرخروئی و بحوالۂ ادات بمعنی بشاشت و سرخروئی باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ با درین استعمال بمعنی ہفدہم اوست کہ بجایش گذشت و آب و رنگ بمعنی خود ست کہ در مصدرہ مذکور شد (اردو) آب و رنگ رکھنے والا ۔ سرخرو ۔ تر و تازہ ۔

**با آدم ہوا بر رود** استعمال ۔ بقول صاحب رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی آدمی را گرفتہ بر ہوا میرود **مؤلف** گوید کہ کلمۂ بر محذوف است قبل ہوا و با درینجا بمعنی پنجم اوست کہ گذشت حاصل اینست کہ بمعنی حقیقی است (اردو) آدمی کو لیکر ہوا پر جاتا ہے ۔

**با آستین نم از جبین گرفتن** مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ مرادف آستین بر جبین کشیدن باشد کہ بجایش گذشت (شفیع اثر ع) با آستین گرفت نم اشکم از جبین ٭ با آب دیدہ شست ز رخسار ، ام غبار رہ ٭ بہار و انند ہمزبان وارستہ **مؤلف** گوید کہ ہمان است کہ (با آستین نم از جبین گرفتن) گذشت (اردو) دیکھو آستین بر جبین کشیدن ۔

(۱۴۸۲) **با آفتاب از یک گریبان سر زدن** مصدر اصطلاحی بمعنی نورانی بودن مانند آفتاب باشد مخفی مباد کہ با درینجا بمعنی پنجم اوست کہ گذشت و (از یک گریبان سر زدن) مرادف (از یک گریبان سر برآوردن) کہ بجایش گذشت حاصل معنی این مثل آفتاب روشن و با آب و تاب بودن است چنانکہ صائب فرماید (ع) در دل شب ہر کہ جامی از می احمر زند ٭ صبحدم با آفتاب از یک

گریبان سر زند۔ (اردو) مثل آفتاب
کے چمکنا۔ نورانی ہونا۔ روشن ہونا۔

**باآہن فسردہ** اصطلاح۔ بقول مؤید
کہ بحوالۂ قنیہ آوردہ اے باآہن بے ہنری
و بیدردی و سنگدلی و فرماید کہ معنی ترکیبی آن
باآہن منجمد شدہ کہ در وزخم اثر نکند
و نرمی ندارد۔ دیگر کسے از محققین
فارسی ذکر این نکرد۔ مؤلف گوید کہ
مقصود جز این نباشد کہ بمعنی کسے کہ ہمچون
آہن سرد است۔ حیف است کہ سند استعمال
پیش نشد تا تصفیۂ معنی می کردیم بظاہر معنی
این صفت آہن سرد دارندہ یعنی ناقابل کار
و با در اینجا غیر از معنی ہفدہمش نباشد
(اردو) بے ہنر ناقابل کار۔

**با اجزائے خودش** اصطلاح۔ بقول صاحب
رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین قاچار
آوردہ بمعنی با ہمراہیان خود یا تحتیین خود

مؤلف گوید کہ با در اینجا بمعنی پنجم خود است
کہ گذشت و شین معجمہ آخر زائد (اردو)
اپنے ہمراہیون یا اپنے ماتحتون کے ساتھہ

**باادب باش تا بزرگ شوے** مقولہ۔ صاحبان
خزینۃ الامثال
و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند
و از بیان معنی و محل استعمال ساکت۔ مؤلف
عرض کند کہ فارسیان بطور پند و موعظت این
مقولہ را استعمال کنند یعنی اگر کسے ادب نگہدارد
بمرتبۂ اعلیٰ رسد۔ مخفی مباد کہ با در اینجا
بمعنی ہفدہم است کہ گذشت (اردو)
دکن مین کہتے ہین "باادب بانصیب
بے ادب بے نصیب" یہہ قریب قریب
اسی فارسی مقولہ کا ترجمہ ہے۔

**باادب باش گر تو زادۂ ناسے** مقولہ۔ صاحب
خزینۃ الامثال
ذکر این کردہ و صاحب امثال فارسی این را

(با ادب باش گر توئی زادۂ ناس) آوردہ ولیکن ہردو از بیان معنی ومحل استعمال سکوت ورزیدہ اند مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را بطور پند ونصیحت استعمال کنند یعنی اگر تو انسان ہستی با ادب باش ۔ ما این مقولہ را از زبان معاصرین عجم نشنیدہ ایم ۔ بخیال ما مرادف (با ادب باش تا بزرگ شوی) باشد کہ گذشت باختلاف خفیف در لفظ ومعنی و با درینجا بمعنی ہمدم اوست کہ بجایش گذشت (اردو) دکن مین کہتے ہین ”انسان کو ادب بڑی نعمت ہے“

**با ادب با نصیب**
**بے ادب بے نصیب**
مقولہ ۔ صاحب احسن ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ مرادف (با ادب باش تا بزرگ شوی) وفارسیان این مقولہ را بطور پند وموعظت استعمال می کنند یعنی ہر کہ ادب کند بخت ور شود وہر کہ ادب نکند بدبختی او لازم است مخفی مباد کہ با درین مقولہ بمعنی ہمدم است کہ گذشت (اردو) دیکھو (با ادب باش تا بزرگ شوی)

**با اسپ آب زد** استعمال ۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار گوید کہ یعنی (مع اسپ در آب انداخت) است **مؤلف** عرض کند کہ آب زدن بمعنی فرود آمدن بآب و با اسپ بمعنی مع اسپ و با درینجا بمعنی ہمچو خود است کہ بجایش گذشت مقصود آنست کہ بحالتی کہ بر اسپ سوار بود خود را بآب انداخت (اردو) گھوڑے سمیت پانی مین کودا ۔ گھوڑے پر سوار پانی مین کود پڑنا

**با انبر باقرار آوردن** مصدر اصطلاحی بقول بحر کسی را بزور شکنجہ باقرار آوردن باشد (محسن تاثیر ؎) روی او گلر از بے قدری ببازار آوردہ خوی او با انبر آتش را باقرار آوردہ وفرماید کہ انبر

بفتح اول وضم ثالث آلہ باشد از آہن کہ زرگران ومس گران - طلا ومس تفتہ را بدان گیرند خان آرزو در چراغ گوید کہ این کنایہ است از حالتی کہ کسے را بزور شکنجہ باقرار آوردن بہار ہم ذکر این کردہ **مؤلف** گوید کہ اقرار گرفتن بزور شکنجہ بظاہر جبر وظلم معلوم می شود وہمین خیال لطف معنی را برطرف سازد ولیکن حقیقت نہ چنین است مفتشین عجم استعمال آنبر برلے مجرمین محض از برائے انکشاف حقیقت می کنند و بدین وجہ کہ اہل عجم بسیار سخت جان اند بدون این قسم عمل اعتراف جرم نمی کنند و بوسیلۂ آنبر حقیقت واقعات را باشہادت مادی ناچار ظاہر می کنند مقصود شاعر آنست کہ اگرچہ آتش بہ سخت جانی خود اقرار آتش مزاجی یار نمی کند ولیکن چون او را بہ آنبر گیرند اصل حقیقت را بیان می کند و عادت است کہ زرگران برائے حفاظت دست خود آتش و اشیاے آتشین را با آنبر گیرند - پس معنی این مصدر اصطلاحی (از سخت جانی انکشاف حقیقت حال بسختی کنانیدن) قائل - (اردو) کسی سخت جان سے بسختی حقیقت حال کا انکشاف کرانا -

**با انگشت گرفتن** مصدر اصطلاحی - بقول ہفت کنایہ از شمردن و حساب کردن باشد دیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ اشتقاق سند باشیم اگرچہ خلاف قیاس نیست (اردو) گننا - بقول آصفیہ - ہندی - شمار کرنا - حساب کرنا - گنتی کرنا - حساب لگانا - (ظفر ۵) آج جو وعدۂ دیدار کیا ہے تو نے ؎ بیٹھے گھڑیان ترے مشتاق لقا گنتے ہین ؎

| | |
|---|---|
| الف با او چہ داری | مقولہ - صاحبان |
| ب با او دارد | بحر وچراغ ذیل |

(با من دارد) فرمایند کہ بمعنی آنکہ ردی سخنش

بامن است وکنایہ بامن می کند وکینہ از من دارد وفرمایند کہ (با او دارد) نیز بدین معنی آمدہ (میرزا عزت ناصح ؎) زلف تو کہ فتنہ در سر اوست ٭ جز با دل زار ما ندارد ٭ (ظہوری ؎) چرا پرویز را آوردہ در شور ٭ اگر با کوہ کن شیرین ندارد ٭ مؤلف عرض کند کہ فارسیان گویند با فلان چہ داری یعنی با او چہ خصوصیت داری چنانکہ طغرا گوید (؎) می داریش چو دشمن در چاہ سخت ہاون ٭ اے دوستدار گلشن با زعفران چہ داری ٭ پس ازین ہر سہ اسناد می کشاید کہ (با کسے داشتن) مصدر است اصطلاحی کہ مفعولش محذوف باشد کہ آنرا بمقتضائے موقع وقرینہ پیدا کنند چنانکہ در کلام میرزا عزت ناصح وظہوری لفظ (تعلق) محذوف است ودر کلام طغرا لفظ (عداوت) را محذوف گیریم وبخیال ما الف وب را بصورت مقولہ قائم کردن۔ عام را خاص کردن است وبس (اردو) الف تجہ کو اس کے ساتھ کیا ہوگیا ہے۔ (ب) اس کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

**باوش** اصطلاح۔ بقول برہان با ہمزہ بواو رسیدہ بروزن پاپوش (۱) خیار بزرگی باشد کہ بجہت تخم نگاہدارند۔ صاحب سروری بحوالہ شرفنامہ فرماید کہ بضم ہمزہ بروزن جاموش خیار بزرگ باشد کہ بجہت تخم بگذارند۔ صاحبان ناصری وجامع وجہانگیری ومؤید وسراج وانند وشمس ہم ذکر این کردہ اند مؤلف گوید کہ این مرکب است از با کہ بمعنی ہفدہم بجایش مذکور شد واوش مبدل اُفش است کہ واو بفا بدل شود ہمچون فرخج و ورخج و اُفش مزید علیہ فش باشد بزیادت الف وصلی وفش بمعنی پریشان چنانکہ ذکرش برافشان کردہ ایم پس معنی لفظی

باآوش لائق افشان ۔ فارسیان خیارے را باآوش نام کردند کہ تخمش درخورِ کارِ کشت باشد (اردو) وہ بڑا کھیرا یا ککڑی جس کو بیج لینے کے لئے محفوظ رکھتے ہین ۔

(۲) باآوش ۔ بقول برہان و جامع ومؤید خوشۂ کوچک انگور را نیز گویند ۔ صاحب سروری بحوالۂ شرفنامہ گوید کہ مطلق خوشۂ انگور باشد ۔ صاحبان جہانگیری و سراج وشمس ہمزبان برہان و صاحب ناصری ہمزبان سروری ۔ صاحب انند بذکر ہر دو معنی فرماید کہ باآوش ہم ہست مؤلف عرض کند کہ بمعنی معاصرین عجم گویند کہ خوشۂ را باآوش نام است کہ دانہ ہاے بسیار کوچک و باریک دارد ۔ عجب است از محققین بالا کہ خوشۂ کوچک را گفتند و بعض معاصرین عجم برانند کہ تحقیق اول الذکر درست است یعنی خوشۂ کوچکی کہ دو چار دانہ درو باشد ہر یک دانۂ آن زبر دست و پختہ می شود و انتخاب چنین خوشہ براے کاشت انگور می کنند پس اندرین صورت وجہ تسمیۂ این ہم ہمان باشد کہ بر معنی اول مذکور شد (اردو) انگور کا چھوٹا خوشہ یا باریک دانون کا خوشہ ۔ مذکر ۔

(۳) باآوش ۔ بقول شمس بواو فارسی نام شہر دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ براین قسم اجمال ترک انمعنی تعلق داشت عجبے نیست کہ ہمان شہر باشد کہ ذکرش بر (آوش) گذشت یا شہرے دیگر ورای آن ۔ از تحقیق مزید قاصریم ۔ (اردو) فارسی مین باآوش ایک شہر کا نام ہے ۔ مذکر

**با اہلبیت** استعمال ۔ بقول بول چال بمعنی مع اہل و عیال باشد مؤلف گوید کہ کاتب بول چال (اہل بیت) را بہ تحتانی مشدد (اہلبیّت) نوشتہ است تصرفش بیش نیست صاحب رہنما بسند این نقل فقرہ نکردہ ا ۔

سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (با اہل بیت بودند) یعنی با اہل وعیال و اہل خانہ بودند۔ پس درین استعمال (با) بمعنی ہجیم خود است کہ بجایش مذکور شد (اردو) بال بچون سمیت۔ اہل وعیال سمیت۔

**با اینکہ** استعمال۔ بقول صاحب روزنامہ کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی اگرچہ باشد مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این باوجود اینکہ باشد و حاصل اینست ہمان اگرچہ کہ صاحب روزنامہ ذکرش کردہ پس با درینجا بمعنی ہفتم اوست کہ بجایش گذشت (اردو) اگرچہ۔ بقول امیر فارسی۔ کلمۂ شرط۔ باوجودیکہ۔ ہرچند (بحر ۵) خدانے چاہا تو اہل بیت کو اب نہ چاہین گے ٭ اگرچہ سالہا گزرینگے جان پر گزرے ٭ (ہوس ۵) اگرچہ آج ہے بالین سنگ و بستر خاک ٭ کبھی تو سر مرا بالین یار مین ہوگا ٭

**باب** بقول برہان و جامع بسکون باے ابجد (۱) بمعنی شایستہ و درخور باشد چنانکہ گویند فلانی باب فلانی است یعنی شایستۂ فلانی صاحب غیاث گوید کہ در ترکی و فارسی بمعنی شایستہ و درخور باشد۔ خان آرزو در چراغ ہدایت آوردہ کہ بمعنی لائق و درخور باشد چنانکہ گویند ؎ فلانی باب این کار است ؎ وہم او در سراج ہم ذکر ہمین معنی کردہ فرماید کہ اغلب آنست کہ بدین معنی عربی است چنانکہ در قاموس گفتہ وہذا بابتہ ای یصلح لہ مؤلف عرض کند کہ آنچہ صاحب غیاث این را ترکی قرار دادہ است حیف است کہ محققین ترکی زبان ازین معنی ساکت اندو ما با خان آرزو اتفاق داریم بدین صراحت مزید کہ فارسیان بابتہ را کہ بدین معنی لغت عربست بحذف فوقانی آخر و باب کردند پس جا دارد کہ این را مفرس دانیم۔ (طالب آملی ۵) دل پر آبلہ دارنی بلک

چرکان تاز ؎ کہ این متاع تو باب گہر فروشان است ؎ (صائب ۵) بباد و صرف کنی آہک وآہ زاب وقت ؎ کہ این متاع گران مایہ باب صبحدم است ؎ (اردو) لائق ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ سزاوار ۔ قابل ۔ شایان ۔ زیبا ۔ مناسب ۔ موزون ۔

(۲) باب ۔ بقول برہان وجامع بمعنی بارہ وحق نیز ہست چنانکہ گویند " درباب فلانی " یعنی درحق فلانی ودربارۂ فلانی ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بمعنی بارہ وحق چنانکہ گویند " درباب فلانی چنین گفتند " صاحبان مؤید واند وہفت وغیاث ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ فارسیان این لفظ را بدین معنی از زبان عرب گرفتہ اند (اردو) حق ۔ بقول آصفیہ ۔ شان ۔ نسبت ۔ بابت ۔ لئے ۔ واسطے جیسے " تمھارے حق مین ۔ ہمارے حق مین ۔ وغیرہ "

(۳) باب ۔ بقول برہان بمعنی پدر ہم آمدہ است کہ بعربی والد گویند و فرماید کہ باین معنی بلغت ژند و پاژند باباے فارسی باشد ۔ صاحب رشیدی فرماید کہ بمعنی پدر و نیز فرماید کہ در فرہنگ باے ثانی را باے عجمی گفتہ وسہو کردہ زیراکہ بباے فارسی ہندی است ۔ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ بباے ثانی فارسی بمعنی پدر است وآن لفظ مشترک است در فارسی وہندی و نیز در فارسی بباے تازی آمدہ وبہار ہمزبانش ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بباے تازی پدر را گویند وجہانگیری باے دوم را فارسی گوید سہو است بلکہ این ہندی است و فرماید کہ تحقیق آنست کہ بباے فارسی از لغات ژند نقل کردہ شدہ چنانکہ در برہان

است و با این ہمہ توافق لغات ہندی و فارسی غیر محصور است (انتہیٰ) صاحب سخندان نوشتہ کہ در فارسی بآب پدر را گویند و دران الف ترحم زیادہ کردہ بابا گویند و در سنسکرت وژند باپ گویند صاحبان سروری و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ صاحب سفرنگ دساتیر صراحت کردہ است کہ بآب بباے ابجد و با الف کشیدہ و باے ابجد ساکن بمعنی پدر است و در ہندی بباے فارسی (انتہیٰ) پس آنانکہ باب را بباے فارسی لغت ژند و پاژند بیان کردہ اند از تحقیق کار نگرفتہ اند جا دارد کہ فارسیان قدیم لغت سنسکرت را کہ بباے فارسی بود بہ تبدیل آن با باے عربی استعمال کردہ باشند چنانکہ تپ را تب کردند یا بالعکس این پس بصورت اول مفرس باشد و بصورت ثانی اسم جامد و اینقدر متحقق است کہ در فارسی قدیم بموحدہ عربی آمدہ (خاقانی ؎) مرا گریز ز خانہ بخانقاہ بود ٭ چو کودکی کہ بہ باد زگریزد از بر باب ٭ خواجہ جمال الدین سلمان در مرثیہ امام حسین علیہ الرضوان گوید (؎) در حق باب شما آمد علیؑ بابہا ٭ ہر کجا فصلے درین باب است در باب شما ٭ (ولہ ؎) باب بزرگوارت اجداد نامدارت ٭ دانستہ اند بر خود انفاس من ہمایون ٭ اوحد الدین انوری فرماید (؎) در شان داد آیت حق بود دیر دادہ ٭ او باب تست زندگی نام باب خواہ ٭ (افضل الدین خاقانی ؎) عطسہ او آدم است عطسہ آدم مسیح ٭ اینت خلف کز شرف عطسہ او بود باب ٭ (اردو) باپ ۔ بقول آصفیہ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ پتا ۔ پدر ۔ والد ۔ باوا ۔ ابّا ۔

(۴) باب ۔ بقول صاحب چراغ بمعنی رائج ضد کساد باشد بہار گوید کہ این معنی راجع است بسوے معنی درخور و لائق کہ گذشت صاحب انند ہمزبان بہار مؤلف عرض کند کہ چراغی کہ مجاز معنی اول است وبس ۔ (صائب ب ۵) در مملکت وسیع رحمت ٭ ہر جنس کہ می برند باب است ٭ (حکیم زلالی ب ۵) ببازاری کہ دلال است دلدار ٭ متاع نالہ ہم باب است بسیار ٭ (اردو) رائج ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ صفت ۔ جاری ۔ مروج ۔ روان ۔ چلتا ۔

(۵) باب ۔ بقول سراج در دفاتر بادشاہ ہندوستان بمعنی جنس مستعمل شدہ چنانکہ گویند کہ باب گجرات و باب برہان پور کہ وفرماید کہ معلوم نیست کہ بدین معنی فارسی است یا نیست و می تواند کہ باف مبدل آن باشد درین صورت معنی آن ظاہر است دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این معنی نکرد مؤلف عرض کند کہ نمیدانیم مقصود خان آرزو چیست وچہ باشد سند پیش کردہ اش اینقدر مبہم است کہ مقصودش رانمی کشاید و نظامی متعلق بمعنی دوم است وجا دارد کہ مشتاق سند دیگر باشیم و (باب قصاب) کہ در ملحقات این می آید من وجہ متعلق باین معنی یافتہ می شود (اردو) باب بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ نوع ۔ قسم ۔

(۶) باب ۔ بقول انند بلغت ژند و پاژند کنایہ از آتش است کہ آتش پرستان از روے تعظیم آتش را مکرم ترین ہمہ اشیا پندارند و لہذا بنام پدر موسوم سازند و برائے این معنی از حکیم سنائی سند آوردہ (ب ۵) ہردو را در جہان عشق طلب ٭ پارسی باب دان و تازی اب ٭ مؤلف عرض کند کہ سند پیش کردۂ صاحب انند

متعلق بمعنی سوم است اگر سند این بمعنی آتش پیش شود توانیم قیاس کرد کہ مجاز معنی سوم باشد بر سبیل استعارہ۔ ما ایمعنی را در فرہنگ دساتیر و سفرنگ نیافتیم (اردو) دیکھو آتش کے پہلے معنے

(۷) باب۔ صاحب شمس نذیل بابا فرماید کہ متاخرین عجم بابا بمعنی بزرگ و سرآمدہ در کارے نیز گویند و باب بحذف الف نیز درین لغت است دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش غیر از معنی سوم بابا نباشد شاق سند باشیم (اردو) دیکھو بابا کے تیسرے معنے۔

(۸) باب۔ بقول صاحب محیط المحیط در زبان عربی بمعنی حصّہ کلام کہ بر مسائل دلالت کند کہ آن مسائل از جنس واحد باشد **مؤلف** گوید کہ فارسیان بہمین معنی استعمال این کنند چنانکہ ظہوری فرماید و برائے این لفظے خاص در فارسی زبان از منظر ما نگذشت (۵) از عشق میپرس صد کتاب است ؎ ہر فصلے از ان ہزار باب است ؎ (اردو) باب۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ کتاب کا حصّہ۔ فصل۔ عنوان۔ (مذکر)

**بابا** بقول برہان و ناصری و انند و رشیدی و سراج بثالث بالف کشیدہ (۱) پدر را گویند (شیخ اوحدی ۵) پسرے با پدر بزاری گفت ؎ کہ مرا یار شو بہ ہمسر و جفت گفت بابا زنا کن و زن نہ ؎ پند گیر از خلائق از من نہ ؎ صاحب سواء السبیل گوید کہ لغت لاطینی است بمعنی پدر و بقول صاحب کنز لغت ترکی است **مؤلف** عرض کند کہ بہ انگلیسی زبان پاپا بہ ہردو پاے فارسی مرادف بابا بمعنی پدر است (اردو) بابا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی و ہندی۔ اسم مذکر۔ باپ۔ پتا۔ پدر۔ والد۔

(۲) بابا۔ بقول برہان و جامع جَد را گویند کہ پدرِ پدر و پدرِ مادر باشد۔ صاحب سراج بحوالۂ برہان ذکر این کردہ فرماید کہ ظاہرا مجاز معنی اول باشد۔ صاحب مؤ... ہمزبان برہان۔ مؤلف عرض کند کہ بعضے از معاصرین عجم گویند کہ براے پدر در فارسی قدیم (باب) مخصوص بود و (بابا) براے جد مخصوص بزیادت الف و آنچہ پدر را (بابا) گویند بمجاز است و آنچہ پدر را ہم بابا گویند نیز مجاز باشد چنانکہ بمعنی اوّل گذ... اندرین صورت بابا بمعنی جد اصل باشد و معنی اوّل مجاز آن۔ (اردو) دادا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ باپ کا باپ۔ پدرِ پدر۔ جد۔ نانا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ماں کا باپ۔ نیا۔ پدر مادر۔ فقرۂ آصفیہ "کھائینگے نانا کی روٹی کہلا... دادا کے پوتے" صاحب آصفیہ نے لفظ بابا پر بھی دادا کا ذکر فرمایا ہے۔ یعنے بابا اردو مین دادا کے معنون مین مستعمل ہے۔

(۳) بابا۔ بقول برہان و جامع سرگروہ و ریش سفید۔ طائفۂ قلندران۔ صاحب ... فرماید کہ متاخرین عجم بابا بمعنی بزرگ و سرآمد درکارے را نیز گویند۔ صاحب سراج بحوالۂ برہان ذکر این کردہ فرماید کہ ظاہرا این ہم مجاز معنی اول باشد۔ صاحب نامہ فرماید کہ این لفظ را بر پیران کامل اطلاق کنند کہ بمنزلۂ پدر باشند چنانکہ (بابا افضل ...) (بابا طاہر ہمدانی) و امثال ایشان چنانکہ اتراک آتا گویند مانند (زنگی آتا) و (ادون آتا) کہ دو نفر از مشائخ خوارزم بودہ و قبر ایشان زیارتگاہ است و مردم اولاد خود را بنام ... نذر کنند و مبارک دانند و آتا نیاز خوانند و در بلاد روم پیران و مرشدان خود ر...

بودہ گویند و ہر کس را کہ در کارے بزرگ باشد تعظیمًا بابا خوانند (انتہیٰ) صاحب مؤید
فرماید کہ سرگروہ و ریش سفید قلندران را (ریش بابا) گویند صاحبان شمس و اہندو
ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ ہمبرین طریق در انگلیسی زبان ہم فادر
کہ بمعنی پدر است براے پیشوایان مذہب مستعمل و بخیال ما لفظ بابا بدین معنی ترجمۂ جدّ باشد
تعظیمًا (اردو) بابا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ درویش۔ فقیر۔ قلندر۔
مہنت۔ مہنتون کا سردار۔ مؤلّف عرض کرتا ہے کہ دکن مین (بابا شرف الدین
قدس سرہٗ) گزرے ہین جن کے نام کے ساتھ لفظ بابا انھین معنون مین ہے اور
ہماری اس تحقیق کے لحاظ سے جو معنی دوم پر گزری بابا اس موقع پر دادا کے معنون مین ہے تعظیمًا
(۱۵۸۲) (۴) بابا بہ تحقیق ما بمعنی اے پسر مستعمل کہ پدر بہ محبّت خطاب بہ پسر کند و اندرین صورت
باب مجازًا بمعنی پسر باشد و الف ندا در آخرش۔ چنانکہ پدر بہ پسر گوید "بابا این کار
مکن کہ خوب نیست" معاصرین عجم تصدیق این استعمال کنند و بخیال ما بابا در کلام شیخ اوحدی
کہ بر معنی اول گذشت بہ ہمین معنی باشد یعنے اے بابا و آنانکہ دران شعر بابا را فاعل
گرفتہ لبند معنی اول آوردہ اند بخیال ما از ذوق محاورہ کار نگرفتہ اند و این انتہاے
محبّت پدر است کہ پسر خود را پدر می خواند و ہمچنین است در ہندی۔ (اردو) بیٹا۔
جیسے "بیٹا یہ کام خوفناک ہے اس سے بچو" صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر کیا ہے بمعنی لڑکا
۔ پسر۔ پوت۔ پتر۔ دکن مین ایسے مواقع پر باپ یا مان اپنے بیٹے سے کہتے ہین "باوا یہ کام
مت کرو" یہان لفظ باوا بیٹے کے معنے مین مستعمل ہے۔ صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے کہ

بابا انگریزی مین شیرخوار بچے کو کہتے ہین -

**بابا باش** مقولہ - بقول شمس یعنے استاد باش دیگرے کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ خلاف قیاس نیست (۱) معنی لفظی این (جان پدر باش اینجا) یعنے از اینجا مرو (۲) و معنی دیگر (جان پدر بشنو) حیف است کہ صاحب شمس ذکر معنی دوم نکرد و محاورۂ فارسی زیادہ تر مؤید معنی دوم است نہ اول - (اردو) (۱) کہڑا رہ - (۲) سن بیٹا - باواسنو - یہہ مقولہ ہے مان باپ کا اپنے بیٹے کے لئے بکمال محبت کی حالت مین -

**بابا خمس** اصطلاح - بقول غیاث وانند بجاے معجمہ نام مسخرہ است و ہیچ تصریح حلیہ نکرد **مؤلف** گوید کہ شک نیست کہ وجہ تسمیہ متعلق بحکایتی باشد کہ چرا این را بدین لقب ملقب کردند - مخفی مباد کہ ہمین مسخرہ روز پنجم آب می خورد و بدین لقب ملقب شد - خمس بالفتح بعربی زبان دشتی است کہ آبش چنان دور بود کہ آب یافتن ستوران روز چہارم باشد سواے روزے کہ دران آب نوشیدہ اند و ہم او بر لفظ خمس فرماید کہ نام مردے بود در یمن وجا دارد کہ ہم اورا بابا خمس می گفتند بای حال حقیقت تسمیہ این معلوم نشد - مرکب اضافی است - بہ فک اضافت - و بابا درینجا بمعنی اول یا سوم ش (اردو) فارسی مین بابا خمس ایک مسخرہ کا نام ہے -

**بابا خندان** اصطلاح - بقول بحر نام کوہی است درحوالی یزد صاحب چراغ فرماید کہ نام کوہی است درحوالی ہوز کہ آن نیز درحوالی یزد است - بہار گوید کہ بجاے معجمہ نام کوہے در یزد درحوالی کوہ تنور - صاحب انند ہمزبان بہار **مؤلف** گوید کہ گل و لالہ بر کوہ بسیار باشد و ہر کہ بالاے کوہ رسید بکمال خوشدل شود پس نظر بر فضاے او و تعجب

سیرش باباخندان نامش نہادہ باشند و باآنجا در
بلحاظ بزرگی کوہ متعلق بمعنی سوم‌ش باشد کہ بجایش
گذشت۔ محسن تاثیر در تعریف یزد فرماید (۵)
از لالہ وگل چو طفل بے غم ¶ باباخندان ہمیشہ
خرّم ¶ (اردو) باباخندان فارسی مین ایک
پہاڑ کا نام جو یزد کے اطراف مین واقع ہے۔

**بابادم** اصطلاح ۔ بقول ہفت بفتح اول
والف کشیدہ و مُوحّدۂ تحتانی بالف کشیدہ
ودال مہملہ زدہ وفتح دال ابجد ومیم زدہ یعنی
باغرور وتکبّر دیگر کسے از محقّقین فارسی ذکر
این نکرد وصاحبان مؤیّد وانند واو عطف
درمیان باد و دَم آوردہ اند ومعنیٰ باضافہ
ہفت متفق مؤلف گوید کہ باد درینجا بمعنی
ہفدہم خود است کہ بجایش مذکور شد ومعنی
لفظی این باد و دم دارندہ وکنایہ از مغرور
ومتکبّر (اردو) مغرور۔ متکبر۔

**باپادشاہ دست زدن** مصدر
اصطلاحی ۔ بقول جہانگیری کہ در خاتمۂ کتاب
بذیل اصطلاحات واستعارات وکنایات
آوردہ (۱) کنایہ از برابری کردن با پادشاہ باشد
وفرماید کہ آن را (دست با بادشہ زدن)
نیز خوانند ۔ صاحب شمس (با بادشہ دست زدن)
نوشتہ فرماید یعنی برابری با بادشہ کردن صاحب
برہان این را با (پادشاہ دست زدن)
بباے فارسی آوردہ فرماید کہ کنایہ از برابری
با پادشاہ کردن باشد در ہمہ چیز مؤلف
عرض کند کہ (دست زدن باکسے) بمعنی برابری
کردن با وے ۔ بجایش می آید واین مصدر
خاص متعلق بدوست وتخصیص بادشاہ درینجا
ہیچ است ودر غلط انداز ۔ صاحب مؤیّد
بذکر ماضی این (با بادشہ دست زد) گوید کہ
(۲) بعدل وداد و در عمارت ملک کوشید ۔
حیف است کہ سندے پیش نکرد وصاحب
شمس درینجا فرقے نازک در معنی اول ودوم

پیدا کردہ فرماید کہ بمدّ الف معنی دوم پیدا شود وبغیر مد معنی اول۔ مقصودش جز این نباشد کہ براے معنی اول (باپادشاہ دست زدن) خوانیم وبراے معنی دوم (با بادشاہ دست زدن) بہ تحقیق ما در ہر دو فرقے نیست و حقیقت ہمین قدر است کہ معنی اول حقیقی است ومعنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) بادشاہ کے ساتھ برابری کرنا (۲) عدل وداد اور آبادی ملک مین کوشش کرنا

**باباد ودم** اصطلاح۔ بقول مؤید بروزن باجام وجم یعنی با غرور وتکبر وفرماید کہ۔ باد ودم یعنے تکبّر وعُجب وخودستائی وخود نمائی باشد صاحب انند ہمزبان مؤید صاحب ہفت این را بدون واو عطف بابادم آوردہ کہ گذشت۔ عیبے ندارد وحیف است کہ سند استعمال پیش نشد وبیان حقیقت ہمدر آنجا مذکور (اردو) دیکھو بابادم۔

**بابارى** بقول برہان بارائے قرشت بروزن ناہاری بلغت یونانی فلفل سیاہ را گویند کہ در آتش وطعام کنند واگر زن بعد از مجامعت بخود برگیرد ہرگز آبستن نگردد صاحبان انند وہفت ہمزبان برہان۔ صاحب محیط بر بابارى فرماید کہ اسمیست یونانی است وبفارسی فلفل سیاہ۔ وہم او بر فلفل فرماید کہ بکسر دو فا وسکون دو لام وبضم ہر دو فا نیز آمدہ معرب پلپل فارسی است وبیونانی بابارى وبسریانی پلپلے وبیونانی فاماری وفاقورقی وآرنیفس نیز وبترکی استراود ودر انگریزی بلاک پیپر وبہندی گول مرچ یعنے فلفل گرد نامند بالجملہ فلفل ثمر ہندی است کہ در بعض بلاد ہند وبنگالہ وجزائر ملک دکن بہم میرسد وگویند فلفل۔ تری وبستانی می باشد بری آن قوی تر

از بستانی و بہترین آن تند طعم و تیز بوے و حدت پوست آن کمتر از مغز آنست
نوع سیاہ آن گرم و خشک در سوم و شیخ الرئیس گفتہ گرم و خشک در سوم تا چہارم
یعنی در آخر سوم - بالجملہ بقول شیخ دران جذب و تحلیل و جلاست و آن مستاصل بلغم
لزج و از ادویہ سکنہ اوجاع باردہ و مسخن عصب و عضلات و آن موافق صحیح مزاجانست
و منافع بے شمار دارد (اردو) کالی مرچ - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مؤنث
گول مرچ - سیاہ مرچ - فلفل گرد -

**باباسخی** اصطلاح - بقول ہفت بہر دو مؤحدہ تحتانی فع بہر دو الف کشیدہ و فتح سین بعضعف وکسر خاے منقوطہ بمثناۃ تحتانی رسیدہ (۱) نوعے از خربزہ است و با فتح سین مہملہ (۲) نام جزیرہ بدین آمدہ کہ در انجا کان زر ونقرہ می باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ معنی اول متعلق است بلغت (باباشیخی) کہ بشین معجمہ و تحتانی ساکن می آید و تسامح اہل لغت است کہ این معنی را متعلق بہ (باباسخی) کردند اگر سند استعمال معنی دوم بدست آید توانیم عرض کرد کہ فارسیان این جزیرہ را نظر بر معادن او بدین نام موسوم کردند کہ این جزیرہ بزر و نقرہ سخاوت می کند (اردو) (۱) دیکھو باباشیخی (۲) ایک جزیرہ کا نام جہان سونے اور چاندی کی کانیں ہیں

**باباشیخی** اصطلاح - بقول سروری نام یکے از اقسام خربزہ باشد و فرماید کہ مثالش در الف مع الباء براے لغت آبدالی مرقوم شد - صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ فرماید کہ بفتح شین معجمہ و سکون تحتانی وکسرہ خاے معجمہ لغت عربی است بمعنی نوعے از تر مؤلف عرض کند کہ آنچہ صاحب انند

این را لغت عربی گفتہ غیر از غلطی نساخ نباشد کہ بجاے (ف) (ع) نوشتہ بخیال ما وجہ تسمیہ این جز این نباشد کہ فارسیان نظر بر بزرگی این میوہ باباشیخی نامش نہادند۔ از قبیل (باباخندان) کہ نام کو ہے گذشت وبقول منتہی الارب شیخ درعربی زبان نام درختے ہم آمدہ وجا دارد کہ در وجہ تسمیہ این آنرا ہم دخلی باشد وتحتانی آخرہ براے نسبت ونزد معاصرین عجم این بطیخ ہندی است کہ تربز نام دارد چنانکہ صاحب انند نوشتہ صاحب سروری این را قسمے از خربزہ گفتہ درست است کہ فارسیان تربز را ہم قسمے از خربزہ میدانند چنانکہ صاحب محیط صراحت کردہ باتی حال تربز را باباشیخی نام کردن قطع نظر از بزرگی وکلانی این میوہ نظر بر خطوط سیاہش ہم درست است کہ بالاے پوست می باشد صاحب محیط بر ہندوانہ فرماید کہ بکسر ہا وسکون نون وضم دال مہملہ وفتح واو والف ونون وہا اسم فارسی معروف وبیاے تحتانی عوض واو (ہندیانہ) نیز گویند وبترکی قاربوزہ وبعربی بطیخ ہندی وبطیخ رقی وشامی وبطیخ اخضر وبطیخ نبطی وبطیخ شرقی واہل مکہ معظمہ جبجب ولاع وابوق وابوقہ نیز نامند وبہ فارسی خربزہ ہندی وخیار کدو وتربزو بہندی تربوز وکلنیدہ خوانند۔ وآن از فواکہ معروفہ در اکثر بلاد می شود وانواع می باشد وبہترین آن رسیدۂ شیرین وشاداب وبے ریشۂ آنست وتخم آن سیاہ یا سرخ یا ابلق۔ سرد وتر در دوم وگویند سرد در اول دوم وتر در آخر آن ومسکن حدت صفرا وخون وتشنگی ومدر بول۔ قوی الترطیب ومنافع بسیار دارد (اردو) تربوز بقول آصفیہ۔ اردو۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا پھل جس کے اندر سے میٹھا اور سرخ گودا

نکلتا ہے۔ مزاجاً پہلے دوسرے اور آخر درجہ میں سرد ہے۔

**باباکپور** بقول اننداجوالۂ غیاث بفتح کاف تازی وضمّ باے پارسی لغت فارسی است وآن نام شخصے ست کہ فقیر بنگ نوش بود صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این ہیچ معلوم نشد (اردو) باباکپور ایک فقیر کا نام ہے جو بنگ پیتا تھا۔

**باب السّما** اصطلاح۔ بقول بحر کہکشان را گویند صاحب غیاث ہم بحوالۂ لطائف ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ کہکشان بقول برہان بروزن مہوشان مخفف کاہ کشان است وآن سفیدی باشد کہ شبہا بطریق راہ در آسمان نماید وآن از بسیاری ستارہاے کوچک نزدیک بہم است وعربان مجرّہ می گویند (انتہی) پس کہکشان را باب السّما از آن گویند کہ شکل راہے دارد ومجازاً آن را دروازۂ آسمان قرار دادہ اند وبقول صاحب انند ہمین نام در عربی زبان است وبخیال ما فارسیان استعمالش کردہ اند وبقاعدۂ خود الف ولام را حذف نکردند (اردو) کہکشان (اسم مؤنث) دیکھو اژدہاے فلک

**بابال وپر آمدنِ مرغ** مصدر اصطلاحی بمعنی بال وپر پیدا کردن وپریدن وپرواز کردن مرغ باشد چنانکہ عرفی در تعریف کشمیر گوید (ع) ہر سوختہ جانے کہ بکشمیر درآید گر مرغ کباب است کہ بابال وپر آید یعنے ہر محزون وغمگین کہ بملک کشمیر آید اگر مرغ بریان ہم باشد بسبب تاثیر خوش آب وہواے کشمیر بال وپر پیدا کند وبہ پرواز درآید۔ انتہاے مبالغۂ شاعریست دیگر ہیچ (اردو) پرندے کا بال وپر پیدا کرنا۔ اُڑنا۔ پرواز کرنا۔

**بابالون بہوا رفتن** مصدر اصطلاحی۔

بواسطۂ سفینۂ ہوائی پرواز کردن۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ فرماید کہ (بالون زیادہ ہوا رفتہ است) یعنے در بالون نشستہ بہوا رفتہ پرواز کردہ است مؤلف گوید کہ معاصرین عجم بالون آلہ را نام نہادہ اند کہ از اختراعات زمانۂ حال است کہ در آن نشستہ بہوا پرواز کنند پس با در اینجا بمعنی ہم اوست کہ بجایش گذشت وتحقیقش بجاے خودش می آید بہ تحقیق ما بالون مفرس است کہ معاصرین عجم از لغت جرمنی (بلون) بہ تبدیل تحتانی با الف گرفتہ اند (اردو) غبارے مین بیٹھکر اڑنا۔ پرواز کرنا۔

**باباے شیخی** اصطلاح۔ بقول مؤید نام جزیرۂ باشد و بدین آمدہ کہ در آنجا کان زر وجواہر است مؤلف عرض کند کہ ماحقیقت این بر (باباشیخی) عرض کردہ ایم جز این نیست کہ در اینجا تحتانی اول بعد لفظ بابا ست وزائد باشد و (باباشیخی) سہو کتابت مختلف این۔ نسبت معنی بیان کردہ صاحب مؤید بعرض می شود کہ تسامح اوست کہ معنی (باباشیخی) را کہ بیت بجملہ بجایش گذشت در اینجا ذکر کرد (اردو) دیکھو باباشیخی۔

**باباے کوہی** اصطلاح۔ بقول مؤید نام مردے است کہ بسیار صالح ونکوکار بود۔ صاحبان ہفت وشمس ہمزبان او مؤلف عرض کند کہ ہیچ نکشود کہ بابا کوہی کجا بود و در کدام زمان بحیال ماترک این بر اجمال رضایت تعلق داشت وجہ تسمیۂ این ظاہر این نباشد کہ در کوہے بسر می برد۔ تحتانی دوم برای نسبت باشد۔ تحتانی اول خلاف محاورۂ عجم می نماید (اردو) باباے کوہی ایک شخص کا نام ہے جو نہایت صالح اور نیک بخت تھا۔

**بابائی** بقول خان آرزو در چراغ بہ ہمزہ و

با رموحدہ دعوی کمال وخودنمائی را گویند بہار
ہم ذکر این کردہ وصاحب انند گوید کہ بکسر ہمزہ
لغت فارسی است بمعنی دعوی خودنمائی د
کمال نمودن (محسن تاثیر ؎) بسکہ موزونی
سبا بائی مستحکم داردت ؛ از مضامین خوش بابا
فتنائی خودستری ؛ (محمد سعید اشرف ؎)
مباش ایمن ز انداز حریف پر فن شیطان ؛
کہ آدم زدی دستش خورد باآن قدر
دابائی ؛ **مؤلف** عرض کند کہ از
ہردو سند بالا ومعنی لفظی این می کشاید
کہ بمعنی برتری وبزرگی باشد وبس (اردو)
بزرگی ۔ مؤنث ۔

**بابت** بقول بہار وانند وغیاث (۱) بمعنی لائق وسزاوار (میرخسرو ؎)
ناخن از انگشت چو برتر شود ؛ بابت انداختن سر شود ؛ (وجمال الدین عبدالرزاق گوید
؎) تخت نباز دہمی وبابت ایلست ؛ تاج بخند دہمی ولائق آنست ؛ (اوحدالدین
انوری ؎) فرزانگہ بابت گاہ است وبالش است ؛ آزادۂ کہ درخور صدر است
ومسند است ؛ صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ بمعنی درخور ولائق باشد وبحوالۂ
قاموس گوید کہ ہذا بابتہ ای یصلح لہ ۔ صاحب محیط المحیط ہم ذکر این کردہ ''ولیس
ہذا من بابتی اے لایصلح لی'' فارسیان استعمال این کردہ اند (اردو) دیکھو بابت کے پہلے معنے
(۲) بابت ۔ بقول بہار وانند باصطلاح اہل دفاتر افادۂ معنی منسوب کند چنانکہ ''فلان
اسپ یا فلان خواجہ سرا بابت فلانی است'' **مؤلف** عرض کند کہ سند بہار مال
اوست وبخیال ما درست استعمال نکرد فارسیان گویند ''این رقم متعلق بفلان
بابت است'' یعنے تعلق دارد بفلان حساب ومد وامثال آن (اردو) بابت

بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ حساب ۔ مد ۔

(۳) بابت ۔ بقول غیاث بحوالۂ بہار عجم بمعنی لائق و سزاواری و فرماید کہ این مصدر جعلی است صاحب انند ہمزبان او ۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ ما در بہار عجم این معنی را نیافتیم و نمیدانیم کہ صاحب غیاث از کجا این معنی پیدا کرد و مصدر جعلی نام نہاد مجرد بیانش کہ خلاف قیاس ہم باشد اعتبار را نشاید (اردو) قابلیت لیاقت

**بابتی** بقول رہنما کہ بحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار آوردہ وزیر علوم را گویند بہار آ بذیل بابت فرماید کہ بمعنی حسابی است چنانکہ گویند "این ہم بابتی است" یعنی این ہم حسابی است مؤلف گوید کہ معاصرین عجم با بہار اختلاف دارند (اردو) وزیر علوم جسکو حیدرآباد مین معین المہام تعلیمات کہتے ہین

**باید اندیشہ ہم نکوئی کن**
**دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ**

مقولہ جناب گلدستہ ذکر این کردہ و از بیان معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ این شعر مال سعدی است و معنیش ظاہر فارسیان این را بطور موعظت و پند استعمال کنند مصرع ثانی حکم مثل دارد و بجاے خویش می آید و درینجا بطور تمثیل مصرع اول است (اردو) "دشمن سے بھی بھلائی کرو" "احسان دشمن کو دوست بناتا ہے" "دشمن جان بندۂ احسان" یہہ تینون جملے دکن مین مستعمل ہین ۔

**بابر** بقول غیاث بضم باے موحدہ دوم نام پادشاہے کہ جد اکبر بود و بچہار واسطہ نبیرۂ شاہ تیمور صاحب قران باشد ۔ صاحب انند ہم بحوالۂ غیاث ذکر این کردہ نسبت اعراب فرماید کہ بفتح موحدہ و سکون راے مہملہ باشد ۔ مؤلف عرض کند کہ

مغرس می نماید و وجه تسمیهٔ این معلوم نشد و جا دارد که ببر را فارسیان بابر کرده باشند بزیادت الف همچون مهار را ماهار و ببر در عربی قسمیست از شیر و ببور جمع آن (کذا فی المنتخب) پس جا دارد که نظر بر معنی حقیقی آن جدّ اکبر را بابر نام باشد و معاصرین ترک گویند که اسم ترکی زبان است و از وجه تسمیه ساکت۔ (اردو) بابر۔ بقول آصفیہ بضم باے ثانی خاندان مغلیہ کے ایک بادشاہ کا نام جو شاہ جلال الدین محمد اکبر کا دادا تھا۔

**بابرگِ گندنا بستن** | مصدر اصطلاحی

بقول بہار که بحوالهٔ ملحقات آورده کنایه از سست بستن۔ صاحب انند هم بانش مؤلف عرض کند که گندنا معروف است که ذکرش بر آخر بیط گذشت و ظاهر است که اگر کسے چیزی را ببرگ گندنا بندد البته محکم نمی ماند لهذا فارسیان از سست بستن کنایه کنند۔ حیف است که سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و با در اینجا بمعنی پانزدهم اوست که بجایش گذشت (اردو) ڈھیلا باندھنا۔ کس کر نہ باندھنا۔

**با بر و فراخی** | اصطلاح۔ بقول شمس یعنے

باخوشی و تازه روئی صاحب هفت فرماید اسے بخوشی باطن و تازه روئی مؤلف عرض کند که موحّده در اینجا بمعنی اول است که بجایش گذشت و (ابر و فراخی) بجایش مذکور شد فارسیان گویند که "او این کار را بابر و فراخی میکند" (اردو) خوشی سے۔ کشادہ پیشانی سے۔

**بابزن** | اصطلاح۔ بقول برهان و رشیدی و مؤید و ناصری و جامع و بحر و سراج و بهار بر وزن بادزن

سیخ کباب را گویند مطلقاً خواه آهنی باشد خواه چوبی۔ صاحب جهانگیری فرماید که آن را بتازی سفّود خوانند۔ صاحب سروری گوید که آن را چلوچوب و جلوچوب- اول بجیم فارسی و ثانی بجیم تازی نیز گویند۔ (حکیم سنائی ه) شاد باش اے عندلیبی کز پیے وصفت همی با مرغ بریان

طوطی گویا شود بر بابزن ﴿ (حکیم خاقانی ؒ) چو در بیشۂ روزگار آتش افتد ﴿ چومن مرغی از باب زن در نماند ﴿ (استاد معزی ؒ) معلق است وگرفتار و عاجز و گردان ﴿ دل عدوست زبس کاندرو فریب و فن است ﴿ گہے چو مرغ ہوا و گہے چو مرغ بدام ﴿ گہے چو مرغ قفس گہ چو مرغ بابزن است ﴿ (حکیم زلالی خوانساری ؒ) مرغ کباب خواند اگر آفتاب را ﴿ دستان زنان بشاخچۂ باب زن رسد ﴿ (میرزا صائب ؒ) چون پر و بال واکند چنگل شاہباز تو ﴿ از سر شاخ باب زن مرغ کباب می پرد ﴿ **مؤلف** گوید کہ مخفف (آب زن) است اسم مفعول ترکیبی بائے موحدہ بمعنی بست و کمش کہ بجائے خود ش گذشت۔ معنی این در آب زدہ فارسیان سیخ کباب را بار بار در آب زنند و غوطہ دہند تا گرمی سیخ آہنین دست را از بیان نکند و سیخ چوبین نسوزد۔ و جا دارد کہ (کباب زن) اصل این باشد (**اردو**) کباب کی سیخ خواہ وہ لوہے کی ہو یا لکڑی کی۔ صاحب آصفیہ نے سیخ کا ذکر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ سلاخ۔ لوہے کی وہ گول اور لمبی سینک جس پر کباب لگاتے ہین۔ کباب زن۔

## بابِ سعادت

اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی درِ دولت یعنے بارگاہ سلاطین باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است بہر دو لغت عربی و باب در اینجا بمعنی در باشد بمعنی حقیقی این درِ سعادت و کنایہ از بارگاہ سلاطین (**اردو**) بادشاہون کی بارگاہ۔

## بابِ سنجاب

(اصطلاح) بقول ضمیمۂ برہان گیاہے است آفتاب پرست و آنرا بعربی

خبازی و شکاعی خوانند۔ صاحب شمس گوید
کہ بتازی خبازہ و بہندی بہل نام است۔ صاحب
محیط بر آفتاب پرست ذکر این نکردہ بر
خبازی فرماید کہ بضم اول و فتح بائے مشدد
و الف و کسر زائے معجمہ ویائے تحتانی بفارسی
نان کلاغ و قولہ و پنیرک و خوبر گویند و بہ
ہندی چگیرو پاپڑا و بترکی ایمکاجی و در
مازندران گیاہ آنرا انجیلک و بشیرازی
خطمی کوچک نامند و بقول شیخ نوعے از
ملوخیاست کہ آنرا ملوکیا نیز نام است
سرد و تر در اول و گویند در دوم معتدل الہضم
و ملین طبع و منضج و مفتح سدد جگر و مدر بول
و زیادہ کنندۂ شیر و منافع بسیار دارد مؤلف
عرض کند کہ (باب سنجاب) ہم لغت فارسی
زبانست و جا دارد کہ اصل این (آب سنجاب)
بہ ممدودہ باشد و سنجاب نام ولایتی است
و جا دارد کہ این گیاہ ہم در انجا می روید
معدین نام موسوم شدہ باشد (اردو) صاحب
آصفیہ اور جامع الادویہ نے چگیرا اور پاپڑا
کو ترک فرمایا ہے لیکن جامع الادویہ نے
خبازی کا ذکر کیا ہے۔ نان کلاغ۔ ایک گھانس
ہے خطمی کے مشابہ۔ سرد تر۔ طبیعت کو نرم
کرتی ہے۔ سدد جگر کو کھولتی ہے۔

(۲۷۵۱) **باب شدن** استعمال۔ بمعنی حصۂ کلام
قرار یافتن از جنس واحد و این متعلق بمعنی
ہشتم باب باشد کہ گذشت چنانکہ ظہوری
گوید (ع) فریب مشتری از باب اضطراب
خرد ؛ کجاست جنس کساد و فاکہ باب شدہ
(اردو) باب قرار پانا۔ یعنے کسی کتاب
کی فصل کا ذیلی باب ہونا۔

**باب عالی** اصطلاح بقول رہنما کہ بحوالہ
سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار آوردہ دربار
وزیر اعظم سلطنت عثمانیہ را گویند صاحب
بول چال ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ

مُرکّب توصیفی است بہر دو لغت عربی۔ و باب
درینجا بمعنی درِ و آستان بلند داستعارہ باشد
از دولت عالیۂ عثمانیہ و استعمال این مُرکّب
بہمین معنی درمی ورۂ حال عرب ہم یافتہ
می شود عجب است از صاحب رہنما کہ دربار
وزیر اعظم سلطنت عثمانیہ نوشت (اردو)
سلطنت عثمانیہ۔ مؤنث۔

**باب عسکریہ** اصطلاح۔ بقول رہنما و
بول چال بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار
آوردہ دربار وزیر جنگ سلطنت عثمانیہ
را گویند **مؤلف** گوید کہ مُرکّب توصیفی۔
صیغۂ جنگ دولت عثمانیہ را نام است
و باب در اینجا بمعنی ہشتمش کہ گذشت۔
طرز بیان معنی محققین بالا درست نباشد
(اردو) سلطنت عثمانیہ کا صیغۂ جنگ مذکر۔

**باب قصّاب** اصطلاح۔ بقول بحر
فنی است از کشتی و آن یکبارگی بزور کلّہ
وگردن حریف را کج کردہ بر زمین زدن است
صاحب غیاث گوید داوی است از کشتی و آن
یکبارگی بزور کلّہ وگردن حریف را کج کردہ
بر زمین زدن باشد چنانکہ قصّاب چہارپا
را بر زمین می زند صاحب انند ہمزبان غیاث
**مؤلف** گوید کہ مُرکّب اضافی است
و باب در اینجا بمعنی پنجم اوست یا چارم
سند این بر (باب قصّاب شکن) می آید
(اردو) باب قصّاب فارسی مین کشتی
کے ایک داو کا نام ہے جس مین حریف کے
کلہ اور گردن کو زور سے مروڑ کر زمین
پر دے مارتے ہین۔

**باب قصّاب شکن** اصطلاح۔ بقول
بحر مرادف باب قصّاب کہ گذشت خان آرزو
در چراغ فرماید کہ فنّے است از کشتی و از
میر نجات سند آرد (ع) مدعی گرچہ کہ آزار
دارد مراقی دارد با باب قصّاب شکن گردن چاقی

و فرماید کہ می تواند کہ (قصاب شکن) نام فنی بود
و لفظ باب بمعنی در خور و لائق باشد و این بہتر
می نماید واللہ اعلم (انتہی کلامہ) **مؤلف**
عرض کند کہ شاعر گوید کہ مدعی با وجودیکہ از
آزار مراقی بسیار راست ولیکن گردن چاقی
دارد کہ (باب قصاب) را می شکند یعنی باب
قصاب بر گردن چاقش کارگر نمی شود پس
(باب قصاب شکن) اسم فاعل ترکیبی است نہ
مرادف (باب قصاب) حیف است از محققین بالا کہ بر معنی
شعر غور نفرمودند (اردو) دیکھو باب قصاب

**بابک** بقول برہان و جامع بر وزن ناوک (۱) بمعنی امین و استوار باشد۔ صاحب
سراج فرماید کہ بعض بمعنی آئین و استوار نیز گفتہ اند۔ صاحبان انند و غیاث بحوالۂ برہان
ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ آنانکہ این را بمعنی آئین آوردہ اند غیر از تصحیف
نیست زیرا کہ آئین را با استوار ہیچ مناسبت نیست و بقول صاحب منتخب آمین بمعنی
امانت دار و قوی و بے ترس شدہ و امین است۔ بالجملہ این مرکب است از اسم
جامد باب و کاف تعظیم بمعنی پدر بزرگ و بمجاز امین را گفتہ اند۔ کہ درجۂ امین بسیار
بلند است (اردو) دیکھو امین۔

(۲) بابک۔ بقول برہان پادشاہ عظیم الشانی کہ اردشیر دختر زادۂ او بود و او را
بدان سبب اردشیر بابکان گفتندے۔ صاحب رشیدی فرماید کہ جد مادری اردشیر
بن ساسان کہ اردشیر بدو نسبت دادہ بابکان گویند و الف و نون برائے نسبت است
و بعض گویند معتبرے بودہ کہ ساسان را بشارت باردشیر دادہ بنا بر خوابی کہ ساسان
یافتہ بود و در کتب تواریخ بتفصیل مذکور است و او پسر را بنا بر التماس معتبر بدو نسبت

دادہ و بعضی گویند نام پدر اردشیر است و قول اوّل اصح باشد بہر تقدیر اردشیر بابکان درست و اردشیر بن بابکان غلط چہ پدرش را نیز بابک نام گفتہ اند نہ بابکان (انتہیٰ) خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ صاحب ناصری فرماید کہ بفتح باے ثانی جد مادری اردشیر بن ساسان است و باین جہت اردشیر را باو نسبت دہند و او پیش از سلطنت اردشیر حکمرانی داشتہ و شہر بابک از بناہاے اوست و ہنوز در حوالی کرمان معمور است و فرماید کہ در زمان خلفاے بنی عباس نیز مردے از عجم خروج کردہ بابک نامش بود و او را بابک خرم دین گفتندے۔ صاحب مؤید بحوالۂ شرفنامہ فرماید کہ نام بادشاہ پارس و بیشتر دخترش را نیز بابک خواندندے۔ صاحب سروری ہم بحوالۂ شرفنامہ ذکر این کردہ فرماید کہ بادشاہ عظیم را گویند و اردشیر را ازان بابکان گویند و بقول صاحب شمس نام پادشاہ پارس کہ او را اردشیر بابک گفتندے **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ این ہمان است کہ بر معنی اول این ذکر کردہ ایم (اردو) بابک۔ ایک عظیم الشان بادشاہ کا نام ہے جو اردشیر بابکان کا نانا تھا۔ (انذکر کرتے)

(۴) بابک۔ بقول برہان و جامع و ناصری و مؤید بمعنی پرورندہ و پدر نیز باشد و تصغیر باب ہم ہست چنانکہ مامک تصغیر مام است و فرماید کہ این تصغیر بجہت تعظیم است۔ صاحب سروری از شیخ شیراز سند آرد (۵) پسر گفتش اے بابک نامجوے ٭ یکے مشکلت می بہ پرسم بگوے ٭ صاحب سراج فرماید کہ بفتح باے موحدہ تصغیر باب بمعنی پدر چنانکہ مامک تصغیر مام و بعضے گویند این تصغیر از جہت تعظیم است و تحقیق آنست کہ براے

ترحم باشد۔ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین است معنی حقیقی بابک یعنے پدر معظم کہ اشارۂ این بر معنی اوّل کردہ ایم وکاف آخر نہ برائے تصغیر است و نہ ترحم بلکہ کاف تعظیم است محققین فارسی ذکر این کردہ اند وصاحب غیاث ہم برہمین لغت ذکر کاف تعظیم و تفخیم کردہ (اردو) پدر معظم۔ عظمت و بزرگی رکھنے والا باپ۔ (مذکر)

(۴) بابک۔ بقول برہان وہفت وجامع نوعی از فیروزہ ہم ہست کہ آن را شہر بابکی می گویند **مؤلف** گوید کہ تسامح محققین بالاست کہ بابک را بمعنی نوعے از فیروزہ آوردہ اند و درحقیقت بابکی بیائے نسبت بمعنی فیروزہ ایست کہ معادن آن در شہر بابک یافتہ می شود صاحب مؤید صراحت کافی کردہ (اردو) ایک مشہور فیروزے کو فارسیون نے بابکی کہا ہے جو معادن شہر بابک مین پیدا ہوتا ہے۔

(۵) بابک۔ بقول جامع نام شہریست صاحب ناصری بذیل معنی دوم ذکر این کردہ کہ شہر بابک از بناہائے جدّ مادری اردشیر بن ساسان است کہ او را بابک میگفتند (اردو) بابک ایک شہر کا نام ہے جو شاہ بابک کا آباد کیا ہوا ہے۔

(۶) بابک۔ بقول ناصری در زمان خلفائے بنی عباس مردی از عجم خروج کردہ بابک نامش بود و او را بابک خرم دین گفتندے از جانب خلیفہ افشین بحرب او مامور شد و او را مغلوب کرد ولقبش خرم دین بودہ کہ این دین را اختراع کردہ۔ صاحب انند نقل بردارش۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد (اردو) بابک ایک شخص کا نام ہے جو خلفائے بنی عباس کے زمانہ مین ایک نئے مذہب کا بانی تھا

اور اوسکو بابک خرّم دین کہتے تھے۔ (مذکر)

(۷) بابک۔ بقول شمس کہ بحوالۂ حل اللغات آوردہ بمعنی شکنجہ کردن باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ بیان بے سروپایش در اہل لغت اظہرمن الشمس اعتبار را نشاید تا آنکہ سند استعمال فارسیان بنظر نیاید۔ (اردو) شکنجہ کرنا۔ بقول آصفیہ۔ دکھہ دینا۔ تکلیف دینا۔ تنگ کرنا۔

(۸) بابک۔ بقول ہفت بمعنی آئین و دستور ہم آمدہ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد وسند استعمال پیش نہ شد معاصرین عجم بر زبان ندارند مؤلف گوید کہ اغلب است کہ تحریف آیین و استوار باشد چنانکہ برمعنی اوّل گذشت کہ آیین صورت آئین گرفتہ است و استوار صورت دستور دیگر ہیچ۔ آنانکہ از تحقیق و ماخذ کار ہی گیرند بدست کاتبین چابکدست در اینچنین مغالطہ مبتلا می شوند (اردو) دیکھو بابک کے پہلے معنے۔

**بابکان** بقول غیاث کہ بحوالۂ رشیدی آوردہ بفتح باے مُوحّدہ دوم وکاف عربی منسوب بہ بابک کہ نام جدّ مادری اردشیر بن ساسان است چون اردشیر از بابک پرورش یافتہ بود باو منسوب شد الف و نون براے نسبت است وبعض گویند کہ بابک نام معبّری کہ ساسان را بشارت تولّد اردشیر دادہ بود لہذا باو نسبت کردند۔ صاحب انند ہمزبان غیاث مؤلف گوید کہ صاحب رشیدی و سروری وسراج وغیرہم بذیل بابک ذکر این کردہ اند چنانکہ تحقیقش بذیل معنی دوم بابک گذشت (اردو) بابکان۔ بمعنی منسوب بہ بابک۔ اردشیر بن ساسان کا لقب۔

**بابکانہ** بقول غیاث کہ بحوالۂ شرح خاقانی

آوردہ بکاف عربی بمعنی دریچہ باشد و فرماید کہ
کاف برائے تصغیر و (انہ) کہ حرف نسبت است
زائد و نیز فرماید کہ در برہان نوشتہ کہ پاگانہ
بیائے فارسی و لام و کاف فارسی بمعنی بام بلند
و دریچہ خانہ باشد (انتہی) دیگر کسے از محققین
فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ حیف
است کہ نسبت حرف سوم صراحت نکرد کہ
موحدہ باشد یا لام در ردیف لغت ہم تصفیہ
این نمی کند اگر سند استعمال بدست آید توانیم
قیاس کرد کہ اصل این (بابک خانہ) بود
کثرت استعمال خائے معجمہ را بہ کاف عربی بدل
کرد و از دو کاف یکی را حذف و معنی لفظی
این کوچک در خانہ و صراحت ماخذ پاگانہ
بجایش مذکور شود (اردو) دیکھو اغرہ
کے تیسرے معنے ۔

**باباک برابلق زند** مقولہ بقول ناندکہ
بحوالہ کشف اللغات آوردہ یعنی زمانہ زجر کند
و محو سازد **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسے
از محققین فارسی ذکر این نکرد و سند استعمال
پیش نشد و محققین اہل زبان ساکت و معاصرین
عجم بر زبان ندارند و موافق قیاس ہم نیست
اعتبار را نشاید (اردو) زمانہ زجر و ملامت
کرتا ہے اور مٹاتا ہے ۔

**بابکی** ذکر این بر معنی چہارم بابک
گذشت (اردو) دیکھو بابک کے
چوتھے معنے ۔

**بابل** بقول برہان بکسر ثالث بر وزن قابل (۱) بلغت یونانی نام ستارۂ مشتری باشد
صاحب سروری بحوالۂ عجائب البلدان فرماید کہ یونانیان مشتری را بابل گویند صاحب مؤید
و شمس ہمزبان سروری ۔ صاحب سراج ہم بذیل (باول) بحوالۂ عجائب البلدان ذکر این
کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مشتری بقول صاحب منتہی الارب نام ستارۂ کہ سعد اکبر است

بہ فلک ششم اہل تنجیم آنرا سعد اکبر دانند و آن را قاضی فلک نیز گویند لبفارسی برجیس و بہندی برسپت نامند خانۂ او قوس و حوت و شرف او در سرطان است فارسیان قدیم استعمال ہمین لغت یونانی کردہ باشند از اینجاست کہ محققین فارسی این را در لغات فارسی جا دادہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو ارفر کے تیسرے معنے ۔

(۲) بابل ۔ بقول برہان و ہفت بعضے مشرق را نیز گویند دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ محققین زبان دان این را بدین معنی ترک کردہ اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند و سند استعمال پیش نشد ۔ مشرق را در فارسی زبان باختر گویند و خاور مغرب را و متقدمین برعکس این استعمال کردہ اند صراحت کامل بر باختر کنیم ان شاء اللہ (اردو) مشرق ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ جائے شرق یعنے روشنی نکلنے کی جگہ ۔ طلوع ہونیکا مقام ۔ سورج نکلنے کی جگہ ۔ پورب ۔ سورج کے اودے ہونے کی جگہ ۔ مغرب کا نقیض ۔ حضرت ناسخ لکھنوی نے اسکو مذکر بھی باندھا ہے (ع) مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجران کا ٭ طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریبان کا ٭

(۳) بابل ۔ بقول برہان بکسر ثالث بر وزن قابل نام شہرے است مشہور در وسط عراق و عراق وسط عالم است پس باین اعتبار بابل مرکز دائرۂ عالم باشد و از مدائن سبعۂ عراق عرب است و در کنار فرات بر جانب شرقی واقع شدہ و از اقلیم سوم باشد و آن را قینان بن انوش بن شیث علیہ السلام بنا نمودہ بود و طہمورث دیوبند پیشدادی تجدید عمارتش کردہ و بعد از آن نمرود و ضحاک علوانی آن را دار الملک خود ساخت

وضحاک در آنجا قلعهٔ ساخته بود و آن را گنگ دژ و بهشت گنگ نام نهاده و بعد از
ضحاک ملوک کنعان آن را دار الملک خود کردند و بعد از آن خراب شد۔ سکندر ذو القرنین
تجدید عمارتش کرد و اکنون باز خراب است و از توابع شهر حلّه است و بر سر تلّے
که قلعهٔ آن شهر بوده چاہے است عمیق گویند ہاروت و ماروت در آن چاه محبوس
اند و بضمّ ثالث ہم آمده است۔ صاحب مؤید فرماید که بکسر سوم و قیل بضمّ سوم نام موضعے
است در میان عراق و عراق وسط عالم است پس باین اعتبار بابل مرکز دائرهٔ
عالم باشد و شراب را بدان نسبت کنند و در بابل چاہیست که ہاروت و ماروت
در آن معذّب اند گویند که اگر کسے بر ہاروت رود و مزاحم می شود ہاروت از آن
چاه جادو و سحر می آموز اند۔ صاحب ناصری فرماید بر وزن قابل شہرے بوده بر
کنار فرات و آن را قینان بن انوش بن شیث بن آدم بنا نهاده بود و تہمورث
دیوبند آباد و معمور داشته چندے نیز دار الملک ضحّاک شده و نیز در آنجا عمارت
کرده کہن دژ و بہشت گنگ نام نهاد و سالہا پس از و دار الملک نمارده و کلدانیان
بوده باز خراب شده و آن را بابَل نیز گفته اند و در آنجا وقتے جامه ہاے ابریشمینه
خوب می بافتند منوچہری گوید (ع) بر آمد آفتاب از کوه بابل ۶ و باول نیز ہمین
معنی است چنانکه زابل و زاول۔ صاحب سروری بحوالهٔ عجائب البلدان فرماید
که بکسر با و بضم نیز خوانده اند میان عراق است و عراق وسط عالم است پس بابل
بمنزلهٔ مرکز باشد دائرهٔ عالم را و بحوالهٔ نزہتہ القلوب آرد که بابل از اقلیم سوم است

و از مدائن سبعهٔ عراق و از توابع شهر حله باشد. صاحب رشیدی با (بادل) ذکر
این کند و فرماید که شهرے قدیم در سواد عراق عرب نزدیک کوفه که پاے تخت نمرود
و سائر جبابره بود و الحال خراب است و چون در کلام عرب فاعل بضم عین نیامده
مکسور می خوانند چنانکه در کلام مجید واقع است و صاحب فرهنگ جهانگیری بادل
غیر بابل پنداشته و خطا کرده و بحوالهٔ سامانی گوید که بادل لغتی است در بابل یا
معربش بابل است و صحیح همین باشد چه لفظ بابل در کلام مجید واقع است و لغت عجمی
بے تعریب در کلام فصحا خاصةً قرآن واقع نشود. خان آرزو در سراج بذیل بادل
فرماید که نام موضعی است که جامهٔ ابریشمی در آنجا بغایت خوب بافند و بذکر قول رشیدی
که مذکور شد فرماید که درین بچند وجه بحث است اول آنکه در اصطلاح شعرا نسیج بادلی
مطلقاً نیست من ادعیٰ فعلیه السند بلکه اگر نام بابل بمیان می آید سحر و جادو گفته می شود دوم
آنکه در کلام مجید عجمیه بدون تعریب نیز آمده چنانکه لفظ آزر و نیز تعریب وقتی حاجت افتد
که حرفے که در زبان عرب نبود در آن لفظ بوده باشد درین صورت ضرورت است
و الا ضرورت نیست پس گاهے تعریب کنند و گاهے نکنند چنانکه لفظ آزر و بحوالهٔ لطائف اللغات
آرد که بضم سوم چاهے است و نام موضعی است میان عراق عجم و عرب و بعضے گویند
نام ولایتے است که آن چاه در آن واقع است و قیل بکسر صحیح است اما بر دو آمده
که هم قافیهٔ مقابل است و هم قافیهٔ بلبل (انتهی کلامه) و ارسته گوید که بکسر سوم شهریست
از عراق و در آنجا چاهے است که هاروت و ماروت در آن معذب اند. قال عز و جل

یا بابل ہاروت و ماروت و بضم سوم نیز اہل لغت نوشتہ اند و شعرا ہم آوردہ (ظہوری ؎) در رو کن کین چشم پیدا می شود ٭ باج خواہ ساحران بابل است ٭ (سلیم ؎) در رہ عشق اے دل از سحر و فسون ایمن مباش ٭ خانۂ پُرمور این صحراست چاہ بابلی ٭ و فرماید کہ بنائے قافیہ ہر دو غزل بر ضمہ است (مولانا مظہر ؎) چو خورشید تابندہ برکوہ بابل ٭ فرد رفت در قعر دریائے بابل ٭ (شیخ شیراز ؎) بدین کمال ندارند حسن در کشمیر ٭ چنین بلیغ ندارند سحر در بابل ٭ بہار گوید کہ در بعض اشعار کہ باگل و مُل و مانند آن قافیہ کردہ اند از عیوب عیر ملقبہ قافیہ است و تواند بود کہ بضم ہم لغتی باشد چنانچہ درین بیت ملا شیدائے ہندی (؎) من بحیرت حرف آن خال و زنخدان چون کنم ٭ ساحرے چون وصف ہاروت و چہ بابل کند ٭ و بذکر ابیات ظہوری و سلیم کہ بالا مذکور شد فرماید و گوید کہ بنائے قافیۂ این غزلہا بر ضمہ است و ہمچنین در غزل علی قلی بیگ علیؔ خراسانی کہ بنائے قافیہ بر گُل و بُلبُل گذاشتہ (؎) خوبان چو ساحر اند ز چشمان پر فسون ٭ صد خط ز دل بجادو بابل کشیدہ اند ٭ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ لغت عربست و بقول منتہی الارب موضعی است در عراق از مضافات شہر حلہ۔ سحر و خمر را بآن نسبت دہند و بر سر تلّے کہ قلعۂ آن شہر بودہ چاہے است عمیق گویند ہاروت و ماروت در آن محبوس اند (اردو) بابل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک پرانے مشہور شہر کا نام جو کوفہ کے قریب فرات کے کنارے پر نمرود بن کوش بن حام بن نوح کا آباد کیا ہوا ہے۔ اصل مین نمرود کا نام بال یا بیل یا بلیس تھا۔ یہہ شہر ہاروت و ماروت دو فرشتون کے قید۔ جادو۔ سکندر

روحی کے مرنے اور دیگر تاریخی واقعات کے سبب زبانزد خلائق ہے۔

(۴۲) بابل۔ بقول شمس در بعضے اشعار بمعنی اعراف کہ میان بہشت و دوزخ است خان آرزو ہم در سراج بذیل بابل ذکر این کردہ دیگرے کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) اعراف۔ بقول امیر۔ عربی۔ اسم مذکر۔ دوزخ اور بہشت کے بیچ مین ایک مقام ہے جہان کے رہنے والے دوزخیون اور جنتیون کو بھی دیکھینگے۔

**باب لاینصرف خواندن** مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ بہار کنایہ از امساک و بخل نمودن است و از شیخ شیراز سند آوردہ (س ۵) ندانستہ از دفتر دین الف ؎ نخواندہ بجز باب لاینصرف ؎ مؤلف گوید کہ در بہار عجم این را نیافتیم ولیکن خیال ما اینست کہ محقق فاضل انصراف را بمعنی خرچ کردن گرفتہ است و از اینجاست کہ از (لاینصرف) معنی امساک و بخل پیدا کردہ و در حقیقت نہ چنین باشد بلکہ انصراف ہم بقولش لغت عرب است بمعنی بازگشتن و مراجعت و دیگر محققین لغت عرب ہم ہمین معنی نوشتہ اند و قرینۂ حکایتی کہ شیخ شیراز این شعر را دران آوردہ متقاضی معنی بازگشتن و مراجعت نکردن است نہ بخل نمودن پس (باب لاینصرف خواندن) کنایہ باشد از ابرام و استادگی و قصد مراجعت نکردن فتأمل (اردو) اڑنا۔ بقول امیر۔ جمنا۔ جگہ سے نہ سرکنا (اسیر ۵) لگا کے سر پہ عبث تیشہ مر گیا فرہاد ؎ یہ منڈچرا در شیرین پہ اڑ گیا ہوتا ؎

**بابل خانہ** اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است (۱) بمعنی لولی خانہ و (۲) خرابات را نیز گویند دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد

مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود کنایہ گیریم۔ صاحب کنز اللغات کہ محقق زبان ترکی است ذکر این کردہ فرماید کہ لغت فارسی است (اردو) (۱) کسبیون کا گھر۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے کسبی کا ذکر فرمایا ہے۔ اردو۔ اسم مؤنث۔ فاحشہ۔ بازاری عورت۔ رنڈی۔ پیشہ کمانیوالی۔ پاتر۔ بیتریا۔ بیسوا۔ قحبہ مالزادی۔ روپیی۔ لولی (۲) شرابخانہ (مذکر)

**بابلی** بقول بہار بابلی و باولی و بولی وہمچنین باولی دادن و بولی دادن (۱) بمعنی سرکردن جانور شکاری بر جانور دیگر (سیفی ع) زبہر بابلی چرغ خویش شاہ این را نگاہدار چو مرغ دلم شود شنقار ٭ صاحب انند بحوالۂ بہار و وارستہ ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ این را در مصطلحات الشعراء وارستہ نیافتیم و درین شعر بابلی بمعنی شکار است و بس۔ صاحب لغات ترکی بر باوَلی نوشتہ کہ در ترکی زبان طیّاری جانور را گویند و صاحب غیاث بر طیّار فرماید کہ در اصطلاح قوشچیان یعنی میر شکاران چون جانور شکاری از گریز بر آمدہ مستعد و آمادۂ پرواز و شکار اندازی می شود گویند کہ این جانور طیّار شد (الخ) پس یائے مصدریست در طیّاری۔ وہم در بابلی۔ پس عجب این نباشد کہ لغت ترکی (باوِلی) را کہ می آید فارسیان بہ تبدیل واو با موحدہ بابلی کردند۔ چنانکہ آو و آب و اورنجن و ابرنجن۔ و بولی مخفف باولی باشد دیگر ہیچ (اردو) طیور کے شکاری جانور کا شکار۔ مذکر۔

(۱۸۷۷)
(۲) بابلی۔ منسوب بہ بابل یعنی کسے کہ بشہر بابل نسبت دارد چون ہاروت بابلی و ماروت بابلی وغیرہ حافظ گوید (ع) ور بایدم شدن سوے ہاروت بابلی ٭ صد گونہ ساحری بکنم

تابیارمت ﴿ (اردو) بابلی۔ بمعنی منسوب ببابل۔ اردو مین کہہ سکتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے۔

**بابلیان** بمعنی اہل بابل است و این جمع بابلی است۔ بزیادت الف و نون جمع و استعارہ از چشمان یار (ظہوری ؏) بود است رواج علی بابلیان را ﴿ جادوے ترا تا سر نیرنگ نبود است ﴿ (ولہ ؏) ز سحر بابلیان ماندہ نسخہاے سقیم ﴿ ز نرگس تو صحیح کتاب نیرنگ است (ولہ ؏) سحر از بابلیان تو ظہوری آموخت ﴿ شوق فتراک عنان کش شدو نخچیر شدیم ﴿ (اردو) بابل کے رہنے والے۔ معشوق کی آنکھین۔ (۱۵۸۸)

**بابندن** بقول صاحب ضمیمۂ برہان بروزن آگندن بمعنی بخشیدن باشد۔ صاحب بحر ذکر این فرماید کہ سالم التصریف کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ صاحب بحر عجم صراحت حرف سوم نکرد و سلسلۂ تردیفش اگرچہ مستحکم است ولیکن غلطی کتابت را ظاہر نمی کند بخیال ما این ہمان باتندن است کہ ہمین معنی بہ فوقانی سوم می آید و این تصحیف آنست کہ کاتب بحر عجم بعوض فوقانی سوم موحدہ نقل کرد و اگر محقق محترم خود ہم در مسودۂ کتاب بہ موحدۂ سوم نوشتہ باشد تسامح اوست کہ صاحبان نوادر و مؤید و موارد صراحت فوقانی سوم کردہ اند و ما بوسیلہ تحقیق ماخذ این می گوئیم کہ بفوقانی سوم صحیح است نہ بہ موحدۂ سوم کہ در فارسی قدیم باتندن مرادف بخشیدن ست و بخشیدن مبدل آن۔ باے موحدہ در ہر دو موجود و الف بدل شد بخاے معجمہ چنانکہ آستہ و خستہ و تاے فوقانی بہ شین معجمہ چنانکہ

رخت و رخش و نون بہ تحتانی ہمچون آونج و اویج و دال مہملہ و نون آخر علامت مصدر است کہ ہر دو بحال خود است پس چنانکہ در بخشیدن۔ بخش بمعنی حصّہ و بہرہ اسم مصدر و تحتانی زائد قبل علامت مصدر است ہمچنان در باتندن بات اسم مصدر و نون زائد قبل علامت مصدر است۔ فارسیان قدیم در بعض الفاظ نون زائد می آوردند چنانکہ گذارش مخفف گذارشن۔ بنون آخر آمدہ و اہل تحقیق گذارشن را مزید علیہ گذارش گفتہ اند و بعضے از زردشتان معاصر گویند کہ نون باتن اصلی است و باتن در فارسی قدیم بمعنی بخش و بخشش باشد و برخی از آنہا مجرد بات را مرادف بخش می دانند و نون آخر را زائد گیرند۔ بہر دو صورت تبدیل باتندن با بخشیدن موافق قیاس و مطابق قاعدۂ تبدیل است حالا تحقیق این امر باقی است کہ بات یا باتن در فارسی قدیم بمعنی بخش و بخشش آمدہ یا نہ۔ نسبت این عرض می شود کہ نقص کتب لغات قدیم از تصفیۂ این قاصر کہ ازین ہر دو لغت وجود یکے ہم یافتہ نمی شود ولیکن وجود این مصدر تائید قول زردشتان معاصر می کند و نقص کتب لغات فارسی قدیم مسلّم (اردو) عطا کرنا۔ بقول آصفیہ۔ دینا۔ بخشنا۔ مرحمت کرنا۔

**بایو** بقول شمس لغت فارسی است بمعنی بزرگ قلندران و زبدہ و پیشواے ایشان صاحب مؤید فرماید کہ پدر بزرگ قلندران و رند و پیشوا را گویند و بحوالۂ کشف الاسرار فرماید کہ از شاہ عادل نبیرۂ شاہ نعمت اللہ ولی مسموع دارم کہ محمد قلندر و بابو قلندر این ہر دو خلیفۂ شاہ نعمت اللہ ولی اند۔ صاحب انند ہمزبان مؤید مؤلف گوید کہ جز این نیست کہ

واو نسبت بر لفظ باب زیاده کرده اند که بمعنی ہفتم گذشت چنانکہ ہندو یا الف دوم بابا بدل شد بہ واو چنانکہ تاغ و توغ اندرینصورت مرادف معنی سوم بابا باشد (اردو) بابو۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ تعظیمی خطاب جو بنگالیون سے زیادہ مخصوص ہے۔ حضرت۔ جناب۔ میان۔ صاحب ساطع نے فرمایا ہے کہ ہندی مین شاہ اور آقا کو بھی بابو کہتے ہین۔ **مؤلف** کی راے مین اِس کا ترجمہ اردو مین بلحاظ معنی فارسی بابا ہے دیکھو بابا کے تیسرے معنے۔

**بابوتہ** بقول برہان و ناصری و جامع و ہفت باتاے قرشت بروزن پالودہ کوزۂ پرآب را گویند و فرماید کہ باین معنی بجاے حرف ثالث تاے قرشت ہم آمدہ است صاحب انند فرماید کہ باتوجہ نیز بہمین معنی آمدہ خان آرزو در سراج گوید کہ بباے موحدہ بواو رسیدہ و فوقانی مفتوح و بعضے ہر دو فوقانی گفتہ اند بمعنی کوزۂ آب کہ زنبر و تالا خوانند و قول دوم صحیح است (انتہی) **مؤلف** عرض کند کہ بعض محققین فارسی بر باتوتہ (بہردو فوقانی) گویند کہ بالا و رمرادف این است بہ واو پنجم و بقول بعض (بالا و زیر) خیال ما این است کہ آنچہ خان آرزو در سراج بصحت (باتوتہ) بہردو فوقانی قائل است دلیلے ندارد و بقولش (زنبر و تالا) ہم تصحیف ہمان (بالا و زیر) باشد کہ بالا مذکور شد کہ بعض آن را (زیر و بالا) ہم نوشتہ اند و کاتبان نقل نگار (زیر و بالا) را (زنبر و تالا) کردند و جاداد کہ بعض ازینہا (بالا و زیر) را (بالاور) دانستند حالا نسبت ماخذ این عرض می شود کہ بخیال ما بابوتہ بہ موحدۂ سوم و باتوتہ بہ فوقانی ثالث ہم تصحیف است

ہ اصلش (بالاوتہ) بود مرادف (بالاوزیر) و (کوزہ) بزبان ترکی ظرف گردن دراز
راگویند و اینکہ کوزہ قد و گردن دراز دارد و مقعدے ہم فارسیان قدیم (بالا و زیر)
مش کردند و (بالاوتہ) ہم ہمین معنی دارد پس (بالا و زیر) بتصحیف کتابت (زبر و تالا)
(بالاور) شد و (بالاوتہ) بہ حذف الف چارم و بہ تبدیل فتحہ بہ ضمہ (بالوتہ) قرار یافت
بعضے از نقل نگاران بے عقل آن را بیک نقطہ زیرین بالوتہ کردند و بعضے از آنہا
دو نقطہ بالا (باتوتہ) نوشتند الحاصل لام کتب صورت موحدہ و فوقانی پیدا کردو اگر (بالاور)
را تصحیف (بالاوزیر) خیال نکنیم توانیم گفت کہ معنی لفظی این صاحب بالا و بالا قد و
قامت را گویند پس کوزہ را صاحب قد و قامت نام کردن غیر از کنایہ نباشد و (باتوجہ)
جیم عربی مبدل (باتوتہ) یا (بالوتہ) کہ فوقانی تجیم بدل شد بہ جیم عربی چنانکہ لت ولج
بعضے از معاصرین باتوتہ بہر دو فوقانی را اسم جامد گیرند چنانکہ خان آرزو گفتہ اند تصوت
دارد کہ باتوجہ را مبدلش گیریم چنانکہ بالا گذشت و باتوتہ را ہم ولیکن تبدیل موحدہ
فوقانی یا بالعکس آن خلاف قاعدہ فارسیان است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ و مادر
معنی بالتخصیص پر از آب ہم اتفاق نداریم و متفق با خان آرزو باشیم کہ مطلق کوزہ
ب است و بس۔ معاصرین عجم صراحی آب را (کوزۂ آب) گویند (اردو) پانی
مری ہوئی صراحی یا پانی کی صراحی۔ صاحب آصفیہ نے صراحی پر لکھا ہے کہ (عربی) اسم
ونث۔ شراب یا پانی رکھنے کا لمبی گردن کا چھوٹا برتن۔ کوزہ۔

**بوش** صاحب مؤید فرماید کہ مرادف بالوس کہ بجاے خود می آید و بر بالوس گوید

(۱) کافور مغشوش و بالفتح (۲) آمیختہ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد صاحب محیط
(کافور موتی) فرماید کہ نوعی از کافور کدر کمد غیر شفاف مغشوش است و بر کافور فرمایا
لغت عرب است مشتق از کفر و کفر بمعنی پوشیدن چون کافور در پوشیدہ کردن روائح
عطریات بدرجہ غایت است لہذا باین اسم مسمی گشتہ و آن را بعربی آکل فـ
انگریزی کیمفر و بہندی کپور نیز گویند صمغ درختے است کہ چوب آن سفید رنگ و سست
و نرم و سبک و آبیکہ ازان درخت ہنگام قطع آن می چکد مسمی بہ ماء الکافور و دہن الکا
باشد۔ سرد و خشک در آخر سوم و اہل ہند بالعکس در آخر سوم و چہارم ۔گرم و خشک
دانستہ اند۔ دافع تشنگی و التہاب جگر و گردہ و حرقۃ البول است شرباً و طلاءً و سعوطاً
و نافع اورام حارہ و صداع حار و منافع بے شمار دارد (الخ) صاحب برہان بر بالوس
بہ لام۔ عوض موحدہ و سین مہملہ بجاے شین معجمہ بمعنی کافور مغشوش نوشتہ و بالوش بہ شین
و لام ہم بہمین معنی آوردہ کہ بجایش می آید۔ بخیال ما (بابوش) اصل است کہ اسم جا
فارسی زبان باشد و فارسیان این را از لغت عرب (کافور) بقاعدۂ تبدیل درست
کردہ اند کہ کاف عربی بموحدہ بدل شود ہمچون کوشاسپ و بوشاسپ و فا بیاے موحدہ
چنانکہ زفان و زبان و راے مہملہ بہ شین معجمہ چنانکہ در امبار دن و امباشتن و
آغاردن و آغاشتن و آنچہ بالوس بہ سین مہملہ ہم آمدہ تبدیل تبدیل باشد کہ شین معجمہ
بہ سین مہملہ بدل می شود چنانکہ کشتی و کستی و آنانکہ این را بہ لام عوض سین مہملہ کالوس آوردہ اند
غیر از تصحیف نباشد کہ کاتبین نقطۂ موحدہ حذف کردند و موحدہ صورت لام پیدا کرد

بالجملہ معنی کافور حقیقی است و آنچہ فارسیان این را براے کافور مغشوش استعمال کردہ اند مجاز باشد و معنی دوم مجاز مجاز (اردو) (۱) وہ کافور جس مین آمیزش ہو (مذکر) (۲) ہر چیز جس مین آمیزش ہو (مؤنث)

**بابونہ** بقول برہان بانون بروزن واژونہ گیاہے است معروف کہ آن را اقحوان گویند و بابونج معرّب آنست بوئیدن آن خواب آورد اگر آب آن را بگیرند و بر دو خصیہ و ذکر بمالند قوت تمامی در مجامعت دہد و اگر در خانہ بکستہ ند جمیع گزندگان بگریزند و آن را بعربی تفاح الارض خوانند۔ صاحب جامع فرماید کہ گیاہ معروف کہ عرب اقحوان و بابونج گویند۔ صاحب ناصری گوید گیاہے است معروف و بابونج معرّب آنست و آنرا بعربی اقحوان خوانند۔ صاحب مؤیّد فرماید کہ سبزہ ایست کہ بتازیش اقحوان نام است و نیز شگوفہ کہ بتازیش بابونج و ہند آیرم سار و سوبہل و کوبل نامند۔ صاحب محیط فرماید کہ اسم فارسی است و معرّب آن بابونج و در مغرب بابونق و بعربی زہر الملک وحبق البقر و خبز الغراب و بیونانی انتامیس و بافریقیہ رجل الدجاج و بفارسی گرہانک و بہندی سوبہل و سوناموتی و مرہی و گل آنرا در انگریزی کیمومیل فلودر گویند و آن نزد عرب اقحوان است و نزد اطبا اقحوان نوعے دیگر آنست مؤلّف عرض کند کہ خواص و مزاجش بر اساامیس مذکور شد (اردو) دیکھو اساامیس۔

**بابونہ گاو** اصطلاح۔ بقول برہان باکاف فارسی باالف کشیدہ بواو زدہ گلے است بیرونش سفید و اندرونش زردمی باشد و آن را بعربی حبق البقر و احداق المرضی گویند

صاحبان بحر و سراج و ہفت ہمزبان برہان صاحبان جامع و ناصری دانند ہم بذیل بابونہ گاو ذکر این کردہ اند۔ صاحب محیط فرماید کہ بابونہ و بابونہ گاوچشم۔ اسم اقحوان است مؤلف گوید کہ ذکر اقحوان بجایش گذشت (اردو) دیکھو اقحوان۔

**بابونہ گاوچشم** اسطلاح۔ بقول محیط کہ بذیل بابونہ گاو آوردہ مرادف بابونہ گاو کہ گذشت (اردو) دیکھو اقحوان۔ و اسامیس۔

**بابہ** بقول سراج بحوالۂ قاموس باے دوم نیز موحدہ مفتوح بلدہ ایست از بخارا۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ این لغت عربی است چنانکہ از حوالۂ قاموس ہویدا است۔ و صحیح بتاے قرشت باشد کہ بحالت وقف بہا مبدل گردد چنانکہ قاعدۂ عربی است۔ صاحب منتہی الارب گوید کہ (بابۃ) دہی است بہ بخارا و ازان دہ است ابراہیم بن محمد بن اسحٰق (اردو) بابہ فارس مین ایک قریہ کا نام ہے جو بخارا کے مضافات مین واقع ہے۔

**بابیزان** بقول برہان و مؤید و جامع و ناصری بر وزن آویزان (۱) کفیل و ضامن و (۲) میانجی و میانجی بقول بہار بمعنی مصلح میان دو کس و بقول صاحب سراج واسطہ کار و پیغمبر و بقول غیاث قاصد و (۳) بمعنی بادزن کہ مخفف بادبیزن باشد۔ خان آرزو در سراج بذیل بابیزن بذکر معنی اول و سوم فرماید کہ در برہان بابیزان بر وزن آویزان بہر دو معنی گفتہ و آن خطاست زیراچہ در بادبیزن الف نیست و در ہیچ کتابی یافتہ نشد و حالانکہ بابیزن نیز بدون الف بہر دو معنی مذکور آوردہ و این از عجائب است

ومعنی دوم ظاہرا بائیدان است چنانکہ باید (انتہی) کلامہ مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول اگر بائیدان را بقول خان آرزو اصل گیریم بابیزان را مبدلش توان گرفت کہ دال مہملہ بزائے ہوز بدل شود چنانکہ سرخ مرد و سرغ مرز ولیکن تبدیل تحتانی با بائے موحدہ خلاف قیاس است اندرینصورت جا دارد کہ بابیزان را ہم مثل بائیدان اسم جامد گیریم و چون محققین زباندان بالاتفاق تصدیق ایمعنی کنند ہندیان را نمیرسد کہ در اسم جامد شبہی کنند و معنی دوم مجاز معنی اول باشد کہ میانجی و قاصد ہم من وجہ کفیل وضامن است۔ نسبت معنی سوم عرض می شود کہ بیز امر است از مصدر بیختن پس (بادبیز) اسم فاعل ترکیبی است و (بادبیزان) فرید علیہ آن و (بابیزان) بحذف دال مہملہ مخففش۔ پس تعجب است کہ خان آرزو بچہ دلیل این را از عجائبات خیال می کند۔ اگر معنی سوم را حقیقی گیریم و دیگر معانی را مجاز آن۔ عیبی نیست کہ بادزن ہم کفیل ہوا است و قاصدی ہم می کند کہ ہوائے یکجا را بجائے دیگر میرساند و نقل ہوا خصوصیت (بادبیزان) است کہ امرائے سلف استعمالش می کردند یعنے صندوقے سربند و مدور از چوب می ساختند و منافذ متعددہ حوالی آن می بود و یک سوئے آن منفذ وسیعی۔ با انبوبہ کوچکی پس این صندوق مدور را خارج از مکان و متصل بادریچہ می گذاشتند و داخل این صندوق چرخی قائم می بود بر محورے کہ متصل آن بیرون صندوق دستۂ آہنی۔ پس خدام آن دستہ را بدست خود می گردانیدند کہ بوسیلۂ آن چرخ حرکت می کرد و دور می زد پس ہوائے گرم از منافذ مذکورہ داخل صندوق می شد و بوسیلۂ انبوبہ اش کہ بالا مذکور شد توے حجرہ

می رفت و رفتہ رفتہ در ہمہ مکان ساری می شد اندرین زمان بادبیزے کہ بقوت برقی یا گرمی چراغی حرکت می کند کہ ما این را صنعت جدید خیال می کنیم در حقیقت نمونۂ ہمان بادبیزن قدیم است کہ ذکرش بالا گذشت (انتہی) پس معنی اول و دوم را مجاز معنی سوم گرفتن عجبی ندارد (اردو) (۱) کفیل۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ ضامن۔ ذمہ دار۔ مواخذہ دار (۲) دیکھو اسک کے دوسرے معنی (۳) پنکھا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بادکش۔ بادبزن

**بابیزبان ساز** (مقولہ) بقول شمس یعنی از بیفائدہ خاموش کن۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ ہمان (مقولہ) ایست کہ بعد ازین می آید کاتب شمس تحتانی را بعد نون حذف کردہ است و محقق بے تحقیق در معنی ہم تصرفے کردہ۔ خدایش بیامرزد (اردو) دیکھو بابیزبانی بساز۔

**بابیزبانی بساز** (مقولہ۔ بقول مؤید بحوالہ مؤید الفوائد یعنے سکوت کن وخاموش باش و فرماید کہ اقول معناہ گنگ باش خواہ یعنی باشد یا مالایعنی۔ صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این مقولہ ماخوذ است از مصدر (بابیزبانی ساختن) کہ می آید فارسیان استعمال این مقولہ بیشتر کنند از اینجاست کہ محققین مصدر را نیز گذاشتہ اند و بر مشتق آن اکتفا کردہ (اردو) خاموش رہ۔ چپ رہ سکوت اختیار کر۔ بے زبان بنجا۔

**بابیزبانی ساختن** مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان کنایہ از سکوت ورزیدن و حرف نزدن باشد۔ صاحب بحر ہمزبان ضمیمۂ برہان۔ بہار گوید۔ یعنے خاموشی گزیدن۔ صاحب انند ہم بحوالہ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ مقولہ گذشتہ مشتق است ازہمین مصدر یعنے امر حاضر این

(اردو) خاموشی اختیار کرنا۔ بیزبان بنجانا۔

**بابیزن** بقول برہان و رشیدی و سروری بروزن تابیدن بمعنی بابیزان است کہ (۱) ضامن و کفیل و (۲) بادزن باشد و بقول صاحبان رشیدی و سروری و جہانگیری و سراج مخفف (بادبیزن) یعنے بادزن و بمعنی کفیل و ضامن نیز۔ صاحبان ناصری وجامع و انندوہفت گویند کہ مرادف بابیزان است بہرسہ معنیش **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت ماخذ این بر (بابیزان) بیان کردہ ایم و معنی دوم (بابیزان) یعنے میانجی و قاصد کہ درانجا مذکور نشد بجز این نباشد کہ محقّقین بالااستعمالش بااین لغت نیافتند (اردو) دیکھو بابیزان کے پہلے اور تیسرے معنے۔

**باپ** بقول جہانگیری بابائے ثانی عجمی پدر را گویند و از حکیم سنائی سند آرد (ع) ہر دو را در جہان عشق طلب * پارسی باپ دان و تازی اب * **مؤلف** گوید کہ حیف است کہ صاحبان ناصری و بہار وغیرہ ہمین سند را براے (باب کہ بموحدۂ عربی در آخر گذشت) نقل کردہ اند بخیال ما این لغت سنسکرت است کہ صاحب ساطع ذکرش کردہ عجبی نیست کہ فارسیان این را از سنسکرت گرفتند و رفتہ رفتہ باے فارسی را بعربی بدل کردند ہمچون تب و تپ (اردو) دیکھو باب کے تیسرے معنے۔

**باپادشاہ دست زدن** مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایہ از برابری کردن باپادشاہ باشد در ہمہ چیز۔ صاحب بحرعجم بابرہان۔ صاحب شمس (باپادشاہ دست زدن) راکہ ماضی این باشد ذکر کند و فرماید کہ بمد الف و بادال موقوف یعنے بعدل و واو

وعمارت ممالک کوشید و بغیر مد یعنے برابری
باپادشاہ کرد **مؤلف** گوید کہ ما صراحت
کامل این مصدر اصطلاحی بر (باپادشاہ دست
زدن) کردہ ایم کہ بامُوحدہ سوم گذشت۔
(اردو) دیکھو باپادشاہ دست زدن۔

**باپا روی اسپ آمدن** مصدر
اصطلاحی۔ معنی جست کردہ برپشت اسپ سوار
شدن باشد۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ
ناصرالدین شاہ قاچار ذکر ماضی استمراری
این کردہ یعنی (باپا روی اسپ می آمد) و در
بیان معنی فرماید کہ بمعنی بالاے اسپ فرود
می آمد۔ مقصودش جز این نباشد کہ بدون
اعانت رکاب براسپ سوار می شد (اردو)
اچک کر گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہونا۔ یعنے
رکاب سے کام نہ لیکر سوار ہونا۔

**باپا روی اسپ پائین آمدن** مصدر اصطلاحی۔
صاحب مہینا بحوالۂ
سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر ماضی
این کردہ یعنے (باپا روے اسپ پائین آمد)
و بمعنی این فرماید کہ بہ جست بالاے اسپ فرود
نشست۔ **مؤلف** گوید کہ مرادف
مصدر گذشتہ (اردو) اچک کر
گھوڑے پر جم جانا۔ اچک کر گھوڑے کی
پیٹھ پر سوار ہونا۔

**باپیلی** اصطلاح۔ بقول صاحب روزنامہ کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بہ
معنی بابیلچہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ با در اینجا بمعنی بجم اوست کہ گذشت و بیلچہ بہ بای
عربی وتحتانی ولام وجیم فارسی باہای ہوز بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کلند خورد باشد
وکلند بقول برہان دست افزار نقب زنان وگلکاران وسنگ تراشان کہ بدان زمین
بکاوند وبیل بقول برہان بامُوحدہ آلتی است آہنی باغبانان را کہ بوسیلۂ آن زمین صاف کنند

پس جزاین نیست کہ معاصرین عجم مصغراین بزیادت تحتانی در آخرش وتبدیل موحدہ بباے فارسی استعمال کردند چنانکہ تب وتپ وباے تصغیر خلاف متقدمین ومتقنین فارسی است (اردو) بیلچہ کے ساتھ۔ صاحب آصفیہ نے بیلچہ کا ذکر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک اوزار کا نام ہے جس سے باغبان روشین اور کیاریان بناتے ہین اس کی ڈنڈی بڑی ہوتی ہے اور پھل چپٹا وڑے کا سا ہوتا ہے۔

**بات** بقول ہفت بفتح اول بالف کشیدہ وتثناۃ فوقانی زدہ (۱) بمعنی باتو مبدل آمدہ وفرماید کہ تثناۃ فوقانی کہ درینجا ساکن است در اصل مضموم بود۔ واو را حذف کردند تثناۃ فوقانی مضموم ماند در آخر کلمہ وآخر کلمہ فارسی ساکن می باشد۔ دیگرکسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ امیرخسرو استعمال این بدین معنی کردہ است (ع) داریم آرزو کہ حکایت کنیم بات ؎ لالہ غلام روے تو صدبرگ زیر پات ؎ ہر برہمن کہ دید رخ خوبت اے صنم ؎ زنار اشکست ولکد زد بروے لات ؎ مخفی مباد کہ پا درینجا بمعنی پنجم اوست کہ گذشت (اردو) تیرے ساتھ۔ تجھ سے۔

(۲) بات۔ بقول شمس لغت فارسی است بمعنی در دل گرفتن۔ دیگرکسے از محققین فارسی ذکر این نکرد۔ محقق بے تحقیق خدایش بیامرزد ہرچہ در دلش می آید می نویسد نہ از سند کار گیرد ونہ از قیاس ومصدر باتندن کہ بجایش می آید ہیچ تعلق ازین ندارد تا اسم مصدر ہم نتوان گرفت (اردو) دل مین رکھنا۔

**باتر** بقول برہان وسراج وہفت بکسر تاے قرشت بروزن شاطر (۱) کلنگ را گویند

وآن پرندہ ایست معروف و بفتح تاے قرشت ہم گفتہ اند و از عبارت صاحب مؤید و شمس چنان مفہوم می شود کہ باین معنی بفتح تا باشد۔ صاحبان ناصری وجہانگیری وجامع فرمایند کہ بکسر تا است۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است صاحب محیط ذکر باتر نکردہ وبر کلنگ فرماید کہ بضم کاف وفتح لام وسکون نون وکاف فارسی اسم فارسی نوعے از خروس بزرگ است ونیز بفارسی طائرے راگویند کہ بعربی کرکی وبترکی درنا وبہند کونج نامند وآن از جملہ طیور بری است۔ بلند پرواز ودرکنار آبہا نیز می باشد وآن را طاقت گرمی نیست و دو نوع است سفید وخاکستری رنگ وسفید نادر الوجود۔ گوشت آن گرم وخشک در دوم وخشکی آن قوی تر است وگویند سرد وخشک۔ جالی۔ مفتح سدد ومقوی بدن ومحلل قولنج ودیر ہضم ومولد خلط غلیظ وآن ردی براے گرم مزاجان است ومنافع بسیار دارد (الخ) (اردو) کلنگ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک مٹیالے رنگ کے آبی پرند کا نام جسکی گردن لمبی اور لک سے بڑا ہوتا ہے۔ قاز۔ کونج۔

(۲) باتر۔ بقول برہان وسراج وہفت بکسر تاے قرشت نام مردے بودہ مجہول وفرقہ کہ بفتح تاے قرشت ہم۔ صاحبان جامع وجہانگیری وناصری ہم ذکر این بکسر فوقانی کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ترک این بر بیانش تفوق داشت۔ (اردو) فارسی مین باتر ایک شخص مجہول الاحوال کا نام تھا۔

(۳) باتر۔ بقول مؤید بکسر تا خون سرخ خالص راگویند۔ صاحب شمس ہمزبان مؤید

دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ بَتَر بقول منتخب لغت عرب
است بالفتح بمعنی بریدن و باتر بقولش بمعنی شمشیر بُرّندہ - ندانیم کہ صاحب مؤید این معنی
از کجا پیدا کرد و محققین لغات فارسی و ترکی و سنسکرت این معنی ساکت اگر سند استعمال پیش
شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی است - (اردو) سرخ اور خالص خون - مذکر -
(۴) باتر - بقول مؤید بکسر تا احمق را گویند - صاحب شمس ہمزبان مؤید - دیگر کسے از محققین
فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم
جامد فارسی قدیم باشد (اردو) احمق - بقول امیر - عربی - بیوقوف - نادان - بے عقل -
(کیف ۵) ایکدم آپ مین آئین تو بڑے احمق ہین ہاکس پرستان مین رہا کرتے ہین دیوانہ عشق
**باترہ** بقول برہان و جامع بفتح تا و راے قرشت دف و دائرہ را گویند صاحب
رشیدی از حکیم ناصر خسرو سند آرد (۵) خوابت ہمی ببرد من آتش از ان زدم ؎
پیش تو برگذارم خوش بانگ باترہ ہا صاحبان ناصری و سراج و شمس و انند ہم ذکر
این کردہ اند **مؤلف** گوید کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد و معاصرین عجم دف و دائرہ
برزبان دارند (اردو) دف - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - ڈف - ڈفلی - بڑی
ڈھپڑی - دائرہ - ایک چوبی حلقہ جس کا مُنہ ایک طرف کھال سے منڈ ہا ہو - ڈفلا -
**باتس** بقول برہان بضم ثالث و سکون سین بے نقطہ بلغت اہل شبانکارہ ترنج
باشد و آن میوہ ایست معروف کہ پوست آنرا مُرَبّا کنند و فرماید کہ با شین نقطہ دار
ہم آمدہ صاحب سراج فرماید کہ بضم فوقانی و سین مہملہ ترنج را گویند - صاحبان جامع

وجہانگیری و ناصری و اند ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب محیط ذکر باتش نکرد و بتر ترنج فرماید بالضم تاے فوقانی و فتح راے مہملہ و سکون نون وجیم بعربی اترج و متکہ و ریحان الماء و بلغت مصر ریحان النعنع و بیونانی قنطروما و بسریانی اطروغا و بہندی بجورا گویند و ترنج اسم فارسی است و بعض گویند کہ بفارسی نوع کوچک آنرا ترنج و قسم بزرگ آن را بالنگ نامند و گویند ترنج معرب لغت اہواز است و آن ثمر شجر بستانی است بقول شیخ پوست آن گرم در اول و خشک در آخر دوم و ہمچنین برگ و گل آن و تخم آن کہ در زیر پوست آن است بقول شیخ گرم و تر در اول و گویند در دوم و تخم آن آنچہ مغز آن شیرین است سرد و تر در دوم ولیکن برودت آن زیادہ است از رطوبت آن۔ و آنچہ ترش است سرد و خشک در سوم مطفی حرارت جگر و مقوی معدہ و مشہی طعام و قامع حدت صفرا و مسکن تشنگی و قاطع اسہال کہنہ و قی کہنہ است و منافع بسیار دارد (الخ) **مولف** عرض کند کہ جز این نیست کہ اسم جامد فارسی زبان است۔ **(اردو)** ترنج۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ چکوترا۔ کدر پھل۔ بجورا۔ ایک قسم کا بڑا نیبو جسکو کھٹے اور رنگترے مین پیوند لگا کر پیدا کیا ہے۔

**باتش** بقول شمس باتاے فوقانی مضموم ترنج را گویند۔ صاحبان جامع و رشیدی و ہفت ہم ذکر این کردہ اند صاحبان برہان و سراج بذیل باتس کہ بسین مہملہ آخر گذشت این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ مبدل باتس است کہ سین مہملہ بہ معجمہ بدل شود چنانکہ کستی و کشتی و جا دارد کہ بالعکس این گیریم چنانکہ شارک و سارک و ما ذکر خواص و مزاج این بر باتس

کردہ ایم (اردو) دیکھو باتش

**باتشریفات** | اصطلاح۔ بقول رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی مع جلوس باشد صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مقصود صاحب رہنما (با خدم وحشم و شان و شوکت) باشد و با درینجا بمعنی بخیش مخفی مباد کہ تشریفات بلغت عرب جمع تشریف است و تشریف بقول منتخب بمعنی بزرگ گردانیدن و بزرگ داشتن پس معنی اول الذکر بمجاز باشد (اردو) جلوس کے ساتھ۔ صاحب آصفیہ نے جلوس کا ذکر فرمایا ہے۔ جلوس۔ شاہانہ حشم۔ بھیڑ بھڑکا۔ کروفر۔ تجمل۔ شان و شوکت۔ تزک۔ امیروں اور بادشاہوں کی سواری۔

**باتفنگ در روی ہوا زدن** | استعمال۔ بمعنی سر کردن بندوق باشد در ہوا۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر مافی این کردہ یعنی (باتفنگ در روی ہوا زدم) و با درینجا بمعنی سیر ہمش باشد (اردو) بندوق چھوڑنا۔ بندوق سر کرنا۔

**باتلاق** | بقول رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی گل ولای باشد۔ صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ باتقاق بہر دو قاف بقول صاحب لغات ترکی بمعنی دلدل است و باتماق بہ میم چارم بقول صاحب کنز بزبان ترکی گل ولای را گویند پس جا دارد کہ معاصرین عجم میم را برخلاف قیاس بہ لام بدل کردہ باشند پس این را مفرس توان گرفت (اردو) کیچڑ۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ گارا۔ گل چہلا۔ دلدل۔ لاے۔ خلاب۔ وحل۔ گیلی مٹی۔ غلیظ مٹی۔ سڑی مٹی۔ (اختر) یہ تیرا میکدہ خمخانۂ عالم بنا ساقی ؎ ارے خمار کیچڑ

بھی یہاں تلچھٹ کی بھرتی ہے۔

**باتمن** بقول شمس لغت فارسی است بمعنی سنگ بوزن **مؤلف** عرض کند کہ باتمان بزیادت الف بعد میم لغت ترکی است و بقول صاحب لغات ترکی بمعنی کیل منفرجی پس صاحب شمس غلط کردہ کہ بحذف الف دوم این را لغت فارسی گفتہ۔ دیگر کسے از محققین فارسی با او نیست و سند استعمال ہم پیش نکرد مجرّد بیانش اعتبار را نشاید (اردو) پیمانہ۔ مذکر۔ دیکھو لفظ اندازہ۔

**باتندن** بقول نوادر کہ بحوالۂ ملحقات آوردہ بفتح فوقانی و سکون نون معنی بخشیدن باشد۔ صاحب مؤیّد بحوالۂ ادات این را آوردہ فرماید کہ بر وزن پاچین بمعنی بخشیدن باشد۔ صاحب موارد ہمزبان شان **مؤلف** گوید کہ این مرکّب است از اسم مصدر باتن و علامت مصدر ردن و حقیقت باتن بر باتنیدن ذکر کردہ ایم کہ بہ موحّدہ سوم گذشت (اردو) دیکھو باتبندن۔

**باتنکان** بقول جہانگیری و شمس و جامع بر وزن و معنی بادنجان باشد۔ و ہیچ تصریح نکردند کہ کاف فارسی است یا تازی۔ صاحبان برہان و سراج صراحت کردہ اند کہ با کاف فارسی است و بحث کامل ہمدر انجامی آید (اردو) دیکھو باتنگان۔

**باتنگ ظرفان نشستن عمر ضائع کردن است** مقولۂ مشاہیر خزینۃ الامثال و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند و از بیان معنی و محلّ استعمال ساکت۔ **مؤلف** گوید کہ مصرعی است و ندانیم کہ مال کیست فارسیان استعمال این بطور موعظت و پند

کنند و (تنگ ظرف) بہ ضم فوقانی و فتح نون بقول بہار بمعنی تنگ حوصلہ باشد و مطلق تنگ بمعنی کم و اندک مقصود آن است کہ صحبت کم ظرفان عمر را ضائع می کند (اردو) کم ظرفون سے بچو یہ دکن مین مستعمل ہے ۔

**باتنگل** بقول ہفت ۔ اول بالف کشیدہ و فتح مثناۃ فوقانی و سکون نون و فتح کاف و لام زدہ نام کتاب معتبر کفرۂ ہند است ۔ و ہیچ تصریح نکرد کہ کاف فارسی است یا عربی و از طرز تحریر صاحب جامع کاف عربی مستفاد می شود زیرا کہ زیر آن سہ نقطہ کہ علامت کاف فارسی است نہ نگاشتہ صاحب برہان تصریح کردہ کہ بکاف فارسی است بحث کامل بجایش می آید (اردو) دیکھو باتنگل ۔

**باتنگان** بقول برہان با کاف فارسی بروزن و معنی بادنجان است ۔ صاحب سراج فرماید کہ بفوقانی و کاف فارسی و بادنگان با دال بروزن و معنی بادنجان است و فرماید کہ ظاہرا بادنجان معرّب است و لہذا در عربی آمدہ و مشہور ہمین معرّب است صاحب ناصری فرماید کہ با کاف فارسی بروزن و معنی بادنگان است و بادنجان معرب او است ۔ صاحبان مؤید و انند و ہفت ہم تصریح نمودہ اند کہ بکاف فارسی است ۔ صاحبان رشیدی و سروری ہم بدون تصریح مذکور ذکر این کردہ (حکیم سوزنی ہ) حبیب کاسنی
اے کاسۂ سرت نبگان ٭ کہ عاشق کلہ کون شدی چو باتنگان ٭
صاحب محیط بذیل بادنجان ذکر این کردہ فرماید کہ اسم فارسی بادنجان است **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد است و بس ۔ ذکر افعال و خواص بذیل آنب گذشت (اردو) دیکھو انب کے پہلے معنے ۔

**باتنگل** بقول برہان بفتح ثالث وکاف فارسی وسکون نون ولام نام کتاب معتبر کفرۂ ہند است صاحب سراج بحوالۂ برہان ذکر این کردہ فرماید کہ تحقیق آنست کہ این لفظ ہندی است وغالب کہ صاحب برہان سہو کردہ وبتصحیف خواندہ وآن باتنجل ببای فارسی است وجیم تازی کہ علمی است مقرر ہنود ودران علم بیان جوگ است و آن نوعی است از ریاضت اہل ہنود نام کتاب نیست چنانکہ اوگان بردہ (انتہی) صاحب انند ہم بحوالۂ برہان ذکر این کردہ وہیچ تصریح نکردہ کہ کاف فارسی است یا عربی۔ **مؤلف** عرض کند کہ اندرین حالت باید کہ باتنگل را مبدل باتنجل ومفرس خیال کنیم ولیکن تبدیل بای فارسی بافوقانی خلاف قیاس است وتبدیل جیم باکاف فارسی موافق قیاس چنانکہ آخشیج و آخشیگ سند استعمال این بافوقانی پیش نشد عجبی نیست کہ تصحیف کتابت بای فارسی را بہ فوقانی بدل کرد وعیبی ندارد اگر فارسیان کتابی را باتنگل گفتہ باشند کہ درو علم خاص است در بیان جوگ (اردو) باتنگل فارسیون نے اُس کتاب کو کہا ہے جسمین علم جوگ کا بیان ہے جوگ بقول آصفیہ ستارون کا ملاپ قران۔ سنجوگ۔ لگن۔ سمبند۔

**باتو** بقول برہان وجامع وناصری ورشیدی وجہانگیری وانند وہفت با ثالث بواو رسیدہ (۱) بمعنی باتس باشد کہ ترنج را گویند خان آرزو در سراج فرماید کہ بفوقانی بواو رسیدہ ترنج کہ میوہ ایست وفرماید کہ ظاہرا باتس کہ بدین معنی گذشتہ باتوس بواو بودہ باشد کہ باتو وباتس مخفف آنست **مؤلف** عرض کند کہ درست گوید ضمۂ

فوقانی باتس دلیل قیاس اوست (اردو) دیکھو باتس۔

(۲) باتو۔ بقول برہان حب السلاطین را نیز گویند۔ صاحب ناصری فرماید کہ یعنی حب السلاطین کہ او را دند نیز نامند۔ صاحبان جامع وجہانگیری ورشیدی وسراج واندہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب محیط گوید کہ بفتح باے موحدہ والف وضم تاے فوقانی وسکون واو اسم فارسی حب السلاطین وبرحب السلاطین فرماید کہ آن را دند ویونانی فیثموس وبفارسی تخم بیدانجیر خطائی وبشیرازی باتو ودر انگریزی۔ کروٹن سید وبہندی جمال گوٹہ وجیپال گوٹہ واجیپال نیز گویند وغلط کردہ کسے کہ آن را ماہودانہ گفتہ بلکہ نزد محققین حب الملوک ماہودانہ را گویند وآن غیر حب السلاطین است وحب السلاطین ثمری است مشہور واکثر در یک غلاف سہ عدد می باشد بقدر پستہ کوچک ودر طول از آن کمتر وبلندی درخت آن تا بہ ذرع وگویند در بنگالہ تا بہ دو قامت انسان وبرگ آن شبیہہ بہ برگ بادنجان وازان باریکتر وگل آن زرد مائل بسفیدی ومنبت آن خطا وچین وہند وسنجرستان۔ مغز آن گرم وخشک در اول چہارم ودر نہایت حدت وپردۂ آن در آخر چہارم وباسمیت وآن مقطع دجالی۔ ومسہل بلغم وسودا واخلاط غلیظہ وسوختہ وجاذب رطوبات خام ورقیق از دماغ ولاسیما از مفاصل بافراط ونافع استرخاے عصب وحافظ دندان ونافع قروح خبیثۂ دہان ومنافع بسیار دارد (اردو) جمال گوٹا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک نہایت دست آور پھل کا نام ہے۔ گرم وخشک درجۂ چہارم مین۔

(۳) باتو۔ بقول برہان و جامع نام یکے از پادشاہان چنگیزیہ ہم ہست۔ صاحب ناصری فرماید کہ نام یکے از خوانین مغل کہ اورا باتوخان گفتندے و شہر سرائے راکہ یکے از بلاد ترکستان است سرائے باتو خوانند صاحب سراج گوید نام یکے از سلاطین چنگیزیہ صاحبان رشیدی و جہانگیری و انند ہم ذکر این کردہ اند (اردو) سلاطین چنگیزیہ مین سے ایک پادشاہ کا نام باتوخان تھا۔

**باتوتہ** بقول برہان و رشیدی و سروری و جہانگیری و شمس بافوقانی بروزن ماسوجہ کوزۂ پرآب راگویند **مؤلف** عرض کند کہ باصراحت ماخذ این بر باتوتہ کردہ ایم کہ بموحدۂ سوم گذشت (اردو) دیکھو باتوتہ۔

**باتیر کمانچہ کش** استعمال بقول رہنماکہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ با یاے معیت است و تیر در اینجا بمعنی گزے کہ بوسیلہ آن مزمارے می نوازند کہ در ہندی سارنگی نام دارد و معاصرین عجم (کمانچہ کش) ہمین سارنگی را نامند (اردو) سارنگی کے گز یا کمان کے ساتھ۔

**باتیغ بی محلی** استعمال۔ بقول مؤید بحوالۂ علمی۔ باچشم بیروئی و بے التفاتی۔ دیگرے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مشتاق سند استعمال باشیم معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) بے التفاتی اور کم توجہی کے ساتھ۔

**باتیغ و کفن آمدن** مصدر اصطلاحی بقول بحر معذرتی است کہ پیش سلاطین کبار کنند و آن عبارت از اظہار کمال عجز باشد و این گونہ معذرت در زمان سابق رواج داشت۔ خان آرزو در چراغ فرماید کہ کنایہ از آمدن با کمال عجز و عذر خواہی

واین دراصل عذرخواہی است کہ پیش سلاطین می کردند **مؤلف** گوید کہ بزمانۂ سلف معتوب سلطان با تیغے وکفنے پیش او می رفت ومقصودش این بود کہ شاہ اختیار دارد کہ بہ تیغ قتل وبکفن دفن کند تا شاہ را برحالش رحم می آمد وقصورش عفو می کرد وہمین طرز عمل این مصدر اصطلاحی پیدا کرد (اردو) نہایت عجز وانکسار سے عذرخواہی کرنا ۔

**باتیغ وکفن بزیر علم رفتن** مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار کنایہ از تن بمرگ دادن (میرخسرو ؎) جان دید چو خونریزی سلطان خیالش ؎ بستہ کفن وتیغ وبزیر علمش رفت ؎ **مؤلف** عرض کند کہ ضرورت ندارد کہ (بزیر علم) را درین مصدر داخل کنیم ۔ سند میرخسرو متعلق است بہ مصدر گذشتہ ومعنی این ہم ہمان است کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو باتیغ وکفن آمدن ۔

**باتیغ وکفن پیشِ کسی رفتن ۔** مصدر اصطلاحی بقول بحر مرادف باتیغ وکفن آمدن بہار واند ہم ذکر این کردہ (خواجہ جمال الدین سلمان ؎) غلام خواجۂ بودم گریزان گشتہ از خواجہ ؎ در آخر پیش او شرمندہ باتیغ وکفن رفتم ؎ **مؤلف** عرض کند کہ بحث کامل بر (باتیغ وکفن آمدن) کردہ ایم (اردو) دیکھو۔ باتیغ وکفن آمدن۔

**باتیغ وکفن چیزی کردن** مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار مرادف باتیغ وکفن آمدن وباتیغ وکفن پیش کسے رفتن ۔ وسندے پیش نکرد ودیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ (اردو) دیکھو باتیغ وکفن آمدن ۔

**باتیغ وکفن درعذرخواہی آمدن** مصدر

اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف باتیغ وکفن آمدن کہ گذشت (محمد سعید اشرف ؎) این زمان کز حد شد است آسیب دست انداز دے ہا برف نبود آنچہ می بینی بہ تیغ کوہسارہا کوہ باتیغ وکفن در عذر خواہی آمدہ ہا بر در شاہ خراسان حجت پروردگار ہا صاحب انند ہمزبان بہار **مؤلف** گوید کہ ضرورت نداشت کہ مصدرے دیگر قائم کنیم الفاظ (در عذر خواہی) را در بیان مصدر داخل کردن عبث است بیچارہ بہار از اصول لغات کار نمی گیرد۔ (اردو) دیکھو باتیغ وکفن آمدن۔

**باتیغ وکفن عرض کردن** مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار مرادف باتیغ وکفن آمدن باشد کہ بجائش گذشت (میرزا صائب ؎) از روئی کہ گرہ در دل گستاخ من است ہا بہتر انیست کہ باتیغ وکفن عرض کنم ہا صاحب انند ہمزبان شان (اردو) دیکھو باتیغ وکفن آمدن۔

**باثبات رساندن** استعمال۔ بقول بہار بمعنی ثابت گردانیدن و از سراج المحققین سند آرد (؎) رساندہ شمع باثبات گرم خونی خویش ہا بد بستش از پر پروانہ محضر داغ عشق (اردو) ثابت کرنا۔

**باثر پرداختن دعا** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی مؤثر شدن دعا باشد چنانکہ ظہوری فرماید (؎) خیرہ چشمی است حیا گر بنظر پردازد ہا مدعائیست دعا چون باثر پردازد ہا (اردو) دعا کا مؤثر ہونا۔ دعا کا اثر پذیر ہونا۔ (۱۹۷۹)

**باج** بقول برہان بر وزن عاج (۱) مال واسبابی باشد کہ پادشاہان بزرگ از پادشاہان زیردست گیرند۔ صاحب جامع فرماید کہ مال ودینار و زرے کہ پادشاہ قوی دست از پادشاہ زیردست گیرد۔ صاحب رشیدی برلغت (باز) با (باژ) ذکر این ہم کردہ

فرماید کہ بمعنی مالی کہ پادشاہان قوی از پادشاہان زیردست گیرند وتحقیق این بحوالۂ سامانی آرد
کہ باج لغتی نیست علیحدہ ودر باژ بجمیع معانی بلکہ باج مغیر باژ است و باژ اصل نیست و باج
مول چہ ہیں باژی در اصل فرس نیامدہ وخان آرزو در سراج گوید کہ باج بجیم مبدل باژ است
بزاے تازی بمعنی زرے کہ سلاطین از سلاطین کم از خود ستانند وبحوالۂ قوسی آرد کہ
بمعنی خراج باشد وبقول جہانگیری مال واسپان واشیا ونذرانی کہ پادشاہ قوی از
پادشاہ زیردست بگیرد (حکیم فردوسی ؎) سلیح وہیونان واسپان و باج ٭ بایران
فرستاد با تخت عاج ٭ صاحب ناصری فرماید کہ درہمہ معانی با باژ کہ بزاے فارسی است
موافق است بہار ہند گراین فرماید کہ با لفظ خوردن وستاندن وستدن وگرفتن مستعمل
صاحبان سروری وشمس واند وہفت ہم ذکر این کردہ اند (خواجۂ شیراز ؎) منزلگہ
از ہمہ دلبران ستانی باج ٭ از انکہ بر سر خوبان عالمی چون تاج ٭ مؤلف عرض کند کہ بقول
صاحب کنز باژ بزاے فارسی لغت ترکی است وہم او بباج فرماید کہ باج مرادف اش لغت
فارسی است ولیکن خیال ما اینست کہ زاے فارسی دلالت کند بر اسم جامد فارسی
زبان بودن باژ و باج مبدل آنست وبس ہیچون کژک وکجک وہمین است در
عربی خراج (اردو) خراج - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - باج - آپ ہی نے لفظ باج
پر بھی خراج کا ذکر کیا ہے - مذکر -

(۲) باج - بقول برہان مال واسبابے کہ سلاطین از رعایا ستانند وزرے کہ راہداران
از سوداگران بگیرند - صاحب رشیدی فرماید کہ زرے کہ راہداران وگذربانان از مردم

رہگذر و متردّدین گیرند۔ صاحب سروری گوید کہ آن را باژ و ساو نیز گویند۔ بقول مؤید آنچہ زبردستی از ابناے سبیل زیردست بستانند و آنچہ از تجار بر سر کالا بستانند خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی آرد کہ اکثر استعمال این بمعنی زر لیست کہ راہداران از بازرگانان بسبب بارگذرانیدن از راہ گیرند صاحبان ناصری و جامع و جہانگیری و انند و بہار و ہفت ہم ذکر این کردہ اند (شیخ شیراز س) چو دشمن خر روستائی بردہ ملک باج دہ یک چرامی خوردہ (حکیم خاقانی س) غم زلب باج نفس می گیرد ہ لب بغیر یاد نفس ران حکیم ہ مؤلف عرض کند کہ مع زمعنی اول است کہ گذشت (اردو) باج۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ خراج۔ زمین کا محصول جو بادشاہ کو دیا جاتا ہے۔ زر مالگزاری۔ لگان۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ جو روپیہ راہداری اور سوداگرون سے اون کے قیمت مال پر بحساب فیصد لیا جاتا ہے اوسکو محصول کہتے ہین۔ مذکر۔ اور جو سڑک پر لیا جاتا ہے اوسکو ٹول ٹکس۔

(۴) باج۔ بقول برہان خاموشی باشد کہ مغان و آتش پرستان در وقت بدن شستن و چیزی خوردن و پرستش و عبادتی کہ معمول ایشان است بجا آورند۔ صاحب رشیدی فرماید کہ خاموشی و سکوت کہ مغان وقت بدن شستن و طعام خوردن و ژند خواندن بعد از زمزمہ می گزینند صاحب جہانگیری گوید کہ خاموشی را گویند کہ مغان وقت بدن شستن و خوردن بعد از زمزمہ بکنند و فرماید کہ شرح این اجمال در ذیل لغت برسم بتفصیل مرقوم خواہد شد۔ صاحبان جامع و ناصری و

وسروری ومؤید وسراج وشمس وبہار وانند ہم ذکر این کردہ اند (شیخ نظامی ۵)
بدان وقتی کہ خسرو دستگہ داشت ٭ رسوم باج وبرسم رانگہہ داشت ٭ چو آمد وقت خواندان
عالم ٭ زموبد خواست رسم باج وبرسم ٭ رسوم باج وبرسم آنچنان شد ٭ کہ او برچاشنی
گیری نشان شد ٭ **مؤلف** گوید کہ بدین معنی ہم مبدل باژ است کہ می آید وباژ اسم
جامد فارسی زبان باشد (اردو) آتش پرستون کی ایک خاص عبادت کا نام باج
ہے جو بدان وغیرہ دہونے کے وقت کچھہ دعائین پڑہکر خاموش ہوجاتے ہین اور اسی
خاموشی کو باج کہتے ہین ۔
(۴) باج ۔ بقول صاحب سراج کہ بحوالۂ مجدالدین علی قوسی آوردہ بمعنی جزیہ نیز باشد
بہار ہمزبان سراج ۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد ولیکن صاحب برہان ہم
لفظ باژ کہ بزاے فارسی عوض جیم عربی است ذکر این معنی ہم کردہ ۔ ہرگاہ باج را
مبدل باژش گیریم وجہے نیست کہ تصدیق این معنی ہم نکنیم بالجملہ جزیہ بقول صاحب منتخب بعربی زبان
آنچہ برکفار ذمی درسالی مقرر دارند معرب گزیۂ فارسی وکزیہ ۔ بخیال ما بہم مجاز معنی اول است
(اردو) جزیہ ۔ بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مذکر ۔ وہ ٹکس جو غیر مذہب والون پر لگایا جاتا ہے
(۵) باج ۔ بقول خان آرزو در سراج کہ بحوالۂ مجدالدین علی قوسی آوردہ بمعنی تمغا باشد
۔ بہار ہمزبان سراج دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد و این معنی بر باژ کہ اصل
این لغت است مذکور نیست وخیال ما اینست کہ ہرگاہ محصولے وزرے را باج نام
کردہ اند کہ از راہداران وسوداگران بگیرند چنانکہ ذکرش بر معنی دوم این گذشت

پس جا دارد کہ بر سبیل مجاز مُہرے را کہ بعد وصول باج بر اسباب باجگرفتہ شدہ یا بر رسید زر باج زنند بدین نام موسوم کردند۔ باقی حال طالب سند استعمال باشیم۔ ابدًا نسبت کہ تمغا بالفتح وغین معجمہ بقول غیاث در ترکی بمعنی نشان ومُہر و داغیست کہ بر ران اسپ وغیرہ نہند۔ (اردو) تمغا۔ بقول آصفیہ۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ وہ مُہر جو سوداگری مال پر سرکار کی طرف سے لگائی جاتی ہے۔

(۶) باج۔ بقول سراج نام دہے است از مضافات طوس کہ مولد فردوسی است۔ صاحب رشیدی ہمین معنی را بر لفظ باژ آوردہ وبحوالۂ سامانی آوردہ کہ باج لغتی نیست علٰحدہ در باژ بجمیع معانی بلکہ باج مغیّر باژ است چنانکہ بذیل معنی اول گذشت۔ صاحب ناصری فرماید کہ با باژ در ہمہ معانی موافق است چنانکہ قولش ہم بذیل معنی اول گذشت پس بخیال ما بدین معنی ہم مبدّل باژ باشد کہ بہ زاے فارسی می آید و وجہ تسمیہ متعلق بیکے از معانی گذشتہ کہ قصۂ باشد وما از آن خبرے نیافتیم مثلاً جا دارد کہ این دِہ را در باج مملکتی گرفتہ باشند و بدین نام موسوم کردند واللہ اعلم۔ (اردو) ایک قریہ کا نام فارسی مین باج ہے جو طوس کے مضافات مین سے اور فردوسی کا مولد ہے۔

**باج آوردن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ واز بیان معنی ومحل استعمال ساکت واز سند پیش کردہ اش معلوم می شود کہ بمعنی پیش کردن خراج است (قاسمی مشہدی ـــ ۵) گذشت آنکہ گیری ز شاہان خراج ہر کنون سوی ما باید آورد باج ؛ (اردو) خراج پیش کرنا۔

**باجبان** بقول بہار کہ بحوالۂ مدار الافاضل

آوردہ بمعنی باج گیرندہ کہ عبارت از صاحب باج باشد۔ صاحب انند ہمزبان بہار۔ مؤلف عرض کند کہ از قبیل مہربان کہ کلمۂ بان بقول برہان بمعنی صاحب و خداوند و بزرگ مستعمل (اردو) خراج وصول کرنے والا۔

**باج پذیرفتن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی سکوت ورزیدہ و از سند پیش کردہ اش مفہوم می شود کہ بمعنی قبول نمودن خراج باشد (اسدی طوسی ؎) بہ بیچارگی ساو باج گران ٭ پذیرفت با ہدیۂ بیکران ٭ (اردو) خراج قبول کرنا۔

**باج جستن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت و از سند پیش کشیدہ اش معلوم می شود کہ بمعنی طلب کردن و خواستن خراج باشد (ظہوری ترشیزی ؎) چنان بود جنس شہی بے رواج ٭ کہ دستاک از تاج می جست باج ٭ (اردو) خراج طلب کرنا۔ خراج چاہنا۔

(الف) **باج خواستن** استعمال۔ صاحب
(ب) **باج خواہ** آصفی ذکر الف کردہ از بیان معنی ساکت و از سند پیش کردہ اش می کشاید کہ بمعنی طلب نمودن و خواستن خراج است (ظہوری ؎) از چہ بر گردن نہی بار خراج زندگی ٭ با وجود باج خواہ از عدم برخویش زن ٭ سند پیش کردہ صاحب آصفی متعلق بہ (ب) باشد کہ اسم فاعل ترکیبی ست بمعنی باج خواہندہ۔ بہار گوید کہ (باج خواہ) آنکہ باج را از بازرگانان گرفتہ بسرکار رساند (نظامی ؎) اگر ترسی از رہزن و باج خواہ ٭ کہ غارت کند آنچہ بینند براہ ٭ صاحب بحر این را بمعنی خراج گیر آوردہ (اردو) (الف) خراج چاہنا (ب) محصولدار محصول وصول کرنے والا۔

**باج خوردن** استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ و از بیان معنی سکوت ورزیدہ و از سند پیش کردہ اش می کشاید کہ بمعنی حاصل کردن خراج مرادف باج گرفتن کہ می آید (طالب آملی ؎) صف ذرد ہر ستارہ صفدارت ٭ باج شاہان خورد طرفدارت ٭ (اردو) خراج حاصل کرنا۔ خراج لینا۔

**باج دادن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت و از سند پیش کردہ اش معلوم می شود کہ بمعنی ادا کردن خراج باشد و کنایہ باشد از مطیع و منقاد شدن (اشرف مازندرانی ؎) شب از مہتاب بامش باج میداد ٭ بہر منزل اقامت می فرستاد ٭ (ظہوری ؎) شاہان بسالکان رہت باج میدہند ٭ نعلین اگر کنند طلب تاج میدہند ٭ (ولہ ؎) بزم شوق چہ شیرین شد است گریۂ تلخ ٭ بزہر خندہ دہد باج نوشخند آنجا ٭ مؤلف گوید کہ ازہمین مصدر است باجدہ اسم فاعل ترکیبی بمعنی باجگذار چنانکہ ظہوری گوید (؎) اکلیل من بافسر من گشتہ باجدہ ٭ داغ دلم تبارک من تاج نہ شدہ است ٭ (اردو) خراج ادا کرنا۔ خراج گزار ہونا۔ مطیع ہونا۔ فرمان بردار ہونا۔

**باجدار** استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بدال مہملہ لغت فارسی است بمعنی جمع کنندۂ باج مرادف باجبان و باجخواہ کہ بجایش گذشت دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ از مصدر باج داشتن۔ اسم فاعل ترکیبی است و بخیال ما از قبیل تاجدار حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو باجبان۔

**باجدان** استعمال۔ بقول بحر و بہار ظرفے کہ دران زر باج گذارند و آن را در ہندوستان

غولک گویند صاحب انند ہمزبان شان۔
(اردو) غلک یا غولک۔ بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مؤنث۔ وہ ظرف جس میں
بکری۔ محصول یا سائر۔ نذر وغیرہ کی
آمدنی ڈالتے رہتے ہیں غلہ۔ گلہ۔ نقدی
رکھنے کا چمڑے سے منڈھا ہوا ظرف جس
کا سوراخ چھوٹا ہوتا ہے۔

**باج دنباله** | اصطلاح۔ بقول خان آرزو
در چراغ بجیم تازی و دال مہملہ مضموم نوعے
از باجہاے ایران و از بعضے بتحقیق رسیدہ
کہ بمعنی خراج زیادت باشد پس مجازاً بمعنی
کمال زیادت آمدہ و از محسن تاثیر سند آرد
(ے) باج دنبالہ از روز قیامت گیرد
سرمہ دیدہ کند گر شب کوتاہ مرا۔ بہار گوید
باضافت نوعی از باجہاے مرسوم ایران
و از بعضے بتحقیق رسیدہ کہ بمعنی خراج زیادت
پس بمجاز بمعنی کمال زیادت آمدہ۔ صاحبان
بحر و انند ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض
کند کہ باج دنبالہ زر مالگذاری را گویند
کہ بوقت درو دنبالہ وصول کنند و ہمین را
درو دنبالہ ہم نامند یعنی ہرگاہ کشت تیار
شود نوبت بہ درو رسد محصولدار ان
مال بعد از درو باج گیرند و معنی لغوی این
محصول از درو باشد یعنی آنچہ بعد درو از آنا
کشت باقی ماند ہمان است (دنبالہ)
و بدین وجہ کہ حساب مالگذاری بر ہمین
آثار کنند این محصول را باج دنبالہ گویند
(اردو) زر مالگزاری۔ لگان۔ مذکر۔

**باجِ دہ یک** | استعمال۔ بقول بہار نوعی
از باج کہ آن را باج عشر گویند (شیخ شیراز
ے) چو دشمن خر روستائی برد ۞ ملک
باج دہ یک چرا می خورد ۞ صاحب انند نقل
بر دار بہار مؤلف عرض کند کہ (باج دہ یک)
باجے باشد کہ بر سر دہ۔ یک گیرند یعنی سر بعید دہ

(اردو) فیصدی دس کا خراج یعنے سو
روپیہ کے قیمتی مال پر دس روپیہ محصول
لیا جاسے۔

**باج رساندن** | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت
(قاسمی مشہدی ؎) گران کردہ گردن
ز بار خراج ٭ رسانند باج و گرفتند تاج
٭ **مؤلف** گوید کہ بخیال ما اداکردن باج
باشد (اردو) خراج اداکرنا۔ خراج دینا

**باج رعنائی گرفتن از کسی** | مصدر
اصطلاحی۔ بقول بہار در رعنائی غالب
آمدن بر وے (دانش ؎) سایہ رنگین
جابجا افتد ز حسن جلوہ اش ٭ باج رعنائی
ز سرو آن قامت رعنا گرفت ٭ و فرماید کہ
این تخصیص بیجاست بلکہ مطلق باج گرفتن
از لوازم غلبۂ خود است۔ صاحب انند
ہمزبان بہار **مؤلف** گوید کہ بیچارہ بہار
خود معترف قصور خود است و نمی دانیم کہ چرا
این مصدر را اصطلاحی را قائم کرد (اردو)
رعنائی میں غالب آنا۔

**(الف) باج ستان** | استعمال مؤلف نظیر
**(ب) باج ستاندن** | بحر بمعنی خراج گیرندہ شہید
مرادف باج خواہ و باجبان کہ بجا بیش گذشت
دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد
**مؤلف** گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است
از مصدر (ب) یعنے ستانندۂ باج و خراج از مصدر
ستاندن صاحب آصفی ذکر ب کردہ و از
بیان معنی ساکت و از سند پیش کردہ اش
مفہوم می شود کہ بمعنی خراج حاصل کردن و
خراج گرفتن باشد و کنایہ از غالب آمدن
(ظہوری ؎) شعاعش ستاند ز خورشید باج
٭ حبابش رساند بہ جمشید تاج ٭ (ولہ ؎) ز رو
باج ستاند شب شراب کشان ٭ چو صبح باش
بخورشیدی نوالہ شود ٭ (اردو) (الف) خراج

لینے والا (ب) خراج لینا۔

**باج طلبیدن** | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت و از سند پیش کردہ اش معلوم می شود کہ بمعنی طلب کردن خراج باشد (فغانی شیرازی ؎) بستان شہر کہ ترکانہ باج می طلبند ٭ مراد ہر بود از ہر کہ تاج می طلبند ٭ (اردو) خراج مانگنا۔ خراج طلب کرنا۔

(الف) **باج گذار** | (ب) **باج گذاشتن** | استعمال (الف) بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بضم کاف عجمی و ذال معجمہ بالف کشیدہ و رائے مہملہ لغت فارسی است بمعنی باج دہندہ۔ صاحب بحر فرماید آنکہ بحاکم خراج دہد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و مصدر آن (ب) (اردو) (الف) باجگزار بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ خراج ادا کرنے والا۔ (ب) خراج ادا کرنا۔

(الف) **باج گرفتن** | (ب) **باج گیر** | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر (الف) کردہ و از بیان معنی ساکت و از سند پیش کردہ اش معلوم می شود کہ بمعنی خراج گرفتن و کنایہ باشد از غالب آمدن چنانکہ بہار بدل (باج رعنائی گرفتن از کسے) تصریح نمودہ است مرادف باج ستاندن کہ گذشت (حسن مشہدی ؎) روی تو باج حسن ز گلشن گرفتہ است ٭ از گل خراج پاکی دامن گرفتہ است ٭ (ظہوری ؎) زہے خراج ظہوری باج از شکر نگیرد ٭ رشک ہمائے گردد از عشق زاغ مردم ٭ (عرفی ؎) ز عشوہ باج گرفتی ز بوستان امروز ٭ اگرچہ چشم تو بودی کرشمہ دان نرگس ٭ (ب) بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ مرادف باجدار مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است از مصدر گرفتن (اردو) (الف) دیکھو باج ستاندن۔

ا ب. دیکھو باجدار۔

**باجلوہ** | استعمال۔ بقول صاحب رہنما کہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی صاحب رونق و رونق دار باشد مؤلف عرض کند کہ باؔ درینجا بمعنی مفد معنش باشد کہ بجاے خودش گذشت۔ تسامح صاحب رہنما است کہ بمعنی رونق ہم نوشت (اردو) رونق دار۔ بقول آصفیہ۔ چمکیلا۔ خوبصورت پر لطف۔ پربہار۔ مزین۔ آراستہ۔ آبدار۔

**باجنامہ** | استعمال۔ بقول مؤید بحوالہ تحفہ باجیم موقوف (۱) کاغذیکہ درو باج و خراج نویسند و نیز (۲) لقب۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد نمیدانیم کہ مقصود صاحب مؤید از مجرد لقب چہ باشد۔ مشتاق سند استعمال باشیم براے معنی دوم (اردو) (۱) وہ کاغذ یا دفتر جس میں خراج یا محصول کا حساب لکھا جاتا ہو (۲) لقب۔ مذکر۔

**باجنگ** | بقول برہان بروزن آہنگ روزنہ و دریچۂ کوچک را گویند و فرماید کہ ظاہر این لغت باجہک است کہ مصغر باجہ باشد و باجہ مخفف بادجہ و بادجہ بمعنی بادگیر و بادگیر جاے و روزنے بزرگ را گویند کہ باد ازان آمد و شد نماید۔ صاحب انند بحوالہ برہان ذکر این کند و فرماید کہ بفتح جیم و سکون نون و کاف فارسی است۔ صاحب ہفت گوید کہ اول بالف کشیدہ و فتح جیم و نون و کاف ساکن است و در بیان معنی ہمزبان برہان۔ مؤلف عرض کند کہ تسامح محققینے کہ کاف را فارسی گرفتہ اند زیراکہ کاف تصغیر عربی است نہ فارسی۔ پس اگر باجنگ را مخفف و مبدل باجہک گیریم باید کہ نون را مبدل ہاے ہوز قرار دہیم و این خلاف قیاس است کہ اینچنین تبدیل در فارسی زبان نیامدہ بخیال ما باجنگ مخفف

بادجنبک باشد کہ بحذف دال مہملہ و موحدۂ دوم باجنگ شد و این موافق قیاس است مخفی مباد کہ جنب امر حاضر باشد از مصدر جنبیدن و (بادجنب) اسم فاعل ترکیبی و کاف آخر براے تصغیر و این دریچۂ مختصری است کہ برسے مرور ہوا قریب سقف سازند کہ خانہ را از ہواے گرم صاف کند و روشن ہم (اردو) روشندان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ تابدان۔ دھواں نکلنے یا ہوا آنے کا موکھا۔

(۱۲۲۰) **باج نہادن** استعمال۔ (۱) بمعنی خراج قائم کردن است چنانکہ ظہوری گوید (ف) روے تو از ماہ ستاند خراج ٭ موے تو بر مشک نہادست باج ٭ و (۲) بمعنی مغلوب ساختن و گمراہ ساختن چنانکہ حکیم سوزنی فرماید (ف) تابد رقۂ دوستی آل علی نیست ٭ بر قافلۂ دین ہدی دیو نہد باج ٭ (اردو) (۱) خراج قائم کرنا (۲) مغلوب کرنا۔ بقول آصفیہ۔ زیر کرنا۔ مطیع کرنا۔ تابع کرنا۔ بس میں کرنا۔ فتح کرنا۔

**باجور** بقول شمس لغت فارسی است (۱) سختی گرما در تابستان و بخاریست کہ از زمین خیزد و فرماید کہ این معنی آخر متحقق است از خدمت امیر شہاب الدین حکیم کرمانی۔ صاحب سوار السبیل فرماید کہ آن را وآبور نیز گویند و بر وآبور فرماید کہ بہ ایلیائی وآپورہ آلۂ بخاریہ را گویند۔ صاحب برہان وغیرہ ذکر این بجاے مہملہ کردہ اند پس اغلب آنست کہ باجور تصحیف کاتب شمس باشد (اردو) دیکھو باحور۔

**باجوزا** بقول شمس لغت فارسی است یعنے پانزدہ روز کہ در تمام سال سخت گرم باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد و محققین فارسی زبان ہمین معنی را

بر باحور اکہ بجاے حطی و راے مہملہ می آید ذکر کردہ اند پس اغلب آنست کہ از تصرف کاتبین چابکدست باحورا صورت باجورا گرفتہ است (اردو) دیکھو باحورا۔

**باجہ** بقول برہان بفتح جیم بروزن راچہ دریچہ و روزنۂ بزرگ را گویند۔ صاحب جامع فرماید کہ بروزن خواجہ دریچہ و روزنہ بزرگ و فرماید کہ گویا ترکی است صاحب انند ہمزبان برہان مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است ذکر این کردہ و بمعنی مدخنہ و شرافۃ المدخنہ نوشتہ ولیکن بہ تحقیق ما اصل این (بادجہ) باشد اسم فاعل ترکیبی کہ باد مرکب شد باجہہ وجہہ امر حاضر است از مصدر جہیدن۔ جا دارد کہ ترکیان این را از لغت فارسی گرفتہ باشند (اردو) دیکھو اغرہ کے تیسرے معنے۔

**باجی** بقول وارستہ (۱) باجگذار را گویند و از محمد سعید اشرف سند آرد (ص) بر تو زیبد کہ خراج از ہمہ خوبان گیری ٭ شاہ حسنی و ترا لیلی و شیرین باجی ٭ و فرماید کہ ایہام بمعنی ثانی است کہ می آید و سند دیگر از کلام خود می آرد و فرماید کہ بطریق ایہام در ہجو گفتہ ام (ص) نواب کہ باشد بجہان تاراجی ٭ چسپان شدہ اختلاط او با پاجی ٭ زر ہا گیرد ز وجہ فرج لولی ٭ ہستند این قوم از برایش باجی ٭ صاحب بہار و انند ہمزبان وارستہ مؤلف گوید کہ جز این نیست کہ یاے نسبت در آخر باج زیادہ کردہ اند (اردو) دیکھو باجگذار (۲) باجی۔ بقول وارستہ کنایہ از خواہر بزرگ و فرماید کہ از ثقات ایران مسموع شد کہ این لفظ مخصوص بخطاب خواہر است و الا

مرادف آن نیست۔ بہار و انند ہم زبانش صاحب
غیاث گوید کہ بمعنی خواہر و ہمشیرہ لغت ترکی است
مؤلف عرض کند کہ صاحب کنز کہ محقق ترکی
زبان است ذکر این معنی اخت کردہ و صاحب
لغات ترکی ہم این را بمعنی خواہر آوردہ غلط
کردہ اند محققین کہ این را لغت فارسی دانستہ اند
و آنچہ وابستہ این را کنایہ گیرد تعجب است
(اردو) باجی۔ بقول آصفیہ۔ ترکی۔ اسم مؤنث
بہن۔ بڑی بہن۔

**باجیان** بقول شمس لغت فارسی است
بمعنی صاحب باج و ستانندۂ آن۔ دیگر کسے
از محققین فارسی ذکر این نکرد اغلب آنست
کہ تصحیف باجبان باشد کہ بجایش گذشت
کاتب جابکدست نقطۂ زیادہ کرد و بس۔
(اردو) دیکھو باجبان۔

**باچشم بستہ خوابیدن** مصدر اصطلاحی
بقول صاحب بول چال بمعنی دراز کشیدن
باچشم بستہ باشد۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ
ناصرالدین شاہ قاچار (باچشم بستہ می خوابیدم)
را ذکر کردہ است کہ مشتق ازین مصدر
است و در بیان معنی ہمزبانِ بول چال
مؤلف عرض کند کہ مقصود ازین خواب
حقیقی نیست (اردو) آنکھیں بند کرکے لیٹنا۔

**باچشم خوردن** مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار (۱) چشم زخم رسانیدن و (۲) تند
و تیز نگریستن (محسن تاثیر ع) چون جوہر بینش
سرمہ در رہ کس کمال جوہری است۔ می خورند
از حسد باچشم اہل روزگار۔ دیگر کسے از
محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف گوید
کہ مبالغہ ایست از تندی نظر۔ کہ گویا می خورد
از چشم و گزند می رساند از چشم۔ بخیال ما
استعمال محسن تاثیر بہر دو معنی صادق می آید
(اردو) (۱) نظر لگانا۔ جیسے "کیوں
نظر لگاتے ہو ماشاء اللہ کہو"۔ صاحب آصفیہ

| | |
|---|---|
| نے (نظر لگانا) پر فرمایا ہے ۔ بری نظر سے دیکھنا ۔ | چشم زخم پہنچانا ۔ (۲) گھورنا بقول آصفیہ تیز نگاہ دیکھنا |

**باچو** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم جیم فارسی وسکون واو لغت فارسی است وآن لقبی است مر شاہان تاتار را دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ جا دارد کہ این را اسم جامد گیریم و باشد کہ مرکب باشد از لفظ باج و واو نسبت بمعنی منسوب بہ باج از قبیل ہندو و کنایہ از کسے کہ باج گیرد تبدیل جیم عربی بافارسی موافق قیاس است ہمچون کاج و کاچ ۔ یکے از معاصرین ما کہ از اہل چین است گوید کہ این لغت کاشغری است کہ مخلوط بزبان ترکی است وعجبی نیست کہ زبان تاتاری باشد (اردو) باچو فارسی مین تاتاری بادشاہون کا لقب ہے ۔

**باچیزے خوش بودن کسے را** مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالۂ غواص سخن پسند کردن آنچیز را (خواجہ شیراز سہ) مرغ شب خوان را بشارت باد کاندر راہِ عشق ٭ دوست را با نالۂ شبہائے بیداران خوش است ٭ دیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد ۔ **مؤلف** گوید کہ از سند پیش کردہ اش این مصدر پیدا نیست وہمین قدر متحقق است کہ در مصرع دوم کلمۂ را زائد باشد یا لفظ خوش را بمعنی خوشی گیریم ۔ (اردو) کسی شخص کا کسی چیز کو پسند کرنا ۔ کسی شخص کو کوئی چیز بھلی معلوم ہونا ۔

**باچیزے خوش داشتن** مصدر اصطلاحی ۔ صاحب انند نذیل با کسے خوش داشتن از باقر کاشی سند آوردہ کہ در آن استعمال این مصدر است وفرماید کہ در امثال این مواقع لفظ خوش بحذف موصوف لفظ حال

است (باقر کاشی ؎) درسینه عجب ولی مشوش دارم ٭ وین طرفه که با صحبت او خوش دارم ٭ سرتا پایم بسوخت زاشک گرمم ٭ آبی عجبی برنگ آتش دارم ٭ دیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف گوید که از سند باقر کاشی (خوش داشتن باچیزے) پیداست که درین هم خوش بمعنی مسرت مستعمل وجا دارد که لفظ حال را محذوف گیریم و بحث کامل این بر لفظ خوش می آید۔ (اردو) کسی چیز سے خوش رہنا۔ کسی چیز سے راضی رہنا۔

**باحال کسے افتادن** مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار واند بحال وے متوجه شدن (خواجه جمال الدین سلمان ؎) خدایگانه یکبارگی بیفتادم ٭ ز ضعف حال و تو با حال من نیفتادی ٭ (وله ؎) که چشم تو باحال من افتد که شب و روز ٭ او خفته وست است و مرا کار خراب است مؤلف گوید که (افتادن بحال کسے) بہمین معنی بجا گذشت (اردو) دیکھو افتادن بحال کسے

**باحتساب در آمدن** استعمال آمدن برائے احتساب باید دانست که احتساب بقول منتخب بمعنی نہی کردن از چیزہائی که در شرع ممنوع وبشمار آوردن باشد (ظہوری ؎) زراہ آید و گر دو تو گردد و به نشیند ٭ بمجلس تو دع گر باحتساب در آید ٭ (اردو) احتساب کے لئے آنا۔ آمادۂ احتساب ہونا۔

**باحفصان** اصطلاح۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان و مؤید و بحر و بہار و شمس معلم طفلان را گویند چه ام حفص مادۂ مرغ باشد که بچگان خود را در زیر بال آورد و دانه بخوراند مؤلف عرض کند که ام حفصه بقول منتہی الارب بزبان عرب مادۂ مرغ را گویند و حفص بقول منتخب بمعنی جمع کردن

(۱۵۱)

است وزنبیل چرمی را نیز گویند بخیال ما درین لغت مرکب کلمۂ با بمعنی معیّت و مصاحبت والف و نون در آخر زائد باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و جز این نیست کہ این کنایہ ایست (اردو) دیکھو استاو کے پہلے معنے ۔

**باحفصانہ** بقول صاحب ضمیمۂ برہان کنایہ از سخن کردن مبتدیانہ و طفلانہ باشد ۔صاحب مؤید فرماید کہ سخن مبتدیان و بچگان کہ معلّمان ۔صبیان و بچگان را گویند ۔بہار بحوالۂ ملحقات آرد کہ کنایہ از سخن طفلانہ و مبتدیانہ کردن صاحب شمس گوید کہ بمعنی سخنی بچگان باشد ۔صاحب انند نقل بردار بہار ۔**مؤلف** عرض کند کہ چیزے نیست جز این کہ بر لغت مرکب (باحفصان) کہ گذشت ہاے نسبت زیادہ کردہ کنایۂ سخنانی را نام کردہ باشند کہ معلمان با بچگان کنند بزبانی کہ قریب الفہم شان باشد ۔حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) استا کی وہ باتین جو بچون کے ساتھ ان کی قریب الفہم زبان مین کی جائین ۔

**باحمائل** استعمال ۔بقول صاحب بوا بمعنی مع عقد باشد **مؤلف** عرض کند کہ این لفظ مرکب است از (با) کہ معنی گذشت بمعنی حمائل دارندہ و حمائل لغت عرب است بقول منتخب دوال شمشیر و آ در بر اندازند ۔صاحب غیاث گوید کہ حما بمعنی ہار نیز آید و بحوالۂ صاحب صرا آرد کہ حمائل جمع حمالہ است کہ بکسر اول باشد بمعنی دوال شمشیر و فرماید کہ در فارسی بمعنی واحد مستعمل می شود (اردو) حم ڈالا ہوا ۔حمائل پوش ۔صاحب آصفیہ حمائل پر لکھا ہے کہ ۔عربی ۔اسم مؤنث گلے مین ترچھا پرتلا ڈالنا ۔دوال شمشیر ۔پرتا

| | |
|---|---|
| **باحمائل زدہ** استعمال - بقول صاحب روزنامہ کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی چیزے در گردن بند ختہ **مؤلف** گوید کہ معاصرین عجم بدون اضافت | حمائل استعمال کنند ولیکن بقاعدۂ فارسی با اضافت است و درین جا فک اضافت توان گرفت یعنے کسے کہ حمائل بہ گردن او ست (اردو) گلے مین حمائل ڈالا ہوا - |

**باحور** بقول برہان باحاے حطی بروزن کافور بخارے را گویند کہ در ہواے گرم از زمین برخیزد و فرماید کہ در عربی بمعنی بسیاری و سختی گرما باشد۔ صاحب رشیدی و ناصری فرماید کہ بمعنی سختی گرما و آن بست روز است از تموز و این عربی است بزیادت الف در آخر یعنے باحورا فارسیان حذف الف نمودہ استعمال کنند چون عاشور و عاشورا۔ صاحب سروری گوید کہ بجاے مہملہ بروزن ساطور در نسخۂ میرزا بخارے است کہ بہنگام گرما از زمین خیزد و باحورا نیز گویند و بحوالۂ ادات الفضلا فرماید کہ بمعنی سختی گرما باشد۔ صاحب مؤید برا (باخور) بجاے معجمہ نوشتہ کہ آن پانزدہ روز کہ در سال سخت گرم است و نیز فرماید کہ ہرچند این منقول از زفانگویاست ولیکن نزد صاحب تاج وغیرہ باخور با خا خطاست صحیح باحور است بجاے حطی صاحب انند بحوالۂ صاحب غیاث آرد کہ بضم حاے مہملہ و واو معروف و راے مہملہ لغت عربی است بمعنی سختی گرما در ماہ تموز و ایام مقرری و آن ہشت روز است از نوزدہم تموز تا بست وششم ماہ مذکور و این ہشت روز اگر بغایت گرمی بگذرند علامت ارزانی است و اگر بسردی بگذرند علامت قحط باشد۔

ونزد بعض این لفظ ماخوذ از بحران است کہ بمعنی حکم باشد یعنے ہشت روز مذکور حاکم است
بر احوال ہشت ماہ از اول مرداد تا آخر اسفندارمذ وگوید کہ اکثر اہل لغت وبعض شارحین
قصائد عرفی را در تحقیق این لفظ خطا واقع شدہ۔ صاحب جہانگیری در ضمیمۂ خود ذکر این
کردہ فرماید کہ با حاے مہملہ مضموم و واو معروف بخارے باشد کہ در ہواے گرم از زمین
برخیزد وآن را باحور اہم خوانند و ایام آن ہفت روز است وبعضے گفتہ اند کہ ہشت
روز باشد وابتدا از نوزدہم ماہِ تموز می شود ودرآن ایام آغاز شکستن گرما بود و
بعضے گویند کہ معنی این لفظ شدّت وزیادتی گرما باشد وبعضے گویند کہ این لفظ ماخوذ
است از بحران کہ بمعنی حکم است ودرین روزہا حکم کنند بر احوال ماہ ہاے خزان
وزمستان وروز اول آن دلیل تشرین الاوّل وروز دوم آن دلیل تشرین الآخر و
ہرچہ درآن روزہا واقع شود از گرما وسرما وباران ومیغ دران ماہ ہا نیز چنان بود
وجمعے گویند روز اول آن دلیل ماہے است کہ آفتاب در برج اسد باشد وروز دوم
در سنبلہ وہمچنین تا بحوت کہ ہشتم است خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی کہ
بالا مذکور شد فرماید کہ عاشور وعاشورا ہر دو عربی است چنانکہ در قاموس آوردہ و
نیز صاحب برہان باحور را لفظ یونانی گفتہ بہرکیف فارسیان بمعنی بخارے کہ از ہواے
گرم از زمین خیزد استعمال کنند وعربیان بمعنی شدّت گرما و لہذا توسی نیز بہمین معنی
بشمار نوشتہ (حکیم انوری ؎) باغ دولت را کہ آب آن لعاب کلک تست ٭ باہماے
عہد نیسان حاصل باحور باد ٭ صاحبان جامع وشمس وہفت ہم ذکر این کردہ اند

صاحب منتخب فرماید کہ باحور۔ بمعنی شدت گرماے تموز باشد۔ صاحب منتہی الارب ذکر باحور و باحورا ہردو کردہ گوید کہ ہردو لغت مولد است **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان ہمین لغت عرب را بہ تغیر خفیف در معنی استعمال کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) وہ بخارات جو موسم گرما مین زمین سے اوٹھتے ہین۔

**باحورا** بقول برہان بانہ یادتی الف لفظی است یونانی بمعنی روزگار آزمودہ و ایام آن ہفت روز است وبعضے گویند ہشت روز ابتداے آن از نوزدہم تموز باشد و در آن ایام آغاز شکستن گرما بود وبعضے گویند کہ معنی این لفظ شدت و زیادتی گرما باشد وبعضے گویند این لفظ ماخوذ است از بحران بمعنی حکم یعنے از این روزہا حکم کنند بر احوال ماہ ہاے خزان و زمستان و روز اول آن دلیل تشرین الاول و روز دوم آن دلیل تشرین الآخر تا بآخر ہرچہ در آن روزہا واقع شود از گرما و سرما و باران و میغ دران ماہ ہا نیز چنان بود وجمعی گویند روز اول آن دلیل ماہے است کہ آفتاب در برج اسد باشد و روز دوم در سنبلہ وہمچنین تا حوت کہ ہشتم است بر حکم مذکور از باد و باران و امثال آن۔ صاحب ہفت ہزبان برہان **مؤلف** عرض کند کہ بحث کامل بر لغت باحور گذشت و این ہم لغت عربی است (اردو) دیکھو باحور۔

**باخ** بقول برہان وجامع وسراج وہفت باخاے نقطہ دار بروزن شاخ بمعنی راہ باشد کہ عربان طریق گویند و از ان است باخ زن بمعنی راہزن وسندش ہم ذیل باخزن می آید **مؤلف** گوید کہ اسم جامد فارسی باشد وبس (اردو) راستہ۔ بقول آصفیہ

اردو. اسم مذکّر. سبیل. راہ. طریق. سڑک. گزر. باٹ.

**باخاک برابر کردن** استعمال. بمعنی پایمال کردن باشد (انوری ؎) چون کنی خاکش ہمی بوس انوری ؛ گرچہ باخاکش برابر می کند (اردو) پامال کر بقول آصفیہ. روندنا. تباہ و برب کرنا. خاک مین ملانا. (۱۹۹۲)

**باخانہ** اصطلاح. بقول صاحب شمس بحوالۂ تجربی لغت فارسی است نام مقا بادرس و بادگذار و فرماید کہ آنرا بادخان نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ مخفف باشد و بادخان ہم مخفف آن بحذف ہاے ہوز. بمعنی مقام بادو کنایہ از بادگ گذرگاہِ بادکہ در دیوار خانہ کنند (اردو) روشن دان. دریچہ. مذکّر جس ذریعہ سے ہوا مکان مین داخل ہوتی ہے.

**باخبر** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح خا و باے موحدہ وسکون راے مہملہ فارسی است بمعنی ہوشیار و دانا و از سعدی سند آرد (نثر) ''دوران باخبر حضور و نزدیکان بے بصر دور'' **مؤلف** عرض کند کہ باودر اینجا بمعنی ہمراہ ہمنشر (اردو) باخبر. بقول آصفیہ معلومات رکھنے والا. واقف. بھیدیا. ماہر. آ

**باخبر بودن** استعمال. بمعنی واقف و آگاہ و خبردار بودن باشد (صائب ؎) باخبر باش دلی از خم زلفت نبرد ؛ دزد گوش تو یتیمی ست کہ در عالم نیست ؛ (اردو) باخبر رہنا. خبردار رہنا. (۱۹۹۳)

(الف) **باخبر ساختن** استعمال.

(ب) **باخبر ساختن برق** بقول بہار تفنگ و فرماید کہ این را سلام تفنگ:

| | |
|---|---|
| گویند (سلیم ؎) برق آہ از حال ماسانرد بتان را باخبر ٭ نامۂ آشفتگان ہم چون نگہبان آتش است ٭ صاحب انند نقل بر دار بہار مؤلف عرض کند کہ این مصدر و این معنی ایجاد بہار است و فی الحقیقت | غیر از الف چیزے نیست کہ بمعنی خبردا کردن باشد و سندش سند اوعلے آتش (اردو) (الف) باخبر کرنا۔ خبردار کرنا۔ آ کرنا۔ (ب) بندوق چلانا۔ بقول آصفیہ بندوق سر کرنا۔ بندوق چھوڑنا۔ |

**باخت** بقول شمس لغت فارسی است بمعنی میان سراے دیگر کسے از محققین عا ذکر این نکرد معاصرین عجم بر زبان ندارند و حصۂ میان سراے را (نعمت خانہ) نا است۔ نمی کشاید کہ صاحب شمس از کجا این لغت را پیدا کرد حیف است کہ سند استعمال نیز نہ

(اردو) مکان کا درمیانی حصہ۔ ہال۔

**باختر** بقول برہان باتاے قرشت بروزن کاشغر (۱) مغرب را گویند و (۲) بمعنی شرق ہم آمدہ است۔ صاحب رشیدی فرماید کہ مشرق را گویند و خاور مغرب را چنانکہ از اک اشعار متقدمین معلوم می شود چنانکہ فردوسی گوید (؎) چو مہر آورد سوے خاور گر ٭ ہم از باختر بر زند باز تیغ ٭ و گاہے عکس این نیز استعمال کنند چنانکہ انوری فرماید (س وی زخاک خاوران چون ذرہ مجہول آمدہ ٭ گشتہ امروز اندر و چون آفتاب خاور ٭ و تحقیق آنست کہ باختر مخفف باآختر است و اختر ماہ و آفتاب ہر دو را گویند پس باختر مشرق و مغرب را توان گفت و ہمچنین خاور مخفف خارور است و خار ما و آفتاب باشد پس خاور نیز مشرق و مغرب را توان گفت و ازین جہت قدما

درہر دو معنی ہر دو لفظ را استعمال کردہ اند لیکن خاور مرادف خور بیشتر آمدہ ازین جہت
خاور بیشتر بمعنی مشرق استعمال کنند (انتہی کلامہ) صاحب مؤید بحوالہ ادات آرد کہ باخاے
موقوف بمعنی مغرب است و بمعنی مشرق نیز آید و فرماید کہ اما صحیح معنی اول است صاحب
سروری بحوالہ تحفہ فرماید کہ بمعنی مشرق باشد و از استاد لامعی سند آرد (ص) خورشید را
چون پست شد در جانب خاور علم ؛ پیدا شد اندر باختر رایت شب علم ؛ و فرماید کہ
لفظ خاور و باختر را متاخرین برعکس تصور کردہ اند و خاور را مشرق می دانند و باختر را
مغرب و حال آنکہ متقدمین باختر مشرق را می دانند و خاور مغرب را و بنقل قول تحفہ
فرماید کہ اما آنچہ بصحت پیوستہ آنست کہ باختر بمعنی مشرق و مغرب ہر دو آمدہ و
ہمچنین خاور نیز بہر دو معنی و فرماید کہ امیر معزی باختر را بمعنی مشرق و خاور را بمعنی مغرب استعمال
کردہ (ص) تا زمین از نور گیرد روشنی از باختر ؛ ہمچو اندر شب فلک تاریکی از
خاور گرفت ؛ و شیخ نظامی نیز مؤید این معنی فرماید (ص) سپیدہ چو بر زد سر از باختر ؛
سیاہی بخاور فرو برد سر ؛ صاحب جامع فرماید کہ بروزن آستر مغرب را گویند و بمعنی مشرق
نیز آمدہ ۔ صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی مغرب و خاور بمعنی مشرق و بخلاف نیز گفتہ اند و خاور
بیشتر بمعنی مشرق استعمال می شود و بنا برین آفتاب را عروس خاوری گفتہ اند چنانکہ خاقانی
گوید (ص) دردہ از ان چکیدہ خون زآبلہ تن رزان ؛ کابلہ رخ فلک بردہ عروس خاوری
؛ و بحوالہ فرہنگ دساتیر آرد کہ معنی باختر بمشرق کردن خطاے بزرگ و غلط محض است
و فرماید کہ ہمین اصح است ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی مشرق است و مقابل آن خاور

...ست بمعنی مغرب لیکن قوسی گفتہ کہ لفظ باختر وخاور بمعنی مشرق و مغرب مشترک اند
...خاور بمعنی مغرب در کلام قدما بیشتر آمدہ و در کلام متاخرین بیشتر بمعنی مشرق۔ صاحب
...طع بذکر قول برہان فرماید کہ باختر را از اضداد شمردن وبمعنی مشرق نیز گمان بردن علت
...ائی وضع لفظ را کہ حصول علم ویقین است از میان بردو فرماید کہ نے نے خاور
...معنی مشرق است و باختر بمعنی مغرب مؤلف عرض کند کہ صاحب سفرنگ دساتیر
...ر (نامۂ شت جی افرام) گفتہ کہ خاور بخاے معجمہ با الف و فتحہ واو وسکون راے
...ملہ مشرق را گویند و باختر بباے ابجد بالف کشیدہ وسکون خاے معجمہ و فتحۂ تاے فوقانی
...سکون را مغرب است وبس ۔ پس بخیال ما آنانکہ استعمال این ہردو لفظ برعکس
...م کردہ اند خلاف حقیقت رفتہ اند وبر استناد استعمال شان این ہردو لفظ از لغات
...ضداد قرار یافت وحقیقت ہمین است کہ خاور مشرق است و باختر مغرب ومعاصرین
...م ہم ہمین معنی بر زبان دارند وقیاس ما اینست کہ خور در فارسی زبان بمعنی روشنی
...سیار است ومجازاً آفتاب را ہم گویند پس (خورور) بمعنی صاحب آفتاب و
...فتاب دارندہ کنایہ باشد از مشرق و واو اول بدل شد بالف چنانکہ ورج وارج
...ریب واریب ۔ توغ وتاغ و راے مہملۂ اصل از کثرت استعمال حذف شدہ
...ور باقی ماند وہمچنین اختر نامیکے از منازل قمر است کہ بتحقیقش بجاے خودش
...شت وبرسبیل مجاز قمر را ہم توان گفت پس باختر بمعنی صاحب ماہ ودارندۂ
...ر کہ کلمۂ با در اینجا بمعنی ہمہ ہم اوست کہ گذشت دو الف جمع شد ویکے ازآن

حذف کردند باختر شد و مغرب را بدین وجه باختر گفتند کہ من وجہ ظہور ماه از مغرب
می شود یعنے صورت ہلال در مغرب بنظر می آید پس چنانکہ شرق صاحب شمس است
ہمچنان مغرب صاحب قمر است ازینجا ست کہ محققین اہل زبان استعمال این را
برعکس تحقیق بالا غلط دانستہ اند و صاحب سفرنگ و ساتیہ ہم بر بیان معنی حقیقی قناعت کرد
و از استعمال متضاد اہل زبان کاری نگرفتہ و اعتنائی بران نکرده پس معاصرین عجم را
باید کہ در کلام خود استعمال لفظ صحیح کنند و بر استناد متقدمین و متاخرین صحت لفظ را
از دست ندہند (اردو) (۱) مغرب ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ سورج
کے چھپنے کی جگہ ۔ پچھم ۔ غرب ۔ (۲) مشرق ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث جائے شرق
یعنے روشنی نکلنے کی جگہ ۔ طلوع ہونے کا مقام ۔ پورب ۔ مغرب کا نقیض ۔ آپ ہی فرماتے
ہین کہ حضرت ناسخ نے اسکو مذکر بھی باندھا ہے (ﻫ) مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ
ہجران کا ؛ طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریبان کا ؛
(۳) باختر ۔ بقول غیاث بمعنی ملک خراسان و نواحی قندہار را گویند ۔ صاحب
انند ہم بحوالہ غیاث ذکر این کرده ۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد ہو لف
عرض کند کہ جا دارد کہ بلحاظ جغرافیاے سلف فارسیان ملک خراسان را از ممالک
مغربی خود می دانستند ہمین وجہ باشد کہ آنرا موسوم بہ باختر کردند (اردو) فارسی
مین باختر ملک خراسان اور مضافات قندہار کو کہتے ہین ۔

**باختن** بقول نوادر (۱) بمعنی اشتغال کردن ببازی نرد و شطرنج و گوے و شکار

و مانند آن و بقول بحر و مؤید و ضمیمهٔ برہان بمعنی بازی کردن (زلالی خوانساری ع)
بہ پیشا پیش رخش فتنہ می تاخت ٭ برخ موی لعب عشوہ می باخت ٭ (اردو) کھیلنا
بقول آصفیہ - بازی کرنا - دل بہلانا - بازیدن کا ترجمہ - شطرنج یا گنجفہ یا چوسر وغیرہ کا شغل کرنا

(۲) باختن - بقول بحر بمعنی خرج کردن و بقول صاحب ضمیمهٔ برہان بمعنی خرج دادن صاحب
مؤید بحوالہ قنیہ و صاحب شمس ہم ذکر این کردہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد
(اردو) خرچ کرنا - بقول آصفیہ - صرف کرنا -

(۳) باختن - بقول صاحب بحر و مؤید بمعنی دادن و بخشیدن باشد - صاحبان ضمیمهٔ
برہان و شمس ہم ذکر این کردہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد - (اردو)
دینا - بقول آصفیہ - دادن کا ترجمہ بخشنا - عطا کرنا - مرحمت کرنا -

(۴) باختن - بقول بحر نقد خود را در قمار بحریف دادہ عاجز ماندن کہ بہندی ہارنا گویند
صاحب موارد ہم ذکر این کردہ (ظہوری ع) بروایدل تو حریف دگراندوز کہ من
٭ باختم ہرچہ بجز یار قمار آخر شد ٭ (حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ فرماید ع)
باحریف غم او ہر دو جہان باخت معین ٭ (اردو) ہارنا - بقول آصفیہ - در باختن کا
ترجمہ - بازی میں دینا - داؤں میں یا شرط میں دینا - قمار میں نقصان اوٹھانا - جیتنے کا نقیض

(۵) باختن - بقول موارد بہ باد و ضائع کردن چنانکہ صائب گوید (ع) رنگ خواہش
لذت عمر ابد را می برد ٭ آبرو و توان برای آب حیوان باختن ٭ دیگر کسے از محققین
مصادر ذکر این نکرد - صاحب نوادر ہمین معنی را بہ ذیل (در باختن) ذکر کردہ است

(اردو) ضائع کرنا۔ بقول آصفیہ۔ کھونا۔ برباد کرنا تلف کرنا۔

(۶) باختن۔ بقول موارد بمعنی گذاشتن و ترک کردن (صائب ؎) سبز کن چون مور در ملک قناعت گوشۂ؎ تا شود آسان ترا ملک سلیمان باختن؎ دیگر کسے از محققین مصادر ذکراین نکرد (اردو) چھوڑنا۔ بقول آصفیہ۔ ترک کرنا۔ تیاگنا۔ رد کرنا۔

(۷) باختن۔ بقول موارد بمعنی پریدن و دور شدن۔ خان آرزو در چراغ فرماید کہ باختن گاہے لازمی نیز می آید چنانکہ باختن رنگ بمعنی رفتن رنگ مؤلف عرض کند کہ صراحت باختن رنگ بجاے خودش می آید (اردو) اڑنا۔ بقول امیر۔ فق ہونا۔ پھیکا پڑنا۔ جاتا رہنا (رنگ کے ساتھ) (وزیر ؎) یاد قاتل مین فقط آنکھین لہو روتین نہین؎ جب اڑا چہرے سے اپنے رنگ سیل خون ہوا؎

(۸) باختن۔ بقول موارد بمعنی نظر کردن بمحبت باشد چون نظر باختن (خواجہ جمال الدین سلمان ؎) مردم چشم من ار با تو نظر باخت چہ شد؎ عشق بازی صفت مردم صاحب نظر است؎ دیگر کسے از محققین مصادر ذکراین نکرد مؤلف گوید کہ باختن درین شعر بمعنی چہارم اوست کہ گذشت و از مجرد باختن بمعنی نظر کردن بہ محبت ہرگز پیدا نمی شود و مصدر اصطلاحی (باختن نظر) بجاے خودش می آید (اردو) نظر کو ہار دینا۔ باعتبار نظر مغلوب ہونا۔

(۹) باختن۔ بقول موارد بحوالۂ ملحقات بمعنی چرخ دادن۔ صاحب ضمیمۂ برہان ہم ذکراین کردہ و مقصود صاحب موارد از ہمین باشد کہ صاحب ملحقات ذکرش کرد و سند استعمالش پیش نشد و دیگر کسے از محققین مصادر ذکراین نکرد مؤلف گوید کہ تا آنکہ سند استعمال بدست نیاید اعتبار را

نشاید (اردو) گھمانا۔ بقول آصفیہ۔ پھرانا۔ چکر دینا۔

**باختن آبرو** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی برباد و ضائع کردن آبرو و عزت و بے آبرو شدن باشد و این متعلق باشد بمعنی پنجم باختن کہ گذشت و سند این مصدر انجا مذکور و (آبرو باختن) ہم در مصدر وده مذکور شد (اردو) عزت برباد کرنا۔ بے آبرو ہونا۔ دیکھو آبرو باختن

**باختن جان** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی گذاشتن جان و ترک کردن آن باشد و این متعلق باشد بمعنی ششم باختن کہ گذشت (صائب ؎) چیست جان تا زیر تیغ یار نتوان باختن ؛ سہل باشد پیش آب زندگی جان باختن ؛ (اردو) جان دینا۔ بقول آصفیہ۔ جان تسلیم کرنا۔ مرنا (غالب ؎) جان دی۔ دی ہوئی اوسی کی تھی ؛ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہوا ؛

**باختن جہان** مصدر اصطلاحی۔ در باختن جہان باشد و این متعلق است بمعنی چہارم باختن کہ گذشت و سند این از (خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ ع) با حریف غم او ہر دو جہان باخت معین ؛ (اردو) دنیا کو ہار دینا ؛

**باختن چشم** مصدر اصطلاحی۔ بقول نوادر کہ بذیل باختن آورده بمعنی نابینا شدن۔ صاحب موارد ہم برحاشیۂ کتاب بحوالہ مصطلحات ذکر این کرده (صائب ؎) نیست کار ہر کسے دل را مصفا ساختن ؛ کم باخت چشم آنکس کہ این آئینہ را پرداز کرد ؛ **مؤلف** گوید کہ معنی لفظی این متعلق بمعنی ؟ باختن باشد کہ بجایش گذشت و کنایہ از نابینا شدن توان کرد۔ (اردو) اندھا ہونا۔ بقول امیر۔ اندھا کرنا کا لازم (داغ ؎) ہاے کہنا وہ کسی بت کا دم نظارہ ؛ آنکھ بھر

ہمیں دیکھے تو بس اندھا ہو جائے ؎

**باختن رنگ** مصدر اصطلاحی۔ بقول نوادر کہ بذیل باختن آوردہ بمعنی شکستن رنگ و شکستہ شدن آن۔ خان آرزو در چراغ بذیل باختن فرماید کہ بمعنی رفتن رنگ باشد و بقول صاحب موارد دور شدن و پریدن رنگ (اشرف ؎) بسکہ رنگ خون زہیبت باخت در اندام من ؎ کار پستان می نماید شیشۂ حجام من ؎ (حزین ؎) شود ز باختن رنگم آتشین لعلت ؎ چہ تازگیست عتاب بہانہ جوے ترا ؎ مؤلف عرض کند کہ باختن دریجا بمعنی ہفتم اوست کہ گذشت (اردو) رنگ اڑنا۔ رنگ اڑ جانا۔ بقول آصفیہ رنگ جاتا رہنا۔ رنگ متغیر ہو جانا۔

**باختن سر** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی گذاشتن و ترک کردن سر و کنایہ از فدا کردن سر باشد و این متعلق است بمعنی ششم باختن کہ گذشت و بخیال ما تخصیص با سر ندارد چنانکہ از مقا... ظاہر۔ (صائب ؎) قطرۂ گوہر گہر... بحر عمان کردن است ؎ سر چو شبنم در ر... خورشید تابان باختن ؎ (اردو) سر کھ...

**باختن عمر** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بر... و ضائع کردن عمر باشد و این متعلق باش... بمعنی پنجم باختن کہ گذشت (حزین ؎) عمر گر باختہ ام نیست حزین افسوسم ؎ در... کہ منم سود و زیان ہر دو یکیست ؎ (اردو... عمر برباد کرنا۔ عمر ضائع کرنا۔

**باختن لعب** مصدر اصطلاحی۔ بمعن... مشغول شدن بہ لعب و این متعلق باش... بمعنی اول باختن کہ گذشت و سند این... مذکور (اردو) کھیلنا دیکھو باختن کے پہلے معنی

**باختن ملک** مصدر اصطلاحی۔ بمعن... گذاشتن و ترک کردن ملک باشد و ا... متعلق است بمعنی ششم باختن کہ گذشت

| | |
|---|---|
| وسند این ہمدرانجا مذکور (اردو) ملک چھوڑنا۔ ملک کو ترک کرنا۔ **باختن نظر** مصدر اصطلاحی۔ بخیال ما این مصدر متعلق است بہ معنی چہارم باختن کہ تحقیقش گذشت و درینجا کنایہ باشد از مغلوب و عاجز | شدن نظر (صائب ؎) چون زحال دل صاحب نظرانی غافل ؛ توکہ در آئینہ با خویش نظر باختۂ ؛ وسند دیگر ہم انجا مذکور شد (اردو) نظر کو ہارنا۔ لفظی ترجمہ ہے۔ نظر مغلوب ہونا۔ مرادی معنے۔ |

**باختو** بقول شمس لغت فارسی است معرب باختر بمعنی نشستگاہ و از استادے سند آرد (؎) چرخ را نشرۂ نون و القلم است از سہ نوح ؛ کان ہمہ سرخی در باختو آمیختہ اند ؛ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ نہ باختو معرب است و نہ باختر در فارسی زبان بمعنی نشستگاہ آمدہ وسندے کہ از استاد گم نام پیش کردہ است در مصرع ثانی آن جا دارد کہ باختر را کہ بمعنی مغرب است باختو نقل کردہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ہیچ بفہم ما نمی آید و نمیدانیم کہ در تحریف کتابت چہ کارسازی ہاست (اردو) نشستگاہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ بیٹھنے کی جگہ۔ بیٹھک۔ دیوانخانہ۔

**باختہ** بقول مؤید بحوالۂ شرفنامہ باخاے موقوف (۱) راہے کہ غیر در برائے آمدن بخانہ بود و فرماید کہ بعضے با باے فارسی آوردہ اند و بحوالۂ لسان الشعرا گوید کہ بروزن تاختہ و نیز فرماید کہ درادات معنی آن مطلق راہ نوشتہ صاحب برہان و رشیدی وغیرہ ہمین معنی بہ لفظ باخسہ ذکر نمودہ اند کہ می آید طالب سند استعمال باشیم اگر بتصدیق فوقانی چہارم شود توانیم عرض کرد کہ مبدل باخسہ کہ بسین مہملہ عوض فوقانی می آید۔ سین مہملہ بہ فوقانی بدل

شود چنانکہ سیر و تیز (اردو) دیکھو باختہ کے پہلے معنے ۔

(۲) باختہ ۔ بقول مؤید بحوالۂ شرفنامہ گذارۂ چہار پہلو را نیز گویند ۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعنی راہ چہار گوشہ کہ از یک مقام بچار سو جاری باشد و بدین معنی ہم اسم جامد گیریم (اردو) چوراہہ ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ وہ جگہ جہان سے ہر چار طرف کو ایک راستہ جاتا ہو (بحر ۵) گرا ہے کوئی پتلا اوس بت کافر کے صدقے کا ہا کہ چوراہے کو اکثر پوجتے ہندو نکلتے ہین ہا

(۳) باختہ ۔ بقول مؤید بحوالۂ ادات بمعنی حجرہ و کمرہ نیز آمدہ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) حجرہ ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ کوٹھڑی ۔

(۴) باختہ ۔ بقول مؤید بحوالۂ شرفنامہ بمعنی پروارہ و پرواره بقول برہان بمعنی خانۂ تابستانی ۔ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) سردابہ ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ تہ خانہ ۔

(۵) باختہ ۔ بقول رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی در باختہ و نقد خود را در قمار بحریف دادہ عاجز ماندہ باشد مؤلف گوید کہ از (مصدر باختن بمعنی ہارش) اسم مفعولش (اردو) ہارا ہوا ۔

| | |
|---|---|
| باخدا کار است ما را نا خدا در کار نیست | مثل ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی |

# تقریظ از خامهٔ خاکسار میرزا غلام حسن جواهر رقم تمیز تخلص عجمی الاصل

بندهٔ هیچمدان شکسته قلم میرزا غلام حسن المخاطب به جواهر رقم از رهگذر یکه در کتابت این نسخهٔ بے نظیر دلپذیر که در فن لغت مجموعه ایست موصوف بجمیع صفات وموسوم به آصف اللغات حصهٔ وافی بر داشتم خواستم تا به تقریظ چند سطری این نسخه بے بها پردازم مگر مها نادر چنین میدان بیکران مرکب خامه را جولان دادن از تحت الثری بکنگرهٔ عرش معلی کمند انداختن است ۔ تاهم چونکه مؤلف عالیجناب ومحقق مستطاب در تالیف این نسخهٔ نایاب زحمتها کشید وتحمل بار مصارفها که گردید مرا نمی گذارد که قطعاً ازان قطع نظر کنم ۔ اگر بنظر غور وتعمق نگریسته شود میتوان دریافت که اگرچه اکثر تالیفات وتصنیفات که از مؤلف ممدوح الشان ومصنف وحید الزمان مثلاً در فنون جمل وفلاحت وسیاق وتاریخ وغیره وغیره امثالهم که در دست مردمان هستند هر یکی بجاے خود چشمه ایست فیاض که ازان لب تشنگان علوم معقول وطالبان فنون منقول بحسب خواهش وظرف خویش سیراب می شوند براے باقیات الصالحات سرمایه بود وبس کافی وبجهته بقاے نام نامی ایشان مایه بود وبس وافی ولیکن طبع غراے دقت پسند وخاطر همت بلند مؤلف رفیع مکان براین اکتفا نه نموده رجوع به تالیف لغت فارسی زبان آورد که پس ازآن طلبا وکملا را احتیاج رجوع بهیچ لغتی باقی نماند ۔ بنابراین مؤلف ممدوح الشان بنا کردند بتالیف بسیط

موسوم بہ آصف اللغات کہ کاری بود بس سترگ۔ اگرچہ چین کتابت مبتیفۂ چاپ ہر قدر محسنات و نکات کہ در وے مملو ہستند از نظرم گذشت۔ امکان ندارم کہ یگان یگان ہر یکے را جداگانہ دریں چند سطور برشمارم۔ ہمانا در تحقیق السنۂ لغات و بدست آوری اسناد مستند و دریافت لغات اصلی و وضعی و تصحیح تصحیف صاحبان آن ہر قدر سعی موفورہ و جہد بلیغ کہ بکار رفتہ بس شایان مؤلف ممدوح الشان است و بس بالخصوص در برآوردن ماخذ ہائے لغات ہر زبان چہ تمثیلی و چہ اصطلاحی و چہ استعمالی از زبانہائے عربی و فارسی و ترکی و یونانی و سنسکرت وغیرہم زحمت ہا کہ کشید از قوۂ ادراک بیش از طاقت بشری کہ منجر بعلالت سخت گردید چون خواست خدائے توانا مقتضی آن شد کہ این کار رنگین و سترگ کہ فوائد عجیبہ کثیرہ برائے طالبان تحقیق پسند در و مستتر است بدست خاص مؤلف عالیقدر انجام پذیرد۔ پس از آنکہ حکمائے انگلیسی و امریکانی وغیرہ وغیرہ کہ بصارت کامل در فن طبابت و حکمت داشتند از معالجہ عاجز آمدہ جواب دادند۔ او حکیم علی الاطلاق شفائے مرض لادوائے شان را او بدست طبیب نابینا و از قدرت کاملہ و حکمت بالغۂ خویش عطا فرمود کہ ہفتمین جلدش بدست مؤلف ممدوح الشان زیور اختتام پوشیدہ شایع گردید و مؤلف عالی قدر بلالحاظ منافع و مصارف کثیرۂ خویش چیزی را کہ باین مشقت و جانفشانی ہائے سالہا صورت تدوین پذیرفتہ مع حق تالیف برائے مطابع و کتب خانہ ہائے عمومی وقف فرمود قابل قدر دولتین است و بس۔ وحقیر خاتمۂ این تقریظ را برہمین دعائے حضور قلبی

ختم می کنم کہ او قادر توانا عمر طبیعی با صحت کاملہ از عنایت خویش بمؤلف والا قدر عطا فرماید کہ حجابہ مجلدات ضخیم این کتاب نایاب کہ بہ بست وہشت جلد اندازہ می کنند بدست مؤلف ممدوح الشان و بخط طی این ہیچمدان انجام پذیرد کہ این دعا بحق او دعائی است بحق خود ماہم - آمین ثم آمین -

خاکسار غلام حسن جواہر رقم

## قطعہ تاریخ

| | |
|---|---|
| شکر خدا زین فن بسیط | مرحلۂ ہفتم شد طے |
| سال اشاعت گفت تمیز | بستم ذی حج پنجم دے |
| | ۱۳۳۲ ہجری |